

تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

حلیۃ الاولیاء اردو

طبقات الاصفیاء

حصہ ہشتم

تکملہ ابراہیم بن ادھم، شفیق بلخی، حاتم اجم، ابن المبارکہ ابن وہب،
بشر حافی، معروف کرخی اور کعب بن الجراح رحمہم اللہ وغیرہ کا تذکرہ

مترجم

مولانا محمد یوسف تنولی فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی
استاد مدرسہ عربیہ حنفیہ دارالسلام آزاد کشمیر

امام حافظ علامہ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی

اردو بازار ادب لاہور
کراچی پاکستان 2213768

دارالاشاعت

AlHidayah - الهدایہ

دیباچہ

الحمد لله وكفى نسلام وعلى عباده الذين اصطفى

اما بعد! حلیۃ الاولیاء کی جلد ۸ کا ترجمہ قارئین کے زیر نظر ہے۔ یوں دوران ترجمہ مترجم کو اپنے خیال کا اظہار کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ اس لئے چند گزارشات عرض کیے دیتا ہوں۔

اولیاء کرام کے حالات اور ان کے اقوال امت کے لئے وہ عظیم سرمایہ ہیں جس سے شاید باید ہی کوئی کنارہ کش ہو۔ وہ الگ بات ہے کہ ان کا طرز زندگی آج مفقود نظر آتا ہے لیکن زمرہ مومنین و مسلمین میں بہر حال ضرورت پیش آتی ہے۔ ان اولیاء کرام کا مزاج ان کا طرز زندگی، ان کا زہد، ان کے رہن سہن کا طور طریقہ ان کا معیار زندگی علیحدہ ایک جداگانہ حیثیت رکھتا ہے۔

خصوصاً جو چیز میں نے دوران ترجمہ پائی وہ یہ کہ ان حضرات کے نزدیک زہد فی الدنیا، تقویٰ، مخلوق سے علیحدگی اور خاموشی جیسی صفات فرض و واجب کے درجے میں ہوتی تھیں۔ گویا ان کے نزدیک عدم زہد یا کلام گوئی زنا اور جھوٹ کے مترادف تھا۔ جھوٹ، زنا، غیبت اور دیگر کبائر تو ان کے ہاں کفر سے بالاتر سمجھے جاتے تھے۔

آج ہر آدمی دوسرے کی اصلاح میں لگا ہوا ہے اور اپنی اصلاح کا کوئی نہیں سوچ پاتا۔ برناڈ شام نے کیا خوب کہا تھا ”اپنے آپ کو سیدھا کر لو سمجھ لو کہ دنیا میں ایک بد بخت کم ہو گیا“

ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ان اولیاء کرام کی محبت اور الفت اور ان جیسا تقویٰ، وطہارت اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

محمد یوسف تنولی ۹ اذوالحجہ ۱۴۲۵ھ بمطابق ۲۹ جنوری ۲۰۰۵ء

بقیہ حالات ابراہیم بن ادھمؒ

۱۱۱۶۲- ابو احمد محمد بن احمد بن اسحاق، بدان بن احمد، اسحاق بن ضیف، ابو حفص عمر بن حفص کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو حفص کہتے ہیں، ایک مرتبہ میں اور میرے والد صاحب ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے ہمراہ مکہ کی طرف سفر پر روانہ ہو گئے (میں اس وقت کسن لڑکا تھا) ہم منزل مقصود کی طرف رواں دواں تھے کہ اچانک میرے والد کہنے لگے..... اے ابو اسحاق میں چاہتا ہوں کہ آج رات کسی جنگلی گائے کے گوشت کا کباب بنا کر کھاؤں (یہ سخت سردی کی ایک ٹھنڈی رات تھی) ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے سن کر چپ سادھ لی اور ہم برابر چلتے رہے۔ اسی دوران ہم نے اپنے سفر کا رخ دیہاتیوں اور ان کے خیموں کی طرف کر دیا۔ ابراہیم رحمہ اللہ فرمانے لگے اگر ہم ان لوگوں کے پاس رات بسر کریں تو بہتر ہوگا چونکہ میں جانتا ہوں کہ سردی سے تمہارا ہر حال ہو رہا ہے چنانچہ ہم نے ان کی رائے پر اتفاق کیا اور بستی والوں کے ایک خیمے کے پاس کھڑے ہو کر ہم نے آواز لگائی اے لوگو! کیا یہاں کوئی پناہ گاہ ہے جس میں ہم رات بسر کر سکیں، بستی والے کہنے لگے..... جی ہاں یہ سامنے خالی جگہ ہے اس میں رات بسر کر لو، ہم نے اس جگہ کا معائنہ کیا معلوم ہوا کہ بستی والوں نے مہمانوں کے لئے ایک خیمہ اجتماعی طور پر گاڑ رکھا ہے اور بستی والوں کے سامنے شعلہ زن آگ بھڑک رہی تھی اتنے میں بستی والے ہمارے پاس لکڑیاں اور انگارے لے کر آ گئے۔ میرے والد آگ پر یکے بعد دیگرے لکڑیاں ڈالنے لگے اور ہم آگ تاپنے لگے، اچانک ہم کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بڑا پہاڑی بکرہ بستی کے سامنے میدان میں جا کھڑا ہوا جسے بستی والوں نے پکڑا تھا لیکن ان سے چھوٹ کر نکل بھاگا تھا، بستی والے دوبارہ اس کی طرف بڑھے اور زخمی بکرے کو پکڑ کر ذبح کیا اور اس کے گوشت کے ٹکے بنائے، ہم انھیں دیکھتے جا رہے تھے، بستی والے ایک دوسرے سے کہنے لگے..... اپنے مہمانوں کا بھی خیال رکھو، چنانچہ بستی والوں نے ہمارے پاس گوشت سے بھری ہوئی ایک بڑی ہنڈیا بھیجی، ابراہیم رحمہ اللہ میرے والد سے فرمانے لگے..... کیا تمہارے پاس چھری ہے؟ گوشت کا ٹوا اور آگ پر ڈال کر کھاتے جاؤ جس طرح کہ تمہارے اندر گوشت کا شوق پیدا ہوا تھا۔

۱۱۱۶۳- ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن سلیمان ہروزی، محمد بن منصور طوسی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو نصر کہتے ہیں، ابراہیم ادھم رحمہ اللہ بلوط کے درخت کا تازہ پھل چنا کرتے تھے۔

۱۱۱۶۴- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عیسیٰ بن محمد وسقندی، وبرة غسانی، عدوی ضیاو کہتے ہیں، میں نے یزید بن قیس کو اللہ کی قسم اٹھا کر کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے ایک مرتبہ افطار کے وقت دریا کے کنارے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو دیکھا کہ ان کے سامنے قسما قسم کے کھانوں سے سجا ہوا ایک دسترخوان رکھا ہوا ہے۔ انھیں معلوم نہیں تھا کہ اس دسترخوان کو کون رکھ گیا، پھر میں نے انھیں دیکھا کہ وہ وہاں سے اٹھ کر واپس پلٹ گئے اور پہاڑی میں داخل ہو گئے اور ان کے پاس کوئی چیز نہیں تھی۔

۱۱۱۶۵- ابو محمد بن حیان، ابو عباس ہروزی، عصام بن رواذ، عیسیٰ بن حازم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا۔ اگر کوئی مومن بندہ اس پہاڑ کو پھسلنے کا حکم دے تو لا محالہ یہ پہاڑ اپنی جگہ سے پھسل پڑے، اتنے میں پہاڑ ابو قیس پٹنے لگا، ابراہیم رحمہ اللہ فرمانے لگے اے پہاڑ سکون پکڑ میں نے تجھے تو پھسلنے کا نہیں کہا، چنانچہ پہاڑ سکون میں آ گیا۔

۱۱۱۶۶- ابو فضل، نصر بن ابو نصر طوسی، علی بن محمد مصری، یوسف بن موسیٰ، مروزی، عبد اللہ بن ضہیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن سندی اپنے شاگردوں کو حدیثیں سناتے ہوئے کہہ رہے تھے، اگر کوئی اللہ کا ولی کسی پہاڑ سے پھسلنے کا کہے تو وہ پہاڑ لازمی پھسل پڑے،

چانک جس پہاڑ پر وہ کھڑے تھے ہلنے لگا، انھوں نے فوراً اپنا پاؤں اٹھا کر پہاڑ پر مارا اور فرمایا۔ اے پہاڑ سکون میں آ جا! میں نے تو صرف اپنے شاگردوں کے لئے تیری مثال بیان کی ہے۔

۱۱۱۶۔ ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن یعقوب، عبد الصمد بن فضل، یحییٰ بن ابراہیم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مکہ میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ مومن کی کرامت اللہ کے ہاں کہاں تک پہنچتی ہے؟ جواب دیا۔ مومن اپنی کرامت سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہاں تک پہنچ جاتا ہے کہ اگر وہ کسی پہاڑ کو ہلنے کا حکم دے تو وہ ہل پڑے۔ اتنے میں جس پہاڑ پر ابراہیم بن ادھم کھڑے تھے وہ ہلنے لگا فرمایا..... اے پہاڑ میں نے تجھے تو ہلنے کا نہیں کہا۔

۱۱۱۸۔ محمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن سلمہ طحاوی، عبد الرحمن بن جبار و بغدادی، خلف بن تمیم کہتے تھے، ہم ایک مرتبہ ایک سفر میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے ہم سفر تھے، اسی دوران کچھ لوگ ان کے پاس آئے اور کہنے لگے، شیر ہمارے رستے میں کھڑا ہو گیا ہے اور ہمیں آگے نہیں جانے دیتا، چنانچہ ابراہیم رحمہ اللہ نے شیر کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اگر تجھے کچھ کرنے کا حکم ملا ہے تو کر گزرا اور اگر تجھے ہمارے بارے میں کچھ حکم نہیں دیا گیا تو ہمارے رستے سے ہٹ جا۔ خلف بن تمیم کہتے ہیں شیر رستے سے ہٹ گیا اور لوگ آگے چل پڑے، ابراہیم رحمہ اللہ ہم سے کہنے لگے۔ اگر تم میں سے کوئی آدمی صبح و شام یہ دعا پڑھ لے تو اسے کسی مصیبت سے سابقہ نہیں پڑے گا وہ دعا مندرجہ ذیل ہے

اللهم احرسنا بعینک التی لا تنام

واحفظنا برکنک الذی لا یرام وارحمنا

بقدرتک علینا ولا تھلکنا وانت الرجاء

اے اللہ! اپنی نہ سونے والی آنکھ سے ہماری نگہداشت فرما اور اپنی اس قوت کے ساتھ ہماری حفاظت فرما جسکے مقابلے کا قصد نہیں کیا جاسکتا اور اپنی قدرت سے ہمارے اوپر رحم کر اور ہمیں ہلاک نہ کر یوں چونکہ ہماری تمام تر امیدیں تجھی سے وابستہ ہیں۔

پھر ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرمانے لگے یہ دعا اپنے نفقہ (اخراجات) اور کپڑوں پر پڑھ کر پھونک لیتا ہوں، میں ان میں سے کچھ کم نہیں پاتا۔

۱۱۱۹۔ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین احمد بن ابراہیم دورقی، خلف بن تمیم، عبد الجبار بن کثیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے رستے میں ایک درندے کے آجانے کی شکایت کی گئی، فرمایا مجھے وہ درندہ دکھاؤ، چنانچہ ابراہیم رحمہ اللہ نے درندے کو جب دیکھا تو اسے مخاطب کر کے فرمایا..... اے درندے! اگر تجھے کچھ کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو کر گزرا ورنہ واپس چلا جا۔ چنانچہ درندہ دم ہلاتا ہوا چل پڑا، عبد الجبار بن کثیر کہتے ہیں ہم نے درندے کی سمجھداری پر تعجب کیا، پھر ابراہیم رحمہ اللہ ہماری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے۔ یہ دعا پڑھ لو۔

اللهم احرمنا بعینک التی لا تنام واللهم واکنفنا بکنفک الذی لا یرام وارحمنا بقدرتک علینا ولا تھلکنا وانت الرجاء

اے اللہ! اپنی نہ سونے والی آنکھ سے ہماری نگرانی فرما اور اپنے ایسے حفظ و امان سے ہماری حفاظت فرما جس کے مقابلے کا قصد نہیں کیا جاسکتا اور اپنی قدرت سے ہمارے اوپر رحم فرما اور ہمیں ہلاک نہ کر دینا چونکہ ہماری امیدیں تجھی سے وابستہ ہیں۔ خلف بن تمیم رحمہ اللہ کہتے ہیں میں پچاس سے زیادہ سالوں سے سفر کرتا چلا آ رہا ہوں اور یہ دعا باقاعدگی سے پڑھتا ہوں مجھے کبھی کسی چور سے سابقہ نہیں پڑا اور میں نے اپنے سفر میں صرف بھلائی دیکھی ہے۔

۱۱۱۷۰۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، ابو سعید خطابی، عبد اللہ بن یشر، محمد بن کثیر، خلف بن تمیم، عبد الجبار کے سلسلہ

سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے ایک مرتبہ کہا گیا کہ یہ درندہ ہمارے سامنے آ گیا ہے۔۔۔ (پھر راوی نے سن کر بالا کے حدیث ذکر کی)

۱۱۱۷۱- ابو نعیم اصفہانی اپنے والد عبد اللہ و ابو محمد بن حیان و محمد بن عبد الرحمن، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، عبید بن جناد، عطاء بن مسلم کہتے تھے میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے ایک مرید کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ ایک مرتبہ ہم پہاڑ کی طرف نکل گئے۔ وہاں کے لوگوں نے ہمیں لکڑیاں کاٹنے کی مزدوری پر رکھ لیا، اچانک ایک درندہ ادھر آ نکلا جس سے لوگوں میں کھلبلی مچ گئی۔ میں ابراہیم کے قریب گیا اور انھیں لوگوں کی پریشانی سے آگاہ کیا، پوچھا کیا ہوا انھیں، میں نے جواب دیا..... آپ کی پیٹھ پیچھے درندہ کھڑا ہے جس نے لوگوں کو حراساں کر دیا ہے، ابراہیم رحمہ اللہ درندے کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے، اے خبیث واپس چلا جا، پھر فرمایا، جب تم کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے ہو تو یہ دعا کیوں نہیں پڑھ لیتے؟۔

اللہم اجرنا بعینک الی لا تنام و اکففنا بکفک الذی لا یرام و ارحمنا بقدرک علینا و لا تہلکنا و انت تفتنا و رجائنا

اے اللہ! اپنی نہ سونے والی آنکھ سے ہماری نگرانی فرما، اپنے ایسے حفظ و اماں سے ہماری حفاظت فرما جس کا قصد نہیں کیا جاسکتا اور اپنی قدرت سے ہمارے اوپر رحم فرما اور ہمیں ہلاک نہ کر دینا چونکہ تجھی پر ہمارا بھروسہ ہے اور تجھی پہ ہم آس لگائے بیٹھے ہیں۔

۱۱۱۷۲- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، عباس بن محمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ خلف بن تمیم رحمہ اللہ کہتے تھے، ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے سمندری سفر کیا اچانک تیز آندھی چلنے لگی، ابراہیم رحمہ اللہ چادر لپیٹے چپ چاپ بیٹھے رہے، کشتی میں بیٹھے تمام لوگوں کی نظریں ابراہیم رحمہ اللہ پر جم گئیں، بالآخر ایک آدی جرات کر کے کہنے لگا، جناب! آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں اور آپ چادر لپیٹے آرام سے سو رہے ہیں؟ ابراہیم رحمہ اللہ نے چادر سے سر نکالا اور آسمان کی طرف منہ اٹھا کر کہنے لگے! اے اللہ! اب تک تو نے ہمیں اپنی قدرت دکھلا دی اور اب ہمیں اپنا غفور و درگزر بھی دکھلا دے۔ چنانچہ دیکھتے دیکھتے ہی سمندر میں سکون آ گیا اور تیل کی مانند ہو گیا۔

۱۱۱۷۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر محمد بن احمد بن محمد، عبد اللہ بن محمد بن عبد اللکریم، ابو زرعہ، یحییٰ بن عثمان، بقیہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم معیوف کے ہمراہ سمندر میں محو سفر تھے کہ اچانک تیز آندھی چل پڑی جس سے سمندر میں طوفان آ گیا اور کشتیاں لڑکھڑانے لگیں، یہ کیفیت دیکھ کر لوگ رو پڑے، معیوف سے کسی نے کہا، یہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ بیٹھے ہیں ان سے کہو کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تاکہ طوفان ختم جائے، (ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کشتی کے ایک کونے میں چادر لپیٹے بے غم سو رہے تھے) چنانچہ معیوف ان کے قریب ہوئے اور ان سے کہا..... اے ابواحق! کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ لوگ کس طوفان میں جکڑے ہوئے ہیں؟ انھوں نے سراپا اٹھایا اور کہنے لگے، اے اللہ! تو نے ہمیں اپنی قدرت دکھلا دی اب ہمیں اپنی رحمت بھی دکھا دے، چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے کشتیاں حالت سکون پر آ گئیں۔

۱۱۱۷۴- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، خلف بن تمیم کہتے تھے، میں ایک مرتبہ ابو زرعہ ہروی کے پاس مسجد میں تھا، اتنے میں ایک آدی آیا اور اس نے سلام کیا اور پھر چلا گیا، ابو زرعہ رحمہ اللہ نے مجھے اس کے متعلق بتایا کہ یہ آدی ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی ہمراہی میں جہاد میں شرکت کے لئے براستہ سمندر سفر کر رہا تھا کہ سمندر میں طوفان آ گیا لوگ غرق ہونا ہی چاہتے تھے کہ اچانک ایک غیبی آواز سنی ”تم ڈر رہے ہو حالانکہ تمہارے درمیان ابراہیم بن ادھم موجود ہیں؟“

۱۱۱۷۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن سلیمان، عصام بن رواحہ، عیسیٰ بن حازم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ جب جہاد میں نکلتے تو اپنے رفقاء پر خدمت اور اذان کی شرط لگا لیتے، ایک دن ان کے رفقاء ان کے پاس آئے اور کہنے لگے

..... اے ابوالحق ہم نے جہاد کا پختہ ارادہ کر لیا ہے، اگر ہم آپ کو اپنے سامان میں سے کچھ کھاتے ہوئے دیکھتے تو بخدا ہم خوش ہوتے، فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایسے کرے گا، پھر کہنے لگے اس پر فلاں کو کوئی خوف نہ ہو، پھر ابراہیم رحمہ اللہ فوراً سجدے میں گر پڑے اپنی حاجت طلب کی اور اپنے آقا کو چھوڑ دیا، سو میں بندوں کے سامنے سوال کرنے کے بعد اپنے آقا کی طرف رجوع کرتا ہوں، میرا آقا نہیں کہتا کہ میں حق پر تھا کہ تو مجھ سے طلب کرتا نہ کہ میرے غیر سے، پھر ابراہیم رحمہ اللہ ساحل کی طرف نکل گئے وضو کیا، نماز پڑھی پھر قبلہ رد ہو کر بیٹھ گئے اور کہنے لگے..... اے اللہ! جو بات میرے دل میں آئی اسے تو بہ خوبی جانتا ہے، یہ میری خطا اور جہالت ہے، اگر اس پر تو میرا محاسبہ کرے میں اس کا اہل ہوں اور اگر تو مجھے معاف کر دے تو اس کا اہل ہے، تو میری حاجت سے واقف ہے میری حاجت پوری فرما، انکے دل میں دائیں طرف دیکھنے کا خیال پیدا ہوا، اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے پاس چار سو کے لگ بھگ دینار رکھے ہوئے ہیں، انھوں نے صرف ایک دینار لیا اور اپنے ساتھیوں کے پاس واپس لوٹ آئے، چنانچہ ان کے ساتھی انھیں تعجب سے دیکھنے لگے اور بار بار ان کی حالت کے بارے میں ان سے سوال کرنے لگے، ایک عرصہ تک انھوں نے ساتھیوں سے اپنی حالت چھپائے رکھی، پھر انھیں واقعہ سے آگاہ کیا، ساتھی کہنے لگے (اگر آپ اس رقم کو جہادی قوت میں صرف کر دیتے تو کیا ہی اچھا ہوتا؟ فرمایا تم گمان کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ میں صرف اتنی ہی رقم نکالتا جس پر میرا ضمیر راضی ہوتا تو اللہ تعالیٰ ایسا کر سکتا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے میری چاہت سے زیادہ دولت میرے امتحان کے لئے نکال ظاہر کی، بخدا! اگر اللہ تعالیٰ دس ہزار دینار میرے سامنے رکھتا اس سے میں اتنا ہی لیتا جتنے پر میرا ضمیر راضی ہوتا۔

۱۱۷۶- ابو محمد بن حیان و محمد بن عبد الرحمن، ابراہیم بن محمد بن حسن، اسحق بن فدیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میرے والد کہتے تھے، میں اور ابراہیم بن ادھم براستہ سمندر جہاد میں شرکت کے لئے نکل گئے، رستے میں ایک جگہ ہم نے شور و غل سنا، اچانک ہم دیکھتے ہیں کہ ابراہیم بن صالح بازو اور شاہینوں کے ذریعے شکار کی طلب میں نکلا ہوا ہے اور اس کے ساتھ اسکی لونڈیاں بالوں کو لٹکائے ہوئے نیم عریاں حالت میں بھی تھیں، جب میں نے ان کی طرف دیکھا ابراہیم بن ادھم فرمانے لگے! اے فدیہ یک رک جا، ان عورتوں کی طرف نہایت دیکھو یہ گندگی کی مانند ہیں جو بوڑھی ہو جائیں گی، جو پاخانہ پیشاب کرتی ہیں اور انھیں حیض بھی آتا ہے، تم ان دو شیرازوں کے لئے عمل کرو جو کبھی بوڑھی نہیں ہوں گی اور انھیں پیشاب بھی نہیں آتا جو محبت والیاں اور ہم عمر ہوں گی ہم آگے چل پڑے اور انگور کے باغات میں جا پہنچے، وہاں ہم نے انگوروں کے لٹکے ہوئے خوشے دیکھے، ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا اے فدیہ ان ممنوعہ پھلوں کی طرف دیکھو جو ختم ہو جانے والے ہیں تم ان پھلوں کے لئے عمل کرو جو نہ ختم ہونے والے غیر ممنوع ہیں۔ ہم پھر آگے چل پڑے حتیٰ کہ ہم سرور پر پہنچ گئے اور یہاں ہم پانچ آدمی اکٹھے ہو گئے ابو مرثد بھی ہمارے بیچ موجود تھے، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سب سے کہنے لگے، برکت کے لئے کچھ رقم جمع کی جائے۔ چنانچہ ہم سب الگ الگ ہو گئے تاکہ ہم میں سے ہر آدمی دود دینار لے آئے، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ بھی ایک طرف چل دیے حالانکہ ہمیں معلوم تھا کہ ان کے پاس کچھ بھی نہیں ہے تاہم ہمارا ایک آدمی ان کے پیچھے ہو لیا تا کہ دیکھے وہ کہاں سے دود دینار حاصل کرتے ہیں، چنانچہ ابراہیم رحمہ اللہ جب کھلے میدان میں آ گئے تو انہوں نے دو رکعت صلوٰۃ حاجت پڑھی، بخدا! نماز سے جونہی فارغ ہوئے وہ اپنے ارد گرد دیناروں کے انبار لگے دیکھ رہے تھے، تاہم انھوں نے اتنی ساری دولت میں سے صرف دود دینار لئے اور واپس پلٹ آئے، پھر ہم نے تیاری کی اور آگے چل پڑے۔

۱۱۷۷- ابو نعیم اصفہانی، ابوطالب عبد اللہ بن احمد بن سوادہ، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسن، عیاش بن عاصم، سعید بن صدقہ ابو مصلھل (جنھیں ابدال میں شمار کیا جاتا تھا) کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم کچھ لوگوں کے پاس آئے جو کشتی میں سوار ہو چکے تھے، کشتی کے مالک نے ابراہیم سے دود دینار بطور کرایہ کے مانگے، انھوں نے کہا..... فی الحال میرے پاس کچھ نہیں تاہم میں تمہیں

آگے چل کر دے دوں گا، کشتی بان نے تعجب کرتے ہوئے کہا، ہم سمندر میں سفر کر رہے ہیں آپ مجھے دودینا کیسے دیں گے؟ چنانچہ کشتی بان نے انھیں کشتی میں بٹھالیا اور آگے چل پڑے، یہاں تک کہ سمندر میں واقع ایک جزیرہ تک جا پہنچے، کشتی بان کہنے لگا بخدا! میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ صاحب دینار کہاں سے لائیں گے کیا اس نے یہاں کوئی چیز چھپا رکھی ہے؟ کشتی بان ابراہیم سے کہنے لگا حسب وعدہ دو دینار لاؤ، ابراہیم رحمہ اللہ کو اس کا علم نہیں تھا، چنانچہ وہ جزیرے کے آخری کونے پر جا پہنچے، وہاں جا کر دو رکعت صلوٰۃ حاجت پڑھی، جب واپس لوٹنا چاہا تو کہنے لگے، اے میرے رب! یہ کشتی بان اپنے حق کا مجھ سے مطالبہ کر رہا ہے میری طرف سے اس کا حق ادا کر دے، (ابراہیم رحمہ اللہ نے سجدہ میں سر رکھ کر یہ دعا کی) جب انھوں نے اپنا سراو پر اٹھایا تو اپنے ارد گرد دیناروں کا انبار لگا ہوا دیکھا، سامنے ایک آدمی کو کھڑا پایا کہنے لگے! کیا تم آگے ہو؟ اپنا حق لے لو اور اس سے زیادہ نہیں لینا اور اس واقعہ کا کسی سے ذکر بھی نہیں کرنا، اس کے بعد تمام لوگ کشتی میں بیٹھ کر آگے چل پڑے۔ ایک ایک سمندر میں طوفان برپا ہو گیا، لوگ موت کی انتظار میں لگ گئے، ملاح کہنے لگا وہ دیناروں والے صاحب کہاں ہیں؟ چنانچہ لوگوں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے کہا، کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہو چکے ہیں؟ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے تاکہ یہ مصیبت ٹل جائے، ابراہیم نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولیں اور پھر کہنے لگے..... اے میرے رب! تو نے ہمیں اپنی قدرت دکھلا دی اب ہمیں اپنی رحمت اور معافی بھی دکھا دے۔ چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے سمندر میں طوفان تھم گیا اور کشتی بے خوف و خطر آگے بڑھنے لگی۔

۱۱۷۸- ابو نعیم اصفہانی، ابوطالب بن سوادہ، احمد بن محمد ابوسعید بکاء، جامع بن اعین کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی معیت میں موسم سرما میں جہاد پر روانہ ہو گئے، چنانچہ محاذ پر ہمیں شدید برف باری نے مغلوب کر دیا حتیٰ کہ ہماری سواریاں اور خیمے بھی برف تلے دب گئے، اسی اثناء میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ اٹھے اور چادر لپیٹ کر بے دھڑک برف پر جا کھڑے ہوئے، ہم موقع غنیمت سمجھ کر بھاگ نکلے چونکہ ہمیں شدید خوف لاحق تھا کہ کہیں برف ہمیں موت کے منہ میں نہ دھکیل دے۔ چنانچہ ہم نے اپنی سواریوں کا مطلق خیال نہ کیا اور ہم بھاگ نکلے، جب ہم نے صبح کی ہمارے ساتھی ایک دوسرے سے کہنے لگے، تعجب ہے کہ سامنے سے گھوڑے آرہے ہیں، ہم جلدی سے ایک درخت کی طرف بھاگے تاکہ ہم اس کی آڑ میں چھپ جائیں نیز ہم آپس میں سرگوشیاں کرنے لگے کہ دشمن ہماری طرف آرہا ہے، ہمارے ساتھ علی بن بکار بھی تھے، وہ فوراً پکار اٹھے کہ ثابت قدم رہو اور دیکھو یہ کیسے گھوڑے ہیں؟ ہمارے کچھ ساتھی ایک اونچی پہاڑی پر چڑھ کر گھوڑوں کو بغور دیکھنے لگے اور بولے..... اے ابوالحسن! کچھ گھوڑے ادھر آرہے ہیں جن پر بدون رکابوں کے زینیں سجائی گئی ہیں اور ان کے پیچھے ایک شہسوار ہے جو نیزے سے ان گھوڑوں کو ہانکے آرہا ہے۔ علی بن بکار بولے..... اے لوگو! تمھاری ہلاکت، یہ تو ابراہیم بن ادھم ہیں، نیچے اتر و کہیں ہم ان کے سامنے دوسری مرتبہ رسوا نہ ہو جائیں، دیکھتے دیکھتے ابراہیم بن ادھم تین سو ساٹھ گھوڑوں کو لیے ہمارے سامنے آ پہنچے، ہم نے گرجوشی کے ساتھ ان کا استقبال کیا، ابراہیم رحمہ اللہ فرمانے لگے تمھارے پاس شہادت آنا چاہتی تھی مگر تم بھاگ گئے، علی بن بکار نے ہم سے بعد میں کہا کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے برف کو جمادیا پھر وہ گھوڑوں کو منجمد برف پر ہانکتے ہوئے لے آئے۔

۱۱۷۹- ابو نعیم اصفہانی، ابوطالب، حسن بن محمد بن بکر، موسیٰ بن ابودلید، حسن بن عبدالقزازی کہتے تھے کہ ابراہیم بن ادھم ایک مرتبہ مقام مرعش میں ہمارے ہاں تشریف لائے، جب بھی وہ ہمارے ہاں تشریف لاتے تو میرے والد کے ہاں مہمان بنتے، یہ میرے بچپن کا زمانہ تھا، چنانچہ ایک دفعہ ہمارے ہاں تشریف لائے اور دروازہ کھٹکھٹایا، مجھ سے میرے والد نے باہر دیکھنے کو کہا، میں نے باہر جا کر دیکھا کہ ایک گندی رنگ کا آدمی جبہ پہنے کھڑا ہے، میں اسے دیکھ کر ڈر گیا میں اندر واپس لوٹ آیا اور میں نے کہا، ابا جان! باہر ایک اجنبی آدمی کھڑا ہے، وہ بذات خود اٹھ کر اسکی طرف چلے گئے، میرے والد اس آدمی کو دیکھتے ہی اس کے ساتھ لپٹ گئے، پھر دونوں اندر آ گئے اور

وہ اجنبی آدمی میرے والد سے باتیں کرنے لگ گیا۔ میں ان کے سامنے کھڑا ان کی باتیں سنتا رہا، میرے والد نے اس آدمی سے کہا، اے ابواسحق! میرا یہ بیٹا پڑھنے میں کند ذہن ہے، اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ اس کا سینہ علم کے لئے کھول دے، اور اسے حلال رزق عطا فرمائے، چنانچہ اس آدمی نے مجھے اپنی گود میں بٹھالیا اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا پھر دعا کی..... اے اللہ! اس کو اپنی کتاب کا علم عطا فرما اور اسے رزق حلال سے نواز دے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی کتاب کے علم سے نوازا اور شہد کی مکھیوں کا ایک غول میرے گھر میں آباد ہو گیا۔ ان میں اس قدر اضافہ ہوا حتیٰ کہ میری کتابوں کا صندوق بھی مکھیوں سے بھر گیا۔

۱۱۱۸۰- ابوطالب بن سوادہ، ابراہیم بن ابراہیم عابد، ابو محمد بن عبد السلام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے ایک کالے فرج نامی غلام نے بتایا کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ خواب دیکھا گویا کہ ان کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں اور اس میں دو خوبصورت شہر ہیں، ان میں سے ایک کو سفید یا قوت سے تعمیر کیا گیا ہے اور دوسرے کو سرخ یا قوت سے، پھر ان سے کہا گیا ان دونوں شہروں میں سکونت پذیر ہو جاؤ، نیز یہ دونوں شہر دنیا میں پائے جاتے ہیں، چنانچہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ ان دونوں شہروں کی تلاش میں نکل گئے یہاں تک کہ وہ خراسان کی سرحدوں کو دیکھتے ہوئے یہاں تک پہنچ گئے فرمایا۔ اے فرج! میں ان شہروں کو نہیں دیکھ رہا ہوں، پھر قزوین آگئے اور وہاں سے مصیصہ اور ثغور کی طرف نکل گئے یہاں تک کہ مقام صور کے مضافات میں ساحل تک پہنچ گئے، پھر جب مقام نواقر پر چڑھ کر مقام صور کو دیکھا تو فرمایا۔ اے فرج ایک شہر تو یہ ہے، چنانچہ اتر کر صور میں آگئے۔ ابراہیم رحمہ اللہ احمد بن معیوف کے ہمراہ جہاد کیا کرتے تھے جب کبھی واپس لوٹتے مسجد کے دائیں جانب نزول کرتے، چنانچہ ایک مرتبہ جہاد پر تشریف لے گئے اور کسی جزیرہ میں ان کی وفات ہو گئی۔ وہاں سے انھیں اٹھالایا گیا اور صور میں انھیں مدقلہ نامی جگہ میں دفن کیا گیا اہل صور ان کے ذکر جمیل سے اپنے مدحیہ قصائد کو مزین کرتے تھے اور جب بھی کسی میت کے وارث بنتے اس کی میراث کی ابتداء ان سے کرتے، قاسم بن عبد السلام کہتے تھے میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی قبر صور میں دیکھی ہوئی ہے اور دوسرا شہر عسقلان ہے اور فرج نے ہمیں یہ واقعہ سن ۱۸۶ھ میں صور میں سنایا تھا۔

۱۱۱۸۱- ابو نعیم اصفہانی ابو احمد غطریفی، اسحق بن دیکھی، ابوبکر بن معدان، ابراہیم بن سعید جوہری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو منذر بن منذر قاضی مصیصہ نے کہا ہے۔ میں جب ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو دیکھتا ہوں یوں محسوس کرتا ہوں گویا ان میں روح ہی نہیں ہے اگر ہوا انھیں اڑانا چاہتی اڑا لیتی، ان کا رنگ سیاہی مائل پڑ گیا تھا اور ایک جبہ اوڑھے رکھتے تھے لیکن جب اپنے مریدوں کے ساتھ مل بیٹھتے تو تمام لوگوں سے نکلے لگتے تھے۔

۱۱۱۸۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن حمدان، محمد بن خلف عسقلانی، عیسیٰ بن حازم کہتے تھے۔ ہم ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم کے ساتھ ایک گھر میں موجود تھے اور ان کے پاس ان کے مریدین بھی تھے، چنانچہ ان کے مریدین ایک خر بوزہ لے آئے جیسے انھوں نے کھانا شروع کیا، آپس میں مزاح بھی کر رہے تھے اور خر بوزے کے چھلکے ایک دوسرے کو مار رہے تھے، اچانک کسی نے دروازہ پر دستک دی، ابراہیم رحمہ اللہ فرمانے لگے..... کوئی بھی ہرگز حرکت نہ کرے مریدین کہنے لگے! اے ابواسحق! کیا آپ ہمیں ریاکاری کا درس دے رہے ہیں؟ جو کچھ ہم پوشیدگی میں کرتے ہیں وہ کچھ ہم ظاہر نہیں کرتے، فرمایا خاموش رہو میں ناپسند سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہاری وفا کی مخالفت کرے۔

۱۱۱۸۳- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ہشیم بن جیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو جب کھانا کھانے کی دعوت دی جاتی اور حالانکہ وہ روزہ میں ہوتے کھانا تناول فرما لیتے تھے اور نہیں فرمایا کرتے تھے کہ میں روزہ میں ہوں۔

۱۱۱۸۴- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن عبد الرحمن، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، فریابی کی سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی

اوزاعی رحمہ اللہ سے پوچھنے لگا، ابراہیم بن ادھم آپ کو زیادہ محبوب ہیں یا سلیمان خواص؟ جواب دیا مجھے ابراہیم بن ادھم زیادہ محبوب ہیں چونکہ وہ لوگوں کے ساتھ مل جل کر بیٹھتے ہیں اور ان کے ساتھ تو بے تکلف ہنسی مذاق بھی کرتے ہیں۔

۱۱۱۸۵- عبد اللہ بن محمد، محمد بن ابراہیم بن حسن، محمد بن یزید، یعلیٰ بن عبید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ امیر المؤمنین ابو جعفر کے پاس تشریف لے گئے۔ ابو جعفر نے پوچھا اے ابوالحق! آپ کا کیا خیال ہے؟ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے جواب میں ذیل کا شعر پڑھا: نرفع دنیا بتمزق دیننا.... فلا دیننا یبقی ولا مانر قع ہم اپنے دین کو خراب کر کے اپنی دنیا سنوارنا چاہتے ہیں ہمارا دین باقی رہا نہ دنیا۔

۱۱۱۸۶- محمد بن ابراہیم، عبد اللہ بن حسین، محمد بن ہارون حربی، ابو عمیر، ضمیرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کسی والی کے پاس تشریف لے گئے۔ اس نے آپ سے پوچھا! آپ کا ذریعہ معاش کیا ہے؟ جواب دیا۔ نرفع دنیا بتمزق دیننا۔ فلا دیننا یبقی ولا مانر قع۔

والی کہنے لگا اس آدمی کو باہر نکالو یہ قتل ہونا چاہتا ہے۔
۱۱۱۸۷- جعفر بن محمد بن نصیر، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابراہیم بن نصر منصور، ابراہیم بن بشار کہتے ہیں، میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ

للقمة بجريش الملح آكلها. الذمن تمرّة تحشیٰ بزنبور
وہ لقمہ جو میں دالے ہوئے نمک کے ساتھ لیتا ہوں مجھے بھڑکی نوچی ہوئی کھجور سے زیادہ لذیذ لگتا ہے۔
۱۱۱۸۸- عثمان بن محمد بن عثمان، ابو عبد اللہ زبیری، ابو نصر سمرقندی کہتے ہیں کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ ذیل کا شعر پڑھا کرتے تھے۔
توق لمحظور صدور المجالس... فان عضول الداء حب القلانس۔

مجلسوں کے ضادر ہونے کے خطرے سے بچتے رہو چونکہ لاعلاج بیماریاں بویوں کی محبت ہے۔
۱۱۱۸۹- ابو قاسم طلحہ بن احمد بن حسین صوفی بغدادی، محمد بن صفوہ مصیعی، یوسف بن سعید بن مسلم، علی بن بکار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔
اتخذ الله صاحباً.... وذر الناس جانباً۔

اللہ تعالیٰ کو اپنا مالک بنا لو اور لوگوں کو الگ چھوڑ دو۔
۱۱۱۹۰- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، خلف بن تمیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے جو عورتوں کی رانوں سے محبت کرتا ہے وہ فلاح نہیں پاتا۔ نیز فرمایا کرتے دنیا بے چینی کا گھر ہے۔

۱۱۱۹۱- ابو طالب بن سوادہ، ابراہیم بن عبد اللہ، بشر بن منذر کے سلسلہ سند سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو جب دیکھا وہ مجھے ایک عام دیہاتی کی مانند لگتے۔ انھوں نے خشک روٹی اور پانی سے بھی کبھی پیٹ نہیں بھرا، ان کی ہڈی پر محض چمڑہ تھا جس میں گوشت نام کی کوئی چیز نہیں تھی، تم انھیں کسی کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھ سکتے اور نہ ہی تم ان سے باتیں کر سکتے ہو حتیٰ کہ وہ اپنے ٹھکانے میں نہ آجائیں، جب وہ اپنے گھر تشریف لے آتے تو اپنے دوستوں اور بھائیوں کے ساتھ بیٹھے بے تکلف ہنسی مذاق کرتے، مجھے ان کے ایک مرید نے بتایا کہ ابراہیم رحمہ اللہ کے دسترخوان پر شہد اور گھی صرف لوہے کی مقدار کے بقدر ہوتا تھا۔

۱۱۱۹۲- ابو طالب، ابن حمیرہ، محمد بن جمیع، عبد الرحمن بن یعقوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی صحبت میں رہنا چاہتا تھا۔ ابراہیم رحمہ اللہ نے اس سے پوچھا.... تمہارے پاس کیا ہے؟ اس آدمی نے اپنے پاس سے دراهم نکالنے

ابراہیم رحمہ اللہ نے ان میں سے کچھ دراہم لیے اور اس آدمی سے کہا ان دراہم سے کیلے خرید لاؤ، آدمی نے پوچھا کیا ان سب سے کیلے خرید لاؤں؟ ابراہیم نے فرمایا، اپنے دراہم سنبھالو اور چلتے بنو، تم ہماری صحبت اختیار کرنے کی طاقت نہیں رکھتے ہو۔

۱۱۹۳۔ جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند ہے مزوی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ عموماً ذیل کا شعر پڑھا کرتے تھے اور جب آدمی رات کے وقت تنہائی میں ہوتے تو غمزہ اور دلوں کو غمگین کر دینے والی آواز میں یہ شعر پڑھتے۔

ومنی انت صغیراً وکبیراً اخو علل .. فمتی ینقضی الردی و متی ویحک العمل

تو کب چھوٹا اور بڑا ہونے کی حالت میں علتیں تلاش کرتا ہے تیری زدی چیز کب پوری ہوگی اور تیرا عمل کب ہوگا؟ پھر کہتے اے نفس اللہ تعالیٰ کے متعلق تو دھوکہ کھانے سے بچ جا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

لا تغرنکم الحیاة الدنیا ولا یغرنکم باللہ الغرور

تمہیں ہرگز دنیاوی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ ہی شیطان تمہیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکے میں ڈالے۔ (لقمان/۳۳) ابراہیم بن بشار کہتے ہیں، میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں ایک مرتبہ شام کے کسی علاقے سے گزر رہا تھا۔ میں نے ایک قبرستان دیکھا، اچانک اس میں ایک اونچی نمایاں قبر دیکھی جس پر جلی حروف میں عبرتناک خوبصورت کلام لکھا ہوا تھا، چنانچہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ اکثر ذیل کے اشعار پڑھا کرتے تھے۔

ما جدا کرم من مفرد .. فی قبرہ اعمالہ تونسہ

کوئی آدمی بھی اس تنہا آدمی سے بڑھ کر شرافت والا نہیں جو اپنی قبر میں اپنے اعمال سے انس رکھتا ہو۔

منعم فی القبر فی روضة . زینہا اللہ فہی مجلسہ

جس پر قبر کے باغ میں نعمتوں کی بارش ہو رہی ہو جیسے اللہ تعالیٰ نے زینت بخشی ہو اور وہ باغ اسکے بیٹھنے کی جگہ ہو۔ ابراہیم بن بشار کہتے ہیں کہ مجھے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے بتایا کہ میں ایک مرتبہ شام کے ایک علاقے سے گزر رہا تھا اچانک ایک بڑے پتھر پر عربی زبان میں نمایاں طور پر ذیل کے اشعار لکھے ہوئے دیکھے۔

کل حی وان بقی . فمن العیش یستقی

ہر زندہ شے اگرچہ باقی رہے تاہم پھر بھی وہ آہستہ آہستہ اپنی زندگی کو ختم کر رہی ہے۔

فاعمل الیوم واجتهد . واحذر الموت یا شقی

آج عمل کرو اور خوب کوشش کرو، اے بد بخت موت سے ڈرتا رہ۔

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا اس دوران میں کھڑا ان اشعار کو پڑھ رہا تھا اور ساتھ رو بھی رہا تھا۔ اچانک میں نے غبار آلود پراگندہ حالت میں آدمی کو کھڑے دیکھا، اس نے سوال کیا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا۔ میں نے ان اشعار کو پڑھا انھوں نے مجھے رُلا دیا، کہنے لگا، تم نصیحت نہیں حاصل کرتے اور روئے جا رہے ہو تا وقتیکہ نصیحت نہ حاصل کر لو، میرے ساتھ چلو تا کہ میں تمہیں اس کے علاوہ کچھ اور بھی پڑھاؤں۔ چنانچہ میں اس کے ساتھ قریب ہی گیا۔ اچانک ایک بڑی چٹان (جو محراب کے مانند تھی) دیکھی جس کے اوپر عربی میں ذیل کا شعر لکھا ہوا تھا، وہ آدمی کہنے لگا، پڑھو، روتے رہو اور نافرمانی مت کرو پھر وہ مجھے چھوڑ کر نماز میں مشغول ہو گیا۔ (شعر مندرجہ ذیل ہے)

لا یجوز جہا و جاہک ساقط . عند الیوم وکن لجاہک مصلحاً

جاہ و حشمت کی تلاش میں ہرگز مت رہ تیری جاہ و حشمت ساقط ہو چکی ہے مالک کے پاس اور اپنی جاہ کے لئے اصلاح کرنے والا بن جا۔

چٹان کی دوسری جانب عربی میں یہ شعر لکھا تھا۔

من لم یثق بالقضاء والقدر . لاقی ہمو ما کثیرا الضرر .

جو آدمی تقدیر پر بھروسہ نہیں رکھتا اسے ایسے غموں سے واسطہ پڑتا ہے جن کا ضرر بہت زیادہ ہوتا ہے۔ چٹان کی بائیں جانب عربی میں ذیل کا شعر لکھا تھا۔

ما ازیں التقی وما اقبح الخنا . وکل ما خوذ بما جنا وعند اللہ الجزا

تقویٰ کتنا اچھا ہے اور بد زبانی کتنی بری چیز ہے۔ ہر چیز زیادتی کے بدلے میں ماخوذ ہے اور بدلہ اللہ کے پاس ہے۔ اور اس چٹان کے نچلی طرف یہ شعر لکھا تھا۔

انما العز والغنی . . فی تقی اللہ والعمل

عزت اور مال داری اللہ کے تقویٰ اور عمل میں ہے۔

جب میں نے ان اشعار میں تدبر کیا اور انھیں سمجھا، میں اس آدمی کی طرف متوجہ ہوا لیکن میں اسے نہ پاسکا، مجھے نہیں پتا آیا وہ کہیں چلا گیا یا مجھ سے چھپ گیا۔

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم کو اکثر ذیل کے اشعار پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

لما تعد الدنيا به من شرورها . . . یكون بكاء الطفل ساعة یوضع

دنیا کے شرور سے تم جو وعدہ کر لیتے ہو بچے کا رونا اس گھڑی میں ہوتا ہے جس میں اسے رکھ دیا جاتا ہے۔

والا فمما یبکیہ منها وانها لأروح مما کان فیہ واوسع .

ورنہ وہ اس گھڑی میں رونے نہیں پاتا چونکہ وہ گھڑی اس کے لئے زیادہ راحت بخش اور وسعت والی ہوتی ہے۔

اذا ابصر الدنيا استهل کانما . . یروی ما سیلقی من اذاها ویسمع

جب دنیا کو دیکھتا ہے چیخ اٹھتا ہے گویا وہ دنیا کی اذیت میں دھکیلا جا رہا ہے اور اس کی اذیت سن رہا ہے۔

۱۱۹۴ھ۔ جعفر بن محمد، محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم بن نصر منصور، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک صوفی آدمی ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے پاس آیا اور پوچھا اے ابوالخ دیلے کیوں چھا جاتے ہیں۔ جن کی وجہ سے اللہ کی طرف توجہ میں کمی واقع ہو جاتی ہے جواب دیا چونکہ دل ان چیزوں سے محبت کرتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کو بغض ہے، دل دنیا سے محبت رکھتے ہیں اور دنیا، لہو و لعب کی طرف زیادہ مائل ہوتے ہیں، آخرت کے لئے عمل کرنا چھوڑ دیا ہے جس میں ابدی زندگی ملے گی اور جسکی نعمتیں، نہ ختم ہونے والی ہیں، جس میں ہمیشہ ہمیشہ داخل رہے گا اور اسے نہ ختم ہونے والی ہمیشہ کی بادشاہت ملے گی۔

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جب تم کسی چیز کے فضل و مرتبہ کو پہچاننا چاہو تو اسے اسکی ضد سے بدل لو، جب تم اسکے فضل و مرتبہ کو پہچان لو تو امانت کو خیانت سے بدل ڈالو سچائی کو جھوٹ سے بدل لو اور ایمان کو کفر سے بدل ڈالو، تب تم اس چیز کا مرتبہ پہچان لو گے جو تمہیں دی گئی ہے۔

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ موت کا ایک جام ہے جسکے خم چڑھانے پر صرف خائف آدمی ہی قوت رکھتا ہے، فرمانبردار آدمی اسکی توقع میں لگا رہتا ہے سو مطیع و فرمانبردار کے لئے زندگی، شرافت اور عذاب قبر سے نجات ہے اور جو نافرمان و عاصی ہو گا وہ قیامت کے دن حسرت و ندامت کے درمیان کھڑا رہے گا۔

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے کہا۔ آج کے دن میں مٹی کارے میں کام کروں گا۔ فرمایا۔

اے ابن بشار تو طالب بھی ہے اور مطلوب بھی چونکہ تیری طلب میں موت کا فرشتہ لگا ہوا ہے جس سے تو چھپ کر کہیں بھی نہیں جاسکتا اور تو اس چیز کی طلب میں ہے جو تیری کفایت کرنے، گویا جو چیز تجھ سے غائب ہوئی وہ تیرے لئے ظاہر ہو چکی ہے، اے ابن بشار! تو حریص محروم کو نہیں دیکھے گا اور نہ ہی فاقہ والے کو دیکھے گا، پھر مجھ سے پوچھا تیرا کیا حیلہ ہے؟ میں نے کہا میں نے سبزی فروش کے پاس ایک دانق رکھا ہوا ہے، فرمایا تو مجھ پر غلبہ لے گیا۔ تو ایک دانق کا مالک ہے اور پھر تو عمل کا بھی طالب ہے؟

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو ابو ضمیرہ صوفی سے فرماتے ہوئے سنا (ابو ضمیرہ اس وقت کسی بات پر ہنس رہے تھے) اے ابو ضمیرہ! جو چیز ہونے والی نہیں ہے اسکی طمع مت کرو میں نے ان سے پوچھا۔ اے ابو احق! اس بات کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا کیا تم نہیں سمجھے، میں نے کہا، نہیں فرمایا اپنی بقاء کی طمع مت کرو حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ تم نے موت کا ترنوالہ بنا ہے، سو وہ آدمی کیسے ہنسے جس نے مرجانا ہے اور اسے معلوم نہ ہو کہ مرنے کے بعد اس نے کہاں جانا ہے جنت میں یا جہنم میں؟ مایوس نہ ہو اس بات سے کہ تجھے موت کا وقت معلوم نہیں ہے، موت صبح کو آئے گی یا شام کو، دن کو آئے گی یا رات کو؟ پھر ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے ایک ٹھنڈی آہ بھری اور بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

۱۱۱۹۵- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورق، عبید بن ولید دمشقی، احمد بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا، روزہ دار، نمازی، حاجی، غازی اور عمرہ کرنے والا وہ آدمی ہے جو لوگوں سے اپنے نفس کو بے نیاز رکھے۔
۱۱۱۹۶- عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورق، ابراہیم بن بکر، ابوصالح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا۔ سوال دو طرح کے ہوتے ہیں ایک سوال وہ ہے جو لوگوں کے دروازوں پر کیا جاتا ہے، دوسرا سوال اس آدمی کا ہے جو کہے کہ میں مسجد میں ہمہ وقت موجود رہوں گا، نماز پڑھوں گا، روزہ رکھوں گا اور جو آدمی بھی میرے پاس کوئی چیز لائے گا میں اسے قبول کر لوں گا، یہ دوسرا سوال بہت بڑا سوال ہے، چونکہ اس آدمی نے لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلانے میں مبالغہ آمیز ڈھنگ اختیار کیا ہے۔
۱۱۱۹۷- عبد اللہ، احمد، ابو جعفر محمد بن مصعب، ابو علی جر جانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ میں نے ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں اپنے ماموں کے قاتل کو دیکھا جو سجدے میں سر رکھے ہوئے تھا میرے دل میں اس کے متعلق کچھ خیال پیدا ہوا۔ میں اپنے دل کو مسلسل گھماتا رہا کہ میں اس سے سلام کروں گا اور اس کے لئے خوشبو کا ایک طبق خرید کر ہدیہ کروں گا لیکن یہ سب کچھ میرے دل سے مٹا دیا گیا۔

۱۱۱۹۸- عبد اللہ، احمد، یحییٰ بن معین، یونس بن سلیمان ابو محمد بلخی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ اپنے غلام عبد الملک کو خط لکھا جس میں انہوں نے لکھا.....

اما بعد میں تمہیں اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں کہ یہ تمہارا خط میرے پاس آیا ہے، اللہ تمہیں صلہ رحمی کی توفیق عطا فرمائے تو نے سابقہ حالت کا ذکر کیا ہے پس جو آدمی اللہ تعالیٰ کے حقوق کی رعایت کرتا ہے اور انہیں پورا پورا ادا کرتا ہے، لوگ اس کی شر سے محفوظ رہتے ہیں جس نے ادائیگی حقوق اللہ میں کوتاہی کی وہ لوگوں کی کوئی رعایت نہیں رکھتا، اس کا معاملہ اللہ ہی کے سپرد ہے، نافرمانی سے بچانے والا اور اطاعت کی طاقت دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ پھر لوگ بھی تمہاری طرح کے ہیں کبھی غصے ہو جاتے ہیں کبھی راضی ہو جاتے ہیں جو ان کی نگرانی کرتا ہے لوگ اس کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اس پر قناعت کرتے ہیں اسے ہی اپنا سہارا بناتے ہیں، ان کے ساتھ معاملہ اچھا رکھ اور ان

کے نقش قدم پر چل جاتی کہ تم لوگوں کی ملت پر ہو جاؤ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمارے ساتھ اچھائی کی کہ ہمیں پڑوسیوں کے بعد باقی رکھا۔ سو ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں کسی قسم کے بھی شر سے چونکہ انسان کو شر سے بے قوف نہیں ہونا چاہیے اور اعمال کا دار و مدار خاتمہ پر ہوتا ہے چونکہ جسے خاتمہ کا خوف ہوتا ہے وہ نفسانی خواہشات سے دور رہتا ہے۔ دیندار آدمی کیلئے مناسب ہے کہ جیسی وہ بات کرے ایسا اس کا فعل بھی ہو اور بات سے اسی طرح ڈرے جس طرح فعل سے ڈرتا ہو، اگر تیرے لئے ممکن ہو سکے تو اللہ پر کسی کو ترجیح مت دے اپنے معاملات غضب و رضا میں اللہ کے سپرد کر دے، چونکہ اللہ ظاہری اور پوشیدہ ہر چیز کو جانتا ہے وہی مغفرت کرتا ہے اور وہی عذاب دیتا ہے۔ وہی اللہ پناہ گاہ ہے، مہمان تک سے ہو سکے فضول باتوں سے اجتراز بر تو اور اپنے نفس کی کڑی نگرانی کرو، لوگ غضب و رضا میں دنیا کی تلاش میں رہتے ہیں اور وہ دنیا سے اپنی حاجت پوری نہیں کرتے حالانکہ جس آدمی کے مطمع نظر آخرت ہو لوگ اس سے راحت پاتے ہیں۔ اور ذلیل دھوکہ نہیں کھاتا اور برتری میں ان سے جھگڑا نہیں کرتا، وہ اپنے ذاتی معاملات میں مشغول رہتا ہے لوگ اس سے راحت پاتے ہیں اللہ سے ڈرو اور سیدھے راستے پر رہو کیونکہ جو دنیا سے کوچ کرتا ہے اسے اپنے اعمال کا سامنا کرنا پڑتا ہے اللہ تعالیٰ ہماری اور آپ کی مدد فرمائے اور ہماری بقیہ زندگی میں برکت دے۔

جو تم نے محل کے بارے میں تذکرہ کیا ہے تو بد بختی سے دور رہو اگر تمہیں عافیت ملے تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرو اور اگر کوئی آزمائش پیش آئے تو سلامتی کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا چونکہ جو آدمی اپنے معاملہ پر مطلق توجہ نہیں دیتا وہ جزع و فزع کرنے کا زیادہ حقدار ہے جبکہ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ لوگ ایک دوسرے کے حقوق ضائع نہیں کرتے حالانکہ اللہ ہی ہر حقدار کو اس کا حق دینے والا ہے۔ لوگوں کی کوشش کا وبال انہی کے سر ہے جو کچھ بھی کرو گے اس کا بدلہ کل پالو گے۔ کوشش کرو کہ مظالم کے بارے سے آزاد ہو کر اللہ سے ملاقات کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز بھی عاجز نہیں کر سکتی چونکہ آنے والا دن زیادہ سخت اور زیادہ ضرر رساں ہے۔ اللہ ہمیں کافی ہے اور وہی ہمارا کارساز ہے۔ اگر کوئی پڑوسی زندہ ہو تو اسے سلام کہو چونکہ ہمیں جدا ہوئے لمبا عرصہ بیت گیا ہے۔

۱۱۹۹- سلیمان بن احمد، ابراہیم بن احمد بن عمرو کعبی، احمد بن عمر، یحییٰ بن آدم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شریک کہتے ہیں، میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے حضرت علیؑ اور حضرت معاویہؓ کے باہمی جھگڑے کے متعلق پوچھا، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ رو پڑے، جب میں نے ان کی یہ کیفیت دیکھی تو مجھے اپنے سوال پر بہت اندامت ہوئی۔ چنانچہ انہوں نے سامنے اپنا سراو پر اٹھا کر فرمایا جو آدمی اپنے نفس کی معرفت رکھتا ہو وہ اپنے نفس ہی میں مشغول رہتا ہے اور جو آدمی اپنے رب کی معرفت رکھتا ہے وہ ہر چیز سے کٹ کر اللہ کی

معرفت میں مشغول رہتا ہے۔

۱۱۲۰۰- ابو نعیم اصفہانی اپنے والد عبد اللہ سے محمد بن احمد بن ابوتحیٰ زہری، ابویسار محمد بن عبد اللہ، موسیٰ بن ایوب، علی بن بکار کی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس آسمانوں میں فقر جمع کر رکھا ہے اس کو عطا فرماتا ہے جو اس سے محبت کرتا ہے۔

۱۱۲۰۱- ابو حامد احمد بن محمد بن حسین مغافری، ابو علی احمد بن محمد بن یعقوب تاجر، ابویسار عمار بن عبد الحمید، احمد بن عبد اللہ جو باری، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بن ابراہیم نے کہا، ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ بصرہ کے بازار سے گزر رہے تھے انہیں دیکھ کر لوگ ان کے ارد گرد جمع ہو گئے اور کہنے لگے..... اے ابواحق! اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”ادعونی استجب لکم“ (غافر / ۶۰) مجھے پکارو میں تمہاری پکار کا جواب دوں گا حالانکہ ہم عرصہ دراز سے اللہ کو پکار رہے ہیں وہ ہماری پکار کا جواب نہیں دیتا (یعنی ہم عرصہ دراز سے دعائیں مانگ رہے ہیں ہماری دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں) ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا اے اہل بصرہ! تمہارے دل دس چیزوں میں مر چکے ہیں اول تم نے اللہ کو پہچان لیا ہے لیکن اس کا حق ادا نہیں کرتے ہو، دوم تم اللہ کی کتاب پڑھتے ہو لیکن اس پر عمل نہیں کرتے، سوم تم رسول اللہ کی محبت کے دعوے کرتے ہو حالانکہ ان کی سنت کو تم نے چھوڑ رکھا ہے، چہارم تم شیطان کے ساتھ عداوت رکھنے کا دعویٰ کرتے ہو جبکہ تم اس کے خیالات سے موافقت کرتے ہو پنجم، تم کہتے ہو کہ ہم جنت سے محبت کرتے ہیں حالانکہ تم اس کے لئے عمل نہیں کرتے ہوششم تم کہتے ہو کہ ہم جہنم کی آگ سے ڈرتے ہیں جبکہ تم نے اپنے نفسوں کو جہنم کی آگ کے بدلے میں گروی بنا رکھا ہے ہفتم، تم اپنے بھائیوں کے عیوب تلاش کرتے ہو جبکہ اپنے عیبوں کے متعلق خبر ہی نہیں نہم، تم اللہ کی نعمتیں کھاتے ہو لیکن ان کا شکر نہیں ادا کرتے دہم، تم اپنے مردوں کو دفناتے ہو لیکن ان سے تم عبرت حاصل نہیں کرتے۔

۱۱۲۰۲- جعفر بن محمد، عمر بن احمد بن شاہین، احمد بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا۔ جو اعمال میزان میں بھاری ہوں گے وہ بدنوں پر بھی بھاری ہوتے ہیں جو آدمی عمل پورا کرتا ہے اسے اجر و ثواب بھی پورا ملتا ہے اور جو بغیر عمل کے لئے دنیا سے آخرت کی طرف کوچ کر جاتا ہے اس کو نہ تھوڑا ثواب ملتا ہے نہ زیادہ۔

۱۱۲۰۳- جعفر بن محمد، محمد بن فضل بن احق بن خزیمہ، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے حق پر قائم رہنے والا تنہا آدمی کم نہیں ہوتا اور باطل پر قائم رہنے والے بہت چہارے آدمی قوت نہیں حاصل

کر پاتے۔

۱۱۲۰۴۔ جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن محمد، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا تقویٰ کس چیز کے ساتھ تمام ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہر مخلوق کو دل میں برابر جگہ دینے سے اور لوگوں کے عیبوں سے کنارہ کشی کر کے اپنے گناہوں میں غور و فکر کرنے سے لہذا اچھی بات کرو اور اپنے دل کو رب جلیل کی طرف متوجہ رکھو اور اپنے گناہوں میں غور و فکر کرتے رہو، اپنے رب کی طرف توبہ کرو یوں تمہارے دل میں تقویٰ جاگزیں ہو جائے گا۔ نیز اپنی تمام تر امیدیں اپنے رب ہی سے وابستہ رکھو۔

۱۱۲۰۵۔ ابو زر محمد بن ابراہیم، محمد بن قارن، ابو حاتم، احمد بن ابو حواری، مروان بن محمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے کہا گیا فلاں آدمی علم نحو سیکھ رہا ہے، انہوں نے فرمایا وہ آدمی علم نحو کی بہ نسبت خاموشی سیکھنے کا زیادہ محتاج ہے۔

۱۱۲۰۶۔ ابو طالب بن سوادہ، ابو اسحق خثلی، ابن صباح، عبد اللہ بن ابو جلیل، ابو وہب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے ایک آدمی کو دنیا داری کی باتیں کرتے ہوئے دیکھا، اس کے پاس کھڑے ہو کر اس سے کہا کیا تم اپنی ان باتوں میں بھلائی کی امید رکھتے ہو؟ جواب دیا نہیں، فرمایا پھر تم یہ باتیں کیوں ہانکتے جا رہے ہو؟ بھلا جس چیز کے متعلق تمہیں بھلائی کی امید نہیں اور اس سے تم بے خوف بھی نہیں ہو اس کے متعلق تم کیا کرو گے۔

۱۱۲۰۷۔ ابو طالب، یوسف بن سعید بن مسلم کہتے ہیں، میں نے عیسیٰ بن بکار سے پوچھا کیا ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ زیادہ نمازیں پڑھتے تھے؟ جواب دیا نہیں لیکن وہ بہت زیادہ فکر مند رہتے تھے حتیٰ کہ پوری رات فکر مندی میں گزار دیتے۔

۱۱۲۰۸۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، حکم بن موسیٰ، ولید بن مسلم کہتے ہیں کہ مجھے میرے ایک ساتھی نے بتایا کہ ایک مرتبہ ہم ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے پاس چلے گئے ہم نے انھیں سلام کیا۔ انھوں نے ہماری طرف سر اٹھا کر فرمایا۔ اے اللہ ہمیں اپنے غصہ کا مورد نہ بنانا۔ پھر تھوڑی دیر کے لئے سر جھکا لیا اور پھر سر اٹھا کر فرمایا، اللہ تعالیٰ جب ہم سے بغض و عداوت نہیں رکھے گا لامحالہ ہم سے محبت کرے گا پھر فرمایا ہم فصیح عربی میں کلام کرتے ہیں حتیٰ کہ ہم کوئی کلامی غلطی نہیں ہونے دیتے لیکن ہم اپنے اعمال میں بہت غلطیاں کر بیٹھتے ہیں۔ بعید نہیں کہ ہم اپنے عمل کو خالص کریں۔

۱۱۲۰۹۔ جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، بن نصر، احمد بن ابراہیم بن بشار کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے عبادت کے متعلق سوال کیا انھوں نے جواب دیا۔ فکر مندی چوٹی کی عبادت ہے اور خاموشی عین عبادت ہے بجز ذکر اللہ کے چونکہ ذکر اللہ کے بغیر

انسان مردہ ہے مجھے لقمان کے بارے میں خبر پہنچی ہے کہ ان سے کہا گیا، اے لقمان آپ کو حکمت کہاں سے ملی؟ انھوں نے جواب دیا جس چیز میں میری کفایت کر دی گئی ہو میں اسے نہیں مانگتا اور فضول باتوں میں میں تکلف نہیں کرتا (یعنی فضول باتوں میں وقت نہیں ضائع کرتا) پھر فرمانے لگے اے ابن بشار! بندے کے لئے مناسب ہے کہ وہ خاموش رہے اگر بات کرنی بھی ہو صرف وہ بات کرے جو اس کے نفع میں ہو یا وہ بات کرے جس کا تعلق وعظ و نصیحت، تنبیہ، تحذیر سے ہو اور اس کا فائدہ دوسروں کو پہنچے۔ خوب سمجھ لو جب کلام کی کوئی مثال ہوگی وہ گویائی کے لئے زیادہ واضح ہوگا کسوٹی پر پرکھنے کے زیادہ قابل ہوگا قابل سماعت ہوگا اور باتوں میں واضح ہوگا۔

۱۱۲۱۰۔ ابو عبد اللہ بن یزید، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے خواہشات نفسانیہ کے خلاف جہاد کرنا بہت سخت ہے سو جس آدمی نے اپنے نفس کو بری خواہشات سے روک لیا وہ دنیا اور اس کی آزمائشوں سے راحت و آرام میں رہے گا نیز وہ دنیا میں محفوظ اور عافیت میں رہے گا۔

۱۱۲۱۱۔ ابو نعیم اصفہانی، جعفر، عمر بن عثمان، واعظ، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا خواہشات نفس ہلاک کر دیتی ہیں اور خوف خدا ہلاکت سے نجات دیتا ہے خوب جان لو! جو چیز تیرے دل سے تیری خواہشات کو نکال باہر کرے جب تجھے خوف خدا ہو سمجھ لے وہ تجھے ضرور دیکھ رہا ہے۔

۱۱۲۱۲۔ جعفر، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا اس ذات کو یاد رکھ جس کی طرف تو نے لوٹ کر جانا ہے اور عمر گزشتہ میں غور و فکر کر، کیا تجھے اس پر بھلائی کا بھروسہ ہے اور کیا تجھے اللہ کے عذاب سے نجات ملے گی۔ جب تو ایسا ہوگا تو اپنے دل کو اہتمام کے ساتھ رستہ نجات سے ہٹا کر لہو و لعب سے بے خوف اور مطمئن رہنے والوں کے رستہ پر لگا دیا ہے جو ہمہ وقت خواہشات نفس کی پیروی کرتے رہتے ہیں گویا تو نے اپنے نفس کو ان کی ہلاکتوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا ہے کچھ نہیں وہ عنقریب جان لیں گے اور عنقریب افسوس و ندامت کی دہلیز پر جھک جائیں گے۔

۱۱۲۱۳۔ جعفر، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا مجھے خبر ملی ہے کہ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے خالد بن جعفر سے کچھ نصیحت کرنے کو کہا، خالد رحمہ اللہ نے فرمایا اے امیر المؤمنین لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی پردہ پوشی نے دھوکہ میں ڈال دیا ہے اور اچھی مدح سرائی نے انھیں فتنوں میں مبتلا کر دیا ہے۔ ہر گز غیروں کی جہالت آپ کے علم پر غلبہ نہ پائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اپنی پناہ میں رکھے کہ ہمیں ہم اس کی پردہ پوشی سے دھوکہ نہ کھا بیٹھیں اور لوگوں کی مدح

سرائی سے خوش نہ ہوتے رہیں۔ اللہ نے جو احکام ہمارے اوپر فرض کر رکھے ہیں کہیں ہم ان میں کوتاہی کرنے والے نہ ہو جائیں اور خواہشات نفس کی طرف مائل نہ ہو جائیں، ابراہیم رحمہ اللہ اتنا فرما کر رونے لگے اور پھر فرمایا اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو خواہشات کی پیروی سے اپنی پناہ میں رکھے۔

۱۱۲۱۴- عبد اللہ بن احمد بن سوادہ، ابو جعفر محمد بن عبد الرحمن مروی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ نے اپنے کسی ساتھی کی طرف خط لکھا جس میں انہوں نے لکھا تم اللہ کے تقویٰ کو مضبوطی سے پکڑے رکھو چونکہ تقویٰ کے ہوتے ہوئے انسان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر جرأت نہیں کرتا اور اپنی امیدیں غیر اللہ سے وابستہ بھی نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو چونکہ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عزت اور قوت عطا فرماتا ہے، وہ شکم سیر اور سیراب رہتا ہے، اسکا تاوان دنیا سے اٹھالیتا ہے، اسکا بدن اہل دنیا کے سامنے ہوتا ہے جبکہ اسکا دل آخرت کی فکر میں محو ہوتا ہے۔ اسکی قلبی بصیرت آنکھوں کی بصارت کو جس سے وہ دنیا کی رونقوں کو دیکھ رہا ہوتا ہے بھادیتی ہے، سودنیا کی محرمات کو نجس سمجھو اور دنیاوی خواہشات سے الگ تھلگ رہو، حلال میں سے بھی صرف اتنی مقدار پر اکتفا کرو جتنی کمر کی سختی کو دور کر دے، یاد دنیا سے اتنا کپڑا لو جتنے سے جسم کی پردہ پوشی کی جاسکے، جو آدمی اپنی مقدمات سے دور رہا اسکا بھروسہ صرف اللہ پر رہا، مخلوق پر سے اس کا بھروسہ اور امیدیں اٹھالی جاتی ہیں اور اس کی امیدوں اور بھروسے کا دار و مدار صرف اللہ تعالیٰ کے سپرد ہو جاتا ہے، وہ اپنے جسم و جان کو اللہ کے لئے لاغر کر دیتا ہے، اسکی آنکھیں جواب دے جاتی ہیں، اسکی پسلیاں ظاہر نظر آتی ہیں، اللہ تعالیٰ اس کو جسم کے بدلے میں وافر عقل عطا فرماتا ہے اور اس کے دل کو قوی بنا دیتا ہے، آخرت میں اسکی بھلائیاں ذخیرہ کر دی جاتی ہیں، اے میرے بھائی! دنیا کو چھوڑ دو چونکہ دنیا کی محبت بہرہ اور اندھا کر دیتی ہے گردنوں کو جھکا دیتی ہے، یہ نہ کہو کہ کل اور پرسوں کی مہلت ہے چونکہ جس نے ہلاک ہونا تھا وہ اپنی تمام تر امیدوں کے باوجود ہلاک ہو گیا اور اچانک حق ان کے سامنے روشنی کی طرح آ گیا حالانکہ وہ غفلت کی چادر اوڑھے ہوئے تھے، پس انھیں اصرار کے باوجود تاریک و تنگ قبروں کی طرف زبردستی منتقل کر دیا گیا، ان کے اہل و اولاد انھیں سلام کر کے واپس چلے آئے، سوائے میرے بھائی! اللہ کی طرف متوجہ رہنے والے دل کے ساتھ اللہ ہی کے ہو کر رہو اور ایسا پختہ ارادہ کرو جس میں سرمہ برابر بھی شک نہ ہو۔ والسلام علیکم۔

۱۱۲۱۵- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن ولید ثقفی، عبد اللہ بن خبیب، عبد القوی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ نے عباد بن کثیر کی طرف مکہ مکرمہ میں خط لکھا، اسنے طواف حج اور سعی کو اللہ کے رستے میں جہاد کرنے والے کی نیند کی طرح کرو۔ عبادت کثیر نے جواب لکھا (اپنے رباط اور سرحدوں کی نگرانی) چوکیداری پہرہ اور جہاد کو اس آدمی کی طرح کرو جو اپنے اہل و عیال کے

لئے رزق کی تلاش میں لگا ہو۔

۱۱۲۱۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شیبہ، سہل بن عاصم، فدیک بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا، لوگوں سے ملاقات کرنے کی محبت فی الواقع دنیا کی محبت ہے جو دنیا کو چھوڑ دے وہ لوگوں کی ملاقات کی محبت کو بھی ترک کر دیتا ہے۔

۱۱۲۱۷- اسحق بن احمد، ابراہیم بن یوسف بن خالد، احمد بن ابو جوری، ابو مسھر، سہل بن ہاشم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا بھائیوں اور دوستوں کی تعداد میں کمی کرو۔

۱۱۲۱۸- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن ضبل، احمد بن ضبل، ابو معاویہ غلابی، خالد بن حارث کہتے ہیں، مجھے خبر پہنچی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا جو شہرت چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی چاہت کو سچا نہیں کرتے۔

۱۱۲۱۹- ابو محمد بن حیان، ابوتحی رازی، ابو حاتم، عبد الصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو ایک پہاڑ سے باہر آتے ہوئے دیکھا گیا، کسی نے ان سے پوچھا، انہوں نے کہا میں خلوت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر و عبادت کر رہا تھا اور اس سے اس محبت کر رہا تھا اب واپس آیا ہوں۔

۱۱۲۲۰- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم کچھ لوگ مسجد میں اتفاقاً جمع ہو گئے۔ ہم میں سے ہر آدمی نے کچھ نہ کچھ بات ضرور کی مگر ابراہیم بن ادھم برابر خاموش رہے، میں نے ان سے پوچھا، آپ باتیں کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا کلام بیوقوف کی بے وقوفی اور عقلمندی کی عقلمندی کو ظاہر کر دیتا ہے، میں نے کہا تب تو ہم اس طرح سے باتیں نہیں کریں گے، فرمایا جب تم خاموشی اختیار کرنے سے پریشان ہو جاؤ فوراً یاد کرو کہ کم از کم زبان پھسلنے سے تو محفوظ ہے۔

۱۱۲۲۱- ابو نعیم اصفہانی جعفر بن محمد، علی بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے، اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر دین اسلام کے ساتھ احسان کیا ہے اور تمہیں شقاوت سے سعادت کی طرف، شدت سے نرمی کی طرف اور تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکالا ہے، لیکن تم نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کی، خطائیں کر کے تم نے ایمان کی حلاوت کو گمراہی سے بدل دیا، تم گناہوں کے گردی بن گئے اور ایمان کو الگ چھوڑے رکھا اور تم نے اطاعت کی عمارت کو نافرمانی کے دھماکوں سے منہدم کر دیا جبکہ تم آفات و بلیات کی گھاتوں سے گزر رہے ہو تم ہلاکتوں کے پلوں پر سے گزر رہے ہو، تباہی و بربادی کے ٹھکانوں پر تم عمارتیں بنا رہے ہو، شہادت کے مقامات سے تم گزرتے، اللہ تعالیٰ کے بارے میں تم دھوکہ کھا رہے ہو، اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تم جرات مندی کا مظاہرہ کرتے ہو، حقیقت میں تم اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہو اور اللہ کی خاطر تم مراقبہ نہیں کرتے ہو جبکہ ہم سب اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر انعامات کئے ہیں لیکن تم کسی وقت بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے ہو، اللہ تعالیٰ کی بردباری تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے رکھے، قبروں کی طرف اپنے لوٹ کر جانے کو یاد رکھو، اے میرے بھائی! جان کنی سے پہلے قیامت کے لئے عمل کر کے تیاری کر لو۔

۱۱۲۲۲- ابو بکر محی، احمد بن عبد الرحمن بن دحیم، مفضل بن غسان غلابی، غسان، سہل بن ہاشم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا، ایک مرتبہ لقمان علیہ السلام اپنے بیٹے سے کہنے لگے..... اے بیٹے! آدمی باتیں کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اسے احمق (بے وقوف) کہا جانے لگتا ہے، حالانکہ وہ احمق نہیں ہوتا، اس طرح ایک آدمی ہمہ وقت خاموش رہتا ہے حتیٰ کہ اسے عقلمند کہا جاتا ہے حالانکہ وہ عقلمند نہیں ہوتا۔

۱۱۲۲۳- ابو بکر محمد بن اسحاق بن ایوب، عبد اللہ بن صقر، ابو ابراہیم ترجمانی، بقیہ بن ولید کہتے ہیں میری ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے ساتھ ساحل سمندر پر ملاقات ہو گئی، میں نے ان سے پوچھا کیا میں آپکو (آپ کی) کنیت سے پکاروں یا نام سے؟ جواب دیا۔ اگر تم مجھے کنیت سے پکارو گے یہ بھی مجھے منظور ہے لیکن اگر تم مجھے میرا نام لے کر پکارو گے یہ مجھے زیادہ پسند ہے پھر مجھ سے فرمایا..... اے بقیہ! دم کی حیثیت سے رہو نہ کہ سر کی حیثیت سے، کیوں کہ سر ہلاک ہو جاتا ہے، میں نے ان سے دوبارہ سوال کیا کیا وجہ ہے آپ شادی کیوں نہیں کرتے؟ جواب دیا، اس آدمی کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو اپنی بیوی کو دھوکہ دیتا ہو؟ میں نے کہا یہ کسی طرح بھی زیبا نہیں دیتا، فرمایا، میں اس عورت سے شادی کروں گا جو صرف وہی مطالبہ کرے گی جو عورتیں مطالبہ کرتی ہیں، مجھے عام عورتوں کی مطلق ضرورت نہیں ہے، میں ان کی اس جرأت مندی کی تعریف کرنے لگا، جب انھوں نے میرا مدعا سمجھا کہنے لگے، کیا تمہارا اہل و عیال ہے؟ میں نے جواب دیا..... جی ہاں، فرمایا، ڈر کے بدلے میں ڈر تمہارا عیال میری کیفیت سے افضل ہے،

۱۱۲۲۴- ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن یزید، احمد بن محمد بن حمران نیشاپوری، اسماعیل بن عبد اللہ شامی کہتے ہیں میں نے بقیہ کو حصص کی ایک مسجد میں بیان کرتے ہوئے سنا، وہ کہہ رہے تھے میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے پوچھا آپ شادی کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا اس آدمی کے بارے میں تم کیا کہتے ہو جو اپنی بیوی کو دھوکہ دیتا ہو؟ میں نے کہا..... یہ برتاؤ کسی طرح بھی مناسب نہیں، بقیہ کہتے ہیں میں ان کی اس بے نیازی کی تعریف کرنے لگا انھوں نے فرمایا، کیا تمہارا اہل و عیال ہے؟ میں نے کہا جی ہاں، فرمایا، یہ ایک ڈر ہے جو تمہیں ڈرا رہا ہے، تمہارا عیال میری کیفیت سے افضل ہے۔

۱۱۲۲۵- ابو بکر عبد المعظم بن عمر، ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد، عباس دردی، ابو ابراہیم ترجمانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بقیہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ میں شام کے ایک علاقے میں ابراہیم بن ادھم کا مصاحب ہو گیا، ابراہیم چل رہے تھے اور ان کے ساتھ انکا ایک رفیق سفر بھی تھا، وہ چلتے چلتے ایک ایسی جگہ تک پہنچ گئے جس میں پانی اور گھاس بکثرت پایا جاتا تھا، ابراہیم رحمہ اللہ نے اپنے رفیق سفر سے پوچھا، کیا تمہارے پاس تھیلے میں کچھ ہے؟ اس نے جواب دیا میرے پاس تھیلے میں خشک روٹی کے چند ٹکڑے ہیں۔ چنانچہ اس نے تھیلا جھاڑ دیا اور اس سے برآمد ہونے والے ٹکڑوں کو ابراہیم رحمہ اللہ کھانے لگے اور مجھ کو بھی قریب ہونے کا کہا میں نے ابراہیم رحمہ اللہ کے کھانے میں رغبت ظاہر کی اور آگے بڑھ کر ان کے ساتھ کھانا شروع کیا، پھر ابراہیم رحمہ اللہ نے اپنے جسم پر چادر لپیٹ لی اور فرمایا اہل دنیا ہم سے کس قدر غافل ہیں جبکہ ہماری زندگی سے بڑھ کر کسی کی زندگی بھی نعمتوں سے پر نہیں ہے۔ پھر انھوں نے میری طرف التفات کر کے پوچھا، اے بقیہ کیا تمہارا عیال ہے؟ میں نے جواب دیا اے ابو اسحاق! بخدا! جی ہاں میرا عیال ہے، انھوں نے میرے جواب پر لا پرواہی برتی، جب انھوں نے میرے چہرے پر مایوسی بھانپ لی کہنے لگے، شاید صاحب عیال کا خوف و ڈر ہماری کیفیت سے بدرجہا بہتر ہے۔

۱۱۲۲۶- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، نعیم بن حماد، بقیہ کے سلسلہ سند سے مثل مذکور بالا کے مختصر مروی ہے۔
۱۱۲۲۷- اپنے والد عبد اللہ سے، حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، داؤد بن رشید، ابو عبد اللہ بن صوفی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا زاہد بن، دنیا میں زہد اس ڈر کی وجہ سے اختیار کرتے ہیں کہ کہیں وہ بے وقوفوں اور جاہلوں کی جہالت میں شریک نہ ہو جائیں۔

۱۱۲۲۸- اپنے والد عبد اللہ سے، احمد بن محمد بن یوسف، عبد اللہ بن مسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا، جنب بادشاہ اپنی پسند کے مطابق رات گزارتے ہیں تو میں اللہ تعالیٰ کی پسند کے مطابق رات گزارتا ہوں اور اس سے راضی بھی رہتا ہوں
۱۱۲۲۹- ابو یعلیٰ حسن بن محمد زہیری، محمد بن مسیب، عبد اللہ بن ضبیق، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ

اللہ نے فرمایا، میں نہیں سمجھتا ہوں کہ مجھے ترک طیبات پر اجر و ثواب دیا جاتا ہو چونکہ طیبات (حلال کھانے کی لذیذ چیزیں) کا اشتہاء ہی مجھ میں پیدا نہیں ہوتا، بعض علماء کا قول ہے کہ جو آدمی صرف وہی بھلائی کرے جسے اس کا نفس چاہتا ہو اور وہی برائی چھوڑے جسے وہ مکروہ سمجھتا ہو اسے بھلائی کے کرنے پر اجر و ثواب نہیں ملتا اور جس برائی کو اس نے ترک کیا ہے اسکے گناہ سے وہ محفوظ نہیں رہتا۔

۱۱۲۳۱- محمد بن ابراہیم، عبد اللہ بن حسین بن معید، محمد بن ہارون، ابو عمیر، ضمیرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ مجھے طعام و مشروب کے ترک پر اجر و ثواب ملتا ہو چونکہ مجھ میں ان چیزوں کا اشتہاء (شوق) ہی پیدا نہیں ہوتا۔

۱۱۲۳۱- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عیسیٰ بن محمد و شقندی، رزین بن محمد، یوسف، بن حمت، حمت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے باطل کی طرف اکثر تھے دیکھنا دل سے حق کی معرفت کو ختم کر دیتا ہے۔

۱۱۲۳۲- عبد اللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، یعقوب بن عبد اللہ، مخلد بن حسین کہتے ہیں جب بھی رات کو بیدار ہوا ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو ذکر اللہ میں مشغول پایا اور انھیں غمگین دیکھا پھر میں اللہ تعالیٰ کا مندرجہ ذیل فرمان پڑھ کر تسلی کر لیتا۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء (حدید ۲۱) یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے جسے چاہے عطا فرمائے۔

۱۱۲۳۳- اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، احمد بن ابو حواری، ابو علی جرجانی، ابو سلیمان دارانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے پندرہ نمازیں ایک ہی وضو کے ساتھ پڑھیں۔

۱۱۲۳۴- محمد بن علی بن حمیش، عمر بن محمد بطار، علی بن ہشیم، خلف بن تمیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے مجھے ایک مرتبہ محمد بن عجلان نے دیکھا تو فوراً قبلہ رو ہو کر سجدے میں گر پڑے پھر کہنے لگے، کیا تم جانتے ہو کہ میں نے سجدہ کیوں کیا؟ میں نے تمہیں دیکھنے پر سجدہ شکر کیا ہے۔

۱۱۲۳۵- محمد بن علی بن حمیش، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز، ابن زنجونیہ، فریابی، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن عجلان نے فرمایا، مومن جہاں بھی ہو وہ مومن سے محبت کرتا ہے۔

۱۱۲۳۶- محمد بن علی بن حمیش، عمر بن محمد بن بکار، ابو عتبہ، بقیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے جب ان کا حال پوچھا جاتا تو جواب دیتے میں اس وقت تک خیریت سے ہوں جب تک میرا ابو جھ کوئی دوسرا نہ اٹھالے۔

۱۱۲۳۷- عبد اللہ بن ابراہیم بن ہرماس، جعفر بن محمد بن عاصم دمشقی، محمد بن معنی، بقیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے آیت کریمہ ”ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملہم“ ترجمہ ان لوگوں پر کوئی حرج نہیں کہ جب وہ آپ کے پاس آئیں تاکہ ان کوئی سواری دیں (سورۃ توبہ ۹۲) اس واقعہ میں سائلین نے صرف جو توں کا سوال کیا تھا۔ (غربت کی وجہ سے وہ بھی میسر نہ تھے)۔

۱۱۲۳۸- عبد اللہ، ابو حسن ابان، حسین بن عبد اللہ بن شاکر، مسیب بن واضح، بقیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ مسافر پر رحم فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ مسافر کی طرف ہر روز کئی مرتبہ نظر رحمت سے دیکھتا ہے مسافر جس وقت اپنے اہل و عیال سے جدا ہو رہا ہے اس وقت اپنے رب کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

۱۱۲۳۹- اپنے والد عبد اللہ سے، ابو حسن بن ابان، حسین بن عبد اللہ بن شاکر سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے تھے اے ابو عمرو۔ مالک بن دینار رحمہ اللہ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ بے شک جو آدمی اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتا ہے وہ اپنے آپ کو غیر اللہ کی معرفت میں مشغول نہیں رکھتا، ہلاکت ہے اس آدمی کے لئے جس کی عمر باطل میں ختم ہو جائے۔

۱۱۲۴۰- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، عیسیٰ بن خالد حمصی، ابو یمان، عبد الرحمن بن ضحاک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا بعض کتابوں میں لکھا ہے جو آدمی دنیا کے غم میں غمگین ہو کر صبح کرتا ہے سو اس نے اللہ پر ناراض ہوتے

ہوئے صبح کی اور جو آدمی کسی پیش آمدہ مصیبت کی شکایت کرتے ہوئے صبح کرتا ہے گویا وہ اپنے رب سے شکایت کرتے ہوئے صبح کرتا ہے اور جو فقیر آدمی کسی غنی کے پاس بیٹھ کر اپنی دنیا کی خاطر اس کے سامنے اظہار خیال کرتا ہے اس کے دین کا ایک تہائی حصہ ختم ہو جاتا ہے جو قرآن مجید پڑھ کر اللہ کی آیات کی مطلق پرواہ نہیں کرتا وہ جہنم میں ڈالا جائیگا۔

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا اگر تین چیزیں نہ ہوتیں مجھے کچھ پرواہ نہ ہوتی کہ میں کسی شہر کی مکھی ہوتا، روزے کی حالت میں شدت پیاس، سردیوں کی طویل راتوں میں قیام اور کتاب اللہ کے مطابق نماز تہجد۔

۱۱۲۴۱- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن عبد الرحمن، ابراہیم بن محمد بن حسن، یحییٰ بن عثمان، ابو عبد الرحمن اعرج کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا پہلا کلام جو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے کیا وہ یہ تھا اے آدم! میں تمہیں چار چیزوں کی وصیت کرتا ہوں اگر تم انہیں ساتھ لیکر مجھ سے ملاقات کرو گے تو میں تمہیں جنت میں داخل کروں گا اور جو تیری اولاد میں سے انہیں لیکر مجھ سے ملاقات کرے گا اسے بھی جنت میں داخل کروں گا۔ ان میں سے ایک میرے لئے ہے ایک تیرے لئے، ایک میرے اور تیرے درمیان مشترک اور چوتھی میرے اور تیرے لوگوں کے درمیان مشترک ہے۔ سو جو چیز میرے لئے ہے وہ یہ ہے کہ میری اس طرح عبادت کر کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے جو تیرے لئے ہے وہ یہ کہ تو جو بھی عمل کرے گا میں اس کا تجھے پورا پورا بدلہ عطا کروں گا جو میرے اور تیرے درمیان مشترک ہے وہ یہ ہے کہ تو دعا کر میں اسے قبول کروں گا اور چوتھی یہ کہ جس چیز کو تو اپنے لئے ناپسند سمجھے اس کو غیر کے لئے پسند نہ کر۔

۱۱۲۴۲- جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم بن احمد، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

”وَمَنْ يَطْعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشِ اللَّهَ وَيَتَّقْهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ“ جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں اللہ سے ڈرتے ہیں اور تقویٰ اختیار کرتے ہیں یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

کے متعلق فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس کا تقویٰ اختیار کر کے انسان اچھے ثواب کا مستحق ہو جاتا ہے، قیامت کے دن کی سختیوں سے متقین ہی نجات پائیں گے اور جنت کی طرف انہوں نے لوٹ کر جانا ہے پھر ابراہیم کہنے لگے! اللہ تعالیٰ نے کیا سچ فرمایا ان الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون“ (نحل ۱۲۸)

اللہ متقین اور نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔

۱۱۲۴۳- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے، محبت کی علامتوں میں سے یہ نہیں کہ جس چیز سے تیرا دوست بغض و عداوت رکھتا ہو اس سے تو محبت کرے، ہمارے رب نے دنیا کی مذمت کی ہم اس کی مذح سرائی کر رہے ہیں۔ اللہ دنیا سے بغض رکھتا ہے ہم اس سے محبت کرتے ہیں ہم نے دنیا میں کنارہ کشی اختیار کرتے ہوئے بھی دنیا کو ترجیح دی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تم سے دنیا کھنڈر میں تبدیل ہو جائیکا وعدہ کیا ہے۔ دنیا کی طلب سے تمہیں روکا گیا ہے لیکن تم پھر بھی اس کی طلب میں سردھڑکی بازی لگا رہے ہو، خزانوں کے جمع کرنے سے تمہیں ڈرایا گیا لیکن تم پھر بھی انہیں جمع کر رہے ہو، دنیا نے تمہیں اچھی طرح سے دھوکہ دے دیا ہے اور تم اس کی رونقوں پر مرے جا رہے ہو، اسکی لذات سے کبے جا رہے ہو تمہارا اٹھنا بیٹھنا دنیاوی خواہشات میں ہے، تم غفلت کے عالم میں دنیا میں عمارتیں بنا رہے ہو، تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ سے اس کے گھر کے بارے میں جھگڑا کرو، الغرض تم دنیا کے سمندر میں حیران و پریشان غرق ہوتے جا رہے ہو، دنیا کے دھوکوں میں تم ایک دوسرے پر سہقت لے جانا چاہتے ہو گھریا تمہیں ساری کی ساری دنیا مل جائے اس سے بھی سیر نہیں ہو گے تم نے اپنے دلوں کو یقین کی دولت سے بہرہ مند

نہیں کیا۔ اپنی نیتوں میں سچائی پیدا نہیں کی گناہوں کے انبار لیکر تم اللہ کے سامنے حاضر ہو گئے اور اپنی بقیہ عمروں میں اللہ کی نافرمانی کرنے کا عہد کر رکھا ہے، کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہیں سنا۔

”ام نجعل الذین امنوا و عملوا الصالحات کالمفسدین فی الارض ام نجعل المتقین کالفجار“
 کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے زمین میں فساد پھیلانے والوں کی طرح کر دیں گے یا متقین کو فاجروں کی طرح بنادیں گے۔

جنت صرف اللہ کی اطاعت سے ملتی ہے، اور اس کی محبت کے بغیر نہیں ملتی۔ اللہ کی رضا جوئی صرف معصیت کو ترک کرنے سے ملتی ہے چونکہ اللہ تعالیٰ نے مغفرت تو بہ کرنے والوں کے لئے مقرر کر لی ہے اور رحمت رجوع کرنے والوں کے لئے، جنت ڈروالوں کے لئے، حوریں اطاعت کرنے والوں کے لئے اور اپنا دیدار شوق رکھنے والوں کے لئے تیار کر رکھا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
 وانی لغفار لمن تاب و امن و عمل صالحاً ثم اهتدى (جلہ ۸۲) بے شک میں اس آدمی کی مغفرت کرنے والا ہوں جو ایمان لائے، نیک عمل کرے اور پھر ہدایت پر رہے۔

ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا یعنی جو تاریکیوں سے ہدایت کے رستے پر آئے۔
 ۱۱۲۳۳۔ جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن افر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے۔
 ایک مرتبہ میں ایک شہر سے گزر رہا تھا کہ اچانک میں نے زاہدوں اور زمین میں سیروسیاحت کرنے والوں میں سے دو آدمیوں کو دیکھا۔
 ایک دوسرے سے کہنے لگے اے میرے بھائی! اہل محبت نے اپنے محبوب سے وراثت میں کیا چیز پائی؟ دوسرے نے جواب دیا اہل محبت اللہ کے نور سے دیکھنے کے وارث ہوئے اور گناہ گاروں پر مہربانی کرنے کے وارث ہوئے۔ ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا..... ان لوگوں پر کیسے مہربانی کی جائے جو اپنے محبوب کی مخالفت کرتے ہیں؟ اس نے میری طرف دیکھ کر کہا ان کے اعمال ضائع ہو گئے اور ان پر مہربانی کی جارہی ہے تاکہ وہ وعظ و نصیحت سے اپنے اعمال کی طرف لوٹ آئیں، کہا مومن اس وقت تک سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ لوگوں کے لئے اسی چیز کو پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے، ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں پھر وہ لوگ غائب ہو گئے، میں نے اس کے بعد ان لوگوں کو دوبارہ نہیں دیکھا۔

۱۱۲۳۵۔ ابو بکر محمد بن احمد بن محمد مفید، محمد بن شعی، بشر بن حارث، عبد اللہ بن داؤد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا میں ایک مرتبہ بیت المقدس چلا گیا۔ وہاں میری سات آدمیوں سے ملاقات ہوئی، میں نے انہیں سلام کیا اور کہا مجھے کچھ نصیحت کرو شاید اللہ تعالیٰ مجھے اس نصیحت سے کوئی فائدہ پہنچائے انہوں نے مجھ سے کہا، دنیا کا ہر وہ کام جو تجھے اللہ سے دور کرے وہ چھوڑ دو۔ میں نے کہا مجھے اور نصیحت کرو کہنے لگے، اپنی امیدیں غیر اللہ سے وابستہ نہ رکھو اور اللہ کے علاوہ کسی سے مت ڈرو میں نے کہا مجھے اور نصیحت کرو کہنے لگے جو اللہ سے محبت کرتا ہو اس سے تم بھی محبت کرو اور جو اللہ سے بغض کرتا ہو اس سے تم بھی بغض کرو میں نے کہا مجھے اور نصیحت کرو، کہنے لگے! دعا کیا کرو اور خلوت میں عاجزی و انکساری کیساتھ خوب رویا کرو۔ مسلمانوں پر رحمت کرو اور ان کے لئے خیر خواہی چاہو میں نے پھر کہا مجھے اور نصیحت کرو کہنے لگے اے اللہ یہ آدمی ہمارے اور تیرے درمیان حائل ہو گیا اور اس نے ہمیں تیری یاد سے غافل کر دیا۔ کیا اس سے ہم نے جو کچھ کہا کافی نہیں؟ ابراہیم بن ادھم فرماتے ہیں، میں نہیں جانتا کہ انھیں آسمان نے اٹھالیا یا زمین نکل گئی اسکے بعد میں نے انہیں نہیں دیکھا تاہم اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کی نصیحت سے بہت نفع پہنچایا۔

۱۱۲۳۶۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو زید محمد بن جعفر بن علی تمیمی، محمد بن ذلیل بن سابق، عبد اللہ بن خبیث، عبد اللہ سندی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا، ایک آدمی علم کی طلب میں نکل پڑا وہ ایک پتھر کے پاس گیا جس پر لکھا ہوا تھا مجھے الٹ دے

عبرت پائے گا، آدمی حیران ہو کر کھڑا رہا اسکی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ وہ کیا کرے، چنانچہ وہ آگے چل پڑا تھوڑا آگے جانے کے بعد واپس لوٹ آیا اور آ کر پتھر کو پلٹ دیا، اچانک دیکھا کہ اس پر لکھا ہے تو نے اپنے علم پر عمل نہیں کیا اب کیسے علم کی طلب میں نکلا ہے۔ ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا وہ آدمی وہیں سے اپنے گھر کی طرف واپس لوٹ گیا۔

۱۱۲۴۷- ابی نعیم، ابی احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن سفیان، محمد بن ابور جاء قرشی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا جب تو توبہ کے آئینہ میں اپنی نظر جمائے گا تب تک تجھے معصیت قبیح معلوم ہوتی رہے گی۔

۱۱۲۴۸- اپنے والد عبد اللہ سے، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا۔ زہد کی تین قسمیں ہیں زہد فرض، زہد فضل، زہد سلامتی، حرام سے بچنا زہد فرض ہے، حلال و طہیات سے بھی گریز کرنا زہد فضل ہے اور شہادت سے بچنا زہد سلامتی ہے۔

۱۱۲۴۹- ابونعیم اصفہانی، قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن سلک، عبد الرحمن بن یونس، بقیہ بن ولید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا پہلے زمانے میں کہا جاتا تھا کہ عقلمند عالم سے بڑھ کر شیطان کے خلاف کوئی چیز نہیں چونکہ عالم جب بات کرتا ہے تو اپنے علم سے کرتا ہے اور جب خاموش رہتا ہے تو عقلمندی سے خاموش رہتا ہے۔

۱۱۲۵۰- ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن عمرو بن حنان، بقیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن عجلان رحمہ اللہ نے فرمایا، عقلمند عالم سے بڑھ کر کوئی چیز بھی شیطان پر بھاری نہیں چونکہ عالم عقلمندی سے بات کرتا ہے اور عقلمندی سے خاموش رہتا ہے نیز شیطان کہتا ہے کہ عالم کی خاموشی اس کے سکوت سے زیادہ سخت ہے۔

۱۱۲۵۱- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن محمد بن احمد، عبد الرحمن بن داؤد، سلمہ بن شیب، بقیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے ابن عجلان رحمہ اللہ کا ملفوظ مثل مذکورہ بالا کے روایت کیا ہے۔

۱۱۲۵۲- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، یحییٰ بن عثمان حمصی، محمد بن حمید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا جس نے علماء کی شان پر حملہ کیا گویا اس نے بہت بڑے شر کا بوجھ اپنے سر پر اٹھالیا۔

۱۱۲۵۳- عبد المنعم بن عمر، ابوسعید بن زیاد، عباس دوری، ابوبکر بن اسود، ابراہیم بن عیسیٰ، محمد بن حمید کے سلسلہ سند سے حدیث مذکور بالا مروی ہے۔

۱۱۲۵۴- ابواحمد غطریفی، اسحاق بن دیمہ، ابراہیم بن سعد، ابومنذر قاضی مصیصہ کہتے ہیں۔ ہم نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے ساتھ جہاد کیا، ابراہیم رحمہ اللہ ایک جبہ اوڑھے رکھتے تھے میل کی وجہ سے جس کا رنگ سیاہ پڑ گیا تھا اور خود ان کی حالت یہ تھی کہ اگر ہوا انھیں اڑانا چاہتی تو اڑا لیتی، ان سے پوچھا گیا آپ نے حفظ کیوں نہیں کیا جس طرح کہ آپ کے مریدین نے حفظ کیا ہے؟ کہنے لگے میرا مقصد علماء کی سیرت اپنانا ہے اور ان کے آداب سیکھنے ہیں۔

۱۱۲۵۵- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، بنان بن حکم، محمد بن حاتم، بشر بن حارث، یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا ہم نے حدیث کا سماع اسی طرح کیا ہے جس طرح سفیان نے کیا ہے اگر وہ چاہتے خاموشی اختیار کرتے جس طرح کہ ہم نے خاموشی اختیار کی ہے۔

۱۱۲۵۶- ابواحمد محمد بن احمد بن اسحاق انماطی، عبدان بن احمد، احمد بن عمرو، محمد بن عمرو و عسقلانی بن حازم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا مجھے طب علم سے اس بات نے نہیں روکا کہ میں علم کی فضیلت سے ناواقف ہوں لیکن میں مکروہ سمجھتا ہوں کہ علم اس آدمی کے ساتھ طلب کروں جو علم کا حق نہیں جانتا۔

۱۱۲۵۷- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق ثقفی، محمد بن عمرو بن مکرم، سالم بن مهران طرسوسی، ابویوسف کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم

بن ادم رحمہ اللہ سے جب علم کے متعلق سوال کیا جاتا تو وہ علم کے آداب بیان کرنا شروع کر دیتے۔

۱۱۲۵۸- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابو عباس بن طھرانی، ابو شیط محمد بن ہارون، بشر بن حارث، یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ ابراہیم بن ادم رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے باتیں کرنے سے احتراز کرتے۔ بشر بن عوف کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فضیلت دی ہوئی تھی۔

۱۱۲۵۹- احمد محمد بن مقیم، محمد بن اسحق کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے بشر بن حارث سے کہا کہ میں ابراہیم بن ادم رحمہ اللہ کے طریق سلوک پر چلنا چاہتا ہوں، بشر کہنے لگے تم اسکی طاقت نہیں رکھتے ہو میں نے وجہ پوچھی کہنے لگے، چونکہ ابراہیم باتیں کم کرتے تھے اور عمل زیادہ کرتے تھے جبکہ تم باتیں زیادہ کرتے ہو اور عمل کم کرتے ہو۔

۱۱۲۶۰- احمد بن محمد بن مقسم، عبد اللہ بن ابو داؤد، ابو طاہر، اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادم رحمہ اللہ نے فرمایا: من ظفر فی الجہاد بنقطة فکانما اعان علی ہدم جمیع التوحید مجھے خبر ملی ہے کہ جس نے جہاد میں ایک نقطہ کے بقدر بھی کامیابی پائی اس نے توحید کی پوری عمارت کو گرانے میں مدد کی۔ واللہ اعلم بمعناہ الصواب۔

۱۱۲۶۱- عبد اللہ بن محمد بن عقیل واسطی، عبد اللہ بن جعفر قاضی، عصام بن داؤد بن جراح، داؤد بن جراح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ابراہیم سے کہا، اے ابواسحق! میں خراسان سے آپ کی صحبت اختیار کرنے کے ارادے سے آیا ہوں، ابراہیم رحمہ اللہ اس سے کہنے لگے، اس شرط پہ کہ تیرے مال پر مجھے تجھ سے زیادہ حق ہوگا، اس آدمی نے کہا، نہیں، ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا تو نے سچ کہا، پس تو ہمارا اچھا ساتھی ہے۔

۱۱۲۶۲- محمد بن ابراہیم، عبد اللہ بن جابر، عبد اللہ بن ضبیق، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ابراہیم بن ادم رحمہ اللہ سے کہا، میں چاہتا ہوں کہ آپ کے ساتھ سفر کروں، فرمایا..... اس شرط پر کہ میں تمہارے مال و اسباب کا تم سے زیادہ مالک ہوں گا، آدمی نے جواب دیا نہیں، فرمایا تمہارا صدق مجھے بہت اچھا لگا (دونوں حدیثوں کا مطلب یہ ہے کہ ابراہیم رحمہ اللہ یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ یہ اپنا مال میرے لئے مباح نہ کر دے اور توکل علی اللہ کہیں ہاتھ سے نہ نکل جائے)

۱۱۲۶۳- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابن ابو عاصم، عسکریں حصین صالح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ گرمیوں میں ایک دن ابراہیم بن ادم رحمہ اللہ کو دیکھا گیا کہ انھوں نے ایک موٹا جبہ الٹا کر کے اوڑھ رکھا ہے اور وہ ایک پہاڑ کے نیچے پاؤں اوپر کر کے گدی کے بل لیٹے ہوئے ہیں اور فرمانے جارہے تھے، بادشاہوں نے راحت و آرام طلب کیا لیکن رستہ بھول گئے۔

۱۱۲۶۴- ابو یعلیٰ زبیری، محمد بن حبیب، عبد اللہ بن ضبیق، عبد اللہ بن خریس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادم رحمہ اللہ نے فرمایا جب ہم کسی نوجوان کو مجلس میں باتیں کرتے ہوئے سنتے تھے ہم انکی بھلائی سے مایوس ہو جاتے تھے۔

۱۱۲۶۵- عبد اللہ بن محمد بن جعفر عیسیٰ بن محمد رازی، ابو احوص، ابراہیم بن علاء، عقبہ بن علقمہ کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادم رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ہم کسی نوجوان کو بڑوں کی مجلس میں باتیں کرتے ہوئے دیکھتے ہم اس کی عادت سے مایوس ہو جاتے اور ہم سمجھ لیتے اس کے پاس بھلائی نام کی کوئی چیز نہیں۔

۱۱۲۶۶- محمد بن احمد بن ابراہیم بن یزید، ابو حامد احمد بن محمد بن حمدان نیشاپوری، اسحق پر ابراہیم حنظلی، بقیہ بن ولید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے۔ میں نے معرفت باری تعالیٰ ابو سمعان نامی راہب سے سیکھی ہے، وہ اس طرح کہ میں ایک مرتبہ اس کے عبادت خانہ میں داخل ہو گیا۔ میں نے اس سے پوچھا اے ابواسحق! تم کتنے عرصہ سے اس عبادت گاہ میں ہو؟ اس نے جواب دیا ستر سال سے میں یہاں ہوں، میں نے پوچھا: تمہارا کھانا کیا ہے؟ اس نے کہا: انے خشی (ملت حنیفہ پر چلنے والے) تمہیں

اس کے پوچھنے کی کیا ضرورت پیش آئی؟ میں نے کہا مجھے یہ معلوم کرنے کا شوق ہے کہنے لگا، میں ہر رات صرف چنے کا ایک دانہ کھالیتا ہوں، میں نے اس سے پھر سوال کیا کہ تمہیں تمہارے دل کو کس چیز نے ایک چنے پر کفایت کرنے کی طاقت دی ہے؟ کہنے لگا: کیا تم اپنے بالمقابل یہ مکانات دیکھتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں دیکھتا ہوں، کہا یہ لوگ سال میں صرف ایک دن میرے پاس آتے ہیں، میری عبادت گاہ کو اچھی طرح مزین کرتے ہیں پھر اس کا طواف کرتے ہیں اور یوں اس طرح سے میری تعظیم کرتے ہیں، سو جب بھی میرا نفس عبادت کرنے سے بوجھل ہو جاتا ہے میں فوراً اس گھڑی کو یاد کر لیتا ہوں، میں ایک گھڑی بھر کی عزت کے لئے سال بھر کی مشقت برداشت کرتا ہوں، اے حنفی! تو ہمیشہ کی عزت کے لئے گھڑی بھر کی مشقت برداشت کر لے، ابراہیم فرماتے ہیں میرے دل میں معرفت باری تعالیٰ جاگزیں ہوگئی، کہنے لگا کیا اتنی بات تمہیں کافی ہے یا مزید کچھ کہوں؟ میں نے کہا، مزید کچھ ہو، کہنے لگا، عبادت گاہ سے نیچے اترو، میں نیچے اتر، راہب نے ایک ٹوکری نیچے لٹکائی جس میں چنے کے بیس دانے پڑے ہوئے تھے، مجھے کہا راہبوں کے ٹھکانے میں داخل ہو جاؤ چونکہ انھوں نے مجھے ٹوکری لٹکاتے ہوئے دیکھ لیا ہے، جب میں مکانات میں داخل ہوا فوراً نصرانی میرے پاس جمع ہو گئے اور کہنے لگے اے حنفی! شیخ نے تمہاری طرف کیا چیز لٹکائی تھی؟ میں نے کہا اس نے میری طرف اپنا قوت (کھانے کی چیز) لٹکائی تھی، کہنے لگے تم اسے کیا کرو گے؟ ہم اس کے زیادہ حقدار ہیں، کہنے لگے! اسکی قیمت لگاؤ میں نے کہا، بیس دینار، انھوں نے مجھے بیس دینار دے اور میں نے انھیں چنے کے ٹوکری میں پڑے ہوئے بیس دانے دے دیے، میں راہب کی طرف واپس لوٹ آیا، پوچھا: اے حنفی! تو نے کیا کہا! میں نے کہا: میں نے چنے بیچ دے ہیں، پوچھا کتنے میں بیچے؟ میں نے جواب دیا بیس دیناروں کے بدلے میں، کہا تو نے غلطی کی اگر تو بیس ہزار دینار قیمت لگا تا وہ لوگ دینے کو تیار ہو جاتے، سنو! اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کرنے والے کی اس قدر عزت ہے جو اس کی عبادت کرتا ہوگا اس کی عزت کا کیا عالم ہوگا، اے حنفی! اپنے رب کی طرف متوجہ ہو جا اور آنے جانے کو چھوڑ۔

۱۱۲۶- ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم، ابو حامد احمد، محمد بن حمدان نیشاپوری، اسماعیل، بن عبد اللہ بن عبد الکریم شامی، بقیہ بن ولید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے تھے: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں ایک راہب کے پاس سے گزرا جو اپنے گرجا میں بیٹھا تھا، گرجا ستون پر بنایا گیا تھا اور ستون ایک پہاڑ کی چوٹی پر نصب کیا گیا تھا، جب بھی ہوا چلتی گرجا ایک طرف جھک جاتا، میں نے راہب کو آواز دی اس نے جواب نہ دیا، دوسری مرتبہ آواز دی پھر بھی کچھ نہ جواب دیا، میں نے تیسری مرتبہ کہا: اس ذات کی قسم جس نے تجھے گرجا میں جس (بند) کر رکھا ہے میری پکار کا ضرور جواب دے، چنانچہ راہب نے گرجا سے سر باہر نکالا اور کہنے لگا! تم کیوں چیخ رہے ہو؟ تو نے میرے سامنے اس ذات کا نام لیا جس کا میں کسی طرح اہل نہیں ہوں، میں نے کہا: اے راہب! کیا تو راہب نہیں ہے؟ راہب وہی ہوتا ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہو، پھر تو کیا ہے؟ جواب دیا میں جیل کا داروغہ ہوں چونکہ میں نے ایک درندے کو جیل میں ڈال رکھا ہے، میں نے پوچھا وہ درندہ کیا ہے؟ کہا میری زبان ضرور رساں درندہ ہے، اگر میں اسے آزاد چھوڑ دوں تو وہ لوگوں کو چکنا چور کر ڈالے، اے حنفی! اللہ تعالیٰ کے کچھ عبادت گزار بندے ہیں جو ظاہر ادا دیکھنے میں بہرے لگتے ہیں جبکہ وہ سنتے ہیں، جو گوئے لگتے ہیں حالانکہ وہ نطق کرتے ہیں جو نابینا لگتے ہیں فی الواقع وہ صاحب بصارت ہوتے ہیں، وہ طاعون کی جگہوں میں چلتے پھرتے رہتے ہیں اور جالوں کے ساتھ نشست و برخاست سے انھیں وحشت ہوتی ہے، وہ علم کے پھل کو اخلاص کے نور کی نذر کرتے ہیں، بخدا! وہ ایسے عبادت گزار بندے ہیں جو راتوں کو بیدار رہتے ہیں، تم انھیں راتوں کو دیکھو گے جب مخلوق میٹھی نیند سو رہی ہو کہ وہ اپنے رب کے حضور دست بستہ کھڑے ہوتے ہیں، وہ اس ذات سے سرگوشی کر رہے ہوتے ہیں جسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند، اے حنفی! تو انہی عبادت گزار بندوں کے رستے پر چل، میں نے اس سے پوچھا: کیا تو ملت اسلام پر ہے؟ کہنے لگا میں صرف اسلام کو دین سمجھتا ہوں، لیکن مسیح علیہ السلام نے ہم سے ایک وعدہ کر رکھا ہے اور ہمیں تمہارے آخری زمانے کے اوصاف بتلائے ہیں، تب میں نے دنیا سے علیحدگی اختیار کی، تیرا دین

جدید ہے، اگرچہ پرانا ہو جاوے، بقیہ کہتے ہیں ایک مہینہ بھی اس واقعہ کے بعد گزرتے نہیں پایا تھا کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ لوگوں سے کنارہ کش ہو گئے۔

۱۱۲۶۸- احمد بن محمد بن مقسم، عیسیٰ بن یونس شکی، احمد بن علی عابد، ابو یوسف فوفی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ ایک عبادت گزار سے میری ملاقات ہوئی جسکے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ رات کو سوتا نہیں، میں نے اس سے پوچھا تم رات کو کیوں نہیں سوتے؟ کہنے لگا مجھے قرآن مجید کے عجائب نے رات کو سونے سے روک دیا ہے۔

۱۱۲۶۹- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن عبد الملک، محمد بن ثنی، بشر بن حارث، عبد اللہ بن داؤد کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میری ایک دن ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے ملاقات ہو گئی، میں نے ان سے ایک بات پوچھی جسکا انھوں نے مجھے جواب دے دیا۔ چنانچہ میں نے ان کے پاس جانا شروع کر دیا، فرمانے لگے تمہیں اتنی چیز کافی ہے جسے ہم کافی سمجھیں۔

۱۱۲۷۰- عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، محمد بن ثنی، بشر بن حارث کہتے ہیں ایک آدمی ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ اس نے کسی آدمی کی ان کے پاس غیبت کر دی، ابراہیم رحمہ اللہ نے اسے غیبت کرنے سے روکا جب نہ رکا اسے چلے جانے کو کہا اور اسے آواز دی کہ میں تعجب کرتا ہوں کہ ہمیں کیسے بارش دی جائے پھر بشر کہنے لگے، میں تعجب کرتا ہوں کہ انھوں نے بارش کو اس وجہ سے روک رکھا تھا جسے تم جانتے ہو۔

۱۱۲۷۱- عبد اللہ، احمد، محمد، ابن مہدی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سفیان ثوری رحمہ اللہ نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے ملاقات کی۔ دونوں رات بھر باتیں کرتے رہے حتیٰ کہ اس حالت میں صبح کی،

۱۱۲۷۲- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، حسن، حسن بن منصور، عبید اللہ بن عبد الکریم، سعید بن راشد، ضمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ ایک مرتبہ اپنے ایک بھائی کے پاس سے گزرے جو زہد میں شہرت رکھتا تھا، اس نے زمین خرید کر اس میں باغات لگا رکھے تھے، فرمایا: یہ کیسے باغات ہیں؟ اس نے جواب دیا، یہ زمین ہمیں ستے دامنوں مل گئی تھی فرمایا، اس سے پہلے تمہیں دنیا سے صرف مہنگائی نے روک رکھا تھا۔

۱۱۲۷۳- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد، عصام بن داؤد، عیسیٰ بن حازم کہتے ہیں میں مکہ مکرمہ میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے ساتھ تھا اچانک کچھ لوگ ان سے ملے، کہنے لگے: اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عطا فرمائے آپ کے والد وفات پا چکے ہیں، فرمایا، کیا میرے والد وفات پا چکے ہیں؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا: فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون، اللہ ان پر رحم فرمائے۔ لوگوں نے کہا: آپ کے والد نے آپ کے متعلق کچھ وصیت کی ہے اور عامل (سرکاری ملازم) زچ ہو چکا ہے، چنانچہ ابراہیم رحمہ اللہ لوگوں سے پہلے ہی اپنے شہر کو چلے گئے اور عامل کے پاس جا پہنچے فرمایا: میں میت کا بیٹا ہوں، عامل نے کہا آپ کو کون جانتا ہے؟ ابراہیم رحمہ اللہ نے عامل کو سلام کیا اور مکہ واپس لوٹ آئے، لوگوں نے عامل سے کہا یہ ابراہیم بن ادھم تھے، ان کے پیچھے جاؤ انھیں پکڑو کہیں وہ تمہیں بددعا نہ دے دیں، چنانچہ عامل ان کے پیچھے نکل پڑا جب انھیں آ لیا تو کہا واپس چلیے اور مجھے بوجھ سے آزاد کیجئے نیز میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا، فرمایا میں نے تجھے تیرے کہنے سے پہلے ہی بوجھ سے آزاد کر دیا، پھر ابراہیم اس کے ساتھ واپس گئے اور اپنے والد کی وصیتوں کو نافذ کیا اور وراثت سے ملنے والے اپنے حصے کو باقی ورثاء پر تقسیم کر دیا اور پھر مکہ واپس لوٹ آئے۔

۱۱۲۷۴- احمد بن جعفر بن سم، احمد بن علی ابابار، احمد بن سنان، عبد الرحمن بن مہدی، طاہوت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے، جو بندہ شہرت کا دلدادہ ہو اللہ تعالیٰ سے سچائی نہیں کر پاتا۔

۱۱۲۷۵- ابو نعیم، ابو الحسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، خلف بن تمیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم

رحمہ اللہ نے فرمایا: اپنے کھانے کی اشیاء کو پاکیزہ رکھو خواہ راتوں کو اٹھکر نماز پڑھو اور دنوں کو روزے رکھو یا نہ یہ تمہارے اوپر لازم نہیں۔
۱۱۲۷۶- عبد اللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن سفیان، محمد بن ادریس، عمران بن موسیٰ طرسوسی، ابو عبد اللہ ملطی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ عام طور پر ذعا کیا کرتے تھے: اے اللہ مجھے معصیت و نافرمانی کی ذلت سے اطاعت و فرمانبرداری کی عزت کی طرف منتقل کر دے۔

۱۱۲۷۷- عمر بن احمد بن عثمان واعظ، ابو ذرا احمد بن محمد بن سلیمان، عمر بن مدرک، ابراہیم بن شماس، محمد بن ایوب بن ضعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: مانگنے والے لوگ بہت اچھے ہیں چونکہ وہ ہمارا زادراہ آخرت کی طرف اٹھا کر لے جاتے ہیں۔

۱۱۲۷۸- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، حسن بن منصور، ابراہیم بن شماس، احمد بن ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: مانگنے والے لوگ بہت اچھے ہیں چونکہ وہ ہمارا زادراہ آخرت کی طرف اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ چنانچہ کوئی مانگنے والا تمہارے دروازے پر آتا ہے اور یوں کہتا ہے کیا تم کسی چیز کے ساتھ ہماری طرف توجہ کرو گے؟

۱۱۲۷۹- محمد بن جعفر مؤدب، عبد اللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم، احمد بن ابو حواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے کہا گیا: آج کل گوشت مہنگا ہو گیا ہے فرمایا: پھر نہ خریدو۔

۱۱۲۸۰- عمر بن احمد بن شاہین واعظ، محمد بن سعید حربی، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے: بخدا! زندگی ایسی قابل اعتماد چیز نہیں کہ اسکے کسی دن کی امید کی جائے اور موت بھی ایسی دھوکہ دینے والی نہیں کہ اس کے دھوکے سے آدمی بے خوف رہے۔ تو پھر کی کوتاہی، اندھا بھروسہ، تاخیر اور سستی کیوں کی جائے؟ حالانکہ اللہ کے امر میں کوئی ڈھیل نہیں ہے۔

۱۱۲۸۱- اخلق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابو حواری، سلیمان بن ابوسلیمان کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ لوگ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے پاس کھانے کی اشیاء کا تذکرہ کر رہے تھے۔ ابراہیم رحمہ اللہ فرمانے لگے! میرا گمان نہیں ہے کہ خشک روٹی اور زیتون کے تیل سے بڑھ کر کھانے کی کوئی چیز عمدہ ہو، سلیمان کہتے ہیں کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو اس کی بھوک بھی ہوتی تھی۔

۱۱۲۸۲- جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے ہماری کیا حالت ہے کہ ہم اپنے فقر و فاقہ کی شکایت اپنے ہی جیسے لوگوں سے کرتے ہیں اور اس فقر و فاقہ کی ذوری کا سوال اللہ سے نہیں کرتے نیز ایک بندہ دنیا کی خاطر کسی دوسرے بندے سے محبت رکھتا ہے حالانکہ وہ اپنے رب کے خزانوں کو بھول جاتا ہے۔

ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے ایک آدمی کو دیکھا جس کی دوکان کو آگ لگنے کی وجہ سے اسکا مال و اسباب تباہ ہو رہا تھا اور وہ آدمی بہت آہ و بکا کر رہا تھا جس سے اسکی عقل میں فتور آ گیا تھا۔ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا اے اللہ کے بندے! یہ مال تو اللہ تعالیٰ کا مال ہے اللہ نے عارضی طور پر تجھے نفع اٹھانے کے لئے عطا کیا تھا جب اس نے چاہا تجھ سے واپس لے لیا اب اللہ کے فیصلے پر صبر کر اور آہ و بکا نہ کر چونکہ بھلائی اس میں ہے کہ عافیت پر اللہ کا شکر کیا جائے اور آزمائش پر صبر جو اپنے اعمال آگے بھیج دیتا ہے وہ ان کا پھل پالیتا ہے۔

جس نے تاخیر کی پس وہ سو گیا۔

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں: میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو اکثر فرماتے سنا: ہمارا اصلی ٹھکانہ آگے آنے والا ہے اور موت کے بعد ہماری زندگی جنت میں کئے گی یا جہنم میں۔

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں ایک دن میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے ساتھ ایک صحراء سے گزر رہا تھا، ہم ایک مسلمان کی قبر کے پاس آئے، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے صاحب قبر کے لئے رحمت کی دعا کی اور پھر رونے لگے میں نے پوچھا: یہ کس کی قبر ہے؟ فرمایا: یہ عیمران تمام شہروں کے سابق والی حمید بن جابر کی ہے، وہ دنیا کے بحر عمیق میں ڈوبا ہوا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اسے اس ضلالت سے نجات دی، مجھے اسکے متعلق خبر ملی ہے کہ وہ ایک رات اپنی بادشاہت و دنیا کی رنگ رلیوں میں ڈوبا ہوا تھا، کچھ دیر کے بعد اپنی بیویوں میں سے محبوب ترین بیوی کو اپنے ساتھ لیکر سو گیا، اچانک اس نے خواب میں ایک آدمی کو دیکھا جو ہاتھ میں کتاب اٹھائے ہوئے اسکے سر کے پاس کھڑا تھا اس آدمی نے کتاب حمید بن جابر کو تھما دی، حمید نے جب کتاب کھولی اس میں سنہری حروف میں لکھا تھا، اس فانی دنیا کو باقی رہنے والی آخرت پر ترجیح مت دو اور تو ہرگز اپنی بادشاہت، قدرت، رعب و دبدبہ، نوکر چاکر، لذات و شہوات سے دھوکہ مت کھا چونکہ یہ رعب و دبدبہ مضبوط ہے بشرطیکہ ختم ہونے والا نہ ہو، یہ بادشاہت بہت عمدہ ہے بشرطیکہ اسکے بعد ہلاکت نہ ہوتی، یہ جاہ و حشمت فرحت و سرور ہے اگر اس میں دھوکہ نہ ہوتا، سو اللہ کے امر کی طرف جلدی سے بڑھو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وسار عوا الی مغفرة من ربکم وجنة عرضها السموات والارض اعدت للمتقين۔ (آل عمران ۱۳۳)

اپنے رب کی مغفرت کی طرف جلدی کرو اور جنت کی طرف جلدی کرو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کی مسافت کے بقدر ہے یہ عظیم الشان جنت متقین کے لئے تیار کی گئی ہے۔

چنانچہ حمید بن جابر یہ خواب دیکھ کر فوراً گھبرا کر اٹھ بیٹھا اور کہنے لگا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ اور نصیحت ہے، چنانچہ وہ اپنی بادشاہت سے نکل گیا اور اس کا کسی کو بھی پتا نہ چل سکا، وہ اس پہاڑ میں خلوت نشین ہو گیا اور اسی میں رب تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہو گیا، جب مجھے اس کے قصہ کی خبر پہنچی میں اس سے ملنے آیا اور خود اس کی زبانی سارا واقعہ سنا، میں نے بھی اسے اپنے حالات سے آگاہ کیا، میں ہمیشہ اس کے پاس آتا رہا حتیٰ کہ اس کی وفات ہو گئی اور اسے یہیں دفن کیا گیا، یہ قبر اسی کی ہے اور اسے اپنے جوار صحبت میں جگہ دی۔

۱۱۲۸۳- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، عصام بن داؤد، عیسیٰ بن حازم کہتے ہیں۔ میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے کہا، کیا وجہ ہے آپ حدیث کی طلب میں نہیں نکلے؟ فرمایا: میں نے علم حدیث سے اعراض نہیں کیا، لیکن میں نے احادیث کا قابل قدر حصہ سن رکھا ہے۔ اب میں اس پر عمل کرنا چاہتا ہوں، یوں میں محدثین کے پاس بیٹھنا ناپسند سمجھتا ہوں کہیں حدیث مجھ سے عمل نہ کرنے کی وجہ سے روگردانی اختیار کر لے۔

۱۱۲۸۴- عبد الملک بن حسن، احمد بن عبد الرحمن، ابراہیم بن بشیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے ہمیں وصیت کرتے ہوئے فرمایا، لوگوں سے اس طرح بھاگو جس طرح خطرناک درندے سے بھاگتے ہو ہاں نماز جمعہ اور نماز باجماعت میں پیچھے نہ رہو۔

۱۱۲۸۵- ابو طالب بن صوادہ، حسن بن یزید، معانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ اور سفیان ثوری دونوں اکٹھے ہو گئے۔ سفیان نے ابراہیم رحمہ اللہ سے کہا: جو کچھ ہمارے ساتھ ہو رہا ہے اسکا ہم آپ سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ابراہیم رحمہ اللہ نے ان سے فرمایا کہ تم حدیث کا حثا کہہ کر اپنے نفس کی شہرت کرنا چاہتے ہو۔

۱۱۲۸۶- ابو طالب بن سوادہ، ابو محمد بن سعدان بن یزید، عبد اللہ بن عبد اللہ انطاکی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: اپنے اور اللہ کے درمیان کسی کو منعم (انعام کرنے والا) نہ بنا اور اپنے اوپر غیروں کی نعمت کو تاوان نہ سمجھ۔

۱۱۲۸۷- ابو طالب، امام ابو حلق، محمد بن حسین، یوسف بن حکیم، سوار ابو یزید جذامی کہتے ہیں۔ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا:

اے ابوزید! تم عبادت گزاروں کی غایت کو اللہ کے ہاں آنے والے کل میں عبادت گزاروں کی ذات کے اعتبار سے کیا سمجھتے ہو؟ ابوزید کہتے ہیں، میں نے جواب دیا میرا گمان ہے کہ وہ جنت کے سکونت پذیر ہیں۔ ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا، یہ تیرا محض گمان ہے وگرنہ بخدا مجھے تو اتنا یقین بھی نہیں کہ ہو سکتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنا چہرہ ان سے پھیرے۔

۱۱۲۸۸- ابو یعلیٰ حسین بن محمد زبیری، محمد بن مسیب، عبد اللہ بن خبیب، عبد اللہ بن خریس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ تم اگر حلال چیز کو مانگنا چاہتے ہو تو پھر جو چاہو مانگو۔

۱۱۲۸۹- ابو عمر، ابو عباس بن احمد رملی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا..... دل پر تین پردے پڑے ہوتے ہیں فرحت کا، غم و حزن کا اور سرور کا، جب تو کسی موجودہ چیز سے فرحت حاصل کرے تو حریص ہے اور حریص محروم ہی رہتا ہے، اور جب تو کسی خوف شدہ چیز پر حزن و ملال کرے تو تو بغض رکھنے والا ہے اور جو بغض رکھتا ہے اسے عذاب میں ڈال دیا جاتا ہے اور جب تو مدح سرائی پر خوشی کا اظہار کرے تو اس وقت عجب میں مبتلا ہوگا اور عجب و تکبر عمل کو ضائع کر دیتا ہے ان سب کی دلیل اللہ کے فرمان میں موجود ہے۔

لکھلا تاسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما آتاکم (حدید ۲۳)

تاکہ تم فوٹ شدہ چیز پر افسوس نہ کرو اور جو تمہیں ملا ہے اس پر اتراؤ نہیں۔

۱۱۲۹۰- ابو عمر و عثمانی، محمد بن جعفر، خلف بن محمود، فارس بخاری کہتے ہیں مجھے خبر حاصل ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے خواب میں جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ زمین پر نازل ہوئے ہیں۔ ابراہیم رحمہ اللہ نے ان سے فرمایا، آپ زمین پر کیوں نازل ہوتے ہیں؟ جواب دیا تاکہ میں اللہ سے محبت کرنے والوں کے نام تحریر کروں ابراہیم رحمہ اللہ نے پوچھا مثلاً وہ کون ہیں؟ جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا مثال کے طور پر جیسے مالک بن دینار، ابراہیم رحمہ اللہ نے پوچھا کہ میں بھی ان میں سے ہوں جواب دیا نہیں ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے کہا جب تم ان کے نام تحریر کر چکو تو ان کے نیچے لکھ دینا کہ میں اللہ سے محبت کرنے والوں سے محبت کرتا ہوں فرمایا: اچانک جبرائیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ ان کا نام فہرست کے شروع میں لکھو۔

۱۱۲۹۱- جعفر بن محمد بن نصیر، عمر بن احمد بن شاہین، ابراہیم بن نصار، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ حسن بھری رحمہ اللہ نے خواب میں نبی ﷺ کو دیکھا کہا: یا رسول اللہ! مجھے نصیحت کیجئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کے دونوں دن برابر ہوں وہ دھوکہ دیا ہوا ہے اور جس کا آنے والا دن گزشتہ دن سے برا ہو وہ ملعون ہے اور جو اپنے نفس کے متعلق نقصان کا خیال نہیں رکھتا وہ خسارے میں ہے، اور جو آدی خسارے میں ہو موت اس کے لئے بہتر ہے۔

۱۱۲۹۲- جعفر بن محمد بن ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے..... خیر و بھلائی قلیل بھی کثیر ہے اور قلیل شر بھی کثیر ہے۔ اے ابن بشار! جان لو کہ اللہ کی حمد بڑی غنیمت ہے اور مذمت بہت بڑا تادان ہے۔

۱۱۲۹۳- جعفر بن محمد بن محمد بن ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے جن امور سے تمہیں ڈرایا ہے تم اللہ کی مخالفت کرتے ہو اور جن چیزوں سے تمہیں باز رہنے کی تاکید کی ہے ان کا ارتکاب کر کے تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہو، اللہ تعالیٰ نے جس چیز کا تم سے وعدہ کیا ہے تم اسے بھولتے ہو، اسکی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہو، تم اس چیز کو کاٹو گے جسے تم نے بویا ہے، وہی پھل تم توڑو گے جو تم نے کاشت کیے ہیں، جو کچھ تم نے کیا اس کا بدلہ پاؤ گے، جو اعمال کئے اس کا بدلہ اور جزاء پاؤ گے۔ خوب جان لو اگر تم سمجھ رکھتے ہو غفلت کی نیند سے بیدار ہو جاؤ تاکہ تم فلاح پاؤ۔

ابراہیم بن بشار رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو سنا ہے وہ فرماتے تھے، اے اللہ! ان کٹر دروہ اور

بدنوں سے بچا، اے لوگو! اللہ سے ڈرو، اللہ نے تمہیں مہلت دے رکھی ہے، اللہ نے بہت اچھا کیا اس نے محض اپنے فضل و کرم سے تمہاری مغفرت کی ہے، ایک مرتبہ فرمایا: قلب حرص و طمع صدق و تقویٰ عطا کرتا ہے جبکہ کثرت حرص و طمع سے غم و حزن اور جزع و فزع میں اضافہ ہوتا ہے۔

۱۱۲۹۳- احمد بن محمد بن مقسم، محمد بن سعید (مرید جنید رحمہ اللہ) منصوری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن بشار رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو سنا وہ فرما رہے تھے، اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میرے نزدیک جنت چھڑکے پر کے برابر بھی نہیں، سو جب تک تو مجھے اپنے ذکر سے مانوس رکھے اور اپنی محبت مجھے عطا فرماتا رہے اور اپنی اطاعت میرے لئے آسان فرمائے تو اپنی جنت جسے چاہے عطا فرما۔

۱۱۲۹۵- ابو احمد حسین بن علی تمیمی نیشاپوری، محمد بن مسیب اور غسانی، عبد اللہ بن خبیق، محمد بن بحر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: اے اللہ! تو جانتا ہے کہ تیری جنت میرے نزدیک چھڑکے پر کے برابر بھی نہیں، جب تک تو مجھے اپنی محبت عطا فرمائے۔

اپنی یاد سے مجھے مانوس رکھے اور مجھے تو اپنی عظمت و بزرگی میں غور و فکر کے لئے فراغت عطا فرماتا رہے۔

۱۱۲۹۶- عبد اللہ بن محمد، محمد بن ابراہیم بن شیب، ابو محمد عبید بن ربیع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ ایک کہنے والا کہہ رہا تھا، کیا کسی آزاد آدمی کو زیادتیاں ہے کہ وہ بندوں کے سامنے ہاتھ پھیلا کر عاجز کی وانکاری کا مظاہرہ کرے؟ حالانکہ وہ اپنا مطلوب اپنے رب کے ہاں بھی پاسکتا ہے۔

۱۱۲۹۷- ابو زر محمد بن ابراہیم استراباذی، علی بن حفص سلمی، محمد بن یحییٰ قطان، حجاج، ابن مسھر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: محال ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے دوستی کرو اور وہ تمہارے ساتھ دوستی نہ کرے۔

۱۱۲۹۸- ابو نعیم اصفہانی، اپنے والد عبد اللہ سے، احمد بن محمد بن عمر، ابو بکر بن عبید، ہارون بن حسن، ابو یوسف فولی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے، بے شک اللہ تعالیٰ حب خلد میں اسکو ڈالیں گے جو اس میں ہمیشہ کی ملک رکھتا ہو، ہمارے بدن خارش زدہ ہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہے مشک وغیرہ کو داخل فرمائے اور چاہے اس سے موتی اور جوہر کو نکال باہر کرے، مشیت و قدرت اسی کے ہاتھ میں ہے۔

۱۱۲۹۹- محمد بن عمر بن سلم، عبد اللہ بن بشر بن صالح، ابراہیم بن حسین مقسمی، خلف بن قہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے، جب تم اپنے محبوب رب تعالیٰ کے ساتھ خلوت میں ہو جوش محبت میں اپنی قمیص بھی چاک کر ڈالو۔

۱۱۳۰۰- عبد اللہ بن محمد، علی بن سعید، شعیب بن یحییٰ نسائی، یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر بندے اللہ عز و جل کی محبت پہچان لیں اپنا کھانا پینا، لباس و حرص کم کر ڈالیں چونکہ فرشتے اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں اس لئے وہ غیر سے کنارہ کش ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے جب دنیا کی تخلیق کی اس وقت سے بعض فرشتے قیام، رکوع و سجود کی حالت میں ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی ذرہ برابر دائیں بائیں التفات نہیں کرتا۔ چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا حکم بجالانے میں مشغول رہتے ہیں۔

۱۱۳۰۱- ابو محمد بن خیابان، عثمان بن عبد الملک، ایک آدمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے اللہ کے ارشاد کے بارے میں فرمایا۔

لَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ (فاطر ۲۲) ان میں سے بعض اپنے نفسوں پر ظلم

کرنے والے ہیں، بعض میانہ روی اختیار کرنے والے ہیں اور بعض بھلائیوں میں سبقت لے جانے والے ہیں۔
بھلائیوں کی طرف سبقت حاصل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کی محبت کا کوڑا برساتا ہے اور وہ عزت و کرامت کے دروازے پر پڑا ہوتا ہے، میانہ روی اختیار کرنے والے کو ندامت و پشیمانی کا کوڑا لگا ہوتا ہے چونکہ وہ حسرت کی تلوار سے قتل ہو چکا ہوتا ہے اور وہ عفو و درگزر کے دروازے پر لیٹا ہوتا ہے۔

اور جو اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے اسے غفلت کا کوڑا لگا ہوتا ہے وہ امیدوں کی تلوار سے مقتول ہو چکا ہوتا ہے، اس لئے وہ عنقریب عقوبت کے دروازے پر بے حال پڑا ہوتا ہے۔

۱۱۳۰۲۔ جعفر بن محمد بن نصر، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا، ہلاکت ہے جہنم والوں کے لئے کاش کہ اہل جہنم زب رحمن کا دیدار کرنے والوں کو دیکھ لیں جب وہ عالیشان مراتب پر فائز ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جمع ہو کر گروہوں کی شکل میں آئیں گے، چنانچہ ان کے لئے عالیشان منبر نصب کئے جائیں گے، ان کے لئے عالیشان کرسیاں لگائی جائیں گی، پھر اللہ جل جلالہ ان کی طرف متوجہ ہوں گے تاکہ دیدار کرنے والوں کو خوش کرے، ارشاد فرمائے گا، میری تمام تر توجہ میرے بندوں، میرے اولیاء، میرے محبتیں و اصفیاء، جو دنیا میں غمگین رہتے تھے کے لئے ہے، ہاں میں وہی ذات ہوں جسکی وہ معرفت رکھتے تھے، جو جو تم میں سے میرے دیدار کا مشتاق ہو میرا محبت ہو، مجھ سے زیادہ قریب ہونا چاہتا ہو وہ میری طرف نظر کر دے اپنی آنکھوں کی پیاس بجھالے۔ مجھے یہی عزت کی قسم مجھے میرے جلال کی قسم میں تمہیں اپنی قربت سے ضرور خوش کروں گا تمہیں فرحت بخشوں گا، میں اپنی کرامت تمہارے لئے آج مباح کرتا ہوں، تم بالا خانوں سے میرا دیدار کر سکو گے، تم مسہریوں پر ٹیک لگائے آرام سے بیٹھو گے، تمہیں نہ ختم ہونے والی بادشاہت ملے گی، تم اس قیام گاہ میں ہمیشہ ہمیشہ مقیم رہو گے ادھر سے کبھی بھی کوچ نہیں کرو گے، تم بے خوف و بے حزن رہو گے، تم صحت مند رہو گے، بیمار نہ ہو گے، تم قریب بھی نہیں لپکے گی۔ تم عیش و عشرت کی زندگی میں رہو گے، تمہیں یہاں موت بھی نہیں آئے گی، تم حسین و جمیل صورتوں کے گلے ملو گے، تم کبھی نہیں اکتاؤ گے خوب مزے لے لے کر کھاؤ پو، تم اب عیش و عشرت کرو بسبب اس کے جو تم نے دنیا میں اپنے بدنوں کو کمزور کیا، اپنے جسموں کو لاغر بنایا اور تم نے اپنے اوپر روزوں کو لازم کر رکھا تھا تم راتوں کو بیدار رہتے تھے، حالانکہ لوگ گہری نیند سو رہے ہوتے تھے۔

۱۱۳۰۳۔ ابوقاسم بن عبد السلام بن محمد مخزومی بغدادی صوفی، احمد بن خزاعی، حذیفہ عرشی کہتے ہیں، ایک مرتبہ ہم ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے ساتھ مکہ مکرمہ داخل ہوئے، اچانک دیکھتے ہیں کہ شفیق بلخی رحمہ اللہ بھی اسی سال حج کے لئے تشریف لائے ہوئے ہیں، ہم طواف کرتے ہوئے اکٹھے ہو گئے۔ ابراہیم رحمہ اللہ نے شفیق رحمہ اللہ سے پوچھا تمہارا کیا طریقہ کار ہے؟ انھوں نے جواب دیا، ہمیں جب رزق ملتا ہے کھا لیتے ہیں اور جب نہیں ملتا صبر کر لیتے ہیں، ابراہیم رحمہ اللہ فرمانے لگے..... بلخ کے کتے بھی اسی طرح کرتے ہیں شفیق رحمہ اللہ نے پوچھا: آپ کا کیا طریقہ ہے؟ فرمایا: ہمیں جب رزق ملتا ہے ہم دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں اور ایثار سے کام لیتے ہیں اور جب رزق سے روک دیا جاتا ہے اللہ کا شکر ادا اور اس کی حمد کرتے ہیں، چنانچہ شفیق بلخی رحمہ اللہ اٹھے اور ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے سامنے آ بیٹھے اور کہنے لگے! آپ میرے استاذ ہیں۔

۱۱۳۰۴۔ ابوفضل احمد بن عمران ہروی صوفی، ابونصر ہروی، سعدان تاہرتی، حذیفہ عرشی کہتے ہیں ایک مرتبہ میں بیابان میں کوفہ کے رستہ پر ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کا مصاحب ہو گیا، وہ چلتے چلتے درس دیتے رہتے اور ہر میل کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے، ہم بیابان (جنگل) میں کافی مدت تک رہے حتیٰ کہ ہمارے کپڑے بوسیدہ ہو گئے۔ کچھ عرصہ بعد ہم کوفہ میں داخل ہوئے اور ایک ویراں مسجد میں پناہ لی، اتنے میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا اے حذیفہ میں تمہیں بھوکا دیکھ رہا ہوں میں نے کہا: شیخ نے کیسے دیکھا،

فرمایا میرے پاس کاغذ دوات لاؤ، چنانچہ میں باہر گیا اور ان کے پاس کاغذ دوات لے آیا، انھوں نے کاغذ پر لکھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم
 اے اللہ! ہر حال میں تو ہی مقصودِ اصلی ہے اور ہر علت و سبب کا مشارِ الیہ تو ہی ہے۔
 اس کے بعد انھوں نے ذیل کے اشعار لکھے۔

(۱) انا حاضر انا اذا کرانا شا کر... انا جائع انا حاسر انا عاری

میں تیرے دربار میں حاضر ہوں ہر وقت تیرا ذکر و شکر کرتا ہوں فی الحال اس وقت میں بھوکا، ننگے سر اور ننگے بدن ہوں۔

(۲) مذبحی لغیرک لفتح نار خضنتھا..... فأجر فدیتك من دخول النار

میرا تیرے غیر کی مدح کرنا بھڑکتی ہوئی آگ کی لپیٹ ہے اور تیرے فدیہ کا بدلہ دخولِ جہنم ہے۔ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے
 لکھ کر رقعہ مجھے تھما دیا اور فرمایا: نکل جاؤ اور اپنے راز کو اللہ کے علاوہ کسی سے مت کھولو اور یہ رقعہ اسے دے دو جو تمہیں سب سے پہلے ملے
 میں مسجد سے نکل گیا کچھ ہی آگے جا کر مجھے ایک آدمی ملا جو خچر پر سوار تھا۔ چنانچہ میں نے رقعہ اسے دیا وہ رقعہ پڑھ کر رو پڑا پھر کہنے لگا،
 اس رقعہ کو لکھنے والے کہاں ہیں؟ جواب دیا: وہ فلاں ویراں مسجد میں ٹھہرے ہوئے ہیں، پھر اس نے اپنی آستین سے دیناروں سے بھری
 ہوئی ایک تھیلی نکالی اور مجھے دے دی، پھر میں نے اس کے متعلق لوگوں سے پوچھا، کہا گیا وہ آدمی نصرانی ہے میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ
 کی طرف واپس لوٹ آیا وہ مجھ سے کہنے لگے، اس تھیلی کو ہاتھ بھی مت لگاؤ اسکا مالک ابھی ابھی آنا چاہتا ہے، چنانچہ ابراہیم بن ادھم رحمہ
 اللہ کا فرمان بہت جلد نصرانی کے متعلق پورا ہوا، چنانچہ نصرانی آیا اور ابراہیم رحمہ اللہ کے سر پر جھک گیا اور کہنے لگا: اے شیخ اللہ تعالیٰ کے
 بارے میں آپ کا ارشاد بہت خوب ہے۔ چنانچہ نصرانی نے اسلام قبول کیا اور ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی صحبت میں رہنے لگا، اللہ تعالیٰ
 اسے غریقِ رحمت کرے۔

۱۱۳۰۵۔ جعفر بن محمد بن نصر، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ ہر
 جمعہ کی صبح کو ذیل کا کلام دس مرتبہ ضرور پڑھتے تھے، جب شام کرتے تب بھی اتنی مرتبہ ضرور پڑھتے کہتے۔

یوم مزید، صبح جدید اور حاضر ہو کر لکھنے والے فرشتے کو خوش آمدید، ہمارا یہ دن عید کا دن ہے، اے فرشتے! لکھو جو کچھ ہم کہتے ہیں
 شروع اللہ کے نام سے جو تعریفوں والا اور پاکی والا ہے، عالیشان اور محبت والا ہے، جو مخلوق کے بارے میں جو چاہے کر گزرتا ہے،
 بخدا میں نے صبح مومن ہونے کی حالت میں کی ہے اور اللہ تعالیٰ کی ملاقات کی تصدیق کرتے ہوئے کی ہے میں اللہ تعالیٰ کی صحبت کا
 اعتراف کرتا ہوں اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے آگے سرنگوں ہوں، اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہوں،
 میں اللہ کے فرشتوں، اس کے انبیاء، اس کے رسولوں، اس کا عرش اٹھانے والے فرشتوں اور اس کی پیدا کی ہوئی مخلوق یا جس مخلوق کو وہ
 زندہ پیدا کرے گا گواہ بناتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اسکا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں،
 جنت حق ہے، جہنم کی آگ حق ہے، حوض حق ہے، شفاعت حق ہے، منکر نکیر حق ہیں، تیری ملاقات حق ہے۔ تیرا وعدہ حق ہے، بلا شک
 قیامت آنے والی ہے، اللہ تعالیٰ قبروں میں مدفونین کو دوبارہ زندہ کرے گا، میں اسی عقیدہ پر زندہ ہوں اور اسی پر مروتوں گا بھی اور اسی پر
 دوبارہ زندہ اٹھایا جاؤں گا، اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تو نے مجھے پیدا کیا ہے میں تیرا بندہ ہوں، میں اپنی طاقت کے بقدر تیرے
 وعدے اور عہد پر قائم ہوں، اے اللہ! میں ہر قسم کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے میرے اللہ! میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے
 میرے گناہ معاف فرما، چونکہ گناہوں کو صرف تو ہی معاف کرتا ہے۔ مجھے اخلاقِ حسنہ کی طرف ہدایت دے چونکہ اخلاقِ حسنہ کی طرف
 بجز تیرے کوئی ہدایت نہیں دیتا۔ مجھ سے برے اخلاق کو دور رکھو چونکہ بجز تیرے برے اخلاق سے دور کوئی نہیں کرتا، اے اللہ! میں تیرے
 حضور بار بار حاضری دیتا ہوں، ساری بھلائی تیرے قبضہ قدرت میں ہے، میں تجھ سے تیری مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طاقت

رجوع کرتا ہوں، اے اللہ تو نے جو رسول بھی بھیجا اس پر میں ایمان لاتا ہوں، تیری نازل کی ہوئی ہر کتاب پر میں ایمان لاتا ہوں، اے اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل پر درود و سلام بھیج اور اپنے انبیاء اور رسولوں پر بھی درود و سلام نازل فرما آمین یا رب العالمین! اے اللہ! ہمیں محمد ﷺ کے حوض کوثر پر وارد ہونے کی توفیق عطا فرما، ان کے جام سے ہمیں خوشگوار مشروب پلا جسکو پی کر ہمیں کبھی پیاس نہ لگے، ہمیں آپ ﷺ کی جماعت سے اٹھانا ہم رسوا، سرنگوں، بگڑی ہوئی شکلوں، مغضوب و ضالین نہ ہوں۔ اے اللہ! مجھے دنیا کے فتنوں سے محفوظ فرما مجھے اس عمل کی توفیق عطا فرما جس سے تو خوش اور راضی ہو، میرے تمام احوال دنیا کے فتنوں سے محفوظ فرما، مجھے اس عمل کی توفیق عطا فرما جس سے تو خوش اور راضی ہو، میرے تمام احوال درست فرما دے، مجھے دنیا و آخرت کی زندگی میں قول ثابت (کلمہ طیبہ) پر ثابت قدم رکھ، مجھے گمراہی سے بچالے، اے اللہ! تو پاک ہے، یا عظیم یا جبار، یا عزیز یا باری پاک ہے وہ ذات جس کی پاکی آسمانوں سے نکلتی ہے، پاک ہے وہ ذات جس کی پاکی پہاڑ بیان کرتے ہیں، پاک ہے وہ ذات جس کی پاکی سمندر اپنے موجوں سے بیان کرتے ہیں، پاک ہے وہ ذات جسکی پاکی مچھلیاں اپنی لغات میں بیان کرتی ہیں، پاک ہے وہ ذات جس کی پاکی آسمان میں ستارے اپنی چمک کے ذریعے بیان کرتے ہیں، پاک ہے وہ ذات جسکی پاکی درخت اپنی جڑوں اور شاخوں سے بیان کرتے ہیں، پاک ہے وہ ذات جس کی پاکی ساتوں آسمان وزمین اور جو بھی ان میں یا ان کے اوپر رہ رہا ہے بیان کرتے ہیں، اے اللہ تو پاک ہے، اے حلیم اے ہمیشہ زندہ رہنے والے پاک ہے تو تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

۱۱۳۰۶۔ جعفر بن نصیر، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کہتے ہیں میں جتنے علماء، عبادت گزاروں، صلحاء اور زاہدین سے ملا ہوں ان میں سے کسی کو نہیں دیکھا جو ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی طرح دنیا سے بغض رکھتا ہو، بسا اوقات ہم کچھ لوگوں کے پاس سے گزرتے جنہوں نے کوئی دیوار یا گھریاؤ کان از سر نو تعمیر کرنے کے لئے گرائی ہوتی، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ ان کے پاس سے گزرتے وقت اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیتے اور ان کی طرف مطلق نہ دیکھتے، میں انھیں ایسا کرنے پر ٹوک دیتا، فرماتے: اے ابن بشار! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

لَبِلُوْكُمْ اَيْكُمْ اَحْسَنَ عَمَلًا (ملک ۲) تاکہ اللہ تعالیٰ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھا عمل کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یوں نہیں فرمایا کہ ”تم میں سے کون ہے دنیا کی خاطر اچھی عمارتیں بنانے والا اور تم میں سے کون ہے زیادہ مال و دولت ذخیرہ اور جمع کرنے والا، پھر ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ ارشاد فرمایا: ”وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ“ (ذاریات ۵۶) میں نے صرف عبادت کے لئے جنوں اور انسانوں کو پیدا کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یوں نہیں ارشاد فرمایا کہ میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف دنیا کی تعمیرات، اموال جمع کرنے، مکانات بنانے، محلات تعمیر کرنے، لذات حاصل کرنے اور عیش عشرت کرنے کے لئے پیدا کیا ہے، دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”فَبُهْدَاهُمْ اِقْتَدِه“ اور ان (صحابہ کرامؓ) کے ہدایت والے رستے کی پیروی کرو، (انعام/۹۰) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَمَا أَمَرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقِيَمَةِ“ (سورۃ البینۃ ۵) اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں یہی ہے دین سیدھی ملت کا۔

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ ہم اپنے اعمال حسنہ پر راضی ہیں، تقصیر و کوتاہی پر توبہ کرنے پر راضی ہیں اور فانی زندگی کے بدلے میں باقی رہنے والی زندگی پر راضی ہیں۔ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے، تکبر اور اعمال پر اترانے سے بچو، دنیا کے معاملہ میں اپنے سے کمتر کو دیکھو نہ کہ بالاتر

کو، جس نے اپنے نفس کو ذلیل کیا اس کا رب اسے بلند کرتا ہے، جس نے اللہ کے لئے عاجزی کی اللہ تعالیٰ اسے عزت عطا فرماتا ہے، جو اللہ تعالیٰ سے ڈرا اللہ تعالیٰ اسے محرمیوں سے بچا لیتا ہے، جو اس کی اطاعت کرتا ہے اسکی کفایت فرماتا ہے، جو اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے وہ اسے عطا کرتا ہے، جو اللہ تعالیٰ کو قرض دیتا ہے وہ اسے ادا کر دیتا ہے، جو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بہتر بدلہ دیتا ہے، بندے کے لئے مناسب ہے کہ وہ اپنے نفس کا وزن کرے قبل اس کے کہ اس کا وزن کیا جاوے، مناسب ہے کہ بندہ اپنے نفس کا محاسبہ کرے قبل اس کے کہ اس کا محاسبہ کیا جائے اور بندے کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیشی کے لئے بن سنور کر تیار رہے۔

ابراہیم بن بشار رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو فرماتے سنا اپنے دلوں کو اللہ تعالیٰ سے حیاء محسوس کرنے اور اپنی زبانوں کو ذکر اللہ میں مشغول رکھو، اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے نظروں کو جھکائے رکھو، چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد عربی ﷺ کی طرف وحی نازل کی ہے کہ ہر وہ گھڑی جس میں آپ میرا ذکر کرتے ہیں وہ گھڑی آپ کے لئے ذخیرہ کر لی جاتی ہے، اور جس گھڑی میں آپ میرا ذکر نہیں کرتے وہ گھڑی آپ کے لئے ذخیرہ نہیں کی جاتی، گویا وہ گھڑی آپ کے نفع میں نہیں ہوتی بلکہ آپ کے نقصان میں ہوتی ہے۔“

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ وہ نبی بن منبہ نے فرمایا: میں نے بعض کتابوں میں لکھا پڑھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اے میرے رب! کونسا عمل تجھے زیادہ پسند ہے؟ ارشاد فرمایا: بچوں کے الطاف (مہربانیاں) مجھے زیادہ پسند ہیں چونکہ وہ میرے چھوٹے تیر ہیں اور جب وہ مر جاتے ہیں میں انھیں جنت میں داخل کر دیتا ہوں۔

مسند ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے تابعین کی ایک بڑی جماعت سے احادیث مرسلہ و مسند روایت کی ہیں۔ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے کوفہ و بصرہ کے کافی سارے تابعین سے ملاقات کی ہے۔ چونکہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ لوگوں سے کنارہ کش رہتے تھے تصوف و ولایت ان کا مسلک و مشرب اور مذاق تھا اس لئے مجالس حدیث قائم نہیں کرتے تھے تب ہی کتب حدیث میں ان کی سند سے مروی احادیث بہت کم ملتی ہیں تاہم ان کی مرویات اکثر ابوالخق عمرو بن عبد اللہ سبعی سے ہیں، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے حضرت علی بن ابو طالب کرم اللہ وجہہ کو دیکھ رکھا تھا، نیز براء بن عازبؓ سے انکا سماع بھی ثابت ہے۔

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی سند سے چند مرویات ذیل میں ہیں۔

۱۱۳۰۷۔ ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن یعقوب بن مفید جرجانی، محمد بن خالد، عطیہ بن بقیہ بن ولید، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ، ابوالخق بن ادھم ہمدانی، عمارہ انصاری، ابو ہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک فتنہ برپا ہوگا جو عبادت گزار بندوں کو بھی اکھاڑ پھینکے گا صرف عالم اپنے علم کی بدولت اس سے نجات پائے گا۔

ابوالخق و ہمدانی اور ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب۔ ہے ہم نے یہ حدیث صرف عطیہ بن بقیہ کے طریق سے ذکر کی ہے۔

۱۱۳۰۸۔ ابوقاسم زید بن علی بن ابوبلال مقری، ابواحمد ابراہیم بن محمد بن احمد ہمدانی، ابوحفص عمر بن ابراہیم مستعمری، ابو عبیدہ بن ابوسفر حسن بن ربیع، مفضل بن یونس، ابراہیم بن ادھم، منصور، مجاہد، انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیے جب میں اسے کروں تو اللہ تعالیٰ اور لوگ مجھ سے محبت کرنے لگ جائیں۔ چنانچہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

دنیا میں زہد اختیار کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریگا، سورہی بات لوگوں کی ان کی طرف یہ (کٹری) پھینک دیا کرو وہ تم سے محبت کریں گے۔ اس حدیث میں انس کا ذکر ابو حفص عمر کا وہم ہے یا ابواحمد کو وہم ہوا ہے چونکہ ثقہ اور مثبت راویوں نے یہ حدیث حسن بن ربیع سے روایت کی ہے اور مجاہد سے آگے انھوں نے انہیں تجاوز نہیں کیا ہے۔

۱۱۳۰۹- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورق، حسن بن ربیع ابوعلی بجلی، مفضل بن یونس، ابراہیم بن ادھم، منصور، مجاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھے کوئی عمل بتائیے تاکہ اللہ تعالیٰ اور لوگ مجھ سے محبت کرنے لگیں، ارشاد فرمایا: دنیا میں زہد اختیار کرنے پر اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کریں گے اور رہی بات یہ کہ لوگ تجھ سے محبت کریں سو ان کی طرف یہ کٹری پھینک دیا کرو۔

حسن نے مفضل کا قول نقل کیا ہے کہ بجز اس حدیث کے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے ہمارے لئے کسی اور حدیث کی سند بیان نہیں کی، یہی حدیث طاہر نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے روایت کی ہے لیکن اس میں انھوں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے آگے تجاوز نہیں کیا اس میں یہ بھی فرمایا: دیکھو جو تمھارے ہاتھوں میں لگام ہوا سے لوگوں کی طرف پھینک دو وہ تجھ سے محبت کریں گے، یہ حدیث منصور و مجاہد کی سند سے حدیث عزیز ہے۔

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی مشہور حدیث وہ ہے جو سفیان ثوری نے ابو حازم اور سہل بن سعد کی سند سے روایت کی ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

۱۱۳۱۰- ابوالحق ابراہیم بن احمد بزوری عتبری، علی بن فضل بن طاہر، احمد بن محمد بن ریح، احمد بن محمد بن یاسین، حسن بن سہل بن ابان، قطن بن صالح دمشقی، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ ابن جریج، یحییٰ بن سعید انصاری، محمد بن ابراہیم تیمی، علقمہ بن وقاص، عمر بن خطابؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کے لئے وہی کچھ ہے جس کی وہ نیت کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے اس حدیث کو یحییٰ بن سعید سے جم غفیر نے روایت کیا ہے۔ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی اس حدیث میں حسن بن سہل قطن سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۱۱۳۱۱- ابوبکر طحی، عبد اللہ بن یحییٰ بن معاویہ کوئی، محمد بن فضل عباس، احمد بن عیسیٰ، عبد اللہ بن عبد الرحمن حذری، سفیان ثوری ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ، محمد بن زیاد، ابو ہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میں ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس گیا۔ اس وقت نبی ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ بیٹھ کر کیوں نماز پڑھ رہے ہیں؟ کیا آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں؟ ارشاد فرمایا: اے ابو ہریرہؓ مجھے بھوک لگی ہوئی ہے، ابو ہریرہؓ کہتے ہیں، میں رو پڑا آپ ﷺ نے مجھے دیکھ کر ارشاد فرمایا روؤ نہیں جو آدمی دنیا میں بھوک کی آزمائش سے گزرا ہو قیامت کے دن بھوک کی شدت اسے تکلیف نہیں پہنچائے گی۔

۱۱۳۱۲- ابویعلیٰ حسن بن محمد زبیری، یحییٰ بن محمد بن عبد اللہ اسد، عباس بن حمزہ، احمد بن عبد اللہ، شقیق بن ابراہیم، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ محمد بن زیاد کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے، وہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا آپ ﷺ بیٹھ کر نماز

۱- سنن ابن ماجہ ۴۱۰۲، والمستدرک ۳/۳۱۳، والمعجم الكبير للطبرانی ۶/۲۳۷، ومشكاة المصابيح ۵۱۸۷، وميزان الاعتدال ۲۴۴۷، واللسان ۸۲۹/۱، والاحادیث الصحيحة ۶۶۳، ۹۴۴، وكشف الخفا ۱/۱۲۷، والترغيب والترهيب ۱۵۶/۳

۲- تاریخ ابن عساکر ۶/۳۲۹، ۲، ۱۷۱

پڑھ رہے تھے پھر مثل مذکورہ بالا کے حدیث ذکر کی۔

اس حدیث کو روایت کرنے میں محمد بن زیاد سے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ متفرد ہیں، نیز جزری ثوری سے روایت کرنے میں متفرد ہیں، نیز شقیق بن ابراہیم کے واسطے سے ہم نے صرف احمد بن عبد اللہ کے واسطے سے حدیث نقل کی ہے احمد بن عبد اللہ جو باری کے لقب سے پہچانا جاتا ہے یہ آدمی موضوع حدیثیں بیان کیا کرتا تھا۔

۱۱۳۱۳۔ ابو علی حسن بن علی وراق بغدادی، عبد اللہ بن احمد بن حاور نیشاپوری، عبد اللہ بن محمد بن نعمان بن ولید قرشی، محمد بن یزید بن عبد اللہ، شقیق بن ابراہیم بلخی، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ، محمد بن زیاد، حضرت ابو ہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ! حسن خلق کی کیا تفسیر ہے؟ پھر کہا یا رسول اللہ! حسن خلق کی کیا تفسیر ہے؟ مگر رسول اللہ ﷺ پھر بھی خاموش رہے، اس آدمی نے تیسری بار پوچھا یا رسول اللہ حسن خلق کی کیا تفسیر ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا حسن خلق کی تفسیر یہ ہے کہ آدمی دنیا سے جو کچھ تھوڑا بہت ملے اس پر راضی رہے اور اگر کچھ نہ ملے ناراض نہ ہو۔

محمد بن زیاد اور ابراہیم بن ادھم کی حدیث مذکور غریب ہے ہم نے صرف اسی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۳۱۴۔ ابو احمد بن مکی، ابو حسان بھری، ابو بکر محمد بن حسن، عبید اللہ بن عبد الرحمن، مصعب بن ماہان، سفیان ثوری، ابراہیم بن ادھم، محمد بن زیاد، ابو ہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (حالت سجدہ میں) امام سے پہلے سر اٹھالینے والا کیا اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا کہ اس کے سر کو گدھے کے سر سے تبدیل کر دے۔

اس حدیث میں بھی ثوری، ابراہیم بن ادھم سے روایت کرنے میں متفرد ہیں جبکہ یہی حدیث احمد بن عیسیٰ بن خشاب نے جزری سے اسی طرح روایت کی ہے۔ جزری نے سفیان کی سند سے بدون ذکر مصعب کے روایت کی ہے۔

۱۱۳۱۵۔ ابو نصر حنبلی نیشاپوری، عبد اللہ بن ابراہیم ابو حسن، محمد بن سہل عطار، احمد بن سفیان نسائی، ابن مہفل، بقیہ، ابراہیم بن ادھم، مالک بن دینار، انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: معراج والی رات میں نے کچھ مردوں کو دیکھا جو آگ کی بنی ہوئی قینچیوں کے ساتھ اپنے ہونٹ کاٹ رہے تھے، میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے جواب دیا یہ آپ کی امت کے خطباء ہیں جو اوروں کو نیکی کا حکم دیتے ہیں اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہیں حالانکہ وہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں تو پھر کیوں نہیں وہ سمجھتے ہیں۔

مالک بن دینار کی حضرت انسؓ سے مروی یہ مشہور حدیث ہے لیکن ابراہیم کا مالک سے روایت کرنا غریب ہے۔

۱۱۳۱۶۔ ابو احمد محمد بن احمد غطریفی، ابو بکر بن عمیر رازی، جامع بن قاسم، بلخی، نصر بن مرزوق، علی بن معبد، عبد اللہ بن محمد خراسانی، ابراہیم بن ادھم، ایوب، حمید بن حلال، ابو بردہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ نے ہمیں پیوند لگی ہوئی چادر اور ایک تہبند نکال کر دکھائی، پھر کہنے لگیں ان کپڑوں میں رسول اللہ ﷺ نے رحلت فرمائی تھی۔

ایوب اور حمید کی حدیث بالا صحیح ثابت ہے لیکن ابراہیم بن ادھم، ایوب کے طریق سے غریب ہے۔

۱۱۳۱۷۔ ابو علی حسن بن علان، محمد بن محمد بن سلیمان باغندی، عیسیٰ بن حلال بن عیسیٰ، حمصی، شریح بن یزید، ابراہیم بن ادھم، عبید اللہ بن

۱۔ کنز العمال ۵۲۲۹۔

۲۔ صحیح البخاری ۱۷۷۷۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة ۱۱۳۔

۳۔ مسند الامام احمد ۵۲۳۹/۳۔ صحیح ابن حبان، ومشكاة المصابيح ۵۱۴۹۔ الدر المنثور ۶۴/۱۔ والترغیب

والترہیب ۲۳۴/۳۔ واتحاف السادة المتقين ۳۶۹/۱۔

عمر و موسیٰ بن عقبہ، نافع، ابن عمرو، عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہر چیز کھانا حلال ہے بجز ان اشیاء کے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں آیت کریمہ ”قل لا اجد فیما وحي الیّ محرماً“ (الانعام/۱۳۵) کے ذیل میں ذکر کی ہیں۔
یہ حدیث ابراہیم کے طریق سے غریب ہے اور عیسیٰ شریح سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۱۱۳۱۸- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عیسیٰ بن محمد و سقندی، عبد اللہ بن محمد بن عبید، (پھر دونوں) حسن بن تکی، دعاء، حازم بن جبہ، ابراہیم بن ادھم، ابراہیم صالح، عکرمہ، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا کی زینت کو ترک کیا اور عاجزی و انکساری کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے عمدہ کپڑے زیب تن کرنا چھوڑ دیئے، اللہ تعالیٰ کا حق بن جاتا ہے کہ اسے جنت کے عجیب الشان جوڑے (جو کہ یا قوت کے ساتھ مزین ہوں گے) پہنائے۔

ابراہیم صالح اور ابراہیم بن ادھم کی حدیث بالا غریب ہے اور دعاء متفرد ہیں نیز سند میں حازم وہ حازم بن جبہ بن ابونضرہ ہیں۔

۱۱۳۱۹- سہل بن عبد اللہ تستری، حسین بن اسحاق، تستری، (دوسری سند) ابو محمد بن حیان، ابو بکر بن ابو عاصم، (دونوں) محمد بن مصفی، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم، مقاتل بن حیان، شہر بن حوشب، جریر بن عبد اللہ بکلیؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور پھر موزوں پر مسح کیا، کسی نے جریریؓ سے پوچھا کیا آپ ﷺ نے سورت مائدہ کے نازل ہونے کے بعد موزوں پر مسح کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا میں نے سورت مائدہ کے نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا ہے ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: لوگوں کو یہ حدیث تعجب میں ڈالتی تھی۔

۱۱۳۲۰- علی بن ہارون بن محمد، عبد اللہ بن ابوداؤد، کثیر بن عبید، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم، مقاتل بن حیان، شہر بن حوشب، جریر بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔
ابراہیم سے روایت کرنے میں بقیہ متفرد ہیں۔

۱۱۳۲۱- سلیمان بن احمد ہشتم بن خلف دوری۔
(دوسری سند) حسن بن علی، محمد بن محمد بن سلیمان۔
(تیسری سند) حبیب بن حسن، فضل بن احمد بن بن اسماعیل۔

(وہ سب) محمد بن منصور طوسی، حاجب بن ولید، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم، مقاتل بن حیان، شہر بن حوشب، ام سلمہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ اکثر فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔
سلیمان کی روایت میں اضافہ ہے کہ بے شک قلوب اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں جسے چاہے ادھر ادھر پھیر دے اور جسے چاہے اقامت بخشے۔

یہ حدیث حاجب کے متفردات میں سے ہے، میں نے یہ حدیث صرف محمد بن منصور کی سند سے روایت کی ہے۔
۱۱۳۲۲- محمد بن مظفر، ابوبشر احمد بن محمد بن عمرو مصیعی مروزی، احمد بن اسماعیل بن عبد اللہ بکری، شیخ صالح، عبد اللہ بکری، شیبان بن ابو

۱- اتحاف السادة المتقين ۳۸۲/۸، ۳۵۷/۹، و تخریج الاحیاء ۳۳۷/۳، و کنز العمال ۵۷۴۴۹۔

۲- سنن الترمذی ۲۱۴۰، و مسند الامام احمد ۱۱۲/۳، و مشکاة المصابیح ۱۰۲، و الجامع الکبیر ۵۷۸۲، و الدر المنثور

۸/۲، و المصنف لعبد الرزاق ۱۹۶۳۶، و السنة لابن ابی عاصم ۱۰۱/۱، و المصنف لابن ابی شیبہ ۳۶/۱۱، ۳۷، و میزان

الاعتدال ۳۰۱۲۔

شیبان مطوعی مروزی، ابراہیم بن ادھم، مقاتل بن حیان، عکرمہ، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مشرک نے نبی ﷺ کو گالیاں دیں، نبی ﷺ نے فرمایا: میری طرف سے میرے دشمن سے کون نمٹے گا: زبیر بن عوامؓ کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ میں تیار ہوں، چنانچہ زبیرؓ نے مشرک کو مقابلہ کے لئے بلایا اور پھر اسے قتل کر دیا، نبی ﷺ نے زبیر بن عوامؓ کو انعام میں مشرک کا جنگی ساز و سامان عطا کیا۔

ابراہیم کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسی طریق سے ذکر کی ہے۔

۱۱۳۲۳- عبد اللہ بن اسحق بن یحییٰ، عبد اللہ بن محمد بن یعقوب، عباس بن حمزہ، عبد الرحیم بن حبیب، داؤد بن عجلان، ابراہیم بن ادھم، مقاتل بن حیان، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے ثواب کے برابر ہے، میری مسجد (مسجد نبوی) میں ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے ثواب کے برابر ہے اور سرحدوں پر واقع مسجد میں ایک نماز کا ثواب ایک ہزار نمازوں کے ثواب کے برابر ہے۔
ہم نے یہ حدیث صرف عبد الرحیم، داؤد کی سند سے لکھی ہے۔

۱۱۳۲۴- ابراہیم بن احمد مقرئ بزوری، محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، یحییٰ بن محمد بن شیش مقرئ، محمد بن رزین، عبد اللہ بن یزید مقرئ، ابراہیم بن احمد، رشیدین بن سعد بجز ودد آمیوں کے کسی پر رشک کرنا جائز نہیں، ایک وہ آدمی جسکو اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے رستے میں خرچ کیے جا رہا ہو، دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے علم سے نوازا ہو اور وہ اس پر عمل کرتا ہو۔
ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے، ہم نے صرف محمد بن زرین کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۳۲۵- محمد بن عمر بن غالب، علی بن عیسیٰ، احمد بن ابو حواری، ابوسلیمان، علی بن حسن بن ربیع زاہد، ابراہیم بن ادھم، محمد بن عجلان، ابوہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی و تواضع کی اللہ تعالیٰ اس کا مرتبہ بلند فرماتے ہیں۔

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے بجز اس کے اسکا کوئی طریق میں نہیں جانتا ہوں اور ابوسلیمان وہ دارانی ہیں۔
۱۱۳۲۶- مخلد بن جعفر دقاق، محمد بن سہل عطار، مضارب بن نزیل کلبی، نزیل کلبی، محمد بن یوسف فریابی، ابراہیم بن ادھم، محمد بن عجلان، زہری، ابوسلمہ، ابوہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: موئن کے اخراجات کی مشقت کم ہوتی ہے۔
ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ و ابن اجلان اور زہری کی حدیث غریب ہے ہم نے یہ حدیث صرف حازب کی سند سے لکھی ہے۔

۱۱۳۲۷- ابو عبد اللہ بن بن عبد اللہ حافظ، محمد بن ابو معاذ، ابراہیم بن ادھم، احمد بن عجلان، علی بن حسین، حسینؓ، علی بن ابوطالبؓ کے سلسلہ

۱- المصنف لعبد الرزاق ۹۳۷۷، ۹۷۰۴، ۹۷۰۵، وکنز العمال ۳۶۶۱۹.

۲- مجمع الزوائد ۷، وائحاف السادة المتقين ۲۸۵/۴، والترغيب والترهيب ۲۱۶/۲، وتاريخ ابن عساكر ۲۲۵/۷، وکنز العمال ۳۳۶۳۳، ۳۳۶۳۲.

۳- صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين باب ۴۷، وفتح الباری ۱۲۰/۱۳، ۲۹۸.

۴- تاريخ بغداد ۱۱۰/۲، وتاريخ ابن عساكر ۴۰/۴، وتاريخ أصبهان ۳۵۳/۲، والترغيب والترهيب ۵۶۰/۳، ۱۹۷/۴، ومجمع الزوائد ۸۲/۸، وائحاف السادة المتقين ۲۹۵/۱، ۱۲۵۷، ۳۵۱/۸، ۳۵۱/۹، ۶۰۹، وفتح الباری ۳۳۷/۱۱، ومشكاة المصابيح ۵۱۱۹، والعلل المتناهية ۳۲۶/۲، وكشف الخفا ۳۳۵/۲، واللائی المصنوعة ۱۲۸/۲.

۵- الاسرار المرفوعة ۳۶۴، وكشف الخفا ۴۰۷/۲، واللائی المصنوعة ۹۹/۲، وتذكرة الموضوعات ۱۴، وتنزيه الشريعة ۲۱۲/۲، والفوائد المجموعة ۵۰۱، والموضوعات لابن الجوزی ۲۸۱/۲.

سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کے دن مجھ پر ۱۰۰ مرتبہ درود بھیجا وہ قیامت کے دن آیکا اسکے ساتھ ایسا عظیم الشان نور ہوگا کہ اگر وہ نور مخلوق کے درمیان تقسیم کیا جائے تو سب کو کافی ہو جائے۔

ابراہیم اور ابن عجلان کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے یہ حدیث صرف محمد بن احمد بخاری کی سند سے ذکر کی ہے۔

۱۱۳۲۸- ابراہیم بن علی، محمد بن حسن بن قتیبة، محمد بن فضل، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم، محمد بن عجلان، ایک محدث، علی بن ابوطالب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو سمندر میں جہاد کرتے ہوئے ایک دن بیمار ہو اسکا بیمار ہونا ایک ہزار غلاموں کو بمعہ ان کے ساز و سامان کے آزاد کرنے سے افضل ہے اور جس نے اللہ کے رستے میں قرآن پاک کی ایک آیت یا میری سنت سے ایک حدیث کسی کو سکھلا دی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اجر عظیم عطا فرمائے گا حتیٰ کہ اسکے اجر سے بڑھ کر کسی اور کو اجر نہیں ملے گا۔

۱۱۳۲۹- سلیمان بن احمد، واثلہ بن حسن عزتی، کثیر بن عبید، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم، محمد بن عجلان، سہل بن معاذ بن انس جہنی، معاذ بن انس جہنی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے غصہ پر قابو پایا حالانکہ وہ غصہ نکالنے پر قدرت رکھتا تھا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن موٹی آنکھوں والی جوروں کے انتخاب کا اختیار دیں گے، جس نے خوبصورت لباس زیب تن کرنا ترک کیا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ایمان کی چادر پہنائیں گے اور جس نے کسی غلام کا نکاح کر لیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے سر پر بادشاہت کا تاج سجا دیں گے۔

یہ حدیث ابراہیم بن عجلان کے خط میں اسی طرح مذکور ہے۔

۱۱۳۳۰- سلیمان بن احمد، واثلہ بن مذکور سند سے، ابراہیم بن ادھم، فروہ، سہل کے سلسلہ سند سے مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۱۳۳۱- یہ حدیث محمد بن حیان بن عمر نے عبید کے بہت مخالف روایت کی ہے۔

۱۱۳۳۲- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن عمرو بن حنان، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم، ایک آدمی، محمد بن عجلان، فروہ بن مجاہد، سہل بن معاذ، معاذ جہنی کے سلسلہ سند سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

یہ حدیث سہل سے ابو مرحوم عبدالرحیم بن میمون اور خیر بن نعیم اور ریان بن فائد نے بھی روایت کی ہے۔

۱۱۳۳۳- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، ابو عبدالرحمن مقرئ، سعید بن ایوب، ابو مرحوم عبدالرحیم بن میمون، سہل بن معاذ بن انس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے تواضع کرتے ہوئے زینت والا لباس ترک کیا حالانکہ وہ اسے پہننے پر قدرت رکھتا تھا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے سرعام لوگوں کے سامنے لائیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے ایمان کے جوڑوں کے منتخب کرنے میں اختیار دیں گے کہ جو نسا جوڑا چاہے زیب تن کرے۔

۱۱۳۳۴- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن مصفی، معانی بن عمران، ابن لہیعہ، خیر بن نعیم، سہل بن معاذ، معاذ جہنی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے قدرت کے باوجود غصہ پر قابو پایا۔

۱- اتحاف السادة المتقين ۳/ ۲۲۱، ۲۸۶، وکنز العمال ۴۲۳۹، ۲۲۴۰.

۲- تنزیة الشريعة ۲/ ۱۸۳، وکنز العمال ۱۰۷۷.

۳- مسند الامام احمد ۳/ ۴۴۰، وسنن ابن ماجہ ۴/ ۱۸۶، والسنن الکبری للبیہقی ۸/ ۱۶۱، وسنن ابی داؤد ۴/ ۷۷۷، وسنن

الترمذی ۲۰۲۱، وکشف الخفا ۲/ ۳۸۰، واتحاف السادة المتقين ۷/ ۵۴۹.

۴- مسند الامام احمد ۳/ ۴۳۹، والمستدرک ۱/ ۶۱، والسنن الکبری للبیہقی ۳/ ۱۷۳، وسنن الترمذی ۲۲۸۱،

واتحاف السادة المتقين ۸/ ۳۸۲، واملی الشجرى ۲/ ۲۱۷، والاحادیث الصحیحة ۷/ ۷۱۸.

راوی نے ریان کی حدیث کے بمثل روایت کی۔

۱۱۳۳۵- سلیمان بن احمد، مقدم بن داؤد، اسد بن موسیٰ، ابن لہیعہ، زبان بن فایہ، سہل بن معاذ، معاذ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے قدرت کے باوجود غصہ پر قابو پایا الخ، مثل مذکورہ بالا کے حدیث روایت کی یہ حدیث یحییٰ بن ایوب اور راشد بن سعد نے ریان سے اسی طرح ذکر کی ہے۔

۱۱۳۳۶- ابوبکر محمد بن اسحاق بن ایوب، قراطیسی، محمد بن ہارون ابو شیط، موسیٰ بن ایوب، ابراہیم بن شعیب خولانی، ابراہیم بن ادھم، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں حب عیش اور حب جہالت کی دو طرح کی سکرات نے ڈھانپ رکھا ہے اسی لئے تم امر بالمعروف ونہی عن المنکر نہیں کرتے ہو، جبکہ کتاب وسنت پر عمل کرنے والے مہاجرین و انصار میں سے سابقین و اولین کی طرح ہیں۔

ابراہیم بن ہشام کی یہ حدیث غریب ہے، قراطیسی نے اسی طرح یہ حدیث مرفوعاً روایت کی ہے، میری سمجھ کے مطابق قراطیسی کا نام عباس بن ابراہیم ہے جبکہ ابراہیم بن شعیب نے سند میں تحویل کر کے حدیث روایت کی ہے۔ یہی حدیث ہمیں محمد بن حیان اور ایک بڑی جماعت نے بیان کی ہے اور انھوں نے سند یوں بیان کی، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن عبید، ابراہیم بن سعید، موسیٰ بن ایوب، یوسف بن شعیب، ابراہیم بن ادھم، ہشام بن عروہ، عروہ نے فرمایا: تمہیں دو طرح کے سکرات نے ڈھانپ رکھا ہے جہالت اور حب عیش کی سکرات نے اسی لئے تم امر بالمعروف ونہی عن المنکر نہیں کرتے ہو۔

ابراہیم بن سعید نے بھی یہ حدیث موسیٰ کے واسطے سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن انھوں نے عروہ سے آگے تجاوز نہیں کیا نیز یہی حدیث سعید بن ابوحسن نے انس بن مالک سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

۱۱۳۳۷- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عباس بن ایوب، اسحاق بن ابراہیم، سفیان بن عیینہ، اسلم، ابوحسن، انس بن مالک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج کے دن تم اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل و محبت پر ہو، چونکہ تم امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور جہاد فی سبیل اللہ کرتے ہو پھر تم میں دو طرح کی سکرات (سختیاں الجھنیں) پیدا ہو جائیں گی ایک جہالت کی سکرات دوسری حب عیش کی سکرات تم اپنے اس طریقہ کار سے پھر جاؤ گے اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور جہاد فی سبیل اللہ چھوڑ بیٹھو گے اس وقت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر قائم رہنے والے کے لئے پچاس صدیقین کا اجر و ثواب ہوگا، صحابہ کرامؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس صدیقین کا کیا انکے؟ ارشاد فرمایا نہیں بلکہ تمہارے پچاس صدیقین کا اجر و ثواب انھیں ملے گا۔

یہ حدیث محمد بن قیس نے عبادہ بن نسبی اسود بن ثعلبہ، معاذ بن جبل، نبی ﷺ کی سند سے بمثل روایت کی ہے۔

۱۱۳۳۸- جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار، ابراہیم بن ادھم، ربیع بن صبیح، حسن، انس بن مالک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اہل جنت جنت میں مقیم ہو جائیں گے، جنتی ایک دوسرے سے ملنے کا شوق ظاہر کریں گے۔ چنانچہ ایک جنتی کا تخت دوسرے جنتی کے تخت کی طرف خود بخود چل پڑے گا۔ وہ دونوں باہمی ملاقات و گفت و شنید کریں گے اور کہیں گے دنیا میں فلاں معاملہ ہمارے درمیان ہوا تھا ایک جنتی کہے گا، اے میرے بھائی! فلاں دن کو یاد کرو کہ ہم دنیا میں فلاں مجلس میں بیٹھے تھے، ہم دونوں نے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا مانگی تھی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہماری مغفرت فرمادی۔

۱- کنز العمال ۵۵۱۹۔

۲- کنز العمال ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔

۳- تاریخ ابن عساکر ۱۵۰/۶۔ واللائن المصنوعة ۵۰۱/۱۔ والفوائد المجموعة ۳۸۶۔ وکشف الخفا ۸۳/۱۔ وتنزیہ الشریعة

۴- ۳۰۷/۱۔ واتحاف السادة المتقين ۵۴۹/۱۰۔

ابراہیم اور ربیع کی یہ حدیث غریب ہے۔

۱۱۳۳۹- ابوبکر بن خالد، محمد بن احمد بن ولید کراچی، اسحق بن سعید بن ارکود مشقی، سہل بن ہاشم، ابراہیم بن ادھم، شعبہ بن حجاج، ابواسحق ہمدانی، سعید بن وہب، عبد اللہ بن مسعود کی سند سے مروی ہے انھوں نے فرمایا: لوگ ہمیشہ خیر و بھلائی پر قائم رہیں گے جب تک انھیں علم علماء، کبراء (بڑے بزرگ) اور عمر رسیدہ سے پہنچتا رہے گا۔ چنانچہ جب انھیں علم ان کے کم سن لوگوں اور بے وقوفوں سے پہنچے گا اس وقت ہلاک ہو جائیں گے۔

۱۱۳۴۰- محمد بن حمید، محمد بن علی ایلی، احمد بن معلی بن یزید، عمرو بن حفص، سہل بن ہاشم، ابراہیم بن ادھم، حماد بن زید، بشر بن حرب، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن عمرؓ نے فرمایا: رکوع کے بعد تمھارا یہ قیام بخدا نری بدعت ہے۔

۱۱۳۴۱- احمد بن اسحاق، ابراہیم بن محمد بن حسن، عصام بن رواد، عیسیٰ بن حازم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم و ابراہیم بن طھمان اور سفیان ثوری طائف کی طرف نکل پڑے۔ ان کے پاس ایک دسترخوان تھا جس میں انھوں نے اپنے لئے توشہ لپیٹ رکھا تھا، چنانچہ انھوں نے دسترخوان لگایا تاکہ کھانا کھالیں اچانک انھوں نے اپنے قریب چند دیہاتیوں کو دیکھا، ابراہیم بن طھمان نے انھیں آواز دی اور کہا: اے بھائیو! آؤ ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ، لیکن سفیان ثوری رحمہ اللہ نے دیہاتیوں سے کہا: اے بھائیو! تم اپنی جگہ پر رہو، پھر سفیان رحمہ اللہ نے ابراہیم بن طھمان سے کہا۔ کھانے کی کچھ مقدار آپ لیں اور انھیں دے آئیں، اگر سیر ہو جائیں تو بہت اچھا ورنہ اللہ ہی انھیں سیر کرے، اگر وہ سیر نہ ہو سکیں تو پھر وہ اپنی حالت سے بہ خوبی واقف ہیں، مجھے خوف ہے اگر وہ کھانا کھانے ہمارے پاس ادھر آ جائیں تو ہمارا سارا کھانا ہڑپ کر جائیں گے، انجام کار ہماری منتیں بدل جائیں گی اور یوں ہمارا اجر و ثواب بھی ختم ہو جائے گا۔

۱۱۳۴۲- ابونعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عصام بن رواد، عیسیٰ بن حازم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ مسجد بیت المقدس میں داخل ہوئے، جب حاضرین مسجد میں نماز پڑھ چکے تو مسجد کے صحن میں چلے آئے، سفیان ثوری رحمہ اللہ چپکے سے گنبد خضرہ کی طرف کھسک گئے، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے ان سے کہا: اے ابو عبد اللہ واپس لوٹ آئیے آپ آزمائش میں ڈال دیئے گئے ہیں چونکہ آپ ہمارے امام بن جائیں گے، کہیں لوگ آپ کو نہ دیکھ لیں چونکہ پھر وہ صحرہ (چٹان) کو حتمی سمجھ بیٹھیں گے۔ چنانچہ سفیان ثوری واپس لوٹ آئے اور کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر دونوں وہاں سے نکل گئے اور لوگ سفیان ثوری رحمہ اللہ کی طرف نہ گئے۔

۱۱۳۴۳- ابوطالب بن سوادہ، یوسف بن سعید، حلق بن تمیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کہتے تھے: ایک دن میں اعمش رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا تھا انھوں نے میری طرف دیکھ کر کہا، یہ کون سا پرندہ ہے؟ یوسف کہتے ہیں اعمش نے اللہ کے نور سے نہیں دیکھا۔

۱۱۳۴۴- ابوطالب، کثیر بن عبید، بقیہ، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: اے اعمش تم اس کوزے کو دیکھتے ہو، میں اس سے دو مرتبہ وضو کرتا ہوں۔

۱۱۳۴۵- ابوطالب، ابواسحق جبیلانی، موسیٰ بن ایوب، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حماد بن ابوسلمہ نے فرمایا: جہاد میں نیزہ بازی شیطان کو کچھو کے لگانے کے مترادف ہے۔

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ یونس بن عبید رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے کسی چیز پر ندامت نہیں ہوئی بجز اس کے کہ میں نے اپنی عمر جہاد میں کیوں نہ صرف کی۔

اس کے نامہ اعمال میں اسکا اجر و ثواب لکھ دیتے ہیں۔

۱۱۳۵۴- احمد بن علی بن حارث مرہی، عبد اللہ بن احمد بن عیسیٰ مصری، محمد بن عمرو بن حیان، بقیہ بن حیان، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادہم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمران بن مسلم قصیر رحمہ اللہ نے فرمایا: حکمت منافق کے دل میں پھل رہی ہوتی ہے لیکن وہ اس پر صبر نہیں کر پاتا، بالآخر وہ اس حکمت کو دل سے باہر نکال پھینکتا ہے اور مومن اسے اچک لیتا ہے، اللہ تعالیٰ مومن کو اس سے نفع پہنچاتا ہے۔

۱۱۳۵۵- ابو محمد بن حیان، ابو بکر بن ابو عاصم، کثیر بن عبید، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادہم، حسن مولیٰ عبد الرحمن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے جان بوجھ کر میرے اوپر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے، صحابہؓ نے فرمایا: یا رسول اللہ! ہم آپ سے کوئی حدیث سنتے ہیں جس میں ہم کوئی زیادتی کر دیتے ہیں کیا وہ بھی آپ کے اوپر جھوٹ بولنا ہے؟ ارشاد فرمایا نہیں لیکن جس نے میرے اوپر جھوٹ بولتے ہوئے یوں کہا کہ میں کذاب ہوں جادوگر ہوں مجنون ہوں۔

۱۱۳۵۶- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عیسیٰ بن محمد رازی، داؤد بن موسیٰ مہیسی، ابن کثیر ابراہیم بن ادہم، ارطاط بن منذر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے ایک ایسے عمل کی تعلیم دیجئے جسے میں کروں تو اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی محبت کیلئے دنیا سے زہد اختیار کرو رہی یہ بات کہ لوگ تم سے محبت کریں سو جو کچھ تمہارے پاس ہو لوگوں کی طرف پھینک دو لوگ تم سے محبت کریں گے۔

ابن کثیر نے یہ حدیث ابراہیم، ارطاط سے اسی طرح روایت کی ہے اور مشہور حدیث وہ ہے جو مفصل بن یونس نے ابراہیم، مجاہد کی سند سے روایت کی ہے یہی حدیث خلف بن تمیم نے فضل کے خلاف ابراہیم منصور کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۳۵۷- ابو علی احمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن زیاد، یوسف بن سعید، خلف بن تمیم، ابراہیم بن ادہم، منصور، ربیعہ بن خراش، ربیع بن ظہیم رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا پھر مثل مذکور بالا کے حدیث ذکر کی۔

۱۱۳۵۸- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورتی، ابراہیم بن اسحق طالقانی، بقیہ، ابراہیم بن ادہم، عباد بن کثیر بن قیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک عمدہ قیمتی چادر اوڑھے ہوئے ایک آدمی آیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھ گیا، تھوڑی دیر کے بعد ایک دوسرا آدمی آیا اس نے پرانی بوسیدہ چادر اوڑھ رکھی تھی۔ وہ بھی آکر رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھ گیا، مالدار آدمی کھڑا ہو گیا اور اپنے کپڑے سینٹنے لگا، اسے دیکھ کر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ سب کچھ اپنے مسلمان بھائی سے نفرت کرنے کی وجہ سے کر رہے ہو؟ کیا تم گمان کرتے ہو کہ تمہاری مالداری کا اثر اسے پہنچ جائے گا یا اس کے فقر کا اثر تمہیں پہنچ جائے گا؟ مالدار آدمی نے اللہ اور اس کے رسول سے نفس امارہ کی معذرت کرتے ہوئے کہا شیطان نے مجھے اپنی تدبیروں میں پھنسانا چاہا ہے، یا رسول اللہ! میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں اپنا نصف مال اسے ہبہ کرتا ہوں، دوسرا فقیر آدمی کہنے لگا: مجھے اسکی ضرورت نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: اسکی کیا وجہ ہے؟ اس نے جواب دیا، میں ڈرتا ہوں کہ یہ مال کہیں میرا دل بگاڑ ڈالے جس طرح اس کے دل کو بگاڑ دیا ہے۔ یہ حدیث ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ نے عباد سے اسی طرح مرسل روایت کی ہے۔

۱۱۳۵۹- احمد بن عبد اللہ فاریانی، شقیق بن ابراہیم، ابراہیم بن ادہم، عباد بن کثیر، حسن، انس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے قیامت کے دن اولین و آخرین کے روبرو ایک منادی آواز لگائے گا..... جو دنیا میں مسلمانوں کا خادم تھا وہ کھڑا ہو جائے اور وہ امن کے ساتھ بلا خوف و خطر بل صراط سے گزر جائے، تم بھی جنت میں داخل ہو جاؤ اور مومنین میں سے جسے تم چاہو اپنے ساتھ جنت میں داخل کر دو تمہارے اوپر کسی قسم کا حساب و عذاب نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا ہی عجب ہے کہ

جو دنیا میں لوگوں کا خادم ہو وہ آخرت میں لوگوں کا سردار ہوگا۔

یہ حدیث فارغانی کی موضوعات و متفردات میں سے ہے فارغانی حدیثیں وضع کرنے میں مشہور تھا۔

۱۱۳۶۰- ابو محمد بن حیان، محمد بن زیاد، ابراہیم بن جلیہ، عمرو بن حفص دمشقی، سہل بن ہاشم، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قوادہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: لوگوں میں سے افضل ترین وہ ہے جو لوگوں کو زیادہ معاف کرنے والا اور ان کے لئے کشادہ سینہ رکھنے والا ہو۔

۱۱۳۶۱- محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حارون، عمرو بن حفص دمشقی، سہیل بن قاسم، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو حازم مدنی نے فرمایا: سب سے اچھی خصلت والا مومن وہ ہے جو نفس و لوگوں میں سب سے زیادہ خوف رکھتا ہو اور ہر مسلمان کے لئے عمدہ تر امید رکھتا ہو۔

۱۱۳۶۲- محمد بن ابراہیم بن علی، حسین بن عبد اللہ قطان اسماعیل بن عمرو نے حمسی، یزید بن عبد ربہ، بقیہ، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو ثابت فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امیدوں کی کفایت میرے خالق کے قبضہ قدرت میں ہے اور میری دنیا کی کفایت میرے دین میں ہے۔

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے یہ حدیث ثابت ہے اسی طرح مثلاً روایت کی ہے۔

۱۱۳۶۳- محمد بن جعفر بن یوسف، عبد اللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم احمد بن ابو حواری، سہل بن ہاشم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا، میں نے ایک جبہ پہن رکھا تھا اس پر خچر کے پیشاب کے چھینٹے پڑ گئے، اس کے متعلق میں نے سعید بن ابی عروبہ سے پوچھا کہنے لگے کہ مجھے قوادہ نے بتایا ہے کہ پیشاب کے چھینٹوں پر پانی کے چھینٹے مار لیا کرو اور یہی مسئلہ میں نے منصور بن معتمر سے پوچھا انھوں نے کہا کپڑا دھولو۔

۱۱۳۶۴- ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شیب، سہل بن ہاتم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ میں نے تفصیل کو کہتے ہوئے سنا: تجھے ہرگز یہ بات بے خوف نہ کرے کہ تو کسی عمل کے ذریعے اللہ کے مقابل ہو جائے اور تیرے ذریعے مغفرت کے دروازے بند کئے جائیں درآں حالیکہ تو ہنستا ہی رہے تو اپنا حال کیسا پائے گا۔

۱۱۳۶۵- محمد بن مظفر حسن بن علان، احمد بن محمد بن ریح، احمد بن محمد بن یاسین، حسن بن سہل بن ابان، قطن بن صالح دمشقی، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ، عبد اللہ بن شاذب، ثابت بنانی، انس بن مالک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ موحّدین کو ان کے ایمان کی کمی کے بقدر عذاب دے گا، پھر انہیں جنت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے داخل فرمائے گا۔

۱۱۳۶۶- ابو یعلیٰ حسین بن محمد زبیری، ابو حسن عبد اللہ بن موسیٰ، حافظ صوفی بغدادی، لاحق بن ہشیم، حسن بن عیسیٰ دمشقی، محمد بن فیروز معری، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ، ادھم بن منصور عجل، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ عمامہ کے بیچ پر بندہ کرتے تھے۔

۶۷- ابو یعلیٰ، عبد اللہ بن موسیٰ، لاحق بن ہشیم، حسن بن عیسیٰ، محمد بن فیروزی، بقیہ، ابراہیم بن ادھم، ادھم بن منصور عجل، سعید بن جبیر،

۱۔ الموضوعات لابن الجوزی ۲/ ۱۶۷۔ واللائی المصنوعة ۲/ ۴۴۔

۲۔ کنز العمال ۵۸۷۰۔

۳۔ کنز العمال ۲۷۰۔ والجامع الكبير ۵۲۷۰۔

۴۔ تاریخ ابن عساکر ۴/ ۳۲۰۔ والسنن الكبرى للبيهقي ۲/ ۱۰۶۔ والمصنف لعبد الرزاق ۱۵۶۳۔ وکنز العمال ۲۲۳۸۔

ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرب کے نصاریٰ کا ذبیحہ کھانے سے منع فرمایا ہے۔
۱۱۳۶۸- سلیمان بن احمد، واثلہ بن حسن، کثیر بن عبید، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم، فروہ بن مجاہد، سہل بن معاذ بن انس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے غصہ پر قابو پایا حالانکہ وہ غصہ نکالنے پر قدرت رکھتا تھا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے حور عین کے منتخب کرنے کا اختیار دیں گے۔

۱۱۳۶۹- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن عمر بن حنان، بقیہ ابراہیم بن ادھم، ابن عجلان، فروہ بن مجاہد، سہل بن معاذ، معاذ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے غصہ پر قابو پایا حالانکہ وہ غصہ نافذ کرنے پر قدرت رکھتا تھا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حور عین کے انتخاب کا اختیار دیں گے۔

۱۱۳۷۰- ابو قاسم بن عبد اللہ بن حسین بن بابویہ، محمد بن عبد اللہ بن جعفر محمد بن سعید، حسین بن داؤد بلخی، شقیق بن ابراہیم بلخی، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ، موسیٰ بن عبد اللہ، اولیس قرنی، عمر بن خطاب، علی بن ابی طالب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مندرجہ ذیل اسمائے حسنیٰ کے وسیلہ سے دعا فرمائی جو اللہ تعالیٰ نے قبول کی، پھر نبی ﷺ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس نے مجھے نبی برحق بنا کر مبعوث کیا ہے جو آدمی ان اسماء کے وسیلے سے دعا کرے سو جائے گا اللہ تعالیٰ ہر حرف کے بدلے ستر ہزار روحانی فرشتے اس کی نگرانی کے لئے مقرر فرمائے گا جن کے چہرے آفتاب و مہتاب سے بھی زیادہ خوبصورت ہوں گے اور ستر ہزار فرشتے اس کے لئے مقرر فرمائے گا جو اس کے لئے استغفار کریں گے، اس کے لئے دعائیں کریں گے اسکی نیکیاں لکھیں گے اور اس کی برائیاں مٹائیں گے اور اس کے درجات بلند کریں گے وہ عظیم الشان دعایہ ہے۔

اللهم حي لا تموت ، وخالق لا تغلب وبصير لا ترتاب ومجيب لا تسام
وجبار لا تظلم وعظيم لا ترام ، وعالم لا تعلم وقوي لا تضعف وعظيم لا
توصف ووفى لا تخلف وعدل لا تحيف، وحكيم لا تجور، ومنيع لا تفهر
ومعروف لا تنكر، ووكيل لا تخالف وغالب لا تغلب ، وولي لا تسام ،
وفر د لا تشيرو وهاب لا تمل ، وسريع لا تذهل وجواد لا تبخل ،
وعزيز لا تذلل، وحافظ لا تغفل ، ودائم لا تفنى ، وباقي لا تبلى وواحد لا تشبه ،
وغنى لا تنزع ، يا كريم يا كريم يا كريم الجواد المكرم ، يا قدير المجيب
المتعال ، يا جليل الجليل المتجلل ، يا سلام المؤمن المهيمن العزيز
الوهاب الجبار المتعجب ، يا طاهر الطاهر المتطهر ، يا قادر القادر المقتدر ، يا
عزيز المعز المعز ، سبحانك انى كنت من الظالمين

اے اللہ تو زندہ جاوید ہے، تجھے موت نہیں آئے گی، ایسا خالق ہے جو مغلوب نہیں ہوگا، بصیر ہے بلا شک کے، ایسا قبول کرنے والا جو محروم نہیں کرتا، تو جبار ہے ظلم نہیں کرتا، عظیم ہے تیری تہ کو چانا مشکل ہے، قوی ہے ضعیف نہیں، عظمت والا ہے تیرا وصف بیان کرنا مشکل ہے، وعدہ پورا کرتا ہے، وعدہ خلافی نہیں کرتا، تو ایسا عادل ہے جو بے انصافی نہیں کرتا، حکیم ہے ظلم نہیں کرتا، تو طاقت والا ہے تجھے مقہور نہیں کیا جاسکتا، تو معروف و مشہور ہے تیرا انکار نہیں کیا جاسکتا، تو کارساز ہے مخالفت نہیں کرتا، غالب ہے مغلوب نہیں، مالک ہے

امید نہیں کرتا، تو یکتا ہے مشورہ نہیں لیتا، عطا کرتا ہے اکتا نہیں، تو سرعت والا ہے تجھے ذہول نہیں ہوتا، سخی ہے بخل نہیں کرتا تو عزت والا ہے ذلت تیرے قریب بھی نہیں آتی، حافظ ہے غافل نہیں، تو ہمیشہ قائم رہنے والا ہے تجھ پر فنا نہیں آئے گی، تو باقی رہنے والا ہے ختم نہیں ہوگا، تو واحد ہے کسی کے مشابہ نہیں، تو ایسا غنی ہے کسی سے تنازع نہیں کرتا، اے کریم اے کریم! اے جلیل اے جلیل! اے جلال و بزرگی والے، اے سلامتی والے، امن دینے والے نگہبان و عزت عطا کرنے والے زبردست و غالب، اے پاک طاہر و مطہر، اے قادر زبردست قدرت والے، اے عزیز بے مثال عزت والے، تو پاک ہے بے شک میں ظالموں میں سے ہوں۔

پھر تم جو چاہو دعا کرو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔

حسین نے شفیق، ابراہیم کی سند سے یہ حدیث اسی طرح روایت کی ہے۔

یہی حدیث سلیمان بن عیسیٰ نے سفیان ثوری، ابراہیم بن ادھم کے سلسلہ سند سے کچھ الفاظ کی زبانی اور سند میں کچھ اختلاف کے ساتھ روایت کی ہے (وہ ذیل میں ہے)

۱۱۳۷- ابو بکر محمد بن احمد مفید، عثمان بن تکلی بن عبد اللہ بن سفیان ثقفی کوفی، ابو علی حسین بن عبد اللہ وزان، ابو سعید عمران بن سہل، سلیمان بن عیسیٰ، سفیان ثوری، ابراہیم بن ادھم، موسیٰ بن یزید، ابویس قرنی، عمر بن خطابؓ علی بن ابی طالبؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو ان اسماء حسنی کے وسیلے سے دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر ان اسماء حسنی کے وسیلے سے لوہے کے پتوں پر دعا کی جائے تو وہ بھی اللہ کے حکم سے پکھل جائیں، اگر ان اسماء کے وسیلے سے جاری پانی پر دعا کی جائے تو اس کی روانی میں سکون آجائے، بخدا اگر کوئی ان اسماء حسنی کے ذریعے دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی بھوک و پیاس کو دور فرمائیں گے، اگر کوئی ان اسماء کے وسیلے سے دعا کرے اور وہ پہاڑ کے دوسری طرف جانا چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ پہاڑ میں گلی بنادیں گے جس سے وہ اپنی منزل مقصود تک جاسکتا ہے۔ اگر ان اسماء کو پڑھ کر مجنون پر دم کیا جائے تو وہ صحت یاب ہو جائے۔ اگر دردزدہ عورت پر پڑھ کر دم کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف کو آسان فرمائیں گے، اگر کسی شیر میں آگ لگ جائے اور ان اسماء کے ورد کرنے والے کا گھر بھی آگ کی لپیٹ میں ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو نجات دیں گے اور اس کا گھر آگ سے محفوظ رہے گا، اگر کوئی چالیس دن شب جمعہ کو ان اسماء کو پڑھے اللہ تعالیٰ اسکے گناہ معاف فرمادیں گے، اگر کوئی ظالم بادشاہ سے چھٹکارا پانے کے لئے ان اسماء کے وسیلے سے دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ظالم بادشاہ سے خلاصی نصیب فرمائیں گے، اگر کوئی سوتے وقت ان اسماء کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ ہر اسم کے بدلے میں ستر ہزار فرشتوں کو مقرر فرمائے گا جو تا قیامت اس کی حسنت لکھتے رہیں گے اس کی سیئات مٹاتے رہیں گے اور اس کے درجات بلند کرتے رہیں گے۔ حضرت سلمان فارسیؓ کہتے تھے یا رسول اللہ! کیا یہ سارے کا سارا ثواب اللہ تعالیٰ عطا فرمائیں گے۔ آپ ﷺ نے جواب دیا۔ جی ہاں اے سلمان! اگر مجھے خوف نہ ہوتا کہ تم عمل کو چھوڑ بیٹھو گے اور صرف اسی دعا پر اکتفا کر لو گے میں تمہیں اس دعا کے عجیب عجیب فضائل بتاتا، سلمانؓ کہنے لگے یا رسول اللہ! میں یہ دعا سکھلا دیجئے ارشاد فرمایا جی ہاں (دعا یہ ہے)

اللهم انک حی لا تموت، وغالب لا تغلب، بصیر لا ترتاب، وسمیع لا تشک، وقہار لا تقهر، وابدی لا تنفد، وقرب لا تبعد، وشاہد لا یغیب، والہ لا تضاد، وقاہر لا تظلم، وصمد لا تطعم، وقیوم لا تنام، ومحتجب لا تری، وجبار لا تصام، وعظیم لا ترام، وعالم لا تعلم، وقوی لا تضعف، وجبار لا توصف، ووفی لا تخلف، وعدل لا تحیف، وغنی لا تفتقر، وکنز لا تنفد، وحکم لا تجور، ومنیع لا تقهر، ومعروف لا تنکر، وکیل لا تحقر

ووتر لاتستشار، وفرد لا یستشیر، و وہاب لاترد، وسریع لاتذہل
وجواد لاتبخل، وعزیز لاتذل، وعلم لاتجہل، وحافظ لاتغفل، وقیوم
لاتنام، مجیب لاتسام، ودائم لاتفنی وباق لاتبلی وواحد لا
تشبہ، ومقتدر لاتنازع۔

تو بصیرت والا ہے بدون شک کے، تو سننے والا ہے تجھے شک نہیں ہوتا، تو غالب ہے مغلوب نہیں ہوتا، تو ظاہر ہے گم نہیں،
قریب ہے دور نہیں، حاضر و ناظر ہے غائب نہیں، تو معبود ہے تیری کوئی ضد نہیں، تو غلبے والا ہے ظلم نہیں کرتا، بے نیاز ہے تو کھاتا نہیں،
قائم رہنے والا ہے سوتا نہیں، تو حجابوں میں ہے تجھے دیکھا نہیں جاتا، تو زبردست غالب ہے تجھے مجبور نہیں کیا جاسکتا، تو بڑائی وعظمت
والا ہے تیرا قصد نہیں کیا جاسکتا، تو عالم ہے تجھے کنبہ کے ساتھ نہیں جانا جاسکتا، تو قوی ہے ضعیف نہیں، تو جبار ہے تیرے وصف کا احاطہ نہیں
کیا جاسکتا، تو وعدہ وفا ہے تیرا وصف بیان سے باہر ہے، تو غنی ہے کسی کا محتاج نہیں، تو خزانہ ہے نہ گم ہونے والا، تو خاکم ہے کسی پر ظلم نہیں
کرتا، تو رعب و دبدبے والا ہے تو کسی کے دباؤ میں نہیں آتا، تو معروف ہے اجنبی نہیں، تو کار ساز ہے کسی کو نا امید نہیں کرتا، تو تنہا ہے تجھے
کسی سے مشورہ لینے کی ضرورت نہیں، تو یکتا ہے مشورہ نہیں لیتا، تو عطا کرنے والا ہے اور تو کسی کو رد نہیں کرتا، تو سرعت والا ہے سستی تجھ
میں نہیں، تو سختی ہے بخیل نہیں، تو عزت والا ہے ذلت سے پاک ہے، تو علم والا ہے جاہل نہیں، حافظ ہے غافل نہیں، تو نگران ہے سوتا نہیں
، تو دعائیں قبول کرنے والا ہے کسی کو بھی نا امید نہیں کرتا، تو ہمیشہ رہنے والا ہے فنا سے پاک ہے، تو واحد ہے، تو کسی کے مشابہ نہیں، تو
اقتدار والا ہے، تجھ سے تنازعہ نہیں کیا جاسکتا۔

یہ حدیث صرف اسی طریق سے مروی ہے نیز موسیٰ بن یزید اور وہ رجال سند جو ابراہیم اور سفیان کے علاوہ ہیں وہ مجہولین ہیں
اور جو آدمی اخلاص قلب اور ثبوت معرفت اور دلی یقین کے ساتھ ان اسماء کے علاوہ بھی دعا کرے گا وہ جلدی قبول ہو جاتی ہے۔
۱۱۳۷۲- عبد اللہ بن محمد بن عثمان، محمود بن محمد واسطی، عبد اللہ بن عبد الوہاب، حواری، عبد اللہ بن عمرہ عسقلانی، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ،
ابو عیسیٰ خراسانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ظالموں کے مددگاروں سے اپنی آنکھوں کو مت بھرو،
ہاں اگر ان سے ملنے کی کچھ ضرورت پیش آجائے تو اس طرح ملو کہ تمہارے دلوں میں انکا انکار موجود ہوتا کہ تمہارے اعمال ضائع نہ
ہو جائیں۔

۱۱۳۷۳- ابو محمد بن حیان، ابو عمرو بن حکیم، حسن بن جریر، عمران بن خالد، عسقلانی، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مثل مذکور
بالا کے حدیث مروی ہے۔ (دوسری سند) ابو حامد احمد بن حسین، محاطی، ابو حاتم، حماد بن حمید، عمرو، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے سلسلہ سند
سے مثل مذکور بالا کے حدیث مروی ہے۔

۱۱۳۷۴- ابو بکر بن سالم، احمد بن علی ابار، عبید بن ہشام،

(دوسری سند) محمد بن علی بن حبیش، عبد اللہ بن محمد بغوی، ابو نصر عمار،

(تیسری سند) ابو محمد بن حیا، ابراہیم بن حسن، احمد بن سعید۔

(سب رواۃ حدیث) بقیہ، ابراہیم بن ادھم، ابو عبد اللہ خراسانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمر بن خطابؓ نے فرمایا: جو اللہ کا تقویٰ
اختیار کرتا ہے اللہ کا غصہ اس کی طرف سبقت نہیں کرتا اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کچھ نہیں کرتا جو وہ چاہتا ہے، اگر
قیامت کی بات نہ ہوتی تو تمہیں وہ کچھ دیکھنا پڑتا جو تم ابھی نہیں دیکھ رہے ہو۔

۱۱۳۷۵- محمد بن حصین یقطینی، حسین بن عبد اللہ رقی، ہمام بن عمار، ہبل بن ہشام، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ، نہاس بن فہم کے سلسلہ سند

سے مروی ہے کہ حسن بھری رحمہ اللہ تے فرمایا: موسم سرما نر کی مانند ہے اور اس میں دودھ کی فراوانی ہے اور موسم گرما مادہ کی مانند ہے اور اس میں نتائج (مادہ سے پیدا ہونے والے بچے) کی آمد ہوتی ہے۔

۱۱۳۷- ابوطالب بن سوادہ امام ابوالحق، بقیہ، ابراہیم بن ادھم، ابوسہل کہتے ہیں جس نے سمندر میں جہاد کرتے ہوئے ایک نظر بھی ڈالی، نظر واپس لوٹنے سے پہلے ہی اس کی مغفرت ہو جاتی ہے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے سند کے حوالہ سے حسین کا نام لیا ہے۔

۱۱۳۷- ابو طالب، علی بن عثمان نقیلی، هشام بن اسماعیل عطار، بھل بن هشام، ابراہیم بن ادھم، زبیدی، عطاء خراسانی کے سلسلہ ہند سے حدیث مرفوع مروی ہے کہ عورتیں مردوں کو سلام نہ کریں اور نہ مرد عورتوں کو سلام کریں۔ زبیدی کہتے ہیں کہ عورتوں پر اسی طرح دار و گیر کی جائے جس طرح سانپوں پر کی جاتی ہے یعنی عورتیں اپنے گھروں میں ہی گھسی رہیں۔

۱۱۳۷۸- احمد بن محمد بن مقسم، عبد اللہ بن ابوداؤد، علی بن ابومضاء، محمد بن کثیر، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: عطاء سلمیٰ رحمہ اللہ رات کو جب بیدار ہو جاتے اپنے جسم پر مس کرتے کہ کہیں ان کے جسم نے گناہوں کی وجہ سے کوئی نئی چیز نہ پیدا کر دی ہو، ایک مرتبہ عطاء رحمہ اللہ بہت سخت بیمار ہو گئے حتیٰ کہ ان کی موت کا خوف ہونے لگا۔ اس دوران ان سے کسی نے کہا کیا آپ کسی چیز کی خواہش رکھتے ہیں کہ ہم اسے آپ کی خدمت میں حاضر کر دیں۔ انہوں نے جواب دیا اللہ عز و جل نے میرے پیٹ میں خواہشات کے لئے کوئی جگہ رکھی ہی نہیں۔

(۳۹۵) شقیق بلخی رحمہ اللہ

۱۱۳۷- ابو بکر محمد بن احمد بن عبد اللہ بغدادی، (۸۵ سال کی عمر میں) عثمان بن محمد عثمانی، عباس ابن احمد شامی، ابو عقیل رصافی، احمد بن عبد اللہ زاہد کے سلسلہ سب سے مروی ہے کہ طلحہ بن محمد بن شقیق کہتے تھے کہ میرے دادا شقیق بلخی رحمہ اللہ کی جائیداد تین سو بستیوں میں پھیلی ہوئی تھی جب انھیں قتل کیا گیا، انکی حالت یہ تھی کہ انھیں کفن دینے کے لئے کپڑا بھی نہیں تھا حالانکہ یہ ساری جائیداد ان کے سامنے تھی۔ ان کے کپڑے اور ان کی تلوار تا قیامت لٹکتی رہے گی اور لوگ اس سے تبرک حاصل کرتے رہیں گے۔

چنانچہ شقیق بلخی رحمہ اللہ نو عمری کے ایام میں ترکی کے علاقوں کی طرف تجارت کی غرض سے نکل گئے۔ وہاں انہیں ایک قوم سے سابقہ پڑا جو خصوصیت کے نام سے مشہور تھی۔ چنانچہ وہ بتوں کی پوجا کر رہے تھے شقیق رحمہ اللہ ان کے بت خانہ میں داخل ہوئے دیکھا کہ ان کا ایک عالم سردار داڑھی منڈا بے سرخ رنگ کے اور جوانی کپڑے پہنے بیٹھا تھا۔ شقیق رحمہ اللہ نے اس سے فرمایا یہ جس بت خانے میں تم ہو یہ سب کچھ باطل ہے ان لوگوں کا تمہارا اور اس مخلوق کا ایک خالق و مالک ہے کہ جس کی مثل کوئی چیز نہیں دنیا اور آخرت اسی کے لئے ہے، وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور ہر چیز کو وہی رزق دینے والا ہے۔ ایک خادم نے شقیق بلخی سے کہا آپ کی بات آپ کے فعل کے موافق نہیں، شقیق رحمہ اللہ نے پوچھا وہ کیسے؟ خادم نے جواب دیا وہ اس طرح کہ آپ کہتے ہیں کہ تمہارا ایک خالق، رازق اور ہر چیز پر قدرت رکھنے والا موجود ہے حالانکہ آپ طلب رزق کئے لئے یہاں تک پہنچ آئے، اگر بات اس طرح ہے جس طرح آپ کہہ رہے ہیں تو بیشک وہ ذات جو تمہیں یہاں رزق عطا کرے گی وہی ذات تمہیں وہاں بھی رزق دے سکتی ہے پھر تمہیں تھکاوٹ بھی نہیں برداشت کرنی پڑے گی۔

شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرے تقویٰ وزہد کا سبب اس ترکی خادم کا کلام ہے۔ چنانچہ شقیق رحمہ اللہ واپس لوٹ آئے اور اپنا سارا مال اللہ کے رستہ میں صدقہ کر دیا اور علم کی تلاش میں لگ گئے۔

۱۱۳۸۰- مخلد بن جعفر بن مخلد، جعفر بن محمد فریابی، ثنی بن جامع کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں نے شقیق بن ابراہیم بلخی رحمہ اللہ کو فرماتے سنا وہ کہہ رہے تھے: میں ایک اچھا شاعر تھا پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے توبہ کی توفیق عطا فرمائی اور میں تین لاکھ دراهم کو ٹھوکر مار کر نکل پڑا۔ نیز میں سود پر لوگوں کو اپنا مال دیتا تھا اور بیس سال میں نے صوف کے کپڑے پہنے، مجھے پتا نہیں تھا کہ میں عبدالعزیز بن رواد سے ملا، انہوں نے کہا اے شقیق! جو کی روٹی کھانے اور صوف کے کپڑے پہننے اور شعر کہنے کے متعلق شریعت کا بیان نہیں ہے، اصل بیان شریعت تو معرفت باری تعالیٰ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتا ہو، تو اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرتا ہو کہ اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے، دوسری بات یہ ہے کہ تو ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے راضی رہے، تیسری بات یہ ہے کہ جو چیز تیرے پاس ہے اس پر تیرا اعتماد مخلوق کے پاس جو کچھ ہے اس سے زیادہ ہو، شقیق رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے عبدالعزیز سے کہا ان تینوں باتوں کی تفسیر کرو تا کہ میں انہیں اچھی طرح سمجھ لوں، وہ کہنے لگے: جب تم اللہ تعالیٰ کی باتیں طور پر عبادت کرو گے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے تو اس وقت تمہارے تمام اعمال نماز، روزہ، حج جہاد، خواہ فرضی عبادت ہو یا نقلی خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہوگی، پھر انہوں نے صورت کہف کی ذیل کی آیت کریمہ تلاوت کی۔

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا (کہف / ۱۱۰)۔ جو آدمی اپنے رب کی ملاقات کی امید رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ عمل صالح کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔

۱۱۳۸۱- محمد بن احمد بن عبد اللہ، عباس بن بعد شاشی، ابو عقیل، اضافی، احمد بن عبد اللہ بن زاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بن ابراہیم بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ سات دروازے ہیں جن سے زہد و تقویٰ کے طریق پر چلا جاسکتا ہے خوشی اور سرور کے ساتھ بھوک پر صبر کرنا نہ کہ فتور کے ساتھ نیز بھوک پر رضا کے ساتھ صبر کرنا نہ کہ جزع و فزع کر کے، فرحت کے ساتھ کپڑے میسر نہ ہونے پر صبر کرنا نہ کہ حزن ملال کے ساتھ، عند اللہ فضیلت حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ روزہ رکھنا نہ کہ تأسف و تنگی سے گویا وہ شکم سیر عیش و عشرت میں دکھائی دیتا ہو، دلی خوشی کے ساتھ ذلت پر صبر کرنا نہ کہ بامر مجبوری، رضا مندی سے تنگی پر صبر کرنا نہ کہ ناراضی سے، ہمیشہ کھانے پینے کی اشیاء کے متعلق حلال و حرام ہونے کے اعتبار سے فکر مند رہنا، اچھا برا جیسا کیسا ملے اپنے بدن کو ڈھانپ لے فرمایا جب یہ سات دروازے ہوں گے تو آدمی زاہدین کے رستے پر حسن و خوبی کے ساتھ چل پڑے گا۔

۱۱۳۸۲- محمد بن عبد الرحمن موی، سعید بن احمد بلخی، محمد بن عبید، محمد بن لیث، صادق لفاف، حاتم، اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے، میں نے قرآن پر بیس سال مسلسل عمل کیا حتیٰ کہ میں نے دنیا کو آخرت سے ممتاز کر دیا اور میں دو چیزوں پر مطلع ہوا جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے۔

وَمَا أُوتِيتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ۔

جو کچھ بھی تمہیں دیا گیا ہے یعنی دنیاوی زندگی اور اسکی رونقیں یہ محض حیات دنیوی اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ بہتر اور

باقی رہنے والا ہے۔ (القصص ۶۰)

۱۱۳۸۳- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن زکریا، ابو تراب زاہد، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر کوئی آدمی دنیا میں دو سال بھی مقیم رہے اور اس نے چار چیزوں کی معرفت نہ حاصل کی وہ جہنم کی آگ سے نجات نہیں پائے گا ۱) ماشاء اللہ: اول اللہ کی معرفت دوم اپنے نفس کی معرفت سوم اللہ تعالیٰ کا امر و نہی چہارم اللہ تعالیٰ کے دشمن کی معرفت اور اللہ تعالیٰ کے دشمن کے نفس کی معرفت اللہ تعالیٰ کی معرفت کی تفسیر یہ ہے کہ تو اپنے دل میں اس بات کی مغفرت جاگزیں کر لے کہ اللہ کے سوا کوئی عطا کرنے والا نہیں، اللہ کے سوا کوئی مانع (روکنے والا) نہیں، اس کے سوا کوئی نقصان پہنچانے والا نہیں اور اس کے سوا نفع دینے والا کوئی

تو پھر تم دنیا سے محبت رکھتے ہو اور اگر جسے تم دیتے ہو وہ تمہیں زیادہ محبوب ہے پھر تم آخرت سے محبت رکھتے ہو۔

۱۱۳۸۶- محمد بن احمد بن محمد عثمان بن محمد، عباس بن احمد، احمد شاشی، ابو عقیل رصانی، احمد بن عبد اللہ، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بن ابراہیم بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے: تین خصلتیں زاہد کے سر کا تاج ہیں، اول یہ کہ زاہد خواہشات نفس کی طرف میلان تو رکھتا ہو لیکن خواہشات نفس کی بھینٹ نہ چڑھتا ہو۔ دوم یہ کہ زاہد سب چیزوں سے کٹ کر تہہ دل میں سوچے کہ وہ قبر میں کیسے داخل ہوگا اور پھر کیسے نکلے گا نیز وہ شدت پیاس، عریاں بدن، طول قیامت، حساب و کتاب، پل صراط، طول حساب، رسوائی اور بیابانی کو یاد کرتا ہو جب اسے ان چیزوں کی یاد و ماغ میں ہوگی وہ دنیا کی یاد سے غافل رہے گا جب اسکی یہ کیفیت ہوگی وہ زاہدین سے محبت کرنے والا ہوگا اور جو زاہدین سے محبت کرے گا وہ ان کے ساتھ ہوگا۔

۱۱۳۸۷- ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن محمد بن زکریا، ابو تراب، محمد بن شقیق بن ابراہیم بلخی و حاتم اصم دونوں کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق رحمہ اللہ کی دو وصیتیں ہوتی تھیں چنانچہ عرب سے جب کوئی آدمی ان کے پاس آ جاتا اسے عربی زبان میں وصیت کرتے اور فرماتے اپنے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اپنی زبان اور اپنے ہونٹوں سے اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کرو، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ پر تیرا اعتماد زیادہ ہو بہ نسبت اس کے جو کچھ تیرے پاس ہے، تیسری بات یہ کہ تو ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے راضی رہ۔

اور جب ان کے پاس کوئی عجمی آ جاتا تو فرماتے: مجھ سے تین خصلتیں اچھی طرح یاد کر لو اول یہ کہ تو ہمہ وقت حق کی حفاظت کر اور حق صرف اجماع سے حق ہوتا ہے، پس جب لوگوں کا اجماع ہو جائے اور وہ کہیں یہ حق ہے اس حق پر عمل کیا جائے اور لوگوں سے ناامید رہنے میں ثواب ہے، اور باطل صرف اجماع سے باطل ٹھہرتا ہے، چنانچہ جب لوگوں کا اجماع ہو اور وہ کہیں یہ باطل ہے اس وقت محض اللہ سے ڈرتے ہوئے اس کو تو چھوڑ دے اور مخلوق سے ناامیدی ہو اور جب تو کسی چیز کے حق اور باطل ہونے میں مضطرب ہو اور تجھے علم نہ ہو کہ آیا یہ حق ہے یا باطل اس وقت تو توقف کر، حتیٰ کہ تجھے اس چیز کے حق یا باطل ہونے کا یقین ہو جائے چونکہ شبہ کے ہوتے ہوئے تیرا کسی چیز میں دخول کرنا تجھ پر حرام ہے الا یہ کہ اس چیز کے متعلق تیرے پاس کوئی جواز یا علم ہو۔

۱۱۳۸۸- عبد الرحمن بن محمد بن جعفر، احمد بن عیسیٰ بن ماہان، سعید بن عباس صوفی رازی، عباس، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ بندے کے لئے ان کو قائم کرنے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں جس نے ان تینوں پر عمل کیا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے اور دنیا میں کسادگی اور رحمت میں زندگی بسر کرے گا، اگر کسی نے ان میں سے ایک کو بھی ترک کیا، پھر دوسری دو بھی اسکے لئے ترک کرنا ضروری ہیں، اگر ایک کو اپنائے اس کے لئے ضروری ہے کہ بقیہ دو کو بھی اپنائے، چونکہ وہ تینوں آپس میں ملتی جلتی ہیں، اگر چاہو یوں کہہ لو کہ تین ایک میں بند ہیں لیکن تین زیادہ واضح اور ظاہر ہیں، سو جس نے انھیں ترک کیا یا انھیں ضائع کیا وہ جہنم میں داخل ہوگا اور اگر ان میں سے ایک کو بھی کسی نے ترک کیا گویا اس نے دوسری کو بھی ترک کیا لہذا اپنے اندر دین کی سمجھ بوجھ پیدا کرو اور بصارت سے کام لو، جب تم بصارت سے کام لو گے تو تمہارے اندر بصیرت آ جائے گی۔ اول یہ ہے کہ تو اپنے دل، زبان اور عمل سے اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرے سو جب تو اپنے دل سے اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کوئی نفع اور نقصان دینے والا اس کے سوا کوئی نہیں، تیرے لئے اس چیز کی گویائی کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے اس سے تیرے درجات آسمانوں تک بلند ہو جائیں گے، تیرے لئے ضروری ہے کہ تو اپنا سارے کا سارا عمل اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کر دے، تیرا عمل کسی آزاد آدمی سے ہٹ کر طمع حیا اور خوف کی وجہ سے نہیں پہنچ سکتا، جب تو اللہ سے ڈرتا ہو اور اللہ کے علاوہ دوسروں سے امیدیں وابستہ کرے حالانکہ اللہ تعالیٰ تمام اشیاء کا مالک ہے اور وہ انکا عطاء کرنے والا ہے۔ پس سمجھ لو تم نے اللہ تعالیٰ کے غیر کو معبود بنالیا اور اس کی عظمت و بزرگی کا تم اقرار کرتے ہو، چونکہ تمہیں اس سے حیا آتی ہے، تم اس سے ڈرتے ہو اور اس کے غیر سے امیدیں وابستہ

کئے ہوئے ہو، پس تمہارا یہ عقیدہ تمہارے دل سے اللہ تعالیٰ کی توحید کی عظمت، جلالت اور رغبت کو ختم کر دے گا، سو جب تم نے اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کیا کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس اللہ تعالیٰ پر تمہیں درہم و دینار، چچا و ماموں، باپ و ماں اور صفی ہستی پر جو کچھ ہے سے زیادہ اعتماد و بھروسہ ہو۔ اگر اس کے علاوہ کسی اور چیز کا تجھے یقین ہے تو نے اپنے ضمیر کو توڑ ڈالا اور اللہ تعالیٰ کی توحید و معرفت تجھ سے دوری اختیار کرتی ہوئی نظر آئے گی۔ یہ دو خصلتیں ہیں جنکے اختیار کے سوا تیرے لئے کوئی چارہ کار نہیں ہے، سو یہ کہ جب تم نے ان دو خصلتوں توحید، اخلاص اور توکل علی اللہ کو قائم کر دیا پس اب اللہ تعالیٰ سے راضی رہ اور کسی چیز کے بارے میں پریشان نہ ہوتا کہ تجھے غم و حزن کا سامنا نہ کرنا پڑے، وہ چیز خوف، بھوک، طمع، نرمی اور سختی ہو سکتی ہے ناراضی سے اپنے آپ کو بچاؤ چاہے تمہارا دل ہمہ وقت راضی رہے آنکھ جھپکنے کی بقدر بھی غافل نہ ہونے پائے، چونکہ اگر تم نے اپنے دل میں ناراضی داخل کر دی تو سستی برتنے والا ہوگا اور تیری توحید ٹوٹ جائے گی۔ تمہارے اوپر توحید اور اخلاص انتہائی لازمی ہیں ان کو خوب پہچان لو اور ان تینوں کو پورا کر دو تم عزت پاؤ گے ان تینوں خصلتوں کو ضائع کرنے سے بچو ورنہ تمہیں دوزخ میں پھینک دیا جائے گا اور تم دنیا میں آنکھوں کی ٹھنڈک سے محروم رہو گے۔

۱۱۳۸۹- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عمر بن حسن، محمد بن ابو عمران، حاتم اہم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم شقیق بلخی رحمہ اللہ کے ہمراہ ترکوں کے مقابل ایک ایسے دن میں صف آراء تھے جس میں کھوپڑیاں بکھری ہوئی نمایاں نظر آ رہی تھیں، تلواریں کاٹی ہوئیں اور تیر ٹوٹے ہوئے دکھائی دیتے تھے۔ شقیق بلخی رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا (اس وقت ہم دو صفوں میں بٹے ہوئے تھے) اے حاتم! تم اپنے آپ کو کیسی کیفیت میں پارہے ہو؟ کیا تم اپنے نفس کو اس طرح پارہے ہو کہ جس طرح سہاگ رات میں تمہیں اپنی بیوی سے واسطہ پڑا تھا؟ میں نے جواب دیا بخدا! اس طرح نہیں شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! میں اپنے نفس کو اپنی بیوی سے سہاگ رات جیسے لطف میں لطف اندوز ہوتے ہوئے پارہا ہوں، پھر وہ صفوں کے درمیان سو گئے اور اپنی ڈھال کو تکیہ بنا کر سرہانے رکھ لیا حتیٰ کہ میں ان کے خراٹوں کی آواز سننے لگا۔

حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے اس دن اپنے ساتھیوں میں سے ایک آدمی کو روتے ہوئے دیکھا، میں نے اس سے رونے کی وجہ پوچھی کہنے لگا میرے بھائی کو قتل کر دیا گیا، میں نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا، تیرا بھائی اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچ گیا ہے اور اسے اللہ کی رضامندی حاصل ہو گئی ہے، وہ مجھ سے کہنے لگا خاموش رہو اس پر افسوس کرنے کی وجہ سے رو رہا ہوں اور نہ ہی اس کے قتل ہونے کی وجہ سے لیکن میں رو رہا ہوں مجھے افسوس ہے کہ میں نے اسے دیکھا نہیں تلوار کے پڑتے ہوئے اس نے اللہ کے لئے کس طرح صبر کیا۔

حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں اس دن مجھے ایک ترکی نے پکڑ لیا اور مجھے ذبح کرنے کے لئے لٹایا، اس دوران میرا دل ذرہ برابر بھی اس کے رویے کے بارے میں مشغول نہیں ہوا بلکہ میرا دل اللہ کے بارے میں مشغول رہا۔ میں اس انتظار میں تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں آسمانوں میں کیا فیصلہ فرماتے ہیں۔ چنانچہ وہ ترکی اپنے نیام میں چھری تلاش کر رہا تھا کہ اچانک ایک تیز رفتار تیر اس کے جسم میں آ کر بیوست ہو گیا جس سے ترکی ذبح ہو گیا اور مجھ سے دور جا گرا۔

۱۱۳۹۰- محمد بن عبد الرحمن بن موسیٰ، سعید بن احمد بلخی، احمد بلخی، محمد بن عبد اللہ، محمد بن لیث، حامد لفاف، حاتم اہم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ دیکھ لے اللہ تعالیٰ نے اس سے کیا وعدہ کر رکھا ہے اور لوگوں نے اس سے کیا وعدہ کر رکھا ہے؟ ان دونوں میں سے کس پر اس کے دل کو زیادہ اعتماد و بھروسہ ہے۔

۱۱۳۹۱- عبد الرحمن بن محمد بن محمد بن جعفر، احمد بن عیسیٰ، سعید بن عباس، حاتم اہم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا ابلیس ہر دن ہر آدمی کے بارے میں سات مرتبہ خبریں حاصل کرتا ہے۔ چنانچہ جب وہ کسی آدمی کے متعلق سنتا ہے کہ وہ اللہ کے حضور گناہوں سے توبہ تائب ہو گیا ہے اس کی زوردار چیخ نکل جاتی ہے جسے سن کر اس کے تمام چیلے مشرق تا مغرب اس کے پاس جمع ہو جاتے

ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے سردار! آپ کو کیا ہوا؟ ابلیس کہتا ہے فلاں بن فلاں نے گناہوں سے توبہ کر لی ہے، سو اس کے دل پر فساد کی تلوار چلانے کا کیا حیلہ ہو سکتا ہے؟ پھر ان سے کہتا ہے کیا اس کے قریبی رشتہ داروں، دوستوں اور پڑوسیوں میں سے تمہارے ساتھ کوئی موجود ہے؟ حیلے ایک دوسرے سے کہتے ہیں..... جی ہاں وہ ایک ہے جو شیاطین انس میں سے ہے، پھر ابلیس ایک حیلے سے کہتا ہے تم اس نائب کے قریبی رشتہ داروں کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ تم نے کتنی سختی والا راستہ اختیار کیا ہے۔ شفیق رحمہ اللہ نے فرمایا۔ ابلیس کے پانچ دروازے ہیں، چنانچہ اس نائب سے اس کے قریبی رشتہ دار کہتے ہیں تو نے سختی والا راستہ اختیار کیا ہے جس میں شدت ہی شدت ہے، پس اگر نائب نے ان کی بات قبول کر لی ہلاک ہو گیا ورنہ دوسرا آدمی ہلاکت تک پہنچ گیا، پھر اس کے قریبی رشتہ داروں میں سے ایک دوسرا اس سے کہتا ہے، یہ طریقہ جو تو نے اختیار کیا ہے یہ تمام نہیں ہونے پائے گا، اگر نائب نے اس کی بات قبول کر لی، ہلاک ہو جائے گا ورنہ دوسرا تو یقیناً ہلاکت میں پہنچا، پھر اس سے تیسرا آدمی کہتا ہے اگر تم اسی طرح رہے تو تمہارے ہاتھ میں جو لگام ہے، وہ بھی فنا ہو جائے گی پس اگر اس نے اسکی بات مان لی تو ہلاک ہو جائے گا ورنہ وہ تیسرا آدمی ہلاکت کے گڑھے میں گر جائے گا۔ پھر اس کے پاس چوتھا آدمی آ کر کہتا ہے عمل ترک کر دے تیری رات اور دن راحت و آرام میں گزریں گے پھر پانچواں اس سے کہتا ہے، اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر دے تو نے توبہ کی اور آخرت کے عمل کو ترجیح دی۔ تیرا جیسا کون ہے حق تیرے ہاتھ میں ہے لیکن تو نے شدت والا راستہ اختیار کیا ہے نائب اس پر رد کرتے ہوئے کہتا ہے: میں تو اس سے پہلے سختی و درشتی میں تھا آج تو میں راحت و آرام میں ہوں، بایں طور میں چاہوں کہ میں اللہ کو بھی مٹی کر دوں اور لوگوں کو بھی سوجب میں اپنے رب کو راضی کروں گا لوگوں کو ناراض کرنا پڑے گا اور جب لوگوں کو راضی کروں گا اپنے رب کو ناراض کرنا پڑے گا، سو میں نے آج اپنے رب کی رضا کو ترجیح دی ہے چونکہ میرا رب یکتا اور غالب ہے میں آج لوگوں کو علی الاعلان چھوڑتا ہوں اور میں آج اپنے آپ کو آزاد ہوتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، میرا معاملہ میرے اوپر بہت ہلکا ہے بایں طور کہ میں اپنے رب وحدہ لا شریک کی عبادت کرتا ہوں سوجب ابلیس کا کوئی حیلہ کہے: تم توبہ کا اہتمام نہیں کر سکتے ہو کہو اتمام تو اللہ عزوجل کے ذمہ ہے، میری ذمہ داری صرف اتنی ہے کہ میں عمل میں داخل ہو جاؤں۔ اسکو پایہ تکمیل تک پہنچانا اللہ عزوجل کی ذمہ داری ہے، اور جب شیطان کا کوئی حیلہ تم سے کہے کہ اگر تم اس کیفیت توبہ پر قرار رہے تو تمہارے ہاتھ میں جو لگام ہے وہ بھی فنا ہو جائے گی اس سے کہو: تو مجھے کیوں ڈرا دھمکا رہا ہے حالانکہ میں یقین کر چکا ہوں کہ میرے قول میں کسی چیز کا اختیار نہیں چونکہ میں کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا ہوں، اگر میرے مقتدر میں کوئی چیز لکھ دی گئی ہے پھر میں سات زمینوں میں داخل ہو جاؤں وہ بھی میرے ساتھ داخل ہو جائے گی، سوتب ہی میں نے اپنے نفس کو فارغ کیا ہے اور میں اپنے رب کی عبادت میں مشغول ہو گیا ہوں، پھر تو مجھے کیونکر ڈرا رہا ہے؟ پھر جب تم سے کوئی شیطان حیلہ کہے کہ تو عمل نہیں کرتا بلا عمل کے ہو گیا ہے، فوراً کہو! میں عمل شدید میں ہوں اور یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ میرے دل میں میرا ایک دشمن ہے۔ میرا رب مجھ سے اس وقت تک راضی نہیں رہ سکتا جب تک میں اس دشمن کو توڑ نہ ڈالوں جو میرے دل میں موجود ہے، سو اس نسل سے سخت عمل اور کون سا ہو سکتا ہے؟ جب تم اسے یہ جواب دے کر اسے لا جواب کرو گے اور تم عزم و ہمت سے اللہ کی اطاعت والے رستے پر گامزن ہو جاؤ گے۔ شیطان حیلہ تمہارے اوپر ایک دوسرے رستے سے حملہ آور ہو گا اور وہ رستہ تمہارے نفس کو عجب میں گرفتار کرنے کا ہے، وہ تم سے کہے گا: اللہ تمہیں اچھا بدلہ دے تمہارے جیسا کوئی نہیں اللہ تمہیں عافیت بخشے؟ اس سے وہ تمہارے دل میں عجب ڈالنا چاہے گا تم اس سے کہو، جب تمہارے لئے یہ بات واضح ہو گئی کہ حق یہی ہے اور دوستی و صواب اسی عمل میں ہے پھر تمہیں ناموت اس عمل کو ترجیح دینے سے کس نے روکا؟ شیطان حیلوں کو یہ جواب دے دو گے وہ لا جواب ہو کر تیرے قریب سے متفرق ہو جائیں گے۔ انہیں تیرے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کی کوئی صورت نظر نہیں آئے گی، چنانچہ تمام شیطان حیلے بے بس ہو کر ابلیس کے پاس جمع ہو جاتے ہیں اور اسے حقیقت حال سے آگاہ کرتے ہیں پھر ابلیس ان سے کہتا ہے اس نائب آدمی نے ہدایت و طریقت کو پایا ہے اس کو بہکانا

تمہارے بس کا روگ نہیں، لیکن پھر بھی اتنے پرابلیس راضی نہیں ہو گا حتیٰ کہ وہ لوگوں کو اللہ کی عبادت کی دعوت دے گا اور پھر ان سے کہے گا کہ لوگوں کو اس کے پاس آنے سے باز رکھو اور لوگوں سے کہو کہ وہ تائب کسی چیز کو حسن و خوبی سے نہیں جانتا لہذا اس کے پاس آؤ جاؤ نہیں۔

۱۱۳۹۲- عبد الرحمن بن محمد بن جعفر، احمد بن عیسیٰ بن ماہان، سعید بن عباس رازی صوفی، عباس، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بن ابراہیم بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا: بندے کے عمل کی درستی چھ چیزوں سے پائیہ تکمیل کو پہنچتی ہے۔ دائمی تضرع و عاجزی اور اللہ تعالیٰ کی وعید کا خوف، دوم مسلمانوں کے ساتھ اچھا گمان رکھنا سوم لوگوں کے عیوب سے قطع نظر ہو کر اپنے عیوب کی تلاش میں رہنا، چہارم اپنے مسلمان بھائی کے عیب کو لوگوں سے چھپائے اور اس کے عیب کو لوگوں میں نہ پھیلاتا پھرے چونکہ امید ہے کہ وہ معصیت سے رک جائے اور مفاسد کی اصلاح کرے، پنجم اپنے مسلمان بھائی کے کسی حقیر عمل پر مطلع ہو جائے تو اسے عظیم سمجھے ممکن ہے کہ وہ خود اسے بڑھالے، ششم اسکا ساتھی اس کے پاس درستی و اصلاح کو پارہا ہو۔

۱۱۳۹۳- محمد بن حسین بن موسیٰ، سعید بن احمد بلخی، احمد بلخی، محمد بن عید، محمد بن لیث، حامد لفاف، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے جس نے اللہ کی قدرت کی معرفت حاصل نہ کی اس نے اللہ کو نہیں پہچانا، اس نے پوچھا اللہ تعالیٰ کی معرفت اس کی قدرت کے اعتبار سے کیسے حاصل ہو سکتی ہے؟ فرمایا: بندے کو معرفت ہو کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے، لہذا بندے کے پاس کوئی چیز ہو جسے وہ ترجیح دیتا ہو وہ دوسروں کو دیدے، جب اس کے پاس کچھ نہ ہو تب بھی وہ دوسروں کو عطا کرنے والا ہو، فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اسے چاہیے وہ دیکھے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے کیا وعدہ کر رکھا ہے اور لوگوں نے اس سے کیا وعدہ کر رکھا ہے اور ان دونوں میں سے کس پر اس کا اعتماد و بھروسہ پختہ ہے۔

۱۱۳۹۴- محمد بن احمد، عثمان بن محمد عثمانی، ابوطیب عباس بن احمد شاشی، ابو عقیل اصافی، احمد بن عبد اللہ زاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو علی شقیق بن ابراہیم بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے: زہد کے دس ابواب ہیں آدمی جب انھیں بجا لاتا ہے تب زاہد کہلاتا ہے اور اگر ان دس ابواب کی مخالفت کرتا ہو تو وہ مترہد ہے زاہد نہیں، مترہد وہ ہے جو زاہدین کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو اپنے دیکھنے، سننے، خشوع، قول و فعل، مدخل و مخرج، کھانے پینے، پہننے، سواری اور طمع کرنے میں اور حب دنیا اس کی ظاہری حالت کے خلاف اس کے قلب و دماغ میں رچی بسی ہو، تم اس کی رضا مندی کو دنیا میں رغبت رکھنے والوں کی رضا مندی کی طرح دیکھو، نیز مترہد کا حسد، اسکا مقصود، اسکی لمبی لمبی امیدیں، اسکا فخر و تکبر، سوء خلق، فضولیات میں اسکی گہری دلچسپی اس کے مترہد ہونے پر دلالت کرتی ہے، کیونکہ وہ زاہد کے سے خشوع و خضوع سے کوسوں دور ہوتا ہے۔ پس یہ صفات اختیار کرنے سے بچو، اور جب تم کسی کو آنے والی دس صفات کے ساتھ متصف دیکھو امید کر لو کہ وہ کسی زاہد کے طریق پر ہے، جب اسے نیکی خوش کرتی ہو اور برائی بے چین، تو نیکی کا کام اس نے کیا نہیں اس پر مدح سرائی اسے ناپسند و مکروہ لگتی ہو، رہی یہ بات کہ جب اس نے کہی ہی نہیں وہ اسے خنزیر کے گوشت کی طرح حرام سمجھتا ہو، جب وہ ان خصلتوں کو پہچان لے اپنے دن و رات اس کی مشغولیت میں صرف کرے، اس کی امیدیں کم ہوں قیامت کی پیشی کے بارے میں غمگین ہو، پس جب وہ اپنے آپ کو غیر مقصود میں مشغول کرے گا اس کا غم و حزن بڑھتا جائے گا، وہ سمجھ جائے گا کہ وہ فتنے میں پڑ گیا ہے، اس وقت جس نے اسکو اللہ کی اطاعت سے پھیر دیا ہے اسے ترک کر دے، اس سے اہل معرفت ایمان کی حلاوت پاتے ہیں، ان خصلتوں کو اپنا کر شیطان کی جماعت سے احتراز برتا ہے۔ حتیٰ کہ اہل معرفت کے نزدیک اللہ کا ذکر شہد سے زیادہ بیٹھا ہوتا ہے، برف سے زیادہ ٹھنڈا، گرمیوں کے دنوں میں پیاسوں کو صاف خوشگوار ٹھنڈے پانی کی شفا دینے سے زیادہ شفا یاب، نیز زاہدین کے پاس انھیں اٹھنا بیٹھنا زیادہ محبوب ہو بہ نسبت ان اقرباء کے جو انھیں در اہم و دنیا نیر سے نوازتے ہوں یہ سب ان کے دلوں میں ہونہ کہ ان کی زبانوں کی حد تک ہو یہ کہ وہ اپنے

گناہوں پر روتا دھوتا ہو، جو عمل وہ کرتا ہو اس کے متعلق اسے شدید خوف ہو کہ شاید وہ قبول نہ ہو، لوگوں کے سامنے مسکراتا ہو ہشاش بشاش رہے یوں لگے گویا کہ وہ رغبت میں ہے ہر اسان نہیں، یہ کہ مسلمانوں کے کسی ادنیٰ فرد سے بھی اپنے آپ کو افضل و برتر نہ سمجھے جس میں بھی زہد کے یہ دس ابواب ہوں گے وہ زاہدین کی طریقت پر ہوگا پس میں امید کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ وہ زاہدین کے رستہ پر چل پڑے گا۔

سات خصلتیں مذکورہ بالا خصلتوں کے بعد اور ہیں وہ یہ کہ دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع ہو جس میں سر مو برابر بھی تصنع اور بناوٹ نہ ہو، دلی رضا مندی سے حق کے لئے خضوع ہو نہ کہ اضطراب و بے چینی سے، جسے معاشرت سے واسطہ پڑا ہو اس کے ساتھ حسن معاشرت سے پیش آنا بایں طور کہ یہ حسن معاشرت کسی لالچ و طمع کی خاطر نہ ہو، اہل دنیا سے اس طرح بھاگنا جس طرح جنگلی گدھا شیر سے بھاگتا ہے، ہر اس چیز سے عافیت طلب کرنا جس کے عقاب کا خوف ہو اور اس کے ثواب کی امید نہ ہو، گناہوں پر رونے والوں کے ساتھ مجالست کرنا، اپنے نفس اور لوگوں کے نفوس کے لئے رحمت طلب کرنا، اہل جہاں کو ظاہری مخاطب کرنا نہ کہ قلب مصمم سے اور موت، احوال قیامت اور شدائد کے بعد کچھ ہونے والا ہے اس سے بے خوف ہو، جب بندہ یہ سارے امور کرے گا وہ زاہدین کے طریق پر چل پڑے گا اور عبادت کی فضیلت پالے گا۔

۱۱۳۹۵- عبد الرحمن بن محمد بن جعفر، احمد بن عیسیٰ بن ماہان، سعید بن عباس، عباس، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے: مومن بھی دو خصلتوں میں مشغول رہتا ہے اور منافق بھی دو خصلتوں میں مشغول رہتا ہے۔ مومن عبرت اور غور و فکر میں مشغول ہوتا ہے اور منافق حرص اور لمبی لمبی امیدیں باندھنے میں مشغول ہوتا ہے۔

ایک موقع پر شقیق بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا: آدمی کے دل پر چار پردے پڑے ہوتے ہیں جب مالدار ہو جائے خوش نہیں ہوتا اور جب اسے فقر و فاقہ پیش آتا ہے، غمزدہ نہیں ہوتا، ان دونوں معاملوں میں برابر برابر رہتا ہے۔ پس وہ دونوں پردوں کو توڑ چکا، اب اس کے دل میں خیر و حکمت قرار نہیں پکڑتی حتیٰ کہ اس میں یہ دو خصلتیں موجود ہوں، وہ یہ کہ بندہ فضول چیز اور فضول کلام چھوڑ نہ دے، جب وہ ایسا کرے گا اسکے دل میں حکمت داخل ہو جائے گی اور اس کی زبان سے حکمت کی گویائی ہوگی۔

حاتم اصم کہتے ہیں میں نے شقیق بلخی رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ چار چیزوں نے بندوں پر امر آخرت کو چھپا دیا ہے۔ چنانچہ فقر و فاقہ کے خوف نے جہنم کے خوف کو ڈھانپ رکھا ہے، جو بات لوگ مجھ سے کہیں اس نے اللہ کے فرمان کو ڈھانپ رکھا ہے، دنیوی زندگی کی محبت نے آخرت کی محبت کو ڈھانپ رکھا ہے، دنیوی زندگی کی نعمتوں کی محبت، اسکے دھوکے، اس کی شھوات اور اس کی ظاہری حسن و خوبی نے آخرت کی نعمتوں کو ڈھانپ رکھا ہے۔

۱۱۳۹۶- ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن زکریا، ابو تراب، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب خشکی اور تری میں فساد ظاہر ہو جائے گا اس وقت ذیل کی چار چیزوں سے زیادہ عجیب و غریب کوئی چیز نہیں ہوگی، حفاظت کے لئے شادی کرنا، گزارے کے لئے گھر، سنت کے مطابق ضیافت اور بھون طمع و ریا کے جہاد، غلبہ کے لئے شادی کرنے کی تفسیر یہ ہے کہ آدمی کو حرام میں پڑنے کا خوف ہو وہ شادی کرے، گزارے کے لئے گھر ہونے کی تفسیر یہ ہے کہ تم صرف اتنا گھر بناؤ جو تمہیں صرف گرمی و سردی سے بچائے، تم گھر میں میخ نہ ٹھونکو حتیٰ کہ تمہیں میخ ٹھونکنے سے پہلے مہلت دیدی جائے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہو جائے، اسی طرح ہر وہ چیز جس پر اللہ تعالیٰ راضی ہو اس پر پیش کرور نہ اس سے ڈرتا رہ، سنت کے مطابق ضیافت کرنے کی تفسیر یہ ہے کہ اپنے گھر میں اس آدمی کو داخل نہ کرو جو حلال سے شرماتا ہو بایں طور کہ تیرے گھر میں روٹی کے ٹکڑے ہوں تو اس آدمی کے آگے روٹی کے ٹکڑے بڑھانے سے شرماتا ہو، آثار میں منقول ہے کہ جو آدمی حلال سے نہ شرماتا ہو اس کے اخراجات کی مشقت ہلکی پھلکی ہوتی ہے اور اس کی تکبر کی کمی

ہوتی ہے اور جو حلال سے شر مانتا ہو وہ متکبر ہے۔

۱۱۳۹۷- محمد بن حسین بن موسیٰ، سعید بن احمد بلخی، احمد بلخی، محمد بن عبد، محمد بن لیث، حامد، حاتم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے، جو نعمت سے نکل کر قلت میں پہنچ گیا اور قلت اس کے نزدیک باعث عظمت نہیں اسے دو طرح کے غم لاحق ہوں گے۔ ایک غم دنیا میں اور دوسرا غم آخرت میں اور جو نعمت سے نکل کر قلت میں پڑ گیا اور آں حالیکہ قلت اس کے نزدیک عظمت والی شے ہے اسے دو طرح کی فرحتیں حاصل ہوں گی ایک فرحت دنیا میں اور دوسری فرحت آخرت میں۔

۱۱۳۹۸- محمد بن احمد بن محمد، عباس بن احمد شاشی، ابو عقیل رصافی، احمد بن عبد اللہ زاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ نے اپنے جلساء سے فرمایا مجھے بتلاؤ اگر تم آج مر جاؤ کیا اللہ تعالیٰ تم سے آنے والے نکل کی نماز کا مطالبہ کرے گا؟ کہنے لگے: نہیں فرمایا: جس طرح اللہ تعالیٰ تم سے آئندہ نکل کی نماز کا مطالبہ نہیں کرے گا پس تم بھی آئندہ نکل کا رزق اللہ تعالیٰ سے طلب نہ کرو کیا بعید ہے کہ تم آئندہ نکل تک پہنچو جی نہیں حاتم کہتے ہیں میں نے شقیق رحمہ اللہ کو فرماتے سنا علم کے ساتھ عمل میں داخل ہونا، صبر کے ساتھ عمل میں ثابت قدم رہنا اور اخلاص کے ساتھ تسلیم و رضا امور عظیمہ ہیں سو جو علم میں عمل کے ساتھ داخل نہ ہو وہ جاہل ہے۔

۱۱۳۹۹- عبد الرحمن بن محمد بن جعفر، احمد بن عیسیٰ بن ماہان، سعید بن عباس عباس، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے، ہر چیز کا ایک حسن ہوتا ہے اور اطاعت کا حسن چار چیزوں میں ہے، جب بندہ اپنے آپ کو اللہ کی اطاعت میں مصروف دیکھے اپنے آپ سے کہے، یہ اللہ کا فضل و کرم ہے اور اس نے مجھے اطاعت عطا کر کے میرے اوپر احسان عظیم کیا ہے جب بندے کو اس چیز کا علم ہو جائے گا وہ عجب میں نہیں پڑے گا اور اس کا عمل ثواب کے ساتھ معلق ہو جائے گا، جب اس کا دل ثواب کے ساتھ معلق ہو جائے گا اس سے ریاکاری کا توڑ ہو جائے گا چونکہ وہ عمل اس لئے کرتا ہے تاکہ اسے ثواب ملے، پھر جب اس کے دل میں شیطان وسوسے پیدا کرے گا بندہ فوراً کہے گا، میں عمل ثواب کے لئے کر رہا ہوں جس کا من جانب اللہ مجھے انتظار ہے ایسا کرنے سے وہ شیطان پر غلبہ پالے گا اور جب وہ ثواب کے ارادے سے عمل کرے گا لوگوں سے طمع، مدح سرائی اور ثناء ٹوٹ جائے گی، طمع کی تفسیر یہ ہے اپنے رب کو بھول جانا جب اللہ کو بندہ بھول جاتا ہے اپنی تمام تر امیدیں لوگوں سے وابستہ کر لیتا ہے وہ اس وقت سمجھدار ہے مگر وہ ایسا آدمی ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کچھ اشیاء حاصل کرنا چاہتا ہے، شقیق بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا: غور کرو لو جب تم صبح کرو تمہارا مقصد مخلوق کی رضا اور ناراضی نہ ہو، تیرا خوف بجز ان گناہوں کے نہ ہو جو تو نے پہلے کر دیے ہیں، حتیٰ کہ تجھے ان میں زیادتی کی جرأت نہ ہو، تیری تیاری صرف موت کے لئے ہو، جب تیری تیاری موت کے لئے ہوگی اس وقت اگر تیرے سامنے دنیا کی رونقیں لا کر ڈال دی جائیں تو ان میں رغبت نہیں کرے گا۔

۱۱۴۰۰- ابو بکر احمد بن محمد وراق، عباس بن احمد شاشی، ابو عقیل رصافی، احمد بن عبد اللہ زاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے: جس میں اللہ کا خوف زیادہ ہوگا وہ اللہ کے نزدیک قریب تر زاہدین میں سے ہے، اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہوگا۔ اس کا عمل سب سے اچھا ہوگا اللہ کے پاس موجود چیز میں زیادہ رغبت کرنے والا افضل ترین زاہد ہے، زاہدین میں زیادہ اکرام والا وہ ہے جو ان میں سب سے زیادہ متقی و پرہیزگار ہو، زاہدین میں افضل وہ ہے جو ان میں اپنے نفس کے اعتبار سے زیادہ نخی ہو اور دل کے اعتبار سے زیادہ سلامتی والا ہو، جس زاہد کا یقین سب سے زیادہ ہوگا وہ کامل ترین زاہد ہے۔

احمد بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے شقیق رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: زاہد میں قال و قیل اور ما کان وما یکون کی بجائے اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات پر بھروسہ کرتا ہے۔

لا ی یوم اجلت لیوم الفصل وما ادراک ما یوم الفصل، ویل یومئذ للمکذبین (مرسلات / ۱۵، ۱۶)

کس دن کے لئے ان سب کو موخر کیا گیا ہے، فیصلے کے دن کے لئے اور تجھے کیا معلوم فیصلے کا دن کیا ہے، اس دن جھٹلانے

والوں کے لئے خرابی ہے۔

جس دن کہا جاوے گا اقرأ کتابک کفی بنفسک الیوم حبیباً (اسراء۔ ۱۴) اپنے نامہ اعمال کو پڑھ یہ کافی ہے تیرے لئے آج کے دن حساب و کتاب کرنے والی۔

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا مجھے خبر ملی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے ذیل کے ارشاد کے متعلق فرمایا: "کفی بنفسک الیوم حبیباً" ہر آدمی کا ایک قلاوہ (پہناوا) ہوتا ہے جس پر اس کا حساب و کتاب لکھا ہوتا ہے جب وہ مر جاتا ہے قلاوہ لپیٹ کر اس کے گلے میں ڈال دیا جاتا ہے پھر جب اسے دوبارہ زندہ کیا جاتا ہے وہ قلاوہ کھول کر اس کے سامنے رکھ دیا جاتا ہے، اور اس وقت کہا جاتا ہے "اقرأ کتابک کفی بنفسک الیوم" اے ابن آدم حقیق تیرے رب نے تیرے ساتھ فی الواقع عدل کیا ہے چونکہ اس نے تیرے اپنے نفس کا تجھے حساب لینے والا مقرر کیا ہے، اے ابن آدم! اس کے متعلق عقلمندی سے کام لے اگر گمراہ ہو۔ گیا تو نجات نہیں پائے گا۔

شقیق رحمہ اللہ کہتے ہیں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے اس قلاوے کی حقیقت پہچان لی، وہ ان شاء اللہ کامیاب ہوا، شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا سے کنارہ کشی کرنے والا اور دنیا میں رغبت کرنے والا دونوں ان دو آدمیوں کی طرح ہیں کہ ایک مشرق جانا چاہتا ہو اور دوسرا مغرب، کیا وہ دونوں ایک نقطہ پر جمع ہو سکتے ہیں؟ حالانکہ دونوں کی منزل مخالف سمت میں ہے اور ان دونوں کا مقصد و خواہش الگ الگ ہے، دنیا میں رغبت کرنے والے کی دعایوں ہوتی ہے، اے اللہ! مجھے مال کثیر عطا فرما مجھے اولاد اور خیر کثیر سے نواز، میرے دشمنوں کے خلاف میری مدد فرما، ان کی شرور، حدود بغض اور ان کے فتنہ و آفت کو مجھ سے دور کر دے، جبکہ زاہد کی دعایوں ہوتی ہے "اے اللہ! مجھے خوف کرنے والوں کا علم، عالمین کا خوف، متوکلین کا یقین، یقین کرنے والوں کا توکل، صابرین کا شکر، شاکرین کا صبر، مغلوب الحال لوگوں کی فروتنی و عاجزی، عاجزی کرنے والوں کی انابت اور صادقین کا زہد عطا فرمایا اور مجھے زندہ فہداء کے ساتھ لاحق کر دے آمین یا رب العالمین۔

یہ سب زاہد کی دعا کیا دنیا میں رغبت کرنے والے کی دعا کے کسی حصہ کو بھی شامل ہے؟ بخدا! نہیں، یہ رستہ الگ وہ رستہ الگ دونوں میں بعد ان مشرق قین ہے۔

۱۱۴۰۱۔ عبدالرحمن بن محمد بن جعفر، احمد بن عیسیٰ، سعید بن عباس، عباس، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ مومن کی مثال اس مال کی سی ہے جو اپنے باغ میں درخت کاشت کرتا ہے اور اسے ہمہ وقت کانٹوں کا خوف داسر گیر رہتا ہے، منافق کی مثال اس آدمی کی سی ہے جو کانٹے کاشت کرے اور پھر پھلوں اور بھجوروں کی امیدیں لگائے بیٹھا ہو، افسوس صد افسوس، جو اچھائی کرتا ہے اسے بدلہ بھی اللہ تعالیٰ اچھائی کی صورت میں عطا فرماتا ہے۔ ابراہیم بن عمار کی جگہ پر نہیں اتارے جائیں گے۔

شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر کوئی آدمی سارے کا سارا علم لکھ لے وہ اپنے علم سے نفع نہیں اٹھائے گا جب تک اس میں دو خصلتیں نہ ہوں، اس کا فعل فکر مندی اور عبرت حاصل کرنا ہو، اس کا قلب فکر مندی کے لئے فارغ ہو اور اس کی آنکھیں عبرت حاصل کرنے کے لئے فارغ ہوں، چنانچہ جب بھی کوئی دنیاوی چیز دیکھے وہ اس کے لئے عبرت ہو، مومن بھی دو خصلتوں میں مشغول رہتا ہے اور منافق بھی دو خصلتوں میں مشغول رہتا ہے، چنانچہ مومن فکر مندی اور عبرت حاصل کرنے میں مشغول رہتا ہے اور منافق حرص و دنیا داری کی امیدوں میں۔

ایک موقع پر شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا: چار چیزوں کا تعلق استقامت سے ہے، کسی شدت کے پیش آنے کی وجہ سے بندہ اللہ تعالیٰ کے امر کو نہ چھوڑے، دنیاوی چیز کے پیش آنے پر بھی اللہ کے امر کو نہ چھوڑے، کسی کی ناجائز خواہش پر عمل نہ کرے اور نہ اپنی

خواہش نفس پر عمل کرے۔ اسے چاہیے کہ کتاب و سنت پر عمل کرتا رہے۔

ایک دوسرے موقع پر شقیق بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا: جس بندے نے اپنے دل و دماغ کو اللہ سے اور اس کی کارگیری اور اس پر کئے ہوئے احسان میں فکرمندی سے غافل رکھا، پھر مر گیا تو وہ نافرمان ہو کر مرا، چونکہ بندے کے لئے ضروری ہے کہ اسکا دل ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ لگا ہو اور یوں کہتا ہو، اے میرے رب مجھے ایمان کی دولت سے مالا مال کر دے۔ مجھے آزمائشوں سے عافیت عطا فرما، میرے عیوب کا پردہ فرما، مجھے عافیت عطا فرما اور اپنی نعمتوں کی مجھ پر موسلا دھار بارش برسا دے، پس بندہ ہمیشہ اللہ کی اس پر کی ہوئی نعمتوں کے بارے میں متفکر رہے، پس اللہ تعالیٰ کے احسان کے متعلق فکرمندی شکر ہے اور اس سے غفلت سہو اور ناشکری ہے۔

شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا: ہرگز ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو مال حرص سے جمع کرتے ہیں، پھر اس کے متعلق شک کے ساتھ گمان رکھتے ہیں اور اسے ریاکاری میں خرچ کرتے ہیں۔ پس ایسوں کی قیامت کے دن حساب و کتاب میں دار و گیری کی جائے گی اور اگر اللہ تعالیٰ نے اسے معاف نہ کیا عقاب و عذاب بھی اسے دے گا۔

۱۱۴۰۲- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن سعید بلخی، سعید بلخی، محمد بن عبید، محمد بن لیث، حامد، حاتم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے: جو آدمی غلو کے گرد گھومتا ہے وہ جہنم کی آگ کے گرد گھومتا ہے اور جو شبھات کے گرد گھومتا ہے وہ جنت میں درجات کے گرد گھومتا ہے تاکہ انھیں کھائے اور دنیا میں کم کر دے۔

شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے کوئی چیز بجز مہمان کے محبوب نہیں چونکہ اسکا رزق اور اس کے اخراجات اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہیں اور اس کا اجر بھی اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ فرمایا اغنیاء سے دور رہو کیونکہ تم اپنے دل کو ان کے ساتھ معلق کر لو گے اور تم ان میں طمع کرو گے گویا فی الواقع تم نے انھیں اپنا رب بنالیا اور تم اللہ تعالیٰ سے الگ تھلگ ہو گئے۔

مسانید شقیق بلخی رحمہ اللہ

شقیق بلخی رحمہ اللہ نے محدثین کی ایک بڑی جماعت سے احادیث روایت کی ہیں۔ تاہم ان کی سند سے مروی چند احادیث درج ذیل ہیں۔

۱۱۴۰۳- ابو قاسم زید بن علی بن ابو بلال، علی بن مہرویہ، یوسف بن حمدان، ابو سعید بلخی، شقیق بن ابراہیم زاہد، عباد بن کثیر، ابو زبیر جابر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر ایرے غیرے کے پاس مت بیٹھو بجز اس عالم کے جو تمھیں پانچ چیزوں سے پانچ چیزوں کی طرف بلاتا ہو، شک سے یقین کی طرف، عداوت سے خیر خواہی کی طرف، تکبر سے تواضع کی طرف، ریاکاری سے اخلاص کی طرف اور رغبت سے رعبت کی طرف۔

ابو سعید کا نام محمد بن عمرو بن حجر ہے یہ حدیث احمد بن عبد اللہ سے بھی شقیق نے اسی طرح روایت کی ہے۔
۱۱۴۰۴- ابو سعید عبد الرحمن بن محمد بن محمد ادریس، احمد بن نصر اعلمش بخاری، سعید بن محمود، عبد اللہ بن محمد انصاری، احمد بن عبد اللہ، شقیق بن ابراہیم زاہد، عباد بن کثیر کے سلسلہ سند سے حدیث مذکور بالا بمثلہ مروی ہے۔

یہی حدیث تکی بن خالد مہلسی نے شقیق رحمہ اللہ سے روایت کی ہے اور انھوں نے احمد بن عبد اللہ اور ابو سعید دونوں کی مخالفت کی ہے۔
۱۱۴۰۵- عبد الرحمن بن محمد بن محمد، محمد بن فضل قاضی سمرقند، محمد بن زکریا فارسی، محمد بن خالد، شقیق، عباد، ابان، انس کے سلسلہ سند سے نبی

کی حدیث مثل مذکور بالا کے مروی ہے۔

یہ حدیث فی الواقع کلام ہے جس کی عموماً شقیق بلخی رحمہ اللہ اپنے مریدین اور لوگوں کو نصیحت کرتے تھے، راویوں کو حدیث ہونے کا وہم ہو گیا اور اسے مرفوعاً و مسنداً روایت کرنے لگے۔

۱۱۴۰۶- ابو یعلیٰ حسین بن محمد زبیری، محمد بن محمد بن علی طوسی، ابونصر احمد بن احید بلخی، ابوصالح مسلم بن عبدالرحمن مستملی، عمر بن ہارون، ابو علی شقیق بن ابراہیم زاہد، عباد بن کثیر، ابوزبیر کے سلسلہ سند سے جابر کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر گز تم میں سے کوئی بھی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے پھر وہ اس سے وضو کریگا۔

۱۱۴۰۷- سعید بن محمد بن احمد بن ابراہیم ابو محمد، خلف بن مفضل بلخی، محمد بن حمدان (بلخ میں یہ حدیث سنائی) ابوبکر محمد بن ابان مستملی و کعب، شقیق بن ابراہیم بن زاہد، (ان کی کنیت ابو علی ہے) اسرائیل بن یونس، ثور بن ابوفاختہ نے اپنی والدہ سے حدیث روایت کی ہے کہ ولید بن عتبہ نے نماز میں تکبیروں میں کی کردی عبداللہ بن مسعودؓ نے لگے۔ لوگوں نے تکبیروں میں کی کی اللہ ان میں کی لائے جبکہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ وہ جب بھی رکوع کرتے تکبیر کہتے۔ جب بھی سجدہ کرتے تکبیر کہتے اور جب بھی اوپر اٹھتے تکبیر کہتے تھے۔

۱۱۴۰۸- سعید بن محمد، خلف بن فضل، محمد بن حمدان، محمد بن ابان، شقیق، اسرائیل، ثور، عبداللہ بن زبیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عاشوراء کے دن کاروزہ رکھتے تھے۔

۱۱۴۰۹- محمد بن عبداللہ بن ابراہیم شافعی، منصور بن احمد بن حمید معدل، حسین داؤد، شقیق بن ابراہیم، ابوہاشم اہلی، انس بن مالک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابن آدم! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے روبرو برابر کھڑا رہے گا تو قتیکہ تجھ سے چار چیزوں کے متعلق سوال نہ کیا جائے۔ تیری عمر کے متعلق کہ کس مصروفیت میں تو نے اپنی عمر فنا کی۔ تیرے جسم کے متعلق کہ تو نے اپنا جسم کس کام میں بوسیدہ کیا۔ تیرے مال کے متعلق کہ تو نے مال کہاں سے کمایا اور اور پھر اسے کہاں خرچ کیا۔ (چوتھی چیز کا ذکر غالباً راوی سے رہ گیا ہے)۔

(۲۹۶) حاتم اصم رحمہ اللہ

(اولیاء کرام میں سے ایک ہمیشہ رہنے والی آخرت کو ترجیح دینے والے، لازمی اور ضروری امر کو اپنی گرفت میں لینے والے ابو عبدالرحمن حاتم اصم رحمہ اللہ بھی ہیں ساری زندگی توکل کیا، سکون پایا یقین کیا ثابت قدمی دکھلائی۔

بعض صوفیاء کا قول ہے کہ شکوک سے دوری اور سلوک میں کمال درجے کی احتیاط تصوف ہے۔

۱۱۴۱۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عمر بن حسین، حلی، محمد بن ابو عمران، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم اصم رحمہ اللہ شقیق بلخی رحمہ اللہ کے مریدین میں سے تھے، ایک مرتبہ ان سے کسی نے سوال کیا کہ توکل کے بارے میں آپ نے اس امر کی بنیاد کس چیز پر رکھی؟ انہوں نے جواب دیا: چار چیزوں پر وہ یہ کہ میں جانتا ہوں جو رزق میرے مقدر میں لکھ دیا گیا ہے وہ کسی اور کو نہیں مل سکتا، اس سے میرے نفس کو اطمینان مل گیا۔ میں نے یقین کر لیا کہ اللہ تعالیٰ کی آنکھ سے غائب نہیں ہو سکتا پس مجھے اللہ تعالیٰ سے حیاء آ جاتی ہے۔

۱- تصحیح البخاری ۶۹/۱، وصحیح مسلم، کتاب الطہارۃ باب ۲۸، ۲۶۵، ۳۴۶، وصحیح ابن خزيمة ۶۶، وسنن ابی داؤد ۴۰، وفتح الباری ۳۴۶/۱، ومسند الامام احمد ۲۵۹/۲۔

۲- سنن الترمذی ۲۴۱۶، ۲۴۱۶، وسنن الدارمی ۱۳۵/۱، والمُعْجَمُ الْکَبِيرُ لِلطَّهْرَانِي ۱۰۲/۱، والصغیر ۲۶۹/۱، ومجمع الزوائد ۳۴۶/۱۰، والاحادیث الصحیحة ۹۴۶، وکشف الخفا ۵۳۰/۳۔

۱۱۳۱۱- محمد بن احمد بن محمد بن یعقوب، عباس ابن احمد شاشی، ابو عقیب اصافی، احمد بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حاتم رحمہ اللہ (شقیق بلخی رحمہ اللہ کے غلام) نے پوچھا گیا آپ نے کس چیز پر اپنے علم کی بنیاد رکھی ہے؟ جواب دیا چار چیزوں پر، اس فریضے پر جسکو میرے سوا کوئی نہیں ادا کر سکتا، سو میں اس کی ادائیگی میں مشغول ہو جاتا ہوں میں نے یقین کر لیا کہ جو رزق میرے مقدر میں لکھ دیا گیا ہے وہ مجھ سے تجاوز کر کے دوسرے کو نہیں مل سکتا۔ پس میں نے اس پر اعتماد کر لیا، میں نے یقین کر لیا کہ میں پلک جھپکنے کے بقدر بھی اللہ تعالیٰ کی آنکھ سے غائب نہیں ہو سکتا، پس مجھے اللہ تعالیٰ سے حیاء آنے لگی اور میں نے یقین کر لیا کہ میری موت کی اجل مقرر ہے وہ میری طرف بڑھ رہی ہے اور میں اس کی طرف بڑھتا جا رہا ہوں۔

۱۱۳۱۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن محمد بن موسیٰ، ابو خلیفہ، ریاشی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رشید سے کہا گیا کہ حاتم اصم لوگوں سے علیحدگی اختیار کر کے تیس سال سے ایک معمولی سے قبہ میں مقیم ہیں اور امور دنیا میں وہ لوگوں کے ذرہ برابر بھی محتاج نہیں نیز وہ لوگوں سے بات بھی نہیں کرتے بجز اس مسئلہ کے جس کا جواب لینے کے سوا ان کے لئے کوئی چارہ کار نہیں شاید ان کی عقل میں التباس آ گیا ہو، اور کہا گیا ہے کہ وہ کمال درجے کی عقل و دانش کے مالک ہیں، رشید نے کہا میں ان کا عنقریب امتحان لوں گا، چنانچہ رشید نے چار آدمی محمد بن الحسن، کساتی، عمرو بن بحر اور ایک اور آدمی (میرا خیال ہے وہ اصمعی تھے) ان کے امتحان کے لئے بلائے۔ چنانچہ یہ چاروں آ کر حاتم کے قبہ (ضمیم) کے نیچے کھڑے ہو گئے ان میں سے ایک نے آواز دی یا حاتم یا حاتم لیکن حاتم رحمہ اللہ نے انھیں جواب نہ دیا حتیٰ کہ کہا گیا، آپ کو آپکے معبود کی قسم ہے ہماری آواز کا جواب دیجئے۔ چنانچہ انھوں نے قبہ سے سر باہر نکالا اور فرمایا: اے اہل حیرہ یہ قسم یا تو مومن کافر کے لئے اٹھاتا ہے یا کافر مومن کے لئے بھلاتم نے مجھے کیوں معبود کے ساتھ خاص کیا اپنے علاوہ؟ لیکن حق تمھاری زبانوں پر جاری ہو گیا ہے چونکہ تم رشید کی عبادت میں مشغول رہتے ہو اور تم نے اللہ کی اطاعت سے روگردانی کی ہے، ایک نے کہا آپ کو کیسے بتا چلا کہ ہم رشید کے خدام ہیں؟ فرمایا: آدمی دنیا پر راضی نہ ہو مگر تمھاری جیسی حالت سے وہ اپنے مطلب و مقصد سے پھسل کر اس آدمی کے قصد کی طرف نہیں جاتا جسکی وہ خبر نہ رکھتا ہو، عمرو بن بحر نے ان سے کہا: آپ لوگوں سے کنارہ کش کیوں ہو گئے حالانکہ ان میں متعلم بھی ہیں اور ایسے لوگ بھی ہیں جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر قدرت رکھتے ہیں؟ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کہا لیکن ان میں ایسے ظالم بادشاہ بھی ہیں جو ہمیں ہمارے دین کے متعلق آزمائشوں میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں، لہذا بایں ہمہ لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کرنا اولیٰ و افضل ہے، اس نے پھر پوچھا: آپ نے عزت و تنہائی کو کیوں ترجیح دی اور آپ نے اپنے معاملے کو کیسے ثابت قدم رکھا؟ فرمایا: میں نے یقین کر لیا کہ رزق قلیل میری کفایت کر رہا ہے لہذا میں نے طلب رزق میں حرکت و سعی کو کم کر دیا، میں نے یقین کر لیا کہ میرا فریضہ اس وقت تک قبول نہیں ہوتا جب تک میں خود اسے اداء نہ کر لوں لہذا میں اس کی ادائیگی میں مشغول ہوں اور میں نے یقین کر لیا کہ میری موت کا ایک وقت مقرر ہے وہ لازماً میری طرف آنا چاہتا ہے لہذا میں اسکے انتظار میں لگ گیا اور میں اپنے خالق باری تعالیٰ کی آنکھ سے لحد بھر کے لئے بھی غائب نہیں ہو سکتا، لہذا میں اس سے حیاء محسوس کرتا ہوں کہ میں اس کے واجب کردہ امور سے ہٹ کر کسی اور کام میں مشغول ہو جاؤں، پھر حاتم رحمہ اللہ نے قبہ کا دروازہ بند کر لیا اور قسم اٹھائی کہ میں ان لوگوں سے بات نہیں کروں گا، چنانچہ وہ چاروں رشید کے پاس واپس لوٹ گئے اور بڑے جزم و یقین سے انھوں نے کہا کہ حاتم رحمہ اللہ اپنے زمانے کے لوگوں میں سب سے زیادہ عظیمند ہیں۔

۱۱۳۱۳- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد الرحمن بن ابی حاتم، علوان بن حسین ربعی، رباح بن ہرو کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عصام بن یوسف حاتم رحمہ اللہ کے پاس سے گزرے وہ اپنی مجلس میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ عصام کہنے لگے: اے حاتم کیا آپ اچھی طرح سے نماز پڑھ سکتے ہیں؟ فرمایا جی ہاں، پوچھا آپ کیسے نماز پڑھتے ہیں؟ فرمایا میں اللہ کے امر سے کھڑا ہوتا ہوں، حیثیت سے

چلتا ہوں، نیت کر کے نماز میں داخل ہو جاتا ہوں، اللہ کی عظمت کی تکبیر کہتا ہوں، ترتیل اور فکر مندی سے قرأت کرتا ہوں، خشوع و خضوع سے رکوع کرتا ہوں، تواضع کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں، اہتمام کے ساتھ تشہد کے لئے بیٹھتا ہوں اچھی طرح سنت کے مطابق نبی ﷺ پر درود و سلام بھیجتا ہوں اور آخر میں اخلاص کے ساتھ سلام پھیرتا ہوں، نماز سے جب فارغ ہو کر واپس لوٹتا ہوں دل میں خوف رکھتا ہوں کہ شاید میری نماز قبول نہ ہو نیز تا موت جدوجہد کوشش کے ساتھ نماز کی پابندی کروں گا، عصام کہنے لگے باتیں کیجئے آپ اچھی طرح نماز پڑھنا چاہتے ہیں۔

۱۱۴۱۴- عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن احمد بغدادی، عبد اللہ بن سہل رازی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم اصم رحمہ اللہ سے فرماتے تھے: جس نے صبح کی درآں حالیکہ اس نے چار اشیاء میں استقامت دکھلائی، وہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی میں اپنے دن رات گزارتا ہے، اول اللہ تعالیٰ پر اعتماد پھر توکل پھر اخلاص اور پھر معرفت مذکورہ تمام اشیاء معرفت سے تمام ہوتی ہیں۔

۱۱۴۱۵- محمد بن حسین بن موسیٰ، سعید بن احمد بلخی، احمد بلخی، محمد بن عبد، محمد بن لیث، حامد لفاف کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے تھے، تین جگہوں میں اپنے نفس کو ہوشیار رکھو، جب تم علم رکھتے ہو یا درکھو کہ اللہ تعالیٰ کی نظر تمہارے اوپر ہے، جب بات کرو دیکھ لیا کرو کہ اللہ تعالیٰ کو تیرے بارے میں علم ہے۔

۱۱۴۱۶- محمد بن حسین، سعید بن احمد، احمد بلخی، محمد بن عبد، محمد بن لیث، حامد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم رحمہ اللہ فرماتے تھے، جس نے تین چیزوں کا تین چیزوں کے بغیر دعویٰ کیا وہ جھوٹا کذاب ہے جس نے بغیر تقویٰ کے اللہ کی محبت کا دعویٰ کیا وہ کذاب ہے جس نے اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کے رستے میں خرچ کرنے کے بغیر جنت کی محبت کا دعویٰ کیا وہ کذاب ہے اور جس نے بدون محبت کے فقراء نبی ﷺ کی محبت کا دعویٰ کیا وہ بھی کذاب ہے۔

۱۱۴۱۷- ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن محمد، ابو تراب زاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی حاتم اصم رحمہ اللہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھنے لگا، اے ابو عبد الرحمن، زہد کا اعلیٰ ترین درجہ، متوسط درجہ اور آخری درجہ کون سا ہے حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ پر اعتماد زہد کا اعلیٰ ترین درجہ ہے۔ صبر زہد کا متوسط درجہ ہے اور توکل زہد کا آخری درجہ ہے۔

حاتم رحمہ اللہ نے ایک موقع پر فرمایا: میں لوگوں کو تین چیزوں کو دعوت دیتا ہوں: معرفت، اللہ پر اعتماد اور توکل علی اللہ کی، رہی بات معرفت قضاء کی سو وہ یہ ہے کہ تو جانتا ہو کہ قضاء اللہ تعالیٰ کا عدل ہے، جب تجھے یہ یقین حاصل ہوگا پھر تیرے لئے مناسب نہیں کہ تو لوگوں سے شکایت کرے یا تو غمزدہ ہو یا تو ناراضی کا اظہار کرے، لیکن تیرے لئے مناسب ہے کہ تو ہر حال میں راضی رہے اور صبر کرے، رہی بات اعتماد کی سو وہ لوگوں سے مایوس ہونے کا نام ہے، ناامیدی کی علامت یہ ہے کہ تو قضاء کو لوگوں کی پہنچ سے بالاتر سمجھے جب تو ایسا کرے گا راحت پائے گا، اگر تو نے لوگوں کی پہنچ سے قضاء کو بالاتر نہ سمجھا پھر لوگوں کے سامنے اپنے اوپر مزین کریگا اور بناوٹ سے کام لے گا، جب تو ایسا کرے گا اس وقت بہت بڑی آزمائش میں تو گرفتار ہو جائیگا، تو نے ان پر موت کا بار رکھ دیا فی الواقع تو نے ان پر رحم کیا اور ان سے مایوسی دکھلائی۔

رہی بات توکل کی سو وہ اطمینان قلب ہے اللہ کے موجود ہونے پر، جب تم اللہ پر توکل کر لو گے تم بے نیاز ہو گے اور کبھی بھی محتاج نہیں ہو گے، حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا زہد اسم ہے اور زہد آدمی ہے اور زہد کے تین رستے ہیں، معرفت کے ساتھ صبر ہو، توکل پر استقامت ہو اور عطاء پر رضا مندی ہو، معرفت کے ساتھ صبر ہونے کی تفسیر یہ ہے کہ جب تمہارے اوپر کوئی شدت نازل ہو تم قلب جمیم سے یقین رکھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ صبر کرو اور اس آزمائش کو عند اللہ باعث اجر و ثواب سمجھو، صبر کے ثواب کی معرفت یہ ہے کہ تم اپنے نفس کو صبر کے رستے میں ہمہ وقت تیار رکھو، اور تم علم رکھتے ہو کہ ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے، اور وقت دو قسم پر ہے یا تو ابھی

جہلت ملی ہوئی ہے یا موت کا وقت آن پہنچا، جب شخصیں ان دو چیزوں کی معرفت حاصل ہوگی اس وقت تم عارف و صابر ہو گے، تو کل پر استقامت دکھانے کی تفسیر یہ ہے کہ تو کل زبان سے اقرار دل سے تصدیق کرنا ہے جب تو اقرار کرے گا اور اللہ تعالیٰ کے رازق ہونے کی تصدیق کرے گا پس یہ استقامت ہے۔ استقامت دو معنوں میں ہے تو جانتا ہو کہ ایک چیز تیرے لئے ہے اور ایک چیز تیرے غیر کے لئے ہے اور ہر وہ چیز جو تیرے لئے ہے تو تجھ سے چوک نہیں سکتی اور جو چیز تیرے غیر کے لئے ہے اسے تو کسی خیلے سے بھی نہیں پاسکتا، جو چیز تجھے ملنے والی ہے وہ کسی صورت تجھ سے خطا نہیں ہو سکتی پھر تو اللہ پر اعتماد کرے اور صبر سے کام لے، اور جب تجھے یقین ہے کہ غیر کے رزق کو تو کسی صورت نہیں پاسکتا پھر اس کے حصول کی طمع کیوں کرتا ہے، ان دو چیزوں کے صدق کی علامت یہ ہے کہ تو معروض (جو تجھے حکم ہے) میں مشغول رہے، رہی بات عطا پر راضی رہنے کی وہ دو بنیاد پر ہوتی ہے ایک عطاء جسکی تجھے خواہش ہے اس پر شکر کرنا تیرے اوپر واجب ہے، رہی بات اس عطاء کی جسکی تجھے خواہش نہیں تیرے لئے اس کے متعلق راضی رہنا اور صبر کرنا واجب ہے۔

۱۱۴۱۸- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن زکریا، ابو تراب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: ربا کی تین قسمیں ہیں ایک قسم باطن کی ہے اور دو ظاہر کی، ظاہر کی دو صورتیں ہیں کہ اسراف اور فساد میں یقیناً تیرے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے کہ تو ان دونوں کو ریا سمجھتا ہو چونکہ دین میں اسراف اور فساد جائز نہیں، باطن کی صورت یہ ہے کہ جب تم کسی آدمی کو صوم و صلوٰۃ کا پابند دیکھو اس پر ریا کاری کا شبہ مت کرو چونکہ تمہارے لئے اس پر ریا کاری کا حکم لگانا بہر صورت ناجائز ہے چونکہ ہر چیز محض اس کے باطن سے تعلق رکھتی ہے جسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ دو چیزوں میں سے کوئی چیز لوگوں پر زیادہ بھاری ہے یا نہ ہے۔ پھر ریا کاری سے بچنا؟ چنانچہ عجب تجھ میں داخل ہے اور ریا کاری تجھ پر داخل ہونا چاہتی ہے، پس معلوم ہوا عجب ریا کاری سے زیادہ سخت ہے، ان دونوں کی مثال یہ ہے کہ تیرے ساتھ گھر میں ایک باؤ لاکتا ہو اور ایک دوسرا کتا گھر کے باہر کھڑا ہو، تلاؤ ان دونوں میں سے کون سا زیادہ سخت ہے؟ جو کتا آپ کے ساتھ گھر میں داخل ہے یا وہ جو باہر کھڑا ہے، لامحالہ داخل زیادہ سخت ہے پس سمجھ لو داخل کتا عجب (اپنے آپ پر اترا نا) ہے اور باہر کھڑا ہونے والا کتا ریا کاری ہے۔

۱۱۴۱۹- احمد بن اسحاق، ابو بکر بن ابو عاصم، ابو تراب زاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ شقیق رحمہ اللہ نے مجھے فرمایا: لوگوں کی محبت اتنی اختیار کرو جتنی تم آگ کی صحبت اختیار کرتے ہو پس آگ کی منفعت حاصل کر لو اور ساتھ ساتھ دُرتے بھی رہو کہ کہیں تمہیں جلا نہ دے۔

۱۱۴۲۰- عبد اللہ بن محمد، عبد اللہ بن محمد بن زکریا، ابو تراب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: حزن کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں حزن کی ایک صورت تیرے حق میں ہے اور دوسری صورت تیرے خلاف، حزن کی جو صورت تیرے خلاف ہے وہ یہ کہ امور دنیا میں سے کسی امر کے فوت ہو جانے پر تو حزن کرے سو یہ محض دنیا کے لئے حزن کرنا ہے، اور اگر امور آخرت میں سے کوئی امر تجھ سے فوت ہو جائے اس پر تو حزن کرے، یہ حزن آخرت کے لئے ہے جو تیرے لئے مفید ہے، اس کی تفسیر یہ ہے کہ جب تمہارے پاس دو درم ہوں وہ تجھ سے کہیں گم ہو جائیں ان کے گم ہونے پر تجھے حزن و ملال ہو پس یہ محض دنیا کے لئے حزن ہے، اور اگر تجھ سے ذات غیبت یا حسد یا کوئی اور چیز جس پر تجھے حزن و ملال ہو وہ تجھ سے نکل جائے اس پر تو حزن کرے یہ حزن تیرے حق میں ہے اور تیرے لئے مفید ہے۔

۱۱۴۲۱- عبد اللہ بن محمد، عبد اللہ بن محمد، ابو تراب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تم کسی آدمی میں تین خصلتیں دیکھو اس کے لئے سچائی کی گواہی دو، جب وہ درامہ و دانیر سے محبت نہ کرتا ہو اور ان دو خشک روٹیوں سے اپنے دل کو تسلی دیتا ہو، اور اپنے دل کو لوگوں سے الگ رکھتا ہو، حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تم درامہ اللہ تعالیٰ کے رستہ میں صدقہ کرو تب تیرے لئے پانچ چیزیں

مناسب ہیں، ایک یہ کہ تیرے لئے مناسب نہیں دے کم اور پھر طلب زیادہ کرے، تیرے لئے یہ بھی مناسب نہیں کہ تو لوگوں کو ملامت سے عطا کرے، تیرے لئے مناسب نہیں کہ تو اپنے ساتھی پر احسان کرے، مناسب نہیں کہ تیرے پاس دودرہم ہوں ایک ان میں سے صدقہ کر دے اور دوسرے کو اپنے پاس رکھ دے اور اس پر تو اعتماد کرے، تیرے لئے یہ بھی اچھا نہیں کہ تو اس لئے عطا کرتا ہوتا کہ تیری تعریفیں کی جائیں۔

حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: ان دونوں کی مثال اس آدمی کی سی ہے جس کا ایک گھر ہو جس میں اس کی ڈھیر ساری بکریاں ہوں اور اس گھر کے پانچ دروازے ہوں اور گھر کے باہر ایک بھیڑیا چکر کاٹ رہا ہو، اگر تو نے چار دروازے بند کر دیے اور پانچواں چوہا کھلا رہنے دیا لا محالہ اس سے بھیڑیا داخل ہو کر تمام بکریوں کو ہلاک کر دے گا، اسی طرح جب تو نے صدقہ کیا اور پھر تو مذکورہ بالا پانچ چیزوں میں سے ایک کو چھوڑ دے فی الواقع تو نے اپنا صدقہ باطل کر دیا۔

۱۱۴۲۲- عبد اللہ بن محمد، عبد اللہ بن محمد، ابو تراب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: توبہ یہ ہے کہ تمہیں غفلت پر تنبیہ ہو جائے، تمہیں اپنے گناہ یاد آ جائیں، تم اللہ کے لطف و کرم، حکم اور پردہ پوشی کو یاد کرنے لگو، جب تم گناہ کرتے ہو تو زمین و آسمان سے بے خوف نہیں رہ سکتا کہ وہ تجھے اچکیں نہیں، پس جب تم اللہ تعالیٰ کے حکم کو دیکھ لیتے ہو اس وقت گناہوں سے رجوع کرنا چاہتے ہو جبکہ اب رجوع کرنا ایسا ہی محال و ناممکن ہے جیسے دودھ کا تھنوں میں واپس لوٹنا، توبہ کرنے والے کا فعل چار چیزوں میں ہے کہ تو اپنی زبان غیبت، جھوٹ، حسد اور بیہودہ گوئی سے محفوظ رکھے، دوم یہ کہ تو بھرے دوستوں کے میل جول کو ترک کر دے، سوم یہ کہ جب تجھے کوئی گناہ کیا ہو یاد آ جائے فوراً اللہ سے حیاء محسوس کرے، چہارم یہ کہ تو موت کی تیاری کرتا ہو، موت کے لئے تیاری کی علامت یہ ہے کہ تو کسی حال میں بھی اللہ تعالیٰ سے ناراض نہ ہو، جب توبہ کرنے والے میں یہ چار باتیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اسے انعام، میں چار چیزیں عطا فرماتے ہیں اول یہ کہ اللہ تعالیٰ تائب سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”یسحب التوابین ویحب المتطہرین“ اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک زبّے والوں سے محبت کرتا ہے (بقرہ ۲۲۲) پھر وہ گناہ سے نکل کر ایسا ہو جاتا ہے گویا اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں جیسے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے، گناہ سے توبہ کرنے والا اس آدمی کی طرح ہے جس نے گناہ کیا ہی نہ ہو، سوم یہ کہ شیطان سے اسے اللہ محفوظ فرماتے ہیں حتیٰ کہ شیطان کا تائب پر کوئی بس نہیں چلتا، چہارم یہ کہ اللہ تعالیٰ مرنے سے قبل اسکو جہنم سے خلاصی کا پروانہ دیدیتے ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”الا تخافوا ولا تحزنوا و ابشروا بالجنة التي كنتم توعدون“ فرشتے ان سے کہیں گے خوف حزن نہ کرو اور جنت کی تمہیں بشارت ہے جس کا تم سے دنیا میں وعدہ کیا گیا تھا۔

فرمایا: مخلوق پر چار چیزیں واجب ہیں مخلوق کو چاہیے کہ اس تائب سے محبت کرے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہیں، مخلوق کو چاہیے کہ اس کے لئے حفاظت کی دعا کریں اور اس کے لئے استغفار کریں جس طرح کہ فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

فاغفر للذين تابوا و اتبعوا اسبيلك و قهم عذاب الجحيم الخ (غافر ۷) (اے اللہ!) ان لوگوں کو بخش دے جو تائب ہو گئے ہیں اور تیری راہ پر چل پڑے ہیں اور انہیں جہنم کے عذاب سے بچالے، الخ نیز مخلوق اپنے لئے جو چیز ناپسند کرتی ہو وہ اس تائب کے لئے بھی ناپسند کرے، چہارم یہ کہ مخلوق (لوگ) تائب کے لئے خیر خواہ ہوں جس طرح وہ اپنے لئے خیر خواہ ہوتے ہیں۔

۱۱۴۲۳- محمد بن حسین بن موسیٰ، نصر بن ابولھر، احمد بن سلیمان کفر سلانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم رحمہ اللہ فرماتے تھے، جو ہمارے اس مذہب میں داخل ہو وہ اپنے اندر موت کی چار چیزیں پیدا کرے، سفید موت، سیاہ موت، سرخ موت اور ہبز موت، سفید موت بھوک ہے، سیاہ موت لوگوں کی اذیتوں کو برداشت کرنا ہے، سرخ موت مخالفت نفس ہے اور ہبز موت کپڑوں پر پیوند لگانا ہے۔

حاتم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے سوائے پانچ چیزوں کے، جب مہمان حاضر ہو جائے اسے جلدی کھانا کھانا، میت کی تکبیر و تکفین، کنواری لڑکی کی شادی کرنا جب اس کے جوڑ کامل جائے، قرضہ ادا کرنا جب اس کی ادائیگی واجب ہو جائے اور جب کوئی گناہ کرے فوراً توبہ کرے۔ ان (پانچ چیزوں میں جلد بازی شیطان کی طرف سے نہیں ہے)۔

۱۱۳۲۴- محمد بن حسین، ابوعلی سعید بن احمد بلخی، احمد بلخی، محمد بن عبد اللہ، محمد بن لیث، حامد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے تھے، ہر قول کا ایک صدق ہوتا ہے اور ہر فعل کا ایک صبر ہوتا ہے اور ہر نیکی کا ایک ارادہ ہوتا ہے اور ہر ارادے کا ایک اثر ہوتا ہے۔ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل طاعت تین چیزیں ہیں خوف، رجاء، حسب اور اصل معصیت بھی تین چیزیں ہیں کبر، حرص اور حسد، حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: منافق دنیا سے جو کچھ بھی حاصل کرتا ہے اس کی بنیاد حرص پر ہوتی ہے شک سے رک جاتا ہے اور ریا کاری کے لئے خرچ کرتا ہے۔ جبکہ مومن دنیا سے جو کچھ لیتا ہے خوف سے لیتا ہے شدت کے ساتھ اسکو روکتا ہے اور خالص اللہ کے لئے خرچ کرتا ہے وہ بھی اس کی اطاعت ہے۔

۱۱۳۲۵- احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابو عاصم، ابوتراب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ سستی زہد کے خلاف مدد ہے۔

۱۱۳۲۶- احمد بن اسحاق، ابوبکر بن عاصم، ابوتراب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم اصم رحمہ اللہ نے فرمایا مومن پانچ چیزوں سے مغلوب نہیں ہوتا، اللہ عز و جل سے، قضاء سے، رزق سے، موت سے اور شیطان سے۔

۱۱۳۲۷- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن زکریا، ابوتراب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ: یہ مرتبہ شقیق بلخی رحمہ اللہ نے حاتم اصم رحمہ اللہ سے پوچھا، جب سے تم نے میری صحبت میں بیٹھنا شروع کیا ہے اس وقت سے تم نے مجھ سے کیا سیکھا ہے؟ حاتم رحمہ اللہ نے جواب دیا میں نے آپ سے چھ کلمات سیکھے ہیں اول میں نے لوگوں کو رزق کے معاملہ میں شک میں پڑتے دیکھا اور میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کر لیا ارشاد باری تعالیٰ ہے ”وَمَنْ ذَابِطُ الْاَرْضِ الْاَعْلٰی اللّٰہُ رَزَقَهَا“ (ہود ۶۵) زمین پر ہر ریگنے والے جانور کا رزق اللہ کا ذمہ پر ہے، میں نے یقین کر لیا کہ میں بھی ان ریگنے والے جانوروں میں سے ایک ہوں لہذا میں نے اپنے نفس کو اس چیز کے حصول میں مشغول نہیں رکھا جس کی کفالت اللہ تعالیٰ نے لے رکھی ہے۔ شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا: شاباش دوسرا کلمہ (بات) کیا ہے؟ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ہر آدمی کا کوئی نہ کوئی دوست دیکھا جسے وہ اپنا راز بتاتا ہے اور اس سے اپنے معاملہ کی شکایت کرتا ہے میں نے اپنے دوست پر نظر ڈالی پس معلوم ہوا ہر دوست ہر بھلائی موت سے قبل دوست ہے لہذا میں نے اسے اپنا دوست بنایا جو موت کے بعد بھی میرا دوست رہے، پس میں نے خیر و بھلائی کو پایا تا کہ تا حساب میرے ساتھ رہے اور میرے ساتھ مل صراط پار کرائے، مجھے اللہ کے سامنے روبرو کھڑا ہونے میں ثابت قدم رکھے، شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا تو درستی کو پہنچا تا و تیسرا کلمہ کونسا سیکھا؟ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے دیکھا ہر آدمی کا کوئی نہ کوئی دشمن ہے میں نے کہا میں دیکھوں میرا دشمن کون ہے؟ جو میری غیبت کرے وہ میرا دشمن نہیں ہے، جو مجھ سے کوئی چیز چھین کر جائے، وہ بھی میرا دشمن نہیں ہے لیکن میرا دشمن اگر کوئی ہے تو صرف وہ ہے جو مجھے اللہ کی اطاعت سے ہٹا کر اللہ کی معصیت میں مشغول کر دے، میں نے ایسا صرف ابلیس اور اس کے چچوں کو پایا لہذا میں نے ابلیس اور اس کے چچوں کو اپنا دشمن بنا لیا میں نے اپنی جنگ کی سمت ان کی طرف موڑ دی، میں نے اپنے تیر کمان کا نشان ابلیس کو بنالیا اور اسے میں اپنے قریب تک نہیں بھٹکنے دیتا، شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا بہت اچھا چوتھی بات کونسی ہے؟ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا! میں نے دیکھا: لوگوں کا کوئی نہ کوئی طالب ضرور ہے جو انکا ایک نہ ایک دن ضرور پیچھا کرتا ہے، میں نے ایسا صرف ملک الموت کو پایا۔ چنانچہ میں نے اپنے نفس کو اس کے لئے فارغ کر دیا حتیٰ کہ جب وہ آئے مناسب نہیں لگتا کہ میں اس سے ورے رک جاؤں بلکہ میں اس کے ساتھ چلتا ہوں، شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا بہت اچھا

بتلاؤ پانچواں کلمہ کونسا ہے؟ فرمایا میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ کسی سے محبت کرتے ہیں اور کسی سے بغض سو جس سے میں محبت کروں وہ مجھے کچھ عطا نہیں کر سکتا اور جس سے میں بغض رکھوں وہ مجھ سے کچھ چھین نہیں سکتا، میں نے کہا یہ سب چکر میرے پاس کہاں سے آ رہا ہے۔ چنانچہ میں نے دیکھا یہ سب چکر حسد سے وراثت میں ملے ہیں، پس میں نے اپنے دل سے حسد کو باہر پھینکا اور میں نے تمام لوگوں سے محبت کرنی شروع کر دی اور جو چیز میں اپنے لئے پسند نہیں کرتا ہوں وہ ان کے لئے بھی پسند نہیں کرتا ہوں، شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا شاباش اور چھٹی اچھی بات کونسی سیکھی؟ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ ان سب کا کوئی نہ کوئی گھر اور ٹھکانا ہوتا ہے میں نے اپنا ٹھکانا صرف قبر کو سمجھا پس ہر وہ خیر و بھلائی جس پر میری قدرت ہے اسے میں اپنے لئے آگے روانہ کر دیتا ہوں تاکہ اپنی قبر کو تعمیر کر سکوں، چونکہ قبر کا جب کوئی معمار نہیں ہوگا اس میں قیام کی استطاعت ناممکن ہے، شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا! ان چھ خصلتوں کو مضبوطی سے پکڑے رکھو بے شک تم اسکے علاوہ کسی اور علم کے محتاج نہیں ہو۔

۱۱۴۲۸- محمد بن احمد بن محمد، عباس بن احمد شاشی، ابو عقیل رصانی، ابو عبد اللہ خواص، (وہ حاتم رحمہ اللہ کے مریدین میں سے تھے) کہتے ہیں ایک مرتبہ میں ابو عبد الرحمن حاتم اصم رحمہ اللہ کے ہمراہ رے میں داخل ہوا، ہمارے ساتھ تین سو بیس (۳۲۰) آدمی بھی تھے ہم حج کے ارادے سے نکلے تھے، ہمارے ہمراہیوں نے اون کے کپڑے پہن رکھے تھے اوپر چادریں اوڑھ رکھی تھیں ان کے پاس کھانے پینے کو کچھ نہیں تھا، چنانچہ ہم رے میں ایک عابد زاہد بد حالوں سے محبت کرنے والے ایک تاجر آدمی کے پاس داخل ہوئے اس رات اس نے ہماری مہمان نوازی کی جب صبح ہوئی وہ تاجر حاتم رحمہ اللہ سے کہنے لگا اے ابو عبد الرحمن کیا آپ کو کوئی حاجت درپیش ہے؟ میں اس وقت ایک فقیہ کی عیادت کرنے جا رہا ہوں چونکہ وہ علیل ہے، حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا تمہارا فقیہ بیمار ہے اور فقیہ کی بیمار پرسی بڑی فضیلت کی بات ہے، اور فقیہ کی طرف ایک نظر دیکھنا عبادت ہے، میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں (بیمار فقیہ محمد بن مقاتل رے کے قاضی تھے) تاجر نے کہا۔ اے ابو عبد الرحمن، ہمارے ساتھ چلیے، چنانچہ وہ حضرات چلتے ہوئے فقیہ کے گھر تک پہنچ گئے، اچانک اس کی رہائش گاہ کا عظیم الشان خوبصورت گیٹ دیکھا، پس حاتم رحمہ اللہ فکر مند ہو کر رہ گئے، ایک عالم کے گھر کا گیٹ اور اس کی یہ حالت، پھر انھیں اندر جانے کی اجازت ملی اور وہ سب اندر داخل ہو گئے، کیا دیکھتے ہیں کہ اس فقیہ کا مکان روشنیوں سے جگمگا رہا ہے، طرح طرح کے ساز و سامان سے آراستہ ہے کھڑکیوں پر پردے لٹک رہے ہیں اور نوکر چاکروں کی ایک بھیڑی لگی ہوئی ہے، یہ سب کچھ دیکھ کر حاتم رحمہ اللہ متحکّر ہو گئے، پھر حاتم رحمہ اللہ اس مجلس میں داخل ہوئے جس میں وہ فقیہ تشریف فرما تھے، کیا دیکھتے ہیں کہ عالیشان بچھونے بچھے ہوئے ہیں اور ان پر وہ فقیہ لیٹے آرام کر رہے ہیں اور ایک غلام ان کے سر پر کھڑا ہوا ہے، وہ رازی تاجر بیٹھ گیا اور فقیہ سے سوالات کرنے لگا، حاتم رحمہ اللہ پاس کھڑے رہے، محمد بن مقاتل نے ان کی طرف بیٹھ جانے کا اشارہ کیا، فرمایا: میں نہیں بیٹھتا ہوں، ابن مقاتل رحمہ اللہ نے ان سے کہا: شاید آپ کو کوئی حاجت پیش آگئی ہو، حاتم رحمہ اللہ نے اثبات میں جواب دیا، کہا وہ کیا حاجت ہے؟ فرمایا: میں آپ سے ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں، کہا پوچھ لیجئے فرمایا جی ہاں آپ ذرا سیدھے ہو کر بیٹھئے تاکہ میں آپ سے سوال کر سکوں، چنانچہ ابن مقاتل نے اپنے غلاموں کو اشارہ کیا، انھوں نے سہارا دے کر انھیں سیدھا کر دیا۔ حاتم رحمہ اللہ ان سے کہنے لگے: آپ نے یہ علم کہاں سے لیا ہے؟ جواب دیا ثقہ لوگوں نے مجھے یہ علم بتلایا ہے فرمایا: انھوں نے کس سے حاصل کیا؟ جواب دیا رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ سے، فرمایا رسول اللہ ﷺ یہ علم کہاں سے لائے؟ جواب دیا جبریل علیہ السلام سے حاتم رحمہ اللہ فرمانے لگے جبریل علیہ السلام امین نے کس چیز کے بارے میں یہ علم اللہ تعالیٰ سے حاصل کر کے رسول اللہ ﷺ تک پہنچایا اور رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرامؓ تک پہنچایا اور انھوں نے ثقات تک پہنچایا؟ کیا آپ نے علم میں سنا ہے کہ جس آدمی کے گھر میں کوئی امیر ہو یا قوت و طاقت ہو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑے بڑے درجات پر فائز ہوگا؟ جواب دیا نہیں، فرمایا: آپ نے کیسے سن رکھا ہے کہ جو آدمی دنیا سے کنارہ کش ہو، آخرت میں رغبت رکھتا ہو،

مساکین سے محبت کرتا ہو اور اس نے اپنا مقصود اصلی صرف آخرت کو بنایا ہو کیا وہ اللہ تعالیٰ کے یہاں بڑے بڑے درجات و مراتب پر فائز نہیں ہوگا؟ آپ نے کس پر قناعت کی ہے؟ نبی ﷺ صحابہ کرام اور صالحین پر؟ یا فرعون و نمرود پر جس نے سب سے پہلے گتھ اور پختہ اینٹوں سے محلات تعمیر کئے؟ اے علماء سوء! تمہاری مثال کو جاہل دنیا کا طالب اور دنیا میں رغبت کرنے والا دیکھتا ہے اور پھر کہتا ہے: عالم کی جب یہ حالت ہے میں اس سے برا تو نہیں ہوں، چنانچہ حاتم اصم رحمہ اللہ ابن مقاتل کے پاس سے نکل کر چل پڑے، ابن مقاتل کے مرض میں اضافہ ہونے لگا، اہل رے کو جب ان کے باہمی مذاکرہ کی خبر پہنچی، انھوں نے حاتم رحمہ اللہ سے کہا: اے ابو عبد الرحمن قزوین! ایک طنافسی ہے جو دنیا داری میں اس سے بھی بڑھا ہوا ہے۔

چنانچہ حاتم رحمہ اللہ طنافسی سے ملنے قزوین کی طرف چل دیئے، جب اس کے پاس پہنچے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، میں عجی ہوں مجھے دین کی ابتدائی باتیں بتلائیے، نماز کی چابی کے متعلق بتائیے نیز مجھے بتائیے میں نماز کے لئے کیسے وضو کروں؟ طنافسی نے جواب دیا: بہت اچھا، پھر اس نے غلام کو آواز دے کر ایک برتن میں پانی منگوایا، چنانچہ ایک برتن میں اس کے پاس پانی لایا پھر طنافسی وضو کرنے بیٹھ گیا اور تین تین بار وضو کیا، پھر کہا اے آدمی! اس طرح وضو کیا کرو حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحمہ اللہ فرمائے آپ اسی جگہ تھوڑی دیر ٹھہرے تاکہ میں آپ کے سامنے وضو کروں تاکہ میرا وضو پختہ ہو جائے، چنانچہ طنافس اٹھ کھڑا ہوا اور حاتم رحمہ اللہ اس کی جگہ بیٹھ گئے اور تین تین مرتبہ اعضا، دھو کر وضو کیا حتیٰ کہ جب بازو دھونے لگے انھوں نے بازوؤں کو چار مرتبہ دھویا، دیکھ کر طنافسی کہنے لگا: اے آدمی تو نے اسراف کر دیا۔ حاتم رحمہ اللہ نے پوچھا: وہ کیسے؟ کہا تم نے بازوؤں کو چار مرتبہ دھو ڈالا ہے، حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: سبحان اللہ! میں نے پانی کے ایک چلو سے اسراف کر دیا اور آپ نے جو اتنی ساری دنیا جمع کر رکھی ہے کیا آپ نے اسراف نہیں کیا؟ طنافسی فوراً سمجھ گیا کہ یہ نجی میری اصلاح کرنا چاہتا ہے، اور مجھ سے کچھ سیکھنا نہیں چاہتا، چنانچہ طنافسی اپنے گھر میں داخل ہو گیا اور پھر چالیس دن تک لوگوں کی طرف گھر سے باہر نہیں نکلا، حاتم رحمہ اللہ نے محمد بن مقاتل اور طنافسی دونوں کے ساتھ ہونے والے مذاکرے کو رے اور قزوین کے تاجروں کی طرف لکھ بھیجا۔

چنانچہ جب حاتم رحمہ اللہ بغداد میں داخل ہوئے، اہل بغداد جوق در جوق ان کے پاس آ کر جمع ہو گئے، ان سے اہل بغداد کہنے لگے: اے ابو عبد الرحمن! آپ عجی آدمی ہیں آپ سے جو بھی بات کرے گا آپ اس کی بات کو کاٹ دیں گے، فرمایا: میرے پاس تین خصلتیں ہیں، جن کے ذریعے میں اپنے مد مقابل پر غلبہ پالیتا ہوں، وہ یہ کہ میں اپنے نفس کی حفاظت کرتا ہوں تاکہ میں اس پر جہالت کا صدقہ نہ کر دوں، مجھے فرحت حاصل ہوتی ہے، جب میرا مد مقابل درست رائے کو پہنچے اور جب غلطی کرتا ہے مجھے حزن و ملال ہوتا ہے امام احمد بن حنبل کو جب ان کی چیز پہنچی کہنے لگے: سبحان اللہ کتنا عقلمند آدمی ہے یہ ہمارے ساتھ چلو تاکہ ہم اس تک پہنچ جائیں۔ چنانچہ جب امام احمد بن حنبل اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ان کے پاس آئے کہنے لگے: اے ابو عبد الرحمن دنیا داری سے سلامتی کیسے ممکن ہے؟ فرمایا اے ابو عبد اللہ دنیا داری سے سلامتی اس وقت تک ناممکن ہے جب تک آدمی میں چار خصلتیں موجود نہ ہوں، امام رحمہ اللہ نے فرمایا وہ چار خصلتیں کون کونسی ہیں؟ فرمایا: لوگوں کی جہالت درگزر کرو، اپنی جہالت کو لوگوں سے روکے رکھو، اپنی اشیاء کو ان کے لئے مباح کر دو اور ان کی اشیاء سے مایوس ہو جاؤ، جب تمہارے اندر یہ خصلتیں موجود ہوں گی دنیا داری سے سلامتی میں رہو گے۔

پھر حاتم رحمہ اللہ مدینہ منورہ کی طرف عازم منفر ہو گئے چنانچہ اہل مدینہ نے حاتم رحمہ اللہ کا پر جوش استقبال کیا: فرمایا: اے لوگو! یہ کونسا شہر ہے؟ لوگوں نے جواب دیا یہ رسول اللہ ﷺ کا شہر ہے۔ فرمایا: یہاں کہاں ہے رسول اللہ ﷺ کا محل تاکہ میں اس میں جا کر دو رکعت نماز تو پڑھوں؟ لوگوں نے جواب دیا آپ ﷺ کا کوئی محل نہیں تھا انکا صرف جھونپڑی نما معمولی سا گھر تھا، فرمایا: آپ ﷺ کے صحابہ کرام کے محلات کہاں ہیں؟ جواب ملا: ان کے بھی محلات نہیں تھے بلکہ ان کے بھی جھونے جھونپڑی نما گھر تھے، حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا

AlHidayah - الهداية

حاتم بن یوسف اور بعض نے حاتم بن عنوان بن یوسف کا قول کیا ہے۔ حاتم ثنی بن یحییٰ محاربی کے آزاد کردہ غلام ہیں تصوف میں بہت اونچا مقام رکھتے تھے، روایت حدیث سے الگ رہے تب ہی ان کی مرویات قلیل ہیں۔

۱۱۳۳۰- ابو حسین محمد بن محمد بن احمد موزن، محمد بن حسین بن علی، محمد بن حسین، بن علویہ، یحییٰ بن حارث، حاتم بن عنوان اصم، سعید بن عبد اللہ الماحیانی، ابراہیم بن طھمان، مالک زھری، انس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: صلوٰۃ یحییٰ (چاشت کی نماز) پڑھا کرو چونکہ وہ نیک لوگوں کی نماز ہے اور جب تم اپنے گھر میں داخل ہوا کرو سلام کر لیا کرو اس سے تمہارے گھر کی بھلائی بڑھے گی۔

(۳۹۷) فضیل بن عیاض

(اولیائے کرام میں سے ایک بیابانوں اور جنگلوں سے قلعوں اور حوضوں کی طرف کوچ کرنے والے اور ہلاکتوں سے راحتوں کی طرف نقل مکانی کرنے والے ابو علی فضیل بن عیاض رحمہ اللہ بھی ہیں۔

کہا گیا ہے کہ سفر میں جلدی کرنا اور حضر میں برزباری تصوف ہے۔

۱۱۳۳۱- عبد اللہ محمد بن جعفر بن یوسف، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث کہتے ہیں: میں نے فضیل رحمہ اللہ سے بڑھ کر کسی عظیم انسان کو نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سینے میں موجود ہو جب وہ اللہ کا ذکر کرتے یا ان کے پاس اللہ کا ذکر کیا جاتا یا قرآن مجید سنتے شدید خوف و حزن کے اثرات ان کے چہرے پر ظاہر ہو جاتے۔ ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور اتنی کثرت سے روتے کہ حاضرین کو ان کی حالت پر رحم آ جاتا۔ ہمیشہ غمگین اور فکر مندی میں رہتے تھے میں نے کسی آدمی کو نہیں دیکھا جو فضیل بن عیاض کے کہ وہ اپنا علم اپنے مقصود، اپنی عطاء، اپنی قوت، بغض و محبت اور اس طرح کی دوسری بہت ساری خصلتوں میں اللہ کے علاوہ کسی امر کو چاہتا ہو۔

۱۱۳۳۲- عبد اللہ محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث کہتے ہیں جب ہم فضیل بن عیاض کے ساتھ کسی جنازہ میں شرکت کے لئے نکلتے تو مسلسل نصیحت کرتے اور روتے رہتے حتیٰ کہ یوں لگتا گویا کہ وہ اپنے ساتھیوں کو الوادع کر رہے ہو اور خود آخرت کو پسند کرنا چاہتے ہوں اسی اثناء میں قبرستان تک پہنچ جاتے وہاں بیٹھ جاتے انہیں دیکھ کر یوں لگتا گویا وہ بھی مردوں میں سے ایک ہیں، سنیں ہو کر بیٹھے رہتے اور اٹھنے تک روتے رہتے جب واپس لوٹتے یوں لگتے گویا کہ وہ آخرت سے دنیا میں ہمیں خبر دینے کے لئے واپس آ گئے۔

۱۱۳۳۳- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عمر بن بحر اسدی، احمد بن ابو حواری، محمد بن حاتم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر مجھے مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے اور پھر جنت میں داخل ہونے کے درمیان اور مجھے دوبارہ نہ اٹھائے جانے درمیان کا اختیار دیا جائے تو میں دوبارہ نہ اٹھائے جانے کو ترجیح دوں گا احمد کہتے ہیں میں نے محمد بن حاتم سے پوچھا کیا فضیل رحمہ اللہ ایسا حیا کی وجہ سے کر رہے تھے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں وہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ سے حیا محسوس کرنے کی وجہ سے کر رہے تھے۔

۱۱۳۳۴- ابو محمد بن حیان، یحییٰ داری، محمد بن علی بن حسن بن شقیق، ابو اسحق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا اگر مجھے اختیار دیا جائے کہ میں کتے کی طرح زندگی گزاروں اور کتے ہی کی طرح مروں اور قیامت کا دن نہ دیکھوں تو میں پسند کروں گا کہ کتے کی طرح زندگی گزاروں اور کتے کی طرح میری موت واقع ہو جائے تاکہ میں قیامت کے دن کو نہ دیکھوں۔

Marfat.com

کچھ سننے پائیں، پھر کہنے لگے! تیری ہلاکت ہو کیا تجھے یا نہیں ہے کیا تیرے دل میں موت کے لئے جگہ نہیں؟ کیا تو نہیں جانتا کہ کب تجھے اچک لیا جائے اور آخرت کی طرف تجھے پھینک دیا جائے پھر تو قبر کی تنگی اور اس کی وحشت میں پہنچ جائے کیا تو نے کبھی کسی قبر کو نہیں دیکھا؟ کیا تم نے لوگوں کو دفناتے ہوئے بھی نہیں دیکھا؟ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ لوگ مردے کو کس بے دردی سے قبر میں اتار رہے ہوتے ہیں اور اس پر منوں مٹی اور پتھر ڈال رہے ہوتے ہیں، تجھے زیبا نہیں دیتا کہ تو اپنے منہ سے بات بھی کرے۔ چنانچہ عمر بن خطابؓ لوگوں کو عمدہ کھانا کھلاتے تھے اور خود جیسا ملا کھالیا، لوگوں کو نرم لباس پہناتے اور خود کھر دراپہن لیتے، لوگوں کو ان کے حقوق عطا کرتے اور بڑھ چڑھ کر اضافے کے ساتھ عطا کرتے، ایک آدمی کو انھوں نے چار ہزار درہم عطا کیے بعد میں ایک ہزار مزید دیا ان سے کسی نے کہا آپ نے فلاں آدمی کو اتنے زیادہ درہم دیئے ہیں بھائی کو کیوں نہیں دیتے؟ فرمایا اسکے باپ نے بدر میں ثابت قدمی دکھائی تھی جبکہ میرے بھائی کے باپ نے بدر میں حصہ بھی نہیں لیا۔

۱۱۳۳۹- محمد بن علی، ابوسعید جندی، اسحق بن ابراہیم کہتے ہیں: میں نے فضیل رحمہ اللہ سے بڑھ کر کسی کو اپنے نفس پر خوفزدہ اور لوگوں کے لئے زیادہ امید والا کسی کو نہیں دیکھا۔ ان کی قرأت غمگین، دلچسپ آہستہ آہستہ اور آرام آرام سے ہوتی تھی یوں لگتا گویا وہ کسی انسان کو مخاطب کر رہے ہو جب کوئی ایسی آیت پڑھتے جس میں جنت کا ذکر ہوتا اس کو بار بار دہراتے اور اللہ سے جنت کا سوال کرتے رات کو اکثر بیٹھ کر نماز پڑھتے، اس لئے ان کے واسطے مسجد میں ایک چٹائی بچھادی جاتی نماز پڑھتے بڑھتے جب غیند کا غلبہ ہو جاتا چٹائی پر تھوڑی دیر کے لئے سو جاتے، پھر نماز پڑھنے کے لئے اٹھ جاتے پھر جب غیند کا غلبہ ہو جاتا پھر تھوڑی دیر کے لئے سو جاتے پھر نماز کے لئے اٹھ بیٹھتے اسی طرح صبح کر لیتے، ان کی عادت تھی کہ جب نیند آتی سو جاتے، کہا جاتا تھا کہ عبادت کی یہ کیفیت بہت شدت والی ہے۔ صحیح الحدیث، صدوق اللسان اور حدیث کے لئے شدید خوف و غم والے تھے، حدیث بیان کرنا ان پر بہت بھاری ہوتا تھا، بسا اوقات مجھ سے فرماتے تم مجھ سے درہم طلب کرو مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ تم مجھ سے احادیث طلب کرو، میں نے انھیں فرماتے سنا ہے کہ تم مجھ سے دینار مانگو ان کا دینا میرے لئے بہت آسان ہے بہ نسبت اس کے کہ تم مجھ سے حدیث طلب کرو، میں انھیں کہہ دیتا اگر آپ مجھے احادیث سنائیں گے اس میں میرے لئے ایسے فوائد ہیں جو اس سے پہلے میرے پاس نہیں آپ کے منہ سے حدیثیں سننا مجھے زیادہ محبوب ہے آپ کے درہم عطا کرنے سے، فرمایا: توفیقہ باز آدمی ہے بخدا! اگر میں اس بات پر عمل کر لیتا جو سلیمان بن مهران سے سنی تھی، وہ فرماتے تھے۔ جب تمھارے سامنے کھانا رکھا ہو جسے تو کھانا چاہتا ہے تو ایک لقمہ اٹھاتا ہے اسے اپنی پیٹھ پیچھے پھینک دیتا ہے اسی طرح تو جب بھی کوئی لقمہ اٹھاتا ہے اسے پیٹھ پیچھے پھینک دیتا ہے تو کب شکم سیر ہو سکتا ہے۔

۱۱۳۴۰- ابوعبید اسفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن ابراہیم، ابویعلیٰ موصلی، عبد الصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاضؓ فرماتے تھے مردوں کو اپنا وصی مت بناؤ چونکہ تم انھیں کیسے ملامت کرو گے جب وہ تمھاری وصیت ضائع کر دیں گے حالانکہ تو اپنی زندگی میں اس وصیت کو بار بار ضائع کر چکا ہے۔ اس کے بعد تو وحشت، تاریکی اور کیڑوں والے گھر کی طرف کوچ کر جائے گا، اس میں تیرے ملاقاتی مکر نکیر ہوں گے تیری قبر جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے، پھر فضیل رحمہ اللہ رونے لگے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں جہنم کی آگ سے اپنی پناہ میں رکھے۔

۱۱۳۴۱- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم، فیض بن اسحق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے کسی کو آنکھوں کو زیادہ ٹھنڈا کرنے والا نہیں پایا بہ نسبت اس آدمی کے جو شدت سے نرمی کی طرف نکل کر کے آیا ہو اور اچھے اور عمدہ ٹھکانے میں اتر ہو، جب وہ اپنی عزت و کرامت اور شرافت دیکھتا ہے فوراً پکار اٹھتا ہے! اگر تجھے علم ہوتا کہ میں تجھ سے بجز موت کے کچھ بھی نہیں مانگتا، قیامت کے دن تو نہیں دیکھے گا آنکھوں کو زیادہ ٹھنڈا کرنے والا بجز اس آدمی کے جو تنگی، سختی، بھوک اور پیاس سے ٹکلا

ہو اور پھر جنت میں ٹھہرا ہوسب سے کہا جائے، اپنے اچھے اعمال کی بدولت جنت میں داخل ہو جاؤ، تو قیامت کے دن پریشان حال کسی کو نہیں دیکھے گا۔ جزا اس آدمی کے جو راحت، وسعت، عیش و عشرت سے نکلا ہو اور پھر جہنم کی آگ میں ٹھہرا ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”ادخلوا ابواب جہنم خالدين فيها فبئس مثوى المتكبرين“ (زمر ۷۲) داخل ہو جاؤ جہنم کے دروازوں سے ہمیشہ اس میں رہو گے پس بہت برا ٹھکانہ ہے تکبر کرنے والوں کا۔

۱۱۴۳۲- محمد بن ابراہیم، مفضل بن محمد، اسحاق بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا: جب فضیل رحمہ اللہ وفات پائیں گے دنیا سے غم و خزن اٹھالیا جائے گا۔

۱۱۴۳۳- اپنے والد سے محمد بن جعفر، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مقولہ ہے کہ غائب کے لئے حاضر بن جاؤ اور حاضر کے لئے غائب مت بنو، گویا ان کا مطلب یہ تھا کہ جب تم کسی جماعت میں موجود ہو اپنی شخصیت کو پوشیدہ رکھو اور اپنے دل اور کانوں کو حاضر رکھو یہ مطلب ہے غائب کے لئے حاضر ہونے کا، اور حاضر کے لئے غائب مت بنو کا مطلب یہ ہے کہ تم مجالس میں محض جسمانی طور پر حاضری نہ دو کہ تمہارا دل کہیں اور بھٹک رہا ہو،

فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: لوگوں میں عام طور پر زہد پایا جاتا ہے کہ جب لوگوں کی مدح سرائی کو محبوب نہ رکھتا ہو پھر ان کی مذمت کی بھی پرواہ نہ کرتا ہو۔ ابراہیم کہتے ہیں میں نے فضیل رحمہ اللہ کو فرماتے سنا! اگر تم قدرت رکھتے ہو کہ تمہاری شہرت نہ ہو ایسا کر لو تمہارے اوپر کوئی بوجھ نہیں آئے گا اگر تمہاری مدح و ثناء نہ کی گئی جب تم اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل ستائش ہو اور لوگوں کے ہاں تم مذموم ہو تمہارے اوپر کوئی گناہ نہیں ہوگا فرماتے تھے..... جو چاہتا ہو کہ لوگوں میں اسکا تذکرہ ہو اسکا تذکرہ کبھی نہیں ہوگا اور جو اپنے تذکرے کو ناپسند سمجھے گا خود بخود اس کا ذکر لوگوں میں ہونے لگے گا۔

۱۱۴۳۴- عبد اللہ بن محمد و محمد بن ابراہیم، ابو یعلیٰ، عبد الصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: جس بندے سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کے غم میں اضافہ کر دیتے ہیں اور جب کسی بندے سے اللہ تعالیٰ بغض کرنا چاہتے ہیں اسے دنیا کی وسعتوں میں الجھا دیتے ہیں۔

۱۱۴۳۵- عبد اللہ بن محمد، ابو یعلیٰ، عبد الصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی بھی ایسا بندہ نہیں جسے دنیا کی کوئی چیز عطا کی جاتی ہے مگر یہ کہ اس کے بدلہ میں جنت میں اس کے درجات میں کمی کی جاتی ہے، اگر وہ بندہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت و شرافت والا کیوں نہ ہو۔

۱۱۴۳۶- عبد اللہ، ابو یعلیٰ، عبد الصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: رازداری میں اللہ تعالیٰ سے سچائی کے ساتھ معاملہ کرو چونکہ بلند مرتبہ وہی ہے جس کے درجات اللہ تعالیٰ بلند فرمائے، اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اپنا محبوب بنانا چاہتا ہے لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے۔

۱۱۴۳۷- محمد بن ابراہیم، مفضل بن محمد جندی، اسحاق بن ابراہیم طبری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: جو اللہ سے ڈرتا ہے اسے کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکتی اور جو غیر اللہ سے ڈرتا ہو اسے کوئی نفع نہیں پہنچا سکتا، ایک مرتبہ ان سے عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے پوچھا: اے ابو یعلیٰ! جس الجھاؤ میں ہم گرفتار ہیں اس سے خلاصی کیسے ممکن ہے؟ فرمایا: مجھے بتاؤ جو آدمی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے کیا اسے کسی کی معصیت ضرر پہنچائے گی؟ کہا: نہیں پہنچائے گی، فرمایا: کیا جو آدمی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے اسے کسی کی اطاعت نفع پہنچائے گی؟ کہا: نہیں، فرمایا: اگر تم خلاصی کا ارادہ رکھتے ہو پس یہی خلاصی ہے۔

۱۱۴۳۸- محمد بن ابراہیم، مفضل بن محمد جندی، اسحاق بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کی

عزت کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ مجھے جہنم میں داخل کر دے میں جہنم کی طرف چل پڑوں گا اور مجھے کچھ مایوسی نہیں ہوگی، اسحق کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے دوران حج فضیل رحمہ اللہ کے ساتھ میدان عرفات میں وقوف کیا۔ میں انھیں دعا کرتے دیکھ رہا تھا کہ انھوں نے اپنا دایاں ہاتھ رخسار پر رکھا اور سر کو سہارا دے کر ہلکی آواز میں شدید رورہے تھے وہ برابر اسی طرح روتے رہے حتیٰ کہ امام عرفات سے کوچ کرنے لگا۔ فضیل رحمہ اللہ نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر فرمایا: ہائے افسوس! اللہ تیری قسم اگر تو مجھے معاف کر دے تین بار یہی کلمات دہرائے۔

۱۱۴۴۹- محمد، فضیل، اسحق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: خوف امید سے افضل ہے بشرطیکہ جب تک آدمی صحیح ہو لیکن جب اس پر موت واقع ہو جائے اس وقت امید خوف سے افضل ہے، فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: جب آدمی حالت صحت میں نیکو کار ہو اس کی امید موت کے وقت بڑھ جاتی ہے اور اس کا گمان بھی اچھا ہو جاتا ہے، لیکن جب وہ حالت صحت میں بدکار ہو موت کے وقت اس کا گمان بھی بد ہو جاتا ہے اور اس کی امید بھی نہیں بڑھتی۔

۱۱۴۵۰- اپنے والد عبد اللہ سے، محمد بن احمد بن ابوتحی، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے، کہا گیا اے ابن آدم! دنیا کو ایسا گھر بناؤ جو تمھارے بوجھوں کو تمھارے تک پہنچائے اور اس میں اپنے پڑاؤ کو محض استراحت کے لئے رکھو وہ گھر تجھے دشمن سے بھاگنے والے کی طرح قید نہ کر دے، جو آدمی اپنے اہل کی طرف جلدی کرتا ہے وہ ڈراؤنے رستے میں کسی سلامتی والے کو نہیں پاتا اور نہ اپنے سنو میں کسی تبدیلی کرنے والے کو، اگر تو ایسا عمل کرنے سے عاجز آجائے پس وہ محض امید ہے، اور تو اس رستے کے چوروں میں سے ایک چور ہونے سے بچ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”یٰٰنہون عنہ ویناؤن عنہ وان یہلکون الا انفسہم وما یشعرون“ (انعام ۲۶) ترجمہ: یہ لوگ دوسروں کو بھی اس سے دور رکھتے ہیں اور خود بھی اس سے دور دور رہتے ہیں یہ اپنے ہی کو تباہ کر رہے ہیں اور انھیں کچھ خبر نہیں فرمایا: بے شک آنکھ کی بصارت جب تک دل سے نہ ہو گویا وہ بھولے سے دیکھ رہی ہے اور اندھے پن کی نشانی یہ ہے کہ جب تم ارادہ کرو کہ تم اس کے ذریعے اپنے نفس اور اپنے غیر کی معرفت حاصل کرو بے شک وہ ہلاکت سے نہیں رک پاتی، اور اسے رغبت میں نہیں لاتی پس یہ دل کا اندھا ہے اگرچہ آنکھوں سے اسے دکھائی دیتا ہو، اور جب عاقل اپنی عقل استعمال میں لاتا ہے اور اپنے معاملہ میں غور و فکر کرتا ہے اور جو کتاب اللہ میں تدبر کرتا ہے اس کی رغبت اطاعت میں بڑھ جاتی ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کا خوف لاحق ہو جاتا ہے۔ پس یہ صاحب بصیرت ہے اگرچہ آنکھوں سے اسے دکھائی نہ دیتا ہو۔ ابراہیم کہتے ہیں میں نے یہ فرمان ابن عیینہ کے جلیس سلامہ پر پیش کیا وہ کہنے لگے یہ عون بن عبد اللہ کا کلام ہے۔

۱۱۴۵۱- محمد بن جعفر بن یوسف، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے، اگر ساری کی ساری دنیا مجھے حلال طور پر پیش کی جائے اور اس پر آخرت میں مجھ سے حساب و کتاب بھی نہ لیا جائے میں پھر بھی اس سے نفرت کروں گا جس طرح تم مردار شنی سے نفرت کرتے ہو جب تم میں سے کوئی اس کے پاس سے گزرتا ہے اپنے کپڑے سمیٹتا ہے تاکہ گندگی نہ لگ جائے۔

۱۱۴۵۲- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین جذا، احمد بن ابراہیم دورق، علی بن حسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ کو خبر ملی کہ جریران کے پاس آنا چاہتا ہے۔ انھوں نے دروازے کو باہر سے مقفل کر دیا اتنے میں جریر آیا اور دروازے کو مقفل دیکھ کر واپس لوٹ گیا، علی بن حسن کہتے ہیں مجھے جب اس واقعہ کی خبر ملی میں ان کے پاس گیا اور میں نے ان سے کہا: میں جریر ہوں، فرمایا: تم میرے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو، میرے لئے ان کے کلام کے محاسن ظاہر ہوئے اور ان پر میں نے بھی اپنے کلام کے محاسن ظاہر کئے، انھوں نے میرے لئے ترمین سے کام لیا نہ میں نے۔

علی کہتے ہیں فضیل رحمہ اللہ سے زیادہ خوفزدہ اور مسلمانوں کے لئے ان سے بڑھ کر خیر خواہ کسی کو نہیں دیکھا، میں نے انھیں

خواب میں دیکھا کہ وہ ایک صندوق پر کھڑے مصاحف تقسیم کر رہے ہیں اور لوگ ان کے ارد گرد جمع ہیں ان میں سفیان بن عیینہ بھی موجود ہیں۔ اور ہارون الرشید امیر المؤمنین بھی ادھر موجود ہے، میں نے انھیں نہیں دیکھا کہ وہ کسی کو ودیعت کرتے ہوں پس وہ قدرت رکھتے ہیں کہ اس کو تمام وداع کریں وہ ظہر کے بعد جریر کے پاس آئے اور اسے وداع کیا ہے۔ فضیل رحمہ اللہ نے جریر سے فرمایا: میں تجھے اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں جب انھوں نے آیت کریمہ ان اللہ مع الذین اتقوا (بجملہ ۱۲۸) بے شک اللہ تعالیٰ متقین کے ساتھ ہے؟ پڑھنے لگے ان کے گلے کو اچھول لگا گیا، انھوں نے اپنا ہاتھ چھوڑ دیا اور آگے چل پڑے، میں نے انھیں فرماتے سنا ہے کہ ایک مرتبہ ہمیں کوفہ میں سخت بھوک لگ گئی علی ہمارے اوپر اپنے کھانے کا صدقہ کرتے رہے یہاں تک کہ انھیں بھی تنگی کے دن دیکھنے پڑے، فضیل رحمہ اللہ ایک آیت پڑھتے تھے اور وہ کوفہ میں لوگوں کو امامت کراتے تھے اور ان کی وجہ سے آیت کو آہستہ پڑھتے تھے۔

۱۱۴۵۳- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سلمہ بن عفار، شعیب بن حرب کہتے ہیں دوران حج میں بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا اچانک کسی آدمی نے پیچھے سے کپڑے پکڑ کر مجھے کھینچا، میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ فضیل بن عیاض تھے، فرمانے لگے: اگر اہل آسمان میرے اور آپ کے بارے میں سفارش کریں ہم اس کے اہل ہیں کہ ہمارے متعلق سفارش قبول نہ کی جائے، شعیب کہتے ہیں میں نے ایک سال سے فضیل رحمہ اللہ کو نہیں دیکھا تھا: انھوں نے مجھے کسر نفسی میں مبتلا کر دیا میں تمنا کرنے لگا کہ کاش میں نے انھیں نہ دیکھا ہوتا۔

۱۱۴۵۴- ابو محمد، احمد، محمد بن عیسیٰ وائشی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا مجھے کسی مقرب فرشتے پر رشک نہیں آتا اور نہ ہی کسی ایسے نبی مرسل پر جو آسمانی قیامت کی ہولناکیوں کا معاینہ کرے گا، مجھے صرف اس پر رشک آتا ہے جو کچھ بھی نہ ہو۔

۱۱۴۵۵- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، فیض بن اسحق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے فضیل رحمہ اللہ کو سنا، وہ فرما رہے تھے: دنیا دار اقامت نہیں، آدم علیہ السلام اس میں عقوبت کے لئے اتارے گئے کیا تم نہیں دیکھتے کہ انھیں کیسے کیسے حوادث سے دوچار ہونا پڑا چنانچہ انھیں کبھی بھوک میں رہنا پڑا۔ کبھی ننگے بدن رہنا پڑا اور کبھی کسی حاجت سے انھیں پالا پڑا جس طرح کہ شفیق ماں اپنے بچے کے ساتھ برتاؤ کرتی ہے کبھی اسے میٹھی چیز پلاتی ہے اور کبھی کڑوی چیز اسے پلا رہی ہوتی ہے، وہ سب کچھ بچے کی بہتری کے لئے کرتی ہے۔

فیض کہتے ہیں فضیل رحمہ اللہ نے مجھے کہا: تم نبیین وصدیقین کے ساتھ جنت میں رہنا چاہتے ہو اور تم مجھ میں نوح، ابراہیم اور محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کھڑے ہونا چاہتے ہو لیکن تم یہ سب کچھ اپنے کس عمل کے بدلے میں دیکھنا چاہتے ہو؟ تم نے کوئی خواہش اللہ عزوجل کے لئے ترک کی ہے، تم نے کوئی قریب شے کو اللہ کے واسطے اپنے سے دور کیا ہے اور کوئی بعید چیز کو اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے قریب کیا ہے؟

فیض کہتے ہیں میں نے فضیل رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے شیطان انسان کو اپنے جھانے میں پھنسائے بغیر نہیں رہتا حتیٰ کہ ہر قسم کا حیلہ کر گزرتا ہے اور اس سے ایسی چیز نکال لیتا ہے جس سے وہ اس کے عمل کی خبر لیتا ہے شاید وہ کثیر الطواف ہو، پس کہتا ہے آج رات میری وجہ سے طواف نہیں، یا روزہ دار ہو کہتا ہے سحری کس قدر پر مشقت ہے، یا پیاس کتنی سخت ہے، اگر تم طاقت رکھو تو محدث، متکلم اور قاری نہ بنو، اگر تم بلیغ ہو لوگ کہتے ہیں یہ کتنا بلیغ ہے اسکی بات کتنی اچھی ہے۔ اس کی آواز کیا خوب ہے، تجھے مدح سرائی عجب میں جتلا کر دیتی ہے حتیٰ کہ تو پھول جاتا ہے، اگر تو بلیغ نہیں لوگ کہیں گے اچھی طرح سے باتیں نہیں کر سکتا، اسکی آواز اچھی نہیں تو غم و حزن اور مشقت میں جتلا ہو جائے گا، پھر تو ریاکار ہو جائے گا لہذا جب تم کسی مجلس میں بیٹھو اور بات کرو تمہیں کسی کی مذمت کی کچھ پرواہ نہ ہو اور نہ

کسی کی ستائش کی طرف تمھاری سوچ ہو تو اس وقت تم بات کرو۔

۱۱۳۵۶- عبد اللہ بن محمد بن عثمان عثمانی واسطی، ولید بن ابان، محمد بن زبور کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے اس وقت تک تیرا دل سلامتی میں نہیں رہ سکتا جب تک تو ساری دنیا سے لا پروا نہ ہو جائے۔ ایک مرتبہ فضیل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا دنیا کی زہد اختیار کرنے کی کیا حقیقت ہے؟ فرمایا: قناعت زہد ہے اور قناعت بے نیازی ہے کسی نے ان سے پوچھا ورع (تقویٰ) کیا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے اجتناب ورع و تقویٰ ہے ان سے پوچھا گیا عبادت کیا ہے؟ فرمایا فرائض کی ادائیگی عبادت ہے۔ ان سے عبادت کے بارے میں پوچھا گیا عبادت کیا ہے؟ فرمایا فرائض کی ادائیگی عبادت ہے، ان سے تواضع کے بارے میں پوچھا گیا فرمایا تو حق کے لئے خضوع اختیار کرے فرمایا: ورع (تقویٰ) کا زیادہ تر تعارف زبان سے ہے چونکہ اظہار مافی الضمیر زبان سے ہوتا ہے جبکہ عمل زبان سے نہیں ہوتا۔ ایک موقع پر انھوں نے فرمایا: ساری کی ساری خیر و بھلائی ایک کوٹھڑی میں ذخیرہ کر دی گئی ہے اور اس کی چابی دنیا میں زہد اختیار کرنے کو قرار دی گئی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میری معرفت رکھنے والا جب میری نافرمانی کرتا ہے میں اس پر ایسے آدمی کو مسلط کر دیتا ہوں جسے میری کچھ معرفت حاصل نہیں ہوتی۔

۱۱۳۵۷- محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے فضیل رحمہ اللہ سے پوچھا تواضع کیا ہے؟ فرمایا: تواضع یہ ہے کہ تم حق کے لئے خضوع کرو اور اس کے لئے سر تسلیم خم کر دو اگر میں یہ جواب کسی بچے سے سنتا میں اس کا بوسہ لے لیتا اور میں یہ بات کسی جاہل سے سنتا میں اس کا بھی بوسہ لے لیتا، میں نے ان سے پوچھا مصیبت پر صبر کرنا کیا ہے؟ فرمایا: کہ تم مصیبت پر رواں نہ کرو۔

۱۱۳۵۸- محمد بن ابراہیم، ابو یعلیٰ، عبد الصمد بن یزید بغدادی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے اگر میں حجاب الدعا ہوتا میں دعا صرف امام وقت کے بارے میں کرتا: ان سے کہا گیا: اے ابو علی یہ کیسے؟ فرمایا: چونکہ جب میں دعا اپنے بارے میں کروں گا مجھ سے تجاوز کر کے دوسروں تک اس کا اثر نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن جب میں دعا امام وقت (بادشاہ خلیفہ) کے بارے میں کروں گا تو اس سے امام کی اصلاح ہوگی اور امام کی اصلاح و درستی پورے عالم کی درستی ہے، کہا گیا یہ کیسے اے ابو علی؟ ہمیں اس کا مطلب بھلاؤ، فرمایا: چونکہ جب لوگ امام کے ظلم و ستم سے بے خوف ہوں گے کھنڈرات کو تعمیر کریں گے اور زمین میں اتر بیس گے، رہی بات لوگوں کی سو امام لوگوں کو جاہل سمجھتا ہے اور کہتا ہے انھیں معیشت کے لالچ نے مشغول کر رکھا ہے، اور انھیں تعلیم قرآن اور دیگر امور شرعیہ سے طلب معیشت نے پھیر دیا ہے پس انھیں پچاس پچاس کے لگ بھگ ایک گھر میں ٹھونس دیتا ہے، آدمی سے کہتا ہے: تیرے لئے وہ بچہ ہے جو تیرے لئے بہتر ہو اور ان لوگوں کا علم ان کا اپنا معاملہ ہے، اور دیکھو اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کو تمھارے اندر سے نکالا ہے اور وہ زمین کو پاس کرتا ہے، پس یوں لوگوں اور علاقوں کی درستی ہوتی جائے گی، سن کر ابن مبارک رحمہ اللہ نے فضیل رحمہ اللہ کی پیشانی کا بوسہ لیا اور کہنے لگے: اے بھلائی کی تعلیم دینے والے! یہ بات آپ کے علاوہ کوئی اچھی طرح نہیں جانتا۔

۱۱۳۵۹- محمد بن ابراہیم، ابو یعلیٰ، عبد الصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ عالم دو طرح کے ہیں، عالم دنیا اور عالم آخرت، عالم دنیا کا علم دنیا میں پھیلا ہوتا ہے، اور عالم آخرت کا علم پوشیدہ و مخفی ہوتا ہے، پس تم عالم دنیا کی اتباع کرو اور عالم آخرت سے گریز کرو اور تمہیں وہ اپنے نشتے سے نہ روک پائے گا پھر انھوں نے آیت کریمہ تلاوت کی۔

وان کثیراً من الاحبار والرهبان لیساکلون اموال الناس بالباطل (توبہ) بے شک بہت سارے علماء اور عبادت گزار بندے لوگوں کے اموال باطل طریقے سے کھا رہے ہیں۔

اسکی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: احبار سے مراد علماء اور رہبان سے مراد عبادت گزار بندے ہیں۔ اکثر تمھارے علماء قیصر و کسریٰ کی ہیئت

میں رنگے ہوئے ہیں اور محمد ﷺ کے طریقہ سے ہٹے ہوئے ہیں چونکہ محمد ﷺ نے اینٹ پر اینٹ نہیں رکھی۔

فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے علماء کثیر ہیں اور حکماء قلیل، سو علم سے اصل مراد ہی حکمت ہے اور جسے حکمت دی گئی گویا اسے خیر کثیر مل گئی، فرمایا: اگر ہمارے علماء کے پاس صبر ہوتا پھر ان بادشاہوں کے دروازوں پر بھی نہ بھٹکتے۔ عبدالصمد کہتے ہیں میں نے فضیل رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: ان سے کسی آدمی نے کہا علماء انبیاء کے وارث ہیں فرمایا بلکہ حکماء انبیاء کے وارث ہیں۔ ایک آدمی کہنے لگا علماء کثیر تعداد میں ہیں فرمایا حکماء قلیل تعداد میں ہیں، فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے حامل قرآن اسلام کا علمبردار ہوتا ہے اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ لغو میں مشغول ہونے والے کے ساتھ وہ بھی مشغول رہے، لہو و لعب میں مشغول رہنے والے کے ساتھ وہ بھی مشغول رہے، حامل قرآن کے لئے مناسب ہے کہ وہ مخلوق کے سامنے اپنی حاجات پیش نہ کرنے، اور نہ ہی ان کے علاوہ خلفاء کے سامنے بلکہ مناسب ہے کہ مخلوق کی حوائج کا وہ مرجع و مرکز ہو۔

۱۱۳۶۰- ابو احمد محمد بن احمد غطرنقی، محمد بن شاذان، احمد بن محمد بن غالب، ہناد بن سری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: جب رات کی تاریکی اچھی طرح چھا جاتی ہے اللہ جل جلالہ آواز لگاتے ہیں مجھ سے بڑا جود و سخا والا کوئی نہیں پھر بھی مخلوق میری نافرمانیوں میں لگی ہوئی ہے حالانکہ میں انھیں دیکھ رہا ہوں، میں انھیں پچھونوں پر نرم نیند سلاتا ہوں گویا انھوں نے میری کبھی نافرمانی کی ہی نہ ہو، میں ان کی حفاظت کا ذمہ دار ہوں گویا انھوں نے کوئی گناہ ہی نہ کیا ہو، پھر بھی میری جود و سخا کا فضل و کرم نافرمانوں پر ہوتا ہی رہتا ہے، میں بد اعمال کو اپنے فضل و کرم سے نوازتا ہوں، کون ہے جس نے مجھے پکارا ہوا دوس میں نے اس کی پکار کا جواب نہ دیا ہو؟ کون ہے جس نے مجھ سے سوال کیا ہو اور میں نے اسے عطا نہ کیا ہو؟ یا پھر کون ہے وہ جس نے میرے دروازے پر ڈیرے ڈالے ہوں اور میں نے اسے محروم نہ لٹایا ہو، میں خود بھی فضل و کرم والا ہوں اور میرا کام بھی دوسروں پر فضل و کرم کرنا ہے، میں سراپا جود و سخا ہوں اور جو دوسرا میرا کام ہے، میں سراپا بخشش ہوں اور بخشش کرتا ہوں، میرے فضل و کرم سے ہے کہ میں گناہ گار کو گناہ کرنے کے بعد معاف کرتا ہوں، میرے کرم میں سے ہے کہ میں تائب کو عطا کرتا ہوں، گویا اس نے میری نافرمانی کی ہی نہ ہو، پس مجھ سے مخلوق کہاں بھاگی جارہی ہے؟ اور میرے دربار سے مخلوقات کس طرح الگ ہونا چاہتی ہے؟

۱۱۳۶۱- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابو جعفر انصاری، محمد بن عبدالمؤمن خواص، محمد بن خنذر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: جب رات کی تاریکی اچھی طرح چھا جاتی ہے اللہ عز و جل عرش معلیٰ سے آواز لگاتے ہیں ارشاد ہوتا ہے، میں سراپا جود و سخا ہوں اور مجھ جیسا کون ہے، میں مخلوقات پر سخاوت کے دریا بہا دیتا ہوں حالانکہ مخلوق میری نافرمانی میں مستغرق ہوتے ہیں۔ میں انھیں رزق عطا کرتا ہوں اور انھیں نرم نرم پچھوتوں پر میٹھی نیند سلاتا ہوں۔ گویا انھوں نے میری نافرمانی کی ہی نہ ہو، ان کی حفاظت کی ذمہ داری لیتا ہوں، جیسا کہ انھوں نے میری نافرمانی کی ہی نہ ہو، میں جود و سخا والا ہوں مجھ جیسا کون ہے، میں عاصیوں پر بھی سخاوت کرتا ہوں تاکہ ان کے دلوں کی دنیا بدل جائے وہ توبہ کر لیں اور میں ان کی مغفرت کر لوں، اے میری رحمت سے ناامید! ہلاکت ہے تمھاری: ہر رات اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرتے ہیں۔

۱۱۳۶۲- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورق، سلمہ بن غفار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے فضیل رحمہ اللہ سے شکایت کی، فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور مدد بر کی تلاش میں ہو؟ سلمہ کہتے ہیں فضیل رحمہ اللہ بسا اوقات اپنے اہل و عیال پر نظر ڈالتے پھر کہتے ان مردوں کے چہروں کی طرف دیکھو، ان سے کہتے! جو کچھ تم میرے مرنے کے بعد کرنا چاہتے ہو وہ کچھ ابھی کر لو۔ ایک مرتبہ ان کا بھتیجا ان کے پاس آیا فضیل رحمہ اللہ نے اس کے لئے حلوہ بنایا جب کھانے کے لئے اس کے سامنے رکھا تو خود الگ بیٹھ گئے بھتیجا کہنے لگا اے چچا جان! تشریف لائیں میرے ساتھ تناول فرمائیں، جواب میں فرمایا: اے بھتیجے! جس

عورت کا بیٹا مر جائے وہ کھانے کا ذائقہ نہیں پاتی۔

۱۱۴۶۳- ابو محمد بن حیان، اسماعیل بن موسیٰ حاسب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حلف بن ولید کہتے تھے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے فضیل رحمہ اللہ سے کسی حاجت کے بارے میں شکایت کی، آپ رحمہ اللہ نے اسے فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور مدد کو ڈھونڈنا چاہتے ہو؟

۱۱۴۶۴- عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین بن ابراہیم، فیض بن اسحاق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ کوئی بندہ ایمان کی حقیقت کو اس وقت تک نہیں پاسکتا جب تک وہ بلا، کو نعمت اور آسائش کو مصیبت نہ شمار کرتا ہو حتیٰ کہ وہ دنیا کے کھانے سے لاپرواہ نہ ہو۔ نیز وہ اپنی موج سرائی نہ چاہتا ہو۔

۱۱۴۶۵- عبد اللہ، احمد، حسین بن فریاد مروزی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: تمہارے دلوں پر حرام ہے کہ تم دنیا میں زہد اختیار کرنے کے بغیر ہی ایمان کی خلاوت پالو۔

۱۱۴۶۶- عبد اللہ، احمد، فیض بن اسحاق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تجھے ریاکار کہا جائے تو غضبناک ہو جاتا ہے، تجھے گراں گزرتا ہے اور تو شکوے کرنے لگتا ہے اس نے مجھے ریاکار کہا، کیا بعید تیری دنیا کی محبت کی وجہ سے تو واقعہً ریاکار ہو اور تو دنیا کے لئے تصنع اور بناوٹ کر رہا ہو، انھوں نے مجھے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور مت ریاکار بنو درآں حالیکہ تمہیں شعور تک بھی نہ ہو، تو بناوٹ اور تصنع سے کام مت لے کہ لوگ تجھے نیک صالح کہیں تیرا اکرام کریں اور تیری ضروریات کو پورا کریں، تجھے لوگ صرف تعلق مع اللہ کی بنا پر پہچانتے ہیں، اگر تجھ میں یہ چیز مفقود ہوگی تو ان کے سامنے خفیف ہوگا جس طرح لوگوں کے نزدیک فاسق بے قدر ہوتا ہے کہ لوگ اس کی عزت و اکرام نہیں کرتے، اسکی حوائج پوری نہیں کرتے اور مجلس میں اس کو جگہ بھی نہیں دیتے۔

۱۱۴۶۷- عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، حسین بن زیاد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: اگر میں قسم اٹھاؤں کہ میں ریاکار ہوں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں قسم اٹھاؤں کہ میں ریاکار نہیں ہوں، فرمایا: اگر میں کسی آدمی کو دیکھوں کہ اس کے آس پاس لوگوں کی بھیڑ لگی ہوئی ہے میں اسے پاگل کہوں گا، جس آدمی کے آس پاس لوگ جمع ہوں کیا وہ پسند نہیں کرتا کہ وہ لوگوں تک اپنی بات پہنچائے، میں نے فضیل رحمہ اللہ کو اکثر فرماتے سنا ہے، اپنی زبان کی حفاظت کرو اپنے احوال کو زیر غور لاؤ اپنے زمانے کو پہچانو اور اپنے ٹھکانے کو مخفی رکھو۔

حسین بن زیاد کہتے ہیں ایک دن میں فضیل رحمہ اللہ کے پاس گیا فرمایا: کیا بعید کہ تم اس مسجد حرام میں اپنے سے برے کو دیکھو اگر تجھے اس برے آدمی کی شکل میں دیکھا گیا تحقیق تو بہت بڑی آزمائش میں مبتلا ہو گیا۔

۱۱۴۶۸- عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، فیض بن اسحاق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: جب میں دروازے کے حلقے کی آواز سنتا ہوں میں اسے ناپسند سمجھتا ہوں خواہ دروازہ قریب ہو یا بعید، بخدا! میں پسند کرتا ہوں کہ وہ لوگوں میں اڑے میں آؤں اور کوئی تذکرہ نہ سنوں، اور نہ ہی میرا تذکرہ سنا جائے، میں اصحاب حدیث کی آواز سنتا ہوں ان سے ڈر کی وجہ سے مجھے پیشاب آ جاتا ہے۔

۱۱۴۶۹- عبد اللہ، احمد، احمد بن حسین بن زیاد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ محدثین سے فرما رہے تھے: تم مجھ سے کسی چیز کی ناپسندی کا اظہار کیوں نہیں کرتے جس کے بارے میں تمہیں علم ہو کہ میں اسے ناپسند کرتا ہوں؟ اگر میں تمہارا غلام ہوتا میں تمہیں ناپسند کرتا کہ میں تمہارے رحم و کرم پر ہوتا، اگر مجھے علم ہوتا کہ جب میں تمہاری طرف اپنی چادر پھینک دوں تم میرے قریب سے دور چلے جاؤ گے، بخدا میں تمہاری طرف اپنی چادر پھینک دیتا۔

۱۱۴۷۰- عبد اللہ، احمد، احمد محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ غبطہ (رشک) ایمان کا حصہ ہے اور حسد نفاق کا، مومن غبطہ کرتا ہے نہ کہ حسد، جبکہ منافق حسد کرتا ہے نہ کہ غبطہ، مومن ستر کرتا ہے، وعظ کرتا ہے اور خیر خواہ ہوتا ہے، جبکہ فاجر جو حُکِ عزت کا درپے ہوتا ہے دوسروں کو عار دلاتا ہے اور راز فاش کرتا رہتا ہے۔

ابراہیم کہتے ہیں فضیل رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ انبیاء، اصفیاء، اخیار اور پاکیزہ لوگوں کے اخلاف میں سے تین چیزیں ہیں بردباری، عقلمندی اور قیام اللیل، فضیل رحمہ اللہ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے فرما رہے تھے: ہلاکت ہو تمہارے لئے اگر تمہاری معافی نہ ہو جب تمہیں گمان ہو کہ تم اللہ کی معرفت رکھتے ہو، حالانکہ غیر اللہ کے لئے تمہارا عمل ہو، فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے والا اپنے رب کے بارے میں غلطوہم نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ کے خذلان کا خوف نہیں رکھتا اور نہ اسے اللہ سے کوئی شکوہ ہوتا ہے۔

ابراہیم کہتے ہیں میں نے انہیں آیت کریمہ ”لِیَبْلُوْکُمْ اَیْنَکُمْ اَحْسَنَ عَمَلًا“ تاکہ اللہ تعالیٰ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے اعمال کرنے والا ہے، کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: یعنی خالص ترین عمل اور دوستی والا، چونکہ جب عمل خالص ہو اور درست نہ ہو قبول نہیں ہوتا، اور جب کوئی عمل درستی والا ہو اور خالص نہ ہو خلوص کے بغیر قبول نہیں ہوتا، خالص عمل وہ ہے جو محض اللہ کے لئے ہو اور درست عمل وہ ہے جو سنت کے مطابق ہو۔

ابراہیم کہتے ہیں میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا لوگوں کی وجہ سے کسی عمل کو ترک کرنا یا کاری ہے اور لوگوں کی وجہ سے کسی عمل کو کرنا شرک ہے فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: جسے پانچ چیزوں سے بچالیا گیا وہ دنیا اور آخرت کے ثمر سے محفوظ ہو گیا وہ یہ ہیں عجب (اپنے نفس پر اترا نا)، ریا کاری، تکبر، دوسروں کو حقیر سمجھنا اور خواہش نفس۔

۱۱۴۷۱- محمد بن علی، مفضل بن محمد جندی، اسحاق بن ابراہیم طبری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: جب تم قیام لیل اور صیام نہار پر قدرت نہ رکھتے ہو تو سمجھ لو کہ تم محروم بیڑیاں ڈالے ہوئے ہو اور تجھے تیری خطاؤں نے بیڑیاں ڈال رکھی ہیں۔

۱۱۴۷۲- احمد بن یعقوب بن مھر جان، وابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ مروزی، خالد بن خداش کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے مجھ سے پوچھا: تم کس قبیلے سے ہو؟ میں نے جواب دیا میں مھلسی ہوں، فرمایا: اگر تم صالح آدمی ہو تو پھر تم شریف ہو اور اگر تم برے آدمی ہو پھر تم بہت گھٹیا ہو پھر فرمایا کہ مجھے منصور نے حدیث سنائی کہ مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا: مومن جب مرتا ہے تو زمین چالیس دن تک اس پر روتی رہتی ہے۔

۱۱۴۷۳- محمد بن احمد بن احمد بن اسحاق، محمد بن عبید بن عامر، یحییٰ بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تم کسی کے ساتھ مل جل کر بیٹھنا چاہو تو اچھے اخلاق والے کے ساتھ مل بیٹھو چونکہ وہ تمہیں صرف خیر و بھلائی کی دعوت دے گا اور بد خلق کے ساتھ نہ بیٹھو چونکہ وہ تمہیں شر و برائی کی دعوت دے گا۔ نیز اس کے ساتھ بیٹھنے والا مشقت میں رہتا ہے جبکہ اچھے اخلاق والے کے ساتھ بیٹھنے والا راحت و آرام میں ہوتا ہے۔

۱۱۴۷۴- محمد بن علی، ابو یعلیٰ موصلی، عبد الصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: میں حالت رضا میں کسی آدمی کو بھائی نہیں بناتا بلکہ میں اسے حلیف غضب میں بھائی بناتا ہوں۔

۱۱۴۷۵- احمد بن جعفر بن سلم، عبد الباقی، نصر بن سلمہ شاذان، موئل بن اسماعیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے جب میں اصحاب اہل بیت کے کسی آدمی کی طرف دیکھتا ہوں مجھے یوں لگتا ہے گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کسی آدمی کی طرف دیکھ رہا ہوں۔

۱۱۳۷- محمد بن علی بن حمیش، احمد بن محمد برانی، بشر بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں بیمار ہونے کی خواہش رکھتا ہوں لیکن اس شرط پر کہ میری عیادت کرنے لوگ نہ آئیں۔

۱۱۳۷۸- عبد اللہ بن محمد و محمد بن ابراہیم، ابو یعلیٰ، عبد الصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے جب سے غیبت کا دنیا میں ظہور ہوا اللہ کے واسطے بھائی چارہ ختم ہو گیا۔ اس زمانے میں تمھاری مثال اس چیز جیسی ہے جسے سونے چاندی کے ساتھ مزین کیا گیا ہو اس کے اندر لکڑی ہو اور باہر حسن و خوبی۔

۱۱۳۷۹- محمد بن ابراہیم، احمد بن علی بن ثنی، عبد الصمد بن یزید مرویہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: مومن گناہ کر کے فوراً اللہ کی طرف بھاگنا چاہتا ہے، وہ صبح شام غمگین رہتا ہے۔

فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: تیرے دشمن کی نیکیاں (جو تیرے زمرے میں آتی ہیں) تیرے دوست کی نیکیوں کی نسبت اکثریت میں ہوتی ہیں۔ فضیل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا وہ کیسے؟ جواب دیا: تیرا تذکرہ جب تیرے دوست کے سامنے کیا جاتا ہے وہ تیرے لئے عافیت کی دعا کرتا ہے اور تیرا ذکر جب تیرے دشمن کے سامنے کیا جاتا ہے وہ دن رات تیری غیبت میں لگا رہتا ہے، مسکین آدمی اپنی نیکیاں تجھے دیتا ہے تو راضی نہ ہو جب اس کا ذکر تیرے سامنے کیا جائے تو کہہ دیتا اے اللہ! اسے ہلاک کر دے ایسا نہ کر بلکہ اس کے لئے اللہ سے دعا مانگ کہ اے میرے اللہ! اسکی اصلاح فرما دے اے اللہ! اس پر رجوع فرما اللہ تعالیٰ تجھے تیری بہتری کی دعا کا تجھے اجر عطا فرمائے گا، چونکہ جو آدمی کسی کے لئے ہلاکت کی دعا کرتا ہے وہ شیطان کو اپنا سوال دیتا ہے چونکہ شیطان مخلوق کی ہلاکت کے لئے ہمہ وقت بے چین رہتا ہے، فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے، اللہ تعالیٰ سے راضی رہنے کا درجہ حقیقت میں مقربین کا درجہ ہے۔ چنانچہ مقربین اور اللہ تعالیٰ کے درمیان روح و ریحان کا فرق ہے۔

۱۱۳۸۰- ابراہیم بن عبد اللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق ثقفی، حسن بن محمد بن صباح، محمد بن یزید بن حمیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی کہنے لگا، میں ایک دن فضیل رحمہ اللہ کے پاس سے گزرا میں نے ان سے کہا: مجھے وصیت کیجئے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع پہنچائے، فرمایا: اے اللہ کے بندے! اپنے بھکانے کو کو مخفی رکھو تمھیں کوئی پہچانے ہی نہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمھارے عمل کے بدلہ میں تمھارا اکرام کیا جائے، اپنی زبان کو محفوظ رکھ، اپنے گناہوں سے استغفار کر نیز جیسا کہ تجھے حکم دیا گیا ہے اس کے مطابق اپنے لئے اور مومن مردوں اور عورتوں کے لئے استغفار کرو۔

۱۱۳۸۱- ابو محمد بن حیان، ابو یحییٰ رازی، محمد بن علی، ابراہیم بن شحاس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی فضیل رحمہ اللہ سے کہنے لگا: مجھے کچھ وصیت کیجئے فرمایا: اپنے مکان کو مخفی رکھو شہرت کے طالب مت بنو تا کہ تمھارے عمل کے ذریعے تمھارا اکرام نہ کیا جائے، اپنی زبان کو بجز بھلائی کی بات کرنے کے بند رکھو، اپنے دل کی خبر لیا کرو تا کہ قسامت کا شکار نہ ہو جائے، تمھیں کیا پتا گناہگار کی قسامت قلب کیا ہے۔

۱۱۳۸۲- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، ابو نصر، اسماعیل بن عبد اللہ عجل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو جعفر محمد بن عبد اللہ حذاء کہتے ہیں ہم ایک مرتبہ دوران حج فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کے انتظار میں مسجد حرم کے دروازے پر کھڑے ہو گئے۔ ہم اس وقت نوجوان تھے اور ہم نے اون کے کپڑے پہن رکھے تھے، اسی دوران وہ ہماری طرف تشریف لائے۔ جب انھوں نے ہمیں دیکھا فرمانے لگے: مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں نے تمھیں نہ دیکھا ہوتا اور تم نے مجھے نہ دیکھا ہوتا مجھے بتاؤ میں تم سے سلامتی میں رہوں یا اس طور کہ میں تمھارے لئے ڈھال بن جاؤں یا اس طور کہ میں تمھیں دیکھوں اور تم آپس میں مجھے ایک دوسرے کو دکھلا رہے ہو۔ اگر میں دس مرتبہ قسم

اٹھاؤں کہ میں ریاکار ہوں اور دھوکہ دینے والا ہوں مجھے پسند ہے اس سے کہ میں ایک مرتبہ قسم کھاؤں کہ میں ایسا نہیں ہوں۔

۱۱۳۸۳- ابراہیم بن عبد اللہ بن محمد بن اسحاق، عباس بن ابی طالب، علی بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ محدثین سے فرما رہے تھے میں رات کو تمہارا ذکر کرتا ہوں میری آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی بہہ جاتی ہے۔

۱۱۳۸۴- اپنے والد عبد اللہ سے، محمد بن احمد بن ابویحییٰ، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ مومن باتیں کم کرتا ہے اور عمل زیادہ کرتا ہے جبکہ منافق باتیں زیادہ کرتا ہے اور عمل کم، مومن کا کلام حکمتوں سے لبریز ہوتا ہے اس کی خاموشی فکر متدی ہے، اس کی نظر عبرت ہے اور اس کا عمل نیکی ہے، جب تم ان کی حفاظت پر ہو گے تم برابر عبادت کے حکم میں رہو گے۔

۱۱۳۸۵- ابو نعیم اصفہانی، اپنے والد عبد اللہ سے، محمد اسماعیل، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: آدمی کے ان بادشاہوں کے قریب ہونے سے بہتر ہے کہ وہ مردہ بد بودار چیز کے قریب ہو، وہ آدمی جو ان بادشاہوں کے ساتھ اختلاط نہ رکھتا ہو اور وہ صرف فرض نمازیں ہی پڑھتا ہو اس کے علاوہ کچھ نہ کرتا ہو، وہ ہمارے نزدیک اس آدمی سے افضل ہے جو راتوں کو بیدار رہے دن کو روزے رکھے حج و عمرہ کرے، جہاد فی سبیل اللہ اور پھر بادشاہوں کے ساتھ مل بیٹھے بھی۔

۱۱۳۸۶- ابو نعیم اصفہانی اپنے والد عبد اللہ سے، محمد اسماعیل، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: آدمی کسی فقیح عمل کے ذریعے دنیا طلب کرے بہتر ہے اس آدمی سے جو ایسے اچھے عمل کے ذریعے دنیا طلب کرے جن سے فی الواقع آخرت طلب کی جاتی ہے۔

۱۱۳۸۷- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی، فیض ابن اسحاق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن فرماتے تھے، زمین میں ترک شہوت سے بڑھ کر کوئی چیز زیادہ سخت نہیں۔

۱۱۳۸۸- ابو محمد بن حیان، حسین، بکر بن عبد اللہ فرماتے تھے آدمی اپنے پیٹ کا بندہ ہے اپنی خواہش نفس کا بندہ ہے، تھوڑی مقدار پر قناعت نہیں کرتا اور کثیر مقدار سے شکم سیر نہیں ہوتا جو اس کی مدح سراہی نہیں کرتا اور جس پر وہ قدرت نہیں رکھتا، بکر کہتے ہیں میں نے فضیل رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: تم بادشاہوں کے لئے اون کے کپڑے پہن کر بن سنور کر جاتے ہو جبکہ وہ تمہیں دیکھنا گوارہ نہیں کرتے حسن صورت کے ساتھ ان کے سامنے قرآن مجید پڑھتے ہو جبکہ وہ تمہیں سراٹھا کر نہیں دیکھتے۔ تم ان کے سامنے بن سنور کر مختلف انداز کے ساتھ جاتے ہو۔ تمہارا یہ سب کچھ دنیا کی محبت کے لئے ہے۔

۱۱۳۸۹- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، فیض بن اسحاق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: آج کے دن سے پہلے میں عطا کرنے والے پر خوش ہوتا تھا اور آج میں خوش نہیں ہوتا ہوں، چونکہ جو طلب کرتا ہے وہ جھوٹا نہیں ہوتا اور اگر تجھے خبر پہنچے کہ کسی آدمی نے اپنے مال سے ایک ہزار درہم صدقہ کیے ہیں تو اس پر تعجب کرتا ہے یا کوئی نمازی سرحدوں کی حفاظت پر مامور ہو اس پر بھی تو تعجب کر۔ رگا، تجھے پتا نہیں کہ تو کب طلب کرتا ہے اگر تو یہ جانتا ہوتا، لیکن تو اسے نہیں سمجھتا، بخدا! اگر تجھے جبریل و میکائیل کی شدید کوشش کی خبر دی جائے تو تعجب نہیں کرے گا حالانکہ یہ چیز ان کے مطلوب کے سامنے بہت قلیل ہوتی تھی، کیا تم جانتے ہو متقدمین کس چیز کو طلب کرتے تھے اور کس چیز کے درپے رہتے تھے؟ صرف اپنے رب کی رضا کی طلب میں رہتے تھے۔

۱۱۳۹۰- محمد بن ابراہیم، ابو یعلیٰ موصلی، عبد الصمد بن یزید، فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے جس طرح اللہ تعالیٰ رزق تقسیم کرتے ہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ محبت بھی اپنی مخلوق میں تقسیم کرتے ہیں یہ سب محبت جو تمہیں دکھائی دے رہی ہے یہ من جانب اللہ ہے حسد سے اپنے آپ کو بچاؤ چونکہ اس مرض کی کوئی دوا نہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ صدق و سچائی کے ساتھ معاملہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے حکمت عطا

فرماتے ہیں۔

۱۱۴۹۱۔ ابو یعلیٰ، عبد الصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: لوگوں کو دو خصلتیں دی گئی ہیں حب دنیا اور لمبی چوڑی امیدیں، فضیل رحمہ اللہ کہتے ہیں حسن بھری رحمہ اللہ نے فرمایا: جو بھی اپنی لمبی لمبی امیدوں کی دیواریں کھڑی کرتا ہے اس کا عمل دن بدن برا ہوتا جاتا ہے، فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: اپنے دین کو اخروٹ خریدنے کی جگہ پر رکھو اس لئے کہ تم میں سے جو آدمی اخروٹ خریدنا چاہتا ہو وہ اخروٹ کو اچھی طرح الٹ پلٹ کر دیکھتا ہے جو عمدہ عمدہ ہوں انھیں اپنی ٹھیلی میں ڈال لیتا ہے اور جو اخروٹ خراب ہوں انھیں رد کر دیتا ہے، اسی طرح بات حکمت کی ہے سو جو آدمی حکمت سے بات کرتا ہے اس کی بات قبول کر لی جاتی ہے اور جو آدمی حکمت سے ہٹ کر کوئی اور طریقہ اختیار کر کے بات کرے اسکی بات چھوڑ دی جاتی ہے، فرمایا: ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم بجز حاجت شدیدہ کے کسی چیز کو نہ لیں۔ جب تمہارا یہ طریقہ کار ہوگا تم اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان شرمندگی کو نہیں پاؤ گے، عبد الصمد کہتے ہیں میں نے فضیل رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: پاکیزہ زندگی کے رستے پر گامزن رہو یعنی اسلام و سنت کے مطابق زندگی گزارو۔

۱۱۴۹۲۔ جعفر بن محمد بن نصر، احمد بن محمد بن مسروق، محمد بن حسن، معاویہ بن عمرو کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے کبھی بھی کسی بندہ مومن کی آنکھ نہیں روئی حتیٰ کہ اللہ عزوجل اپنا دست قدرت بندے کے دل پر رکھ لیتے ہیں اور کبھی بھی کسی بندہ مومن کی آنکھ نہیں روئی مگر محض اللہ عزوجل کی رحمت و فضل سے۔

۱۱۴۹۳۔ ابو یعلیٰ بن محمد زبیری، محمد بن مسیب، اسحاق بن جراح، حسین بن زیاد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور پھر ارشاد فرماتے ہیں: جب بات چھا جاتی ہے میری محبت کا مدعی فوراً سو جاتا ہے، کیا ہر محبت اپنے محبوب کی محبت کا تہہ دل سے خواہش مند نہیں ہوتا؟ خبردار! یہ میرا نزول میرے جیسوں کی طرف ہے جب رات ہو جاتی ہے میں ان کے سامنے ہوتا ہوں وہ میرا مشاہدہ کر کے مجھ سے مخاطب ہو سکتے ہیں اور میری حاضری پر مجھ سے کلام کر سکتے ہیں۔ آنے والے کل ہی کو میں اپنے محبت کی آنکھوں کو اپنی بیہشتوں میں ٹھنڈا کروں گا۔

۱۱۴۹۴۔ ابو حامد احمد بن محمد بن حسین، اسحاق بن ابراہیم بن حسن، عباس دوری، محمد بن طفیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: دنیا کے لئے پریشانی آخرت کو لے ڈالتی ہے اور دنیا کے لئے فرحت و خوشی حلاوت ایمان کو لے ڈالتی ہے۔

۱۱۴۹۵۔ ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عمر بن سلم، عبد اللہ بن بشر بن صالح، احمد بن مالک تیمی، محمد بن طفیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے اصحاب حدیث کو ہنسی مزاح میں مشغول دیکھا: انھیں بلند آواز سے پکارا۔ اے ورثاء انبیاء! رک جاؤ رک جاؤ رک جاؤ تم پیشوا ہو تمہاری اقتداء کی جاتی ہے۔

۱۱۴۹۶۔ محمد بن علی، منفل بن محمد جندی، محمد بن عبد اللہ بن یزید مقرئ، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ جاہل کے ستر ایسے گناہ معاف کر دیتے ہیں کہ ان میں سے اگر ایک گناہ بھی عالم کر بیٹھے اللہ تعالیٰ اسے معاف نہیں فرماتے۔

۱۱۴۹۷۔ ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن حبیب، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: تم ہرگز بے خوف نہ رہو کہ تم اپنے کسی عمل کے ذریعے اللہ رب العزت کے مد مقابل ہو جاؤ اور تمہارے ورے ہی مغفرت کے دروازے بند کر دیئے جائیں اور تو ہنستا ہی رہ جائے کیا سمجھتے ہو اگر تمہاری یہ کیفیت ہو جائے۔

۱۱۴۹۸۔ اپنے والد عبد اللہ سے، ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، قاسم بن حاشم، اسحاق بن عباد بن موسیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو

علی رازی کہتے ہیں میں ۳۰ سال تک فضیل بن عیاض کی صحبت میں رہا اس دوران میں نے انہیں ہنستے دیکھا اور نہ ہی مسکراتے، صرف ایک دن وہ تھوڑے سے مسکرائے جس دن ان کے بیٹے نے وفات پائی۔ چنانچہ اس کے بارے میں فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ آدمی سے محبت کرتے ہیں جس سے اللہ محبت کرتا ہے اس سے میں بھی محبت کرتا ہوں۔

۱۱۴۹۹- ابو محمد بن حیان، ابوتحی رازی، محمد بن علی، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: افضل ترین چیز جس کے ذریعے بندے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں فرائض سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں چونکہ فرائض اصل مال ہیں اور نوافل اس کا نفع۔

۱۱۵۰۰- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن علی بن حسن بن شقیق، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: اے بے وقوف تمہیں کس چیز نے جاہل بنادیا ہے تو کیوں راضی نہیں ہوتا کہ تو کہے میں مومن ہوں تا وقتیکہ تم کہو میں کامل مومن ہوں؟ نہیں بخدا بندہ کامل مومن اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک وہ اللہ کے فرائض کو کما حقہ ادا نہ کر لے اور اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے اجتناب نہ کرے اور اللہ کی تقسیم پر راضی نہ رہے، پھر اس سب کچھ کے باوجود اسے ساتھ ساتھ عدم قبولیت کا خوف بھی لاحق رہے۔

۱۱۵۰۱- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، حسن بن صباح بزار مؤمل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: اگر کوئی آدمی مجھے کہے کیا تم مومن ہو؟ میں اس سے کبھی بات نہیں کروں گا۔

۱۱۵۰۲- محمد بن علی، فضل بن محمد جندی، اسحاق بن ابراہیم طبری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کیا میرا بندہ غمزدہ ہوتا ہے کہ میں اس کے لئے دین میں وسعت پیدا کروں اور وہ مجھ سے قریب تر ہو جائے؟ اور کیا وہ خوش ہوتا ہے کہ میں اسے دنیا میں وسعت دے دوں اور وہ مجھ سے بعید تر ہے۔

۱۱۵۰۳- ابوبکر محمد بن احمد مؤذن، احمد بن محمد بن عمر بن ابان، عبد اللہ بن محمد بن عبید بن سفیان، ایک آدمی، بشر بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: جس طرح کہ محلات کی تعمیر مکمل ہونے تک بادشاہ رہائش پذیر نہیں ہوتے اسی طرح دل میں خدا کا خوف اس وقت تک جاگزیں نہیں ہوتا جب تک کہ اسے غیر اللہ سے خالی نہ کر لیا جائے۔

۱۱۵۰۴- ابوبکر، احمد بن عبد اللہ بن محمد، ابوبکر شیبانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر حزن بوسیدہ ہو جاتا ہے سوائے توبہ کرنے والے کے حزن کے۔

۱۱۵۰۵- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابو جعفر حذاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ایک مرتبہ اس وادی میں سفیان بن عیینہ کا ہاتھ پکڑ کر ان سے کہا اگر تیرا یہ گمان ہو کہ سطح زمین پر مجھ اور تجھ سے زیادہ برا کوئی موجود ہے تیرا یہ گمان بالکل غلط ہے۔

۱۱۵۰۶- سلیمان بن احمد، بشر بن موسیٰ، علی بن حسین بن خالد، فیض بن اسحاق کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ ایک گھر خریدا اور اس پر تحریری معاہدہ کر کے چند عادل آدمیوں کو گواہ بھی بنالیا جب یہ بات فضیل بن عیاض کو پہنچی انہوں نے میری طرف پیغام بھیج کر مجھے بلانا چاہا لیکن میں ان کے پاس نہ گیا۔ انہوں نے دوبارہ پیغام بھیجا تاہم مجھے ان کے پاس جانا ہی پڑا چنانچہ جب انہوں نے مجھے دیکھا فرمایا: اے یزید کے بیٹے! مجھے خبر ملی ہے کہ تو نے ایک گھر خریدا ہے اور اس پر تحریری معاہدہ کر کے چند عادل آدمیوں کو گواہ بھی بنالیا ہے۔ میں نے جواب دیا جی ہاں میں ایسا کر چکا ہوں فرمایا: تمہارے پاس اس فرشتے نے آنا ہے جو تمہارے تحریری معاہدے پر نظر نہیں ڈالے گا اور نہ ہی تیرے گھر کے متعلق سوال کرے گا حتیٰ کہ تجھے ناامید کر کے اس سے نکال نہ لے اور تجھے تنہا تیری قبر کے سپرد نہ کر دے غور کر لے کہ یہ گھر

تو نے اپنے مال سے خریدا ہوتا یا تو غیر حلال مال کا وارث بن گیا ہوتا تو تجھے دنیا اور آخرت میں خسارہ ہی خسارہ دیکھنا پڑتا، کاش کہ تو نے خریدتے وقت اسٹامپ پر لکھا ہوتا یہ وہ چیز ہے جسے ایک ذلیل اور رسوا بندے نے ایک مرد سے خریدا ہے جسے دنیا سے کوچ کرنے کی دھمکی دی جا چکی ہے تو نے اس سے گھر خریدا حالانکہ تو جانتا ہے کہ یہ دھوکہ کا گھر ہے اور فنا ہونے والا ہے۔ اس گھر کو چار حدوں نے گھیر رکھا ہے اول وہ کہ جس پر دوائی تکالیف منتھی ہوتے ہیں دوم وہ کہ جس تک دوائی مصیبت منتھی ہوتے ہیں سوم یہ کہ جس پر دوائی آفات منتھی ہوتے ہیں چہارم وہ حد کہ جس تک خواہش نفس منتھی ہوتی ہے۔ اس میں اس گھر کا وہ دروازہ شروع ہوتا ہے جو اطاعت کی عزت پر بند ہو کر ذلت میں جا کھلتا ہے اس گھر کے بارے میں تجھے کیا پتا کہ بادشاہوں کے جسموں کی کیا حالت ہوتی ہے ظالم جابر لوگوں کے نفس کس طرح ختم ہوتے ہیں اور فرعونوں کی بادشاہت کیسے ختم ہوتی ہے مثال کے طور پر جیسے کسریٰ و قیصر و تبع اور خمیر۔

جس نے مال کو جمع کیا وہ اکثریت کی جستجو میں لگ گیا جس نے مضبوط ترین محلات بنائے وہ آخرت کی امنگوں سے ناامید رہا پس باطل پرست خسارے ہی خسارے میں ہیں۔ اس بات پر عقل سلیم گواہ ہے خصوصاً اس وقت کہ جب خواہش نفس دل سے بالکل نکل جائے اور بندہ جب دونوں آنکھوں سے دنیا کے زوال کو دیکھے اور زندہ کی آواز لگانے والے کو سن لے آنکھوں والے کے لئے حق کتنا ہی واضح ہے ایک نہ ایک دن دنیا سے کوچ کرنا ہے۔ لہذا اچھے اعمال کے ذریعے آخرت کی طرف سبقت میں حصہ لو چونکہ انتقال اور زوال کا وقت قریب ترین پہنچا ہے۔

۱۱۵۰۷۔ محمد بن ابراہیم، احمد بن علی بن ثنی، عبد الصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: تمہارا بادشاہوں سے کیا تعلق انہوں نے ایک طرح کا تم پر احسان ہی کیا ہے کہ انہوں نے تمہارے لئے آخرت کے رستے کو چھوڑ دیا ہے لہذا تم آخرت کے رستے پر گامزن ہو جاؤ۔ لیکن تم راضی نہیں رہو گے تم انہیں دنیا کے بدلے میں خرید لو گے اور پھر آپس میں دنیا پر جھگڑے شروع کر دو گے کسی عالم کے لئے مناسب نہیں کہ وہ اپنے لئے اس چیز کو پسند کرے۔

۱۱۵۰۸۔ محمد بن ابراہیم، احمد، عبد الصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: تم اپنے نفس کو سنوارنے میں مشغول رہو، اسکے علاوہ کسی اور چیز میں تمہاری مشغولیت نہیں ہونی چاہیے فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: ہماری صحبت کی حقیقت کو وہ آدمی نہیں پاسکتا جو کثرت سے نماز روزے رکھتا ہو ہماری صحبت کی حقیقت کو وہی پائے گا جس میں نفسوں کی سجاوٹ، دلوں کی سلامتی اور امت کے لئے خیر خواہی کا گوشہ ہو۔

۱۱۵۰۹۔ سلیمان بن احمد، محمد بن نصر از دی، عبد الصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے جس نے بدعتی سے محبت کی اللہ تعالیٰ اس کے عمل کو غارت کر دیتا ہے اور اس کے دل سے اسلام کا نور نکال دیتا ہے۔

۱۱۵۱۱۔ محمد بن علی، ابو یعلیٰ، عبد الصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے جب تم بدعتی کو ایک رستے پر آتے ہوئے دیکھو تم اس رستے کو چھوڑ کر دوسرے کو اختیار کر لو، فرمایا: بدعتی کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کی طرف اوپر نہیں چڑھتا۔

۱۱۵۱۲۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن علی، ابو یعلیٰ، عبد الصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے جس نے بدعتی کی مدد کی گویا اس نے اسلام کی عمارت منہدم کرنے پر مدد کی، فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے مومن کا مومن کی طرف ایک نظر دیکھنا جلائے قلب ہے جبکہ بدعتی کو ایک نظر دیکھ لینے سے دلوں کی بصیرت ختم ہو جاتی ہے۔ فضیل رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: جس کے پاس کوئی آدمی آیا آنے والے کے عمل میں کوتاہی دیکھ کر اس نے اس کو مشورہ دیتے ہوئے کسی بدعتی کے پاس جانے کی راہنمائی کی گویا اس نے اسلام میں غیر اسلام کی ملاوٹ کر دی۔ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا جس سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اس سے میں بھی محبت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے وہ ہیں جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے رستے پر چلے، جن لوگوں سے اللہ تعالیٰ کو بغض و عداوت ہے مجھے بھی

ان سے بعض وعداوت ہے اور اللہ تعالیٰ کو جن لوگوں سے بغض و عداوت ہے وہ اہل ہوا اور اہل بدعت ہیں۔

۱۱۵۱۳- محمد بن علی، احمد بن علی، عبد الصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ میں یہودی یا نصرانی کے پاس بیٹھ کر کھاؤں مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں کسی بدعتی کے پاس بیٹھ کر کھاؤں۔ چونکہ جب میں یہودی نصرانی کے پاس بیٹھ کر کھاؤں گا تو میری اقتداء نہیں کی جائے گی جبکہ میں اگر صاحب بدعت کے پاس بیٹھ کر کھاؤں تو میری اقتداء کی جائے گی، مجھے پسند ہے کہ میرے اور صاحب بدعت کے درمیان لوہے کے بنے ہوئے قلعے کی آڑ ہو، سنت کے مطابق عمل قلیل بہتر ہے صاحب بدعت کے عمل کثیر سے جو صاحب بدعت کے ساتھ مل جل کر بیٹھا اسے حکمت کبھی نہیں ملے گی اور جو صاحب بدعت کے ساتھ مل جل بیٹھے تم اس سے بچتے رہو، اپنے دین کے معاملہ میں بدعتی پر بھروسہ نہ رکھو اور نہ اپنے کسی معاملہ کے متعلق اس سے مشورہ کرو۔ اس کے پاس مت بیٹھو چونکہ جو بدعتی کے پاس بیٹھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو اندھا کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو آدمی کے بارے میں علم ہوتا ہے کہ وہ صاحب بدعت سے بغض و عناد رکھتا ہے تو مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا اگرچہ اس کا عمل تھوڑا ہی کیوں نہ ہو چونکہ صاحب سنت کو ہر طرح کی بھلائی مل جاتی ہے جبکہ صاحب بدعت کا کوئی عمل بھی اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتے، اگرچہ وہ کثیر العمل ہی کیوں نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ذکر کے حلقوں کی تلاش میں لگے رہتے ہیں، لہذا دیکھ لو تمہارا اٹھنا بیٹھنا کن لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ تیری مجلس صاحب بدعت کے ساتھ نہ ہو، میں نے لوگوں میں سے اختیار کو پایا ہے کہ وہ سب کے سب اہل سنت تھے درآن حالیکہ وہ اہل بدعت کے پاس اٹھنے بیٹھنے سے روکتے تھے۔

عبد الصمد کہتے ہیں میں نے فضیل رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ کے بہت سارے ایسے بندے ہیں جنکی وجہ سے اللہ تعالیٰ کئی دوسرے بندوں کو اور علاقوں کو زندہ رکھے ہوئے ہے اور وہ اصحاب سنت ہیں، جو سمجھتا ہو کہ اس کے پیٹ میں کیا حلال داخل ہوا ہے اسکا تعلق اللہ تعالیٰ کی جماعت سے ہے فرمایا: لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے زیادہ حقدار اہل معرفت ہیں فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے اپنے نفس کی مخالفت کی وہ اللہ تعالیٰ کے بغض و عناد سے محفوظ رہا۔

۱۱۵۱۴- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم، دوری، حسین بن زیاد، فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا جب کسی آدمی میں تین خصلتیں موجود ہوں اس پر گمراہی کا کوئی خوف نہیں، جب وہ صاحب بدعت نہ ہو، اسلام کو گالیاں نہ دیتا ہو اور سلطان کے ساتھ اختلاط نہ رکھتا ہو۔

۱۱۵۱۵- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، داؤد بن مہران کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ نے ارشاد باری تعالیٰ ”وَأَوْفُوا بَعْدَیْ اَوْفَ بَعْدَکُمْ“ تم میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا (بقرہ ۴۰) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: تم میرے اوامر کو پورا کرو میں اپنے وعدے کو پورا کروں گا جو تمہارے ساتھ میں نے کر رکھا ہے۔ (یعنی جنت میں تمہیں داخل کروں گا)

۱۱۵۱۶- ابو محمد، احمد بن احمد، علاء عطار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ ارشاد باری تعالیٰ ”اِنَّا اَخْلَصْنَاہُمْ بِخَالِصَةِ ذَکْرِی الدَّارِ“ (ص ۴۶) ہم نے انہیں ایک خاص بات یعنی آخرت کی یاد کے ساتھ مخصوص کر دیا تھا“ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ”کہ انہوں نے (صحابہ کرام نیک بندے) اپنے آپ کو آخرت کے ساتھ خاص کر دیا تھا۔

۱۱۵۱۷- علاء عطار کے سلسلہ سند سے فرماتے ہیں کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: ایک مرتبہ میں نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا میں نے ان سے پوچھا اے ابا جان! جو عمر آپ نے دنیا میں گزاری اس کے بارے میں آپ کے ساتھ کیا گیا؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے بندے کے لئے بھلائی چاہنے والا اللہ تعالیٰ ہے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۱۵۱۸- ابو محمد، احمد، فیض بن اسحاق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو تحفہ (ہدیہ) دینا چاہتے ہیں اس پر ایسے آدمی کو مسلط کر دیتے ہیں جو اس پر ظلم کرتا رہتا ہے۔

۱۱۵۱۹- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبد العزیز جروی، محمد بن ابو عثمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: سطح زمین پر مجھے ہارون (بادشاہ) سے بڑھ کر کوئی مبغوض نہیں اور مجھے ہارون سے بڑھ کر لمبی عمر ہونے والا کوئی محبوب نہیں، اگر مجھے کہا جاوے کہ اپنی عمر میں کسی کر کے ہارون کی عمر میں اضافہ کر دو بخدا میں ایسا کر دیتا۔ اگر مجھے ہارون کی موت اور میرے اس بیٹے کی موت کا اختیار دیا جائے تو میں پسند کروں گا کہ میرا یہ بیٹا (ابو عبیدہ) مر جائے، میں اس سے محبت کرتا ہوں چونکہ وہ میرے پاس بڑھاپے کے عالم میں آیا اس لئے میں اس کی موت پسند کرتا ہوں پاک ہے وہ ذات جس نے میرے دل میں دو خصلتیں جمع کر دی ہیں۔ محمد بن عثمان کہتے ہیں فضیل رحمہ اللہ نے ہارون کے (بعد میں آنے والے) واقعہ کے بعد ایسا ارادہ کیا تھا۔

۱۱۵۲۰- ابراہیم بن عبید اللہ، محمد بن اسحاق، اسماعیل بن عبد اللہ ابو نصر، یحییٰ بن یوسف زری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضل بن عیاض رحمہ اللہ جب ہارون الرشید (امیر المؤمنین) کے دربار میں تشریف لے گئے، حاضرین سے پوچھا: تم میں سے ہارون کون ہے؟ چنانچہ حاضرین نے ہارون الرشید کی طرف اشارہ کیا، فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تم ہو امیر المؤمنین اسے خوبصورت چہرے والے؟ ایک عظیم امر تیرے سپرد کیا گیا ہے میں نے تجھ سے زیادہ خوبصورت چہرے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ پس اگر تم قدرت رکھو کہ یہ چہرہ جہنم کی آگ سے جھلس کر سیاہ نہ ہونے پائے تو ایسا کر لو، فضیل رحمہ اللہ کہتے ہیں ہارون نے مجھ سے کہا، مجھے کچھ نصیحت کریں، میں نے کہا: میں تمہیں کیا نصیحت کروں جبکہ یہ اللہ کی کتاب تمہارے سامنے رکھی ہوئی ہے، دیکھ لو، اللہ تعالیٰ کے فرمانبرداروں کے عمل کے ساتھ تمہارا عمل کتنی موافقت رکھتا ہے اور نافرمانوں کے عمل کے ساتھ تمہارا عمل کتنی موافقت رکھتا ہے۔

فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے لوگوں کو جہنم کی آگ میں شدت کے ساتھ گھسے ہوئے دیکھا ہے۔ گویا کہ لوگ جہنم کی تلاش طلب میں سرپٹ لگے ہوئے ہیں۔ خبردار، بخدا اگر لوگ جنت کی طلب میں رہتے اسے پالیتے، ہارون الرشید نے مجھ سے کہا ہمارے پاس دوبارہ پھر تشریف لائیں فضیل رحمہ اللہ نے جواب دیا، اگر آپ میرے پاس آ دی نہ بھیجتے میں آپ کے پاس کبھی نہ آتا، تاہم اگر آپ نے مجھ سے سنی ہوئی باتوں سے نفع اٹھایا میں آپ کے پاس دوبارہ پھر لوٹ کر آؤں گا۔

۱۱۵۲۱- سلیمان بن احمد، محمد بن ذکر یا غلابی، ابو عمر حری نحوی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضل بن ربیع کا بیان ہے کہ امیر المؤمنین ہارون الرشید حج کے لئے نکلے تو وہ مجھ سے بھی ملنے آئے۔ میں سن کر تیزی سے ان کے پاس آیا اور عرض کیا آپ مجھ ہی کو طلب کر لیتے ہیں خود حاضر ہو جاتا۔ انھوں نے کہا میرے دل میں کوئی خلش ہے کسی ایسے آدمی کے پاس لے چلو جس سے میں اپنی تسکین حاصل کر سکوں، فضل نے کہا: یہاں سفیان بن عیینہ موجود ہیں آپ میرے ساتھ ان کے پاس چلیں چنانچہ ہم لوگ ان کے دروازے پر پہنچے، دروازہ کھٹکھٹایا انھوں نے اندر سے پوچھا کون؟ میں نے کہا امیر المؤمنین آپ سے ملنے آئے ہیں یہ سن کر وہ تیزی سے آئے اور بولے امیر المؤمنین آپ نے بلا لیا ہوتا میں خود حاضر ہو جاتا، ہارون نے کہا: اچھا جس کام کے لئے ہم آئے ہیں وہ شروع کیجئے، ہارون نے ان سے کچھ دیر بات چیت کی پھر پوچھا آپ پر کسی کا قرض تو نہیں ہے، ابن عیینہ نے اثبات میں جواب دیا ہارون اس کی ادائیگی کا حکم دے کر ان سے رخصت ہوا، جب باہر آئے تو فضل سے کہنے لگا کہ تمہارے دوست (سفیان بن عیینہ) سے مجھے تسکین نہیں ہوئی کسی دوسرے صاحب کے پاس لے چلو۔

چنانچہ فضل بن ربیع، ہارون کو عبد الرزاق بن ہمام کے پاس لے گیا۔ ہم نے ان کا دروازہ کھٹکھٹایا وہ تیزی سے باہر آئے میں نے کہا امیر المؤمنین تشریف لائے ہیں۔ ان سے ملے، عبد الرزاق مل کر کہنے لگے امیر المؤمنین آپ مجھے پیغام بھیجتے ہیں خود حاضر ہو جاتا۔ چنانچہ ہارون نے ان سے تھوڑی دیر بات چیت کی پھر پوچھا، کیا آپ پر کسی کا قرض تو نہیں ہے۔ عبد الرزاق نے اثبات میں جواب دیا۔ ہارون اس کی ادائیگی کا حکم دے کر ان سے بھی رخصت ہوا۔ پھر مجھ سے کہنے لگا کہ تمہارے دوست نے مجھے تسکین نہیں بخشی

مجھے کسی اور صاحب علم کے پاس لے چلو۔

میں نے اس سے کہا یہاں فضیل بن عیاض رحمہ اللہ بھی ہیں، ان کے پاس چلتے ہیں چنانچہ ہمارا قافلہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کے پاس پہنچا، فضیل رحمہ اللہ اس وقت نماز میں تھے اور ایک ہی آیت کو بار بار دہرا رہے تھے، جب وہ فارغ ہو گئے میں نے دروازے پر دستک دی، انھوں نے اندر سے پوچھا کون؟ میں نے کہا، امیر المؤمنین آپ سے ملنے آئے ہیں اسکے جواب میں انھوں نے بڑی بے نیازی سے فرمایا: مجھ سے امیر المؤمنین کو ملنے کی کیا ضرورت ہے؟ میں نے کہا کیا آپ پر امیر کی اطاعت واجب نہیں ہے اس کے بعد ابن عیاض رحمہ اللہ بالا خانے سے نیچے اترے اور دروازہ کھولا۔ ہم لوگ ان کے پاس بیٹھ گئے انھوں نے چراغ گل کر دیا اور خود ایک گوشہ میں بیٹھ گئے اتفاق سے اندھیرے میں ہارون کا ہاتھ فضیل رحمہ اللہ کے بدن پر پڑ گیا۔ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: کتنا نرم ہاتھ ہے کاش کہ کل یہ عذاب دوزخ سے بچ جائے۔ ہارون نے اس کے بعد کچھ ہدایتیں کرنے کی فرمائش کی، فضیل رحمہ اللہ نے بڑے پر اثر انداز میں فرمایا، عمر بن عبدالعزیز خلیفہ منتخب ہوئے تو انھوں نے سالم بن عبد اللہ، محمد بن کعب قرظی اور رجا بن حیوہ کو بلایا اور پروردگار کے لئے فرمایا: میں اس آزمائش میں ڈال دیا گیا ہوں آپ لوگ مجھے اس سلسلے میں کچھ مشورہ دیجیے تو انھوں نے خلافت کی ذمہ داری کو ابتلاء و آزمائش قرار دیا جبکہ آپ اور آپ کے اصحاب نے اس کو محض نعمت قرار دیا ہے۔ سالم بن عبد اللہ رحمہ اللہ نے عمر بن عبدالعزیز سے فرمایا اس دنیا میں ایک روزہ دار کی طرح رہنا چاہیے۔ اگر تم نجات کے خواہشمند ہو اور اس روزے کی افطاری موت ہو، ابن کعب نے فرمایا آپ سے جو لوگ عمر میں بڑے ہیں انھیں آپ اپنے والد کی طرح سمجھیں اور جو درمیانی عمر کے ہیں انھیں بھائی سمجھیں اور جو چھوٹے ہیں انھیں لڑکا سمجھیں، نیز باپ کی عزت و توقیر کیجئے بھائی کا اکرام کیجئے اور لڑکے سے شفقت و محبت سے پیش آئیے، رجا بن حیوہ بولے اگر آپ کل قیامت کے دن عذاب الہی سے نجات چاہتے ہیں تو مسلمانوں کے لئے وہی پسند کیجئے جو اپنے لئے پسند کرتے ہیں اور ان کے لئے وہ نہ پسند کیجئے جو آپ اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں۔ فضیل رحمہ اللہ نے سب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اس دن جس دن لوگوں کے پیر اپنی جگہ سے ڈگمگا رہے ہوں گے آپ کے لئے میں بہت خائف ہوں۔ آپ پر خدا رحم کرم کرے کہ آپ کے قریب ایسے لوگ نہیں ہیں جو آپ کو اس طرح کا مشورہ دے سکیں، یہ سن کر ہارون پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور اس پر غشی کی کیفیت طاری ہوئی۔ پھر جب یہ کیفیت دور ہوئی تو ہارون نے کہا: آپ پر خدا رحم فرمائے کچھ ارشاد ہو، فضیل رحمہ اللہ نے پھر اسی انداز میں فرمایا امیر المؤمنین! مجھے یہ بات معتبر طریقے سے معلوم ہوئی کہ عمر بن عبدالعزیز کے ایک عامل نے ان کو خط کے ذریعے اپنی کسی تکلیف کا اظہار کیا جواب میں انھوں نے لکھا کہ میرے بھائی میں آپ کو اہل دوزخ کے دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ تک جاگتے رہنے کی یاد دلاتا ہوں اور ڈرو کہ کہیں تم خدا کے پاس اس حالت میں واپس ہو کہ تم کو بخشش کی کوئی امید نہ رہ جائے، جب یہ خط اس عامل نے پڑھا تو سارے کام چھوڑ کر عمر بن عبدالعزیز کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انھوں نے آنے کی وجہ دریافت کی تو بولا کہ آپ کا خط پڑھ کر میں نے تہیہ کر لیا ہے کہ اب موت تک کسی ذمہ داری کو قبول نہ کروں گا۔ یہ سن کر ہارون پر ایک بار پھر رقت طاری ہو گئی، تھوڑی دیر بعد پھر اس نے ہوش میں آنے کے بعد مزید ہدایت کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

چنانچہ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین! نبی ﷺ کے چچا عباسؓ ایک بار خدمت نبوی میں آئے اور خواہش ظاہر کی کہ مجھے کسی جگہ کا امیر بنادیتے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ امارت کی ذمہ داری قیامت کے دن سراسر حسرت و ندامت ہوگی، اسکی خواہش نہ کیجئے، اس پر ہارون ایک بار پھر پھوٹ کر رو دیا اور مزید کچھ ارشاد کی خواہش کی۔ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: یہ خوبصورت چہرہ آگ سے بھانا چاہتے ہو تو اس طرح بچائیے کہ کبھی کسی رعیت کی طرف اپنے دل میں کوئی کھوٹ کینہ نہ رکھئے، کیوں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص لوگوں کی طرف سے کینہ اور بغض رکھتا ہے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ اس پر ہارون پھر رو پڑا، جب سکون ہوا تو اس نے پوچھا

آپ پر کس کا قرض تو نہیں ہے؟ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: ہاں میرے رب کا قرض میرے اوپر ہے جس کا وہ محاسبہ کرے گا، میری تو ہلاکت ہی ہے، اگر اس نے مجھ سے سوال کیا میری بربادی یہی ہے، اگر اس نے پوچھ گچھ کی اور اس کا جواب کافی نہیں سمجھا، ہارون بولا، میں بندوں کے قرض کے بارے میں آپ سے سوال کر رہا ہوں، بولے میرے رب نے اس کا حکم مجھے نہیں دیا ہے میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تنہا اس کو رب سمجھوں اور اسی کی اطاعت کروں، پھر انھوں نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت کی، وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون ما اريد منهم من رزق وما اريد ان يطعمون، ان الله هو الرزاق ذو القوۃ المتین (ذاریات ۵۶، ۵۸)۔

میں نے جن وانس کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے میں ان سے کسی رزق کو حاصل کرنا نہیں چاہتا اور نہ ہی میری خواہش ہے کہ وہ مجھے کچھ کھلائیں، بے شک وہی رزق دینے والا اور قوت و طاقت والا ہے۔

ہارون نے کہا: یہ ایک ہزار دینار حاضر ہیں اسے قبول کیجئے اور اپنے اہل و عیال پر صرف کیجئے؟ بولے: سبحان اللہ! میں تو آپ کو نجات کا رستہ بتاتا ہوں اور آپ مجھے اس شکل میں بدلہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ فرمانے کے بعد بالکل خاموش ہو گئے اور پھر ہم سے کوئی بات نہ کی، چنانچہ ہارون اپنے قافلے کے ساتھ وہاں سے واپس ہوا اور باہر نکل کر فضل بن ربیع سے کہا کہ اگر کسی کے پاس لے چلنا تو انہی جیسے آدمی کے پاس لے چلنا، یہ واقعہ سید المسلمین ہیں۔ اتنے میں فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کے پاس ان کی ایک بیوی آئی اور کہنے لگی: اے شیخ! آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس تنگ حالی میں گرفتار ہیں اگر آپ اس مال کو قبول فرمالیتے تو ہماری تنگی وسعت میں بدل جاتی؟ فرمایا: میری اور تم لوگوں کی مثال اس قوم کی طرح ہے جن کا ایک اونٹ ہو اور وہ سب اس کی کمائی سے کھاتے ہوں اور جب وہ اونٹ عمر رسیدہ ہو جائے اسے ذبح کر کے کھالیتے ہیں، چنانچہ ہارون نے جب یہ بات سنی تو کہنے لگا ہم اندر جائیں ممکن ہے کہ یہ مال قبول فرمالیں، جب فضیل رحمہ اللہ کو از سر نو ہارون کے ارادے کا علم ہوا تو گھر کے دروازے پر آ کر بیٹھ گئے اور ہارون بھی ان کے پاس ایک طرف آ کر بیٹھ گیا، ہارون ان سے باتیں کرتا رہا مگر وہ آگے سے چپ سادھے بیٹھے رہے اور ہارون ان کی ایک بات کا بھی جواب نہ دیا، اسی دوران ایک سیاہ قام لونڈی گھر سے باہر آئی اور کہنے لگی: اے آدمی تو نے شیخ کو آج رات سے زیادہ اذیت پہنچائی ہے، اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے واپس لوٹ جائیے، چنانچہ ہم واپس لوٹ آئے۔

۱۱۵۲۲- سلیمان بن احمد، محمد بن نصر از دی، عبد الصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں اللہ تعالیٰ سے حیا محسوس کرتا ہوں کہ میں شکم سیر ہو کر کھاؤں اور ابھی تک سطح زمین پر عدل و انصاف کا دور دورا نہ ہوا ہو اور ابھی تک حق قائم نہ ہوا ہو، فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: بلاء و آزمائش کی بڑی علامت یہ ہے کہ کوئی آدمی صاحب بدعت ہو۔

۱۱۵۲۳- احمد بن محمد بن مقسم، ابوطیب صفار، محمد بن یوسف جوہری، بشر بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے اپنے بیٹے علی سے فرمایا: شاید تو اپنے آپ کو کسی تنگی میں دیکھ رہا ہے؟ جو انعام تجھے مل جائے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاکیزہ عطیہ ہے۔

۱۱۵۲۴- محمد بن ابراہیم، مفضل بن محمد جندی، اسحاق بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے ایک آدمی کو ہتے ہوئے دیکھا: اس سے فرمانے لگے کیا میں تمہیں ایک اچھی بات نہ سناؤں؟ کہا فرمائیے: فضیل رحمہ اللہ نے آیت کریمہ ”لا تفرح ان الله لا يحب الفرحین“ اتر او نہیں بے شک اللہ تعالیٰ اترانے والے کو محبوب نہیں رکھتا۔

۱۱۵۲۵- محمد، مفضل، اسحاق بن ابراہیم طبری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: صدق سے بڑھ کر کوئی چیز بھی افضل نہیں جو لوگوں کو مزین کرتی ہو، اللہ تعالیٰ صادقین سے ان کے صدق کے متعلق سوال کرے گا، صادقین میں سے ایک عیسیٰ بن مریم علیہ السلام بھی ہیں، اس وقت جھوٹے مسکینوں کا کیا حال ہوگا پھر فضیل رحمہ اللہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے: پھر فرمایا: کیا تم جانتے

ہو کہ کس دن میں اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے سوال کریں گے؟ جس دن اللہ تعالیٰ اولین و آخرین حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے بعد آنے والے تمام انسانوں کو جمع فرمائیں گے، پھر فرمایا: کتنی قبیح چیزیں ہیں جنہیں کل قیامت مکشوف کر کے دکھائے گی۔

۱۱۵۲۶- محمد، مفضل، اسحق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے جو لوگوں سے دور بھاگتا ہو اور صرف اللہ تعالیٰ سے انس حاصل کرتا ہو اور اپنی خطاؤں پر خوب روتا دھوتا ہو فرمایا: بیماریاں بندوں کو آداب سکھانے کے لئے پیدا کی گئی ہیں بر بیمار ہونے والا مر نہیں جاتا، ایک آدمی نے فضیل رحمہ اللہ سے کہا: فلاں آدمی میری غیبت کرتا ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: فی الواقع وہ تمہاری نیکیوں میں اضافہ کر رہا ہے۔

۱۱۵۲۷- عبد اللہ بن محمد و محمد بن علی، ابو یعلیٰ، عبد الصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ میں نے ایسے نفوس قدسیہ کو بھی پایا ہے جو رات کی تاریکی میں لمبی نیند سونے سے اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ہیں، وہ ایک پہلو پر پڑے ہوتے ہیں جب متحرک ہوتے ہیں کہتے ہیں اٹھ جاؤ اور آخرت کا کچھ حصہ لے لو۔ فضیل رحمہ اللہ کہتے ہیں ابراہیم رحمہ اللہ سے کہا گیا آپ بہت طویل فکر مندی والے ہیں فرمایا: فکر مندی عمل کا لب لباب ہے فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: حسن بصری رحمہ اللہ کا قول زریں ہے کہ فکر مندی آئینہ کی مانند ہے جو تجھے تیری نیکیاں اور برائیاں دکھاتا رہتا ہے۔

۱۱۵۲۸- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحق، عباس بن ابوطالب، صالح ابو فضل حزاز کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا میری اصلاح ہو جائے میں اسکا زیادہ سے زیادہ محتاج ہوں، میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہوں میں نے اس بات کو اپنے گیدھے اور اپنے نوکر کے خلق میں پہچان لیا ہے۔

۱۱۵۲۹- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحق، عباس بن ابوطالب، عبد اللہ بن محمد ہباری کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کو احتباس بول کی بیماری لاحق ہو گئی فرمانے لگے: اے اللہ مجھے تجھ سے محبت کرنے کی قسم! تو اگر میرے پیشاب کو چھوڑ نہ دے، چنانچہ انھیں فوراً پیشاب کی تکلیف جاتی رہی۔

۱۱۵۳۰- اپنے والد عبد اللہ سے، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے اپنی مرض وفات میں فرمایا: اے اللہ! تجھے نیرن نبت کا واسطہ میرے اوپر رحم فرما: مجھے کوئی چیز بھی تجھ سے زیادہ محبوب نہیں، ابراہیم کہتے ہیں میں نے انھیں فرماتے ہوئے سنا انھیں اس وقت مرض کی سخت تکلیف ہو رہی تھی: اے اللہ! مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو ارحم الراحمین ہے، فضیل رحمہ اللہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ! مجھ پر رحم فرما چونکہ تو مجھے بہ خوبی جانتا ہے، مجھے عذاب نہ دینا بے شک تو مجھ پر قدرت رکھتا ہے فرمایا کرتے، اے میرے اللہ! ہمیں دنیا میں زہد کی دولت سے مالا مال کر دے۔

چونکہ زہد ہی ہمارے دلوں کی اصل درستی ہے نیز ہمارے اعمال، ہمارے تمام مطالب اور ہماری حاجات کی کامیابی کی درستی کا راز زہد ہی میں پنہا ہے۔

۱۱۵۳۱- اپنے والد عبد اللہ سے، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا جب تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے گناہ سے محفوظ رہتا ہے اور اجر و ثواب سے سرفراز ہوتا ہے۔ فرمایا: جو تنہائی سے وحشت محسوس کرتا ہے اور لوگوں سے انس حاصل کرتا ہے وہ ریا کاری سے سرفراز ہوتا ہے فرمایا: جو تنہائی سے وحشت محسوس کرتا ہے اور لوگوں سے انس حاصل کرتا ہے وہ ریا کاری سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: تم سے پہلے والے لوگوں پر دنیا فریفتہ ہونی تھی جبکہ وہ دنیا سے دور بھاگتے تھے ان حضرات نفوس قدسیہ کا ایک مرتبہ تھا اور آج دنیا تم سے بھاگے جا رہی ہے اور تم اس کے پیچھے سرپٹ بھاگ رہے ہو جس کی وجہ سے تم بدعتوں میں پڑ گئے ہو۔ اس آدمی پر بہت بڑی حسرت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو اور وہ

اس پر عمل نہ کرتا ہو جبکہ یہی علم اس سے کوئی دوسرا سن کر عمل کرتا ہے۔ پس وہ بے عمل قیامت کے دن دیکھے گا کہ اس کے علم سے دوسروں نے نفع اٹھایا ہے فرمایا: کوئی بندہ بھی اس وقت تک ہرگز عمل نہیں کر سکتا جب تک وہ اپنے دین کو اپنی شہوت پر ترجیح نہ دے اور جو بندہ شہوت کو دین پر ترجیح دے وہ ہلاکت کے گڑھے میں جا گرتا ہے۔

۱۱۵۳۲- ابو نعیم اصفہانی، اپنے والد عبد اللہ سے، اسماعیل، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ محمد بن سوہب رحمہ اللہ سے نقل فرماتے ہیں کہ دو چیزیں ایسی ہیں جن میں پڑ کر ہم اللہ کے عذاب کے مستحق بن جاتے ہیں۔ اول یہ کہ ہمارے لئے کسی دنیاوی چیز کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ ہم اس پر اتنا زیادہ اترانے لگتے ہیں کہ اتنے ہم کسی دینی چیز پر نہیں اترائے۔ دوم یہ کہ ہماری کوئی دنیاوی چیز کم کر دی جاتی ہے جس پر ہم اتنے غمزدہ ہو جاتے ہیں کہ اتنے ہم کسی دینی چیز کے کم ہونے پر نہیں غم زدہ ہوئے۔

۱۱۵۳۳- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورق، فیض بن اسحاق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا حج، جہاد اور سرحدوں کی حفاظت کرنا جس لسان سے زیادہ سخت نہیں، اگر تو صبح کرتا ہے تو زبان درازی کر کے شدید غم میں مبتلا ہو جاتا ہے، زبان کا قید خانہ دراصل مومن کا قید خانہ ہے جو آدمی اپنی زبان کو قید کر کے رکھتا ہے اس سے زیادہ غمگین کوئی نہیں ہوتا، فرمایا تو لا یعنی باتیں کر کے مقصد سے دور ہٹ جاتا ہے۔ اگر تو اپنے مقصد و مطلوب میں مشغول رہے لا محالہ لا یعنی باتوں کو چھوڑ دے۔

۱۱۵۳۴- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورق، داؤد بن مہران کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: انجیل میں لکھا ہے اے ابن آدم! جن چیزوں کا میں نے تجھے حکم دیا ہے ان میں میری اطاعت کر، تو نہیں جانتا کہ کس چیز سے تیری اصلاح ہو سکتی ہے۔ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: بنی اسرائیل کا کوئی آدمی اس وقت تک فتویٰ نہیں دیتا تھا اور نہ ہی حدیثیں بیان کرنے بیٹھتا تھا جب تک کہ وہ ستر سال اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کرے۔

۱۱۵۳۵- اپنے والد عبد اللہ سے، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، عبد اللہ بن ابی بکر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: مخلوق تم سے اسی قدر ڈرے گی جتنا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو گے۔

۱۱۵۳۶- اپنے والد عبد اللہ سے، ابراہیم بن حسین، محمد بن یزید، عبد اللہ بن ابوبکر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے کسی عاجز کو عاجز کے ساتھ نہیں دیکھا۔

۱۱۵۳۷- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن زہر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: بندہ کا اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اسکے علم کے بقدر ہوتا ہے اور بندے کا دنیا سے ڈرنا اسکے آخرت میں رغبت کرنے کے بقدر ہوتا ہے۔

۱۱۵۳۸- عبد اللہ بن محمد، ابو یعلیٰ، ابو عبد الصمد ("ح" دوسری سند) ابو نعیم والد عبد اللہ سے، ابراہیم بن محمد، محمد بن یزید، عبد الصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: مومن دنیا میں غمگین رہتا ہے اور اپنی آخرت کی تیاری میں مصروف رہتا ہے۔ اسکی فرحت و خوشی بہت کم ہوتی ہے اتنا فرمانے کے بعد فضیل رحمہ اللہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

۱۱۵۳۹- محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابو زرہ، عبد اللہ بن عمر عظمیٰ، بکر بن محمد عابد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: تو خوفزدہ کو نہیں دیکھتا تو خود کیسے خوف کر سکتا ہے۔

۱۱۵۴۰- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن زہر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ خوف رکھتا ہو، محمد کہتے ہیں میں نے ایک آدمی کو کہتے سنا کہ ایک مرتبہ میں نے فضیل رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا: میں نے ان کو کچھ وصیت کرنے کی درخواست کی فرمایا: فرائض کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رکھو چونکہ میں نے کبھی بھی ان جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی۔

۱۱۵۴۱- ابو محمد بن حیان، احمد بن روح، عمر بن محمد بن عبد الحکیم، عبد الرحمن بن حیان مصری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: اے ابو علی! میت کا کیا حال ہوتا ہے کہ اسکی روح قبض کر لی جاتی ہے حالانکہ وہ ساکت ہوتا ہے جبکہ آدمی معمولی سے چٹکی لینے سے بھی اضطراب کا شکار ہو جاتا ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فرشتے میت کو اعتماد اور بھروسہ دیتے رہتے ہیں پھر آیت کریمہ ”توفئہ رسلنا و ہم لا یفرطون“ ہم بھیجے ہوئے فرشتے اسے موٹ دیتے ہیں اور وہ افراط کا شکار نہیں ہوتے (انعام ۶۱) تلاوت کی۔

۱۱۵۴۲- ابو محمد، عبد اللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شیب، سہل بن عاصم، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ نے آیت کریمہ ”ولا تقتلوا انفسکم ان اللہ کان بکم رجیم“ تم اپنے آپ کو قتل مت کرو بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر رحم کرنے والا ہے“ (نساء ۲۹) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: تم اپنے نفسوں سے غافل نہ رہو چونکہ اپنے بارے میں غفلت برتنا قتل نفس کے مترادف ہے۔

۱۱۵۴۳- ابو محمد بن عبد اللہ، اسماعیل بن عبد اللہ، داؤد بن حماد بن فرانصہ، ابوالحق، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: تم لوگوں کے لئے جتنے سنوڑتے ہو اور ان کے رکھوالے کے لئے بناوٹ کرتے ہو، تو برابر اپنی نمائش کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ تو ان میں مشہور و معروف ہو جائے اور پھر لوگ کہیں: یہ نیک آدمی ہے اس طرح تا کہ وہ تیرا کرام کریں، تیری ضروریات کو پورا کریں اور مجلس میں تجھے نمایاں جگہ دیں، اگر یہی تمہاری حالت ہے تو پھر تھکے ہوئے تمہارے لئے کتنی خراب اور بری حالت ہے تمہاری۔

ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے فضیل رحمہ اللہ کو سنا، وہ سورہ محمد کی تلاوت کر رہے تھے اور ذیل کی آیت بار بار دہرا کر رہے تھے ”ولنبلوکم حتی نعلم المجاہدین منکم والصابرین ونبلو اخبارکم“ ہم ضرور تمہاری آزمائش کریں گے تا کہ ہم تم میں سے مجاہدین اور صابرین کو ظاہر کر دیں اور ہم تمہارے حالات کی بھی ضرور آزمائش کریں گے۔ (محمد/۳۱) فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے..... ہم تمہارے حالات کی آزمائش کریں گے اور بار بار یہ آیت دہرا رہے تھے: فرمایا، اے اللہ! اگر تو نے ہمارے حالات کو آزمایا تو ہمیں رسوا کر دے گا اور ہمارے پردوں کو توڑ ڈالے گا۔ بے شک اگر تو نے ہمارے حالات کو آزمائش کی ہمیں ہلاک کر دے گا اور عذاب دیگا۔ پھر فضیل رحمہ اللہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

۱۱۵۴۴- ابو محمد، عباس بن محمد، حجاج بن ضمرہ، محمد بن علی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: علم دین کی دوائی ہے اور مال و دولت دین کی بیماری ہے، پس جب عالم بیماری کو خود اپنی طرف کھینچ کر لائے گا اس وقت دوسروں کی اصلاح کیسے کر سکتا ہے۔

۱۱۵۴۵- عبد اللہ بن محمد و محمد بن ابراہیم، احمد بن علی، عبد الصمد بن یزید مرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: صدیق کو صدیق اسکے تصدق کی وجہ سے کہا گیا ہے اور رفیق اسکے ترفیق (نرمی) کی وجہ سے کہا گیا ہے کہ وہ صرف سفر میں رفاقت کا مظاہرہ نہیں کرتا بلکہ سفر و حضر دونوں میں، ہم نے کہا اے ابو علی اس بات کی ہمیں تفسیر بتلائیے، فرمایا یہی بات صدیق کی وجہ سے کہ اس میں کوئی ناپسند بات دیکھو اسے نصیحت کرو اور اسے یوں ہی تہور و بد بختی میں نہ پڑے رہنے دو، یہی بات رفیق کی اگر تمہیں اسکی کوئی بات ناپسند لگے اسے اپنی عقلمندی سے سمجھاؤ، اگر تم اس سے زیادہ دانشمند ہو تو اپنی دانشمندی سے اس پر نرمی کرو، وہ اور اگر تم اس سے زیادہ علم رکھتے ہو تو پھر اپنے علم سے اسکی رفاقت کا حق نبھاؤ اور اگر تم اس سے زیادہ مالدار ہو پھر تم اپنے مال سے اسکی رفاقت کا حق ادا کرو۔

۱۱۵۴۶- عبد الصمد بن محمد، محمد بن ابراہیم، احمد بن علی، عبد الصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے جب تمہارے پاس کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی کی شکایت لے کر آئے تو اس سے کہو: اے میرے بھائی! اسے معاف کر دے چونکہ معافی

ہوئی کے زیادہ قریب ہے۔ اگر شاکی کہے میرا دل معافی کو برداشت نہیں کرتا لیکن میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق انتقام لوں گا۔ پھر اس سے کہو اگر تم اچھی طرح سے انتقام لینا جانتے ہو اور انتقام زیادتی کے برابر بھی ہو تو انتقام لے لو ورنہ درگزر کا دروازہ کھلا ہے۔ بے شک عفو درگزر کا دروازہ بہت وسیع ہے، سو جو عفو و درگزر سے کام لیتا ہے اس کا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ پر ہے، معاف کرنے والا سکون کے ساتھ اپنے بستر پر آرام کرتا ہے جبکہ انتقام لینے والا پھر بھی بے چین رہتا ہے۔

۱۱۵۴۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد، ابو یعلیٰ، عبد الصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: صبر تھوڑا نعمتیں زیادہ، جلد بازی قلیل ندامت طویل، اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو اپنی ہستی کو مٹا دے اور اپنی خطاؤں پر آنسو بہائے قبل اسکے کہ وہ اپنے عمل میں پکڑا جائے۔

۱۱۵۴۸- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، جعفر بن احمد بن فارس، ابراہیم بن جئید، ولح بن وکیع کہتے ہیں میں نے کچھ لوگوں کو کہتے سنا کہ ایک مرتبہ ہم مکہ مکرمہ سے فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کی تلاش میں ایک پہاڑ کی چوٹی کی طرف نکلے، ہم نے قرآن مجید کی تلاوت کرنی شروع کر دی، اچانک فضیل رحمہ اللہ ایک گھاٹی سے ہماری طرف نکلے جبکہ ہم انھیں نہیں دیکھتے تھے، انھوں نے ہمیں فرمایا: تم لوگوں نے مجھے میری جگہ سے نکالا اور مجھے نماز و عبادت سے روک دیا ہے۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت اختیار کرو اور پھر تم چاہو کہ تمہارے ساتھ پہاڑ بھی جھو میں تو لا محالہ پہاڑ تمہارے ساتھ ملکر جھوم انھیں گے۔ پھر فضیل رحمہ اللہ نے پہاڑ پر ہاتھ مارا چنانچہ پہاڑ حرکت میں آ کر جھوم اٹھا۔

۱۱۵۴۹- عبد اللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن علی رازی، احمد بن حسین بن عباد، ابو جعفر محمد بن عبد اللہ حذاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے جب تم کچھ ہونا ہی چاہتے ہو تو دم ہو جاؤ ورنہ بنو چونکہ سر حلاکت کا شکار ہو جاتا ہے اور دم نجات پا جاتی ہے۔

۱۱۵۵۰- عبد اللہ بن محمد، ابراہیم بن سقیان، عامر بن عامر، حسن بن علی عابد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے ایک آدمی سے فرمایا: تیری عمر کے کتنے سال گزر چکے ہیں؟ اس نے جواب دیا، ساٹھ سال، فرمایا گویا کہ ساٹھ سال سے مسلسل اپنے رب کی طرف چلا جا رہا ہے کیا بعید کہ تو عنقریب ہی پہنچ جائے، آدمی نے کہا ”انا للہ وانا الیہ راجعون“، فضیل رحمہ اللہ نے اس سے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ کیا کہہ رہے ہو؟ آدمی نے جواب دیا: میں نے ”انا للہ وانا الیہ راجعون“ کہا ہے، فرمایا کیا تو اسکی تفسیر بھی جانتا ہے۔ چنانچہ اس آدمی نے آپ رحمہ اللہ سے آیت کی تفسیر کرنے کی درخواست کی، فرمایا۔ انا للہ کا مطلب یہ ہے کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہوں، سو جو آدمی جانتا ہو وہ اللہ کا بندہ ہے اور اس کی طرف لوٹنے والا ہے وہ علم رکھتا ہو کہ وہ شرفوف ہے (یعنی اللہ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا) اور جو اپنا موقوف ہونا جانتا ہو اسے علم ہونا چاہیے کہ وہ مسؤل بھی ہے جو اپنا مسؤل ہونا جانتا ہو اسے سوال کے لئے جواب تیار کر کے رکھنا چاہیے، آدمی نے پوچھا: کیا حیلہ ہو سکتا ہے؟ فرمایا: تو اس کا ستر کرتا رہے، پوچھا: کاستر کیا ہے؟ فرمایا: تو اچھی طرح نیکی کے ساتھ اپنی بقیہ عمر گزار لے تو تیری عمر گزشتہ بھی اچھی ہو جائے گی اور اگر تو نے اپنی بقیہ عمر برائی کی نذر کر دی تو تم بقیہ عمر اور عمر گزشتہ دونوں میں پکڑے جاؤ گے۔

۱۱۵۵۱- عبد اللہ بن محمد، اسحق بن ابوالحسن، احمد بن ابو حواری، ابو عبد اللہ ساجی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے فضیل بن عیاض رحمہ اللہ سے پوچھا: آدمی اللہ تعالیٰ کی محبت کے انتہائی درجے کو کب پہنچتا ہے؟ فرمایا جب کسی آدمی کا تجھے عطا کرنا یا روکنا تیرے نزدیک دونوں برابر ہوں اس وقت تو اللہ تعالیٰ کی محبت کے غایت درجہ تک پہنچ گیا۔

۱۱۵۵۲- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن علی رازی، نصر بن سلمہ، دھرم بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ شعوانہ رحمہ اللہ تشریف لائیں۔ میں ان کے پاس گیا میں نے ان سے اپنے متعلق شکوہ شکایت کی نیز ان سے اللہ تعالیٰ

سے دعا کرنے کی بھی درخواست کی، شعوٰانہ رحمہ اللہ کہنے لگیں، اے فضیل! کیا تمہارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی تعلق نہیں جو میں دعا کروں تب قبول ہوگی یہ سن کر فضیل رحمہ اللہ کی ہچکی بندھ گئی حتیٰ کہ غشی طاری ہونے کی وجہ سے گر گئے، فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: اے اللہ ہمیں اطاعت سے عزت عطا فرما اور معصیت کی ذلت سے ہمیں ذلیل نہ کرنا۔

۱۱۵۵۳- ابو محمد بن حیان، ابو یعلیٰ، عبد الصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے، ہر آدمی میں تین خصلتیں ضرور موجود ہوتی ہیں ان میں سے دو کو آدمی چھپا لیتا ہے اور تیسری پر قدرت نہیں رکھتا، پوچھا گیا، اے ابو یعلیٰ؟ وہ کیسے! فرمایا آدمی خیرات کر کے اچھے اخلاق کا مظاہرہ کر لیتا ہے حالانکہ فی الواقع وہ اچھے اخلاق والا ہوتا نہیں، آدمی سخاوت کو ظاہر کرتا ہے حالانکہ وہ فی الواقع سخی ہوتا نہیں ہے، لیکن تیسری چیز آدمی کی عقلمندی ہے جو گفتگو کے دوران ظاہر ہو جاتی ہے اگر اس میں عقل نام کی چیز ہوگی تم پہچان لو گے اور وہ تصنع پر قدرت نہیں رکھتا۔ (یعنی جیسی عقل ہوگی ویسی ہی بات کرے گا، وہ بے وقوفی و کم عقلی کو نہیں چھپا سکتا اس لئے گفتگو سے فوراً اس کی عقل ظاہر ہو جائے گی، من المہتر جم)

۱۱۵۵۴- محمد بن احمد بن محمد، عبد الرحمن بن داؤد، عبد اللہ بن ہلال رومی، احمد بن عاصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سفیان ثوری رحمہ اللہ اور فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کی آپس میں ملاقات ہو گئی، دونوں آپس میں مذاکرہ کر کے روتے رہے، پھر سفیان رحمہ اللہ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ ہماری یہ مجلس بقیہ تمام مجالس سے زیادہ برکت والی ہے۔ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا ہم یہ امید تو رکھ سکتے ہیں لیکن مجھے خوف ہے کہ ہماری یہ مجلس بقیہ تمام مجالس سے زیادہ نحوست والی ہو، کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ نے اپنے پاس موجود خوبصورت ترین چیز سے اپنے آپ کو مزین کیا ہے اور تب آپ ادھر تشریف لائے اور میں بھی آپ کے لئے خوبصورت ترین چیز سے مزین ہو کر آپ کے سامنے آیا، گویا آپ نے میری عبادت کی اور میں نے آپ کی؟ سن کر سفیان رحمہ اللہ اتنے زور زور سے روئے کہ ان کی ہچکی بندھ گئی پھر فرمایا: آپ نے مجھے زندہ کیا اللہ تعالیٰ آپ کو زندہ فرمائے۔

۱۱۵۵۵- محمد بن احمد، عبد الرحمن بن داؤد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا! جنت کو جس طرح اس امت کے لئے مزین کیا گیا ہے اس طرح کسی اور امت کے لئے مزین نہیں کیا گیا پھر تم جنت کا کوئی عاشق نہیں دیکھتے ہو۔

مسانید فضیل بن عیاض رحمہ اللہ

مصنف شیخ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ نے فرمایا: فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کے زیریں اقوال اور مواعظ حسنہ بہت زیادہ ہیں لیکن ہم نے صرف انہی پر اکتفا کیا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ سب کو نفع پہنچائے، ان کی سند سے مروی احادیث بھی بہت زیادہ ہیں۔ فضیل رحمہ اللہ نے اعلام تابعین، علماء تابعین سے احادیث روایت کی ہیں ان میں سلیمان العمش، منصور بن معمر، سرفہرست ہیں۔ ان دونوں حضرات نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے زمانے کو پایا ہے فضیل رحمہ اللہ کے شیوخ میں عطاء بن سائب، حصین بن عبد الرحمن، مسلم اعمور، ابان بن ابی عیاش بھی ہیں۔ ان تمام حضرات نے حضرت انسؓ کو دیکھ رکھا تھا اور ان سے احادیث بھی روایت کی ہیں۔

اسی طرح فضیل رحمہ اللہ سے بھی اعلام اور ائمہ کرام نے اکتساب حدیث کیا ہے، ان میں سفیان ثوری رحمہ اللہ سفیان بن عیینہ، یحییٰ بن قطان، عبد الرحمن بن مہدی، حسین بن علی جعفی، موئل بن اسماعیل، عبد اللہ بن وہب مصری، اسد بن موسیٰ، ثابت بن محمد عابد، مسدد، یحییٰ بن نیشاپوری، قتیبہ بن سعید اور ان جیسے دیگر حضرات محدثین کرام رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔

تاہم فضیل رحمہ اللہ کی سند سے مروی کچھ چند ایک احادیث درج ذیل ہیں۔

۱۱۵۵۶- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد بن محمد حارث، عبدان بن احمد، اسماعیل بن زکریا، فضیل بن عیاض، سلیمان اعمش، ابو وائل کے سلسلہ سند سے حضرت عبد اللہؓ کی روایت ہے کہ جب ہم تشہد کے لئے بیٹھتے یوں کہتے تھے۔ السلام علی اللہ قبل عبادہ، بندوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ پہ سلام ہو اور والسلام علی جبرئیل والسلام علی میکائیل۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ تشہد سکھلایا پھر ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تو ہے ہی سلامتی والا، سلام تو ہمارے اوپر ہو اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر ہوں یعنی (السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین)

ابو وائل نے عبد اللہؓ کی حدیث میں یوں اضافہ کیا ہے ”جب تم یہ تشہد پڑھو گے اس میں کہا ہو اسلام آسمان و زمین میں موجود ہر صالح بندے کو پہنچ جائے گا“ جبکہ ابواحق نے عبد اللہؓ کی حدیث میں یوں کہا جب تم یہ تشہد کہہ لو گے (اس میں کہا ہو اسلام) ہر مقرب فرشتے، نبی مرسل اور بندہ صالح کو پہنچ جائے گا: اشہدان لا الہ الا اللہ و اشہدان محمداً عبده و رسوله۔

اعمش کی یہ حدیث ابو وائل سے صحیح متفق علیہ ہے، اعمش نے بہت سارے محدثین نے یہ حدیث روایت کی ہے لیکن فضیل رحمہ اللہ سے یہ حدیث صرف اسماعیل روایت کرتے ہیں۔ چنانچہ فضیل رحمہ اللہ حدیث بیان کرتے وقت لفظ اعمش سے گریز کرتے تھے جب حدیث سناتے اس وقت اعمش رحمہ اللہ کا پورا نام سلیمان بن مهران کہتے تھے حالانکہ ان کے شاگرد انھیں اعمش کے لقب سے موصوف کرتے تھے تاکہ مشہور ہو جائیں۔

۱۱۵۵۷- ابو بکر محمد بن احمد بن محمد مفید، حسین بن عمر ابواحوص، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، سلیمان اعمش، زید بن وہب کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جو کہ صادق و صدوق ہیں نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک تخلیق کے ابتدائی مرحلہ میں اپنی ماں کے لٹن میں (نطفہ کی شکل میں) چالیس دن تک رہتا ہے۔ پھر وہ جسے ہوئے خون کی شکل میں چالیس دن تک رہتا ہے، پھر وہ گوشت کے ایک ٹوٹھڑے کی شکل میں چالیس دن تک رہتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ فرشتے کو بھیجتے ہیں اور اسے چار چیزوں کا حکم ملتا ہے۔ یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے اعمش سے ایک جم غفیر نے یہ حدیث روایت کی ہے۔ فضیل سے یہ حدیث ہم نے صرف احمد بن یونس کے واسطے سے پائی ہے۔

۱۱۵۵۸- سلیمان بن احمد، ابو زید قرطبی، یعقوب بن ابو عباد، فضیل بن عیاض، اعمش، زید بن وہب کے سلسلہ سند سے جریر بن عبد اللہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں پر رحم نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں فرمائیں گے۔ یہ حدیث صحیح ثابت ہے اعمش سے ایک بڑی جماعت نے یہ حدیث روایت کی ہے جبکہ فضیل رحمہ اللہ سے یہ حدیث صرف یعقوب ہی روایت کرتے ہیں۔

۱۱۵۵۹- سلیمان بن احمد، محمد بن عثمان بن سعید وراق کوفی، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، اعمش، معمر بن سوید کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ذرؓ کی روایت ہے، وہ کہتے ہیں میں ایک مرتبہ آپ ﷺ کے ساتھ مسجد میں تھا آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو! تمہاری آنکھوں میں کونسا آدمی رفیع الشان دکھائی دیتا ہے؟ چنانچہ میں نے نظر دوڑائی اچانک ایک آدمی دکھائی دیا جس نے عالیشان جوڑا پہن رکھا تھا اور اس کے پاس لوگ جمع تھے، میں نے کہا: یہ آدمی، آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو کونسا آدمی تمہاری آنکھوں میں کمتر دکھائی دیتا ہے؟ چنانچہ میں نے نظر دوڑائی اچانک مجھے ایک آدمی دکھائی دیا جس نے معمولی چادر اوڑھ رکھی تھی۔ میں نے کہا: یہ آدمی! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ آدمی اللہ تعالیٰ کے ہاں قیامت کے دن زمین کے اندازے کے بقدر اس سے بہتر ہوگا۔

۱۔ صحیح البخاری ۱/۱۶۱، ۹/۱۶۵۔ و صحیح مسلم، کتاب القدر ۱۔

۲۔ مسند الامام احمد ۵/۱۵۷۔ و مجمع الزوائد ۱۰/۲۵۸۔ و الترغیب والترہیب ۳/۱۳۹۔ و فتح الباری ۱/۲۷۷۔

اعمش کی یہ حدیث ثابت اور مشہور ہے۔

۱۱۵۶۰۔ عبد اللہ بن تکی بن معاویہ طحی، حسین بن جعفر قات، عبد الحمید بن صالح برجبی (دوسری "ح" سند) حسین بن بندار، ہرند معدستری، محمد بن ہارون بن حمید، تکی بن طلحہ یدلوعی (تیسری "ح" سند) محمد بن علی بن حبیش، موسیٰ بن ہارون، سوید بن سعید، (سب) فضیل بن عیاض، سلیمان بن مهران، ابو عمرو شیبانی کے سلسلہ سند سے مروی عبد اللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ ایک آدمی لگام ڈالی ہوئی اونٹنی لایا اور کہا: یا رسول اللہ! یہ اونٹنی اللہ تعالیٰ کے رستے میں خیرات ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیرے لئے اس کے بدلے میں جنت میں سات سو مخطومہ اونٹنیاں ہیں۔

اعمش رحمہ اللہ کی یہ حدیث ثابت ہے۔ فضیل رحمہ اللہ سے متقدمین کی ایک بڑی جماعت روایت کرتی ہے اور یونس بن محمد بن فضیل سے روایت کرتے ہیں۔

۱۱۵۶۱۔ ابو بکر آجری و علی بن ہارون، جعفر بن محمد فریابی، قتیبہ بن سعید، فضیل بن عیاض، اعمش، عمارہ بن عمیر، ابو معمر کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ نماز کافی نہیں ہوتی جسکو اداء کرتے وقت آدمی رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ کو سیدھا نہ رکھے۔

اعمش کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے جبکہ فضیل رحمہ اللہ سے یہ حدیث صرف قتیبہ اور ابراہیم بن محمد شافعی روایت کرتے ہیں۔

۱۱۵۶۲۔ سلیمان بن احمد، مقدم بن داؤد، اسد بن موسیٰ، فضیل بن عیاض، اعمش، ثمامہ بن عقبہ محاملی کے سلسلہ سند سے زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ "ایک مرتبہ ایک یہودی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: "اے ابو قاسم! آپ کا گمان ہے کہ اہل جنت، جنت میں کھائیں پیئیں گے، آپ ﷺ نے اثبات میں جواب دیا پھر فرمایا: قسم اس ذات کی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، ایک آدمی کو کھانے، پینے، شہوات اور جماع جیسی ضروریات پوری کرنے کے لئے ایک سو آدمیوں کی قوت و طاقت دی جائے گی، یہودی کہنے لگا: جو آدمی کھائے پیئے گا اسے پیشاب پاخانے کی بھی حاجت تو پیش آئے گی حالانکہ جنت تو پاکیزہ جگہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جنتی کے بدن سے مشک کی خوشبو جیسا خوشبودار پسینہ خارج ہوگا جس سے اسکی قضاے حاجت پوری ہو جائے گی اچانک وہ اپنے کو پیٹ سکر ا ہوا محسوس کرے گا۔

اعمش کی حدیث ثابت ہے اور ان سے بہت سارے محدثین روایت کرتے ہیں۔ فضیل رحمہ اللہ سے یہ حدیث روایت کرنے میں اسد بن موسیٰ متفرد ہیں۔

۱۱۵۶۳۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن عمرو بن ابو عاصم، ابراہیم بن محمد شافعی (دوسری "ح" سند) علی بن احمد بن علی مقدسی، محمد بن عبد عامر، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، سلیمان اعمش، ابو صالح کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ فرشتوں کی ایک جماعت ہے جو راستوں وغیرہ میں گشت کرتی رہتی ہے اور جہاں کہیں ان کو اللہ کا ذکر کرنے والے ملتے ہیں تو وہ آپس میں ایک دوسرے کو بلا کر سب جمع ہو جاتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کے گرد آسمان تک جمع ہوتے رہتے ہیں۔ جب وہ مجلس ختم ہو جاتی ہے وہ آسمان پر جاتے ہیں اللہ جل شانہ باوجود جاننے کے پھر بھی دریافت فرماتے ہیں تم کہاں سے آئے ہو، وہ عرض کرتے

اصحیح مسلم، کتاب الامارۃ باب ۳۷، والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۲۹/۱، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۱۱۸/۹، ومشکاۃ المصابیح ۳۷۹۹، والمصنف لابن ابی شیبہ ۳۳۸/۵، والدر المنثور ۳۳۶/۱، سنن الترمذی ۲۶۵، و سنن النسائی ۱۸۳/۲، ۲۱۴، وصحیح ابن خزيمة ۶۶۶، والمصنف لابن ابی شیبہ ۲۸۷/۱، والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۱۳/۱، ۲۱۴.

ہیں کہ تیرے بندوں کی فلاں جماعت کے پاس سے آئے ہیں، جو تیری تسبیح، تحمید اور تمجید بیان کرنے میں مشغول تھے، ارشاد ہوتا ہے کیا ان لوگوں نے مجھے دیکھا ہے۔ عرض کرتے ہیں یا اللہ! دیکھا تو نہیں ارشاد ہوتا ہے کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ عرض کرتے ہیں اور بھی زیادہ عبادت میں مشغول ہوتے اور اس سے بھی زیادہ تیری تعریف اور تسبیح میں منہمک ہوتے، ارشاد ہوتا ہے کہ وہ کیا چاہتے ہیں عرض کرتے ہیں کہ وہ جنت چاہتے ہیں، ارشاد ہوتا ہے کیا انھوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں کہ دیکھا تو نہیں ارشاد ہوتا ہے اگر دیکھ لیتے تو کیا ہوتا، عرض کرتے ہیں کہ اس سے بھی زیادہ شوق اور تمنا اور اس کی طلب میں لگ جاتے، پھر ارشاد ہوتا ہے کہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے، عرض کرتے ہیں کہ جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے، ارشاد ہوتا ہے کیا انھوں نے جہنم کو دیکھا ہے عرض کرتے ہیں کہ دیکھا تو نہیں ارشاد ہوتا ہے اگر دیکھ لیتے تو کیا ہوتا۔ عرض کرتے ہیں اور بھی زیادہ اس سے بھاگتے اور بچنے کی کوشش کرتے، ارشاد ہوتا ہے اچھا تم گواہ رہو، میں نے اس مجلس والوں کو سب کو بخش دیا۔ ایک فرشتہ عرض کرتا ہے یا اللہ فلاں شخص اس مجلس میں اتفاقاً اپنی کسی ضرورت سے آیا تھا وہ اس مجلس کا شریک نہیں تھا، ارشاد ہوتا ہے کہ یہ جماعت ایسی مبارک ہے کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں ہوتا لہذا اس کو بھی بخش دیا۔

اس حدیث کو روایت کرنے میں اعمش متفرد ہیں ابو صالح سے، یہ اعمش کی مشہور اور خاص حدیث ہے، اس حدیث کو عبد الواحد بن زیاد اور ابو بکر ابن عیاش اور ابو معاویہ نے بھی روایت کیا ہے۔

۱۱۵۶۳- ابو احمد محمد بن احمد بن اسحاق انماطی، محمد بن عبد عامر، یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری، فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زانی جس وقت زنا کرتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔ شرابی جس وقت شراب پیتا ہے وہ مومن نہیں ہوتا اور چور جس وقت چوری کرتا ہے وہ مومن نہیں ہوتا اس کے بعد توبہ پیش کی جاتی ہے۔

یہ حدیث ثابت صحیح اور اعمش رحمہ اللہ سے ائمہ اور قدما کی ایک بڑی جماعت نے یہ حدیث روایت کی ہے۔ ان میں زید بن ابی انیس، ثوری، شعبہ، ہارون بن سعد اور ابو حمزہ سکونی سرفہرست ہیں۔

۱۱۵۶۵- محمد بن علی بن حمیش، قاسم بن ذکریا، عبد اللہ بن ابی زیاد، حسین بن علی ہعفی، فضیل بن عیاض، اعمش، ابو صالح کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ میرا مجمع میں ذکر کرتا ہے تو میں اس مجمع سے بہتر (یعنی فرشتوں کے مجمع میں جو معصوم اور بے گناہ ہیں۔) میں تذکرہ کرتا ہوں، اور اگر بندہ میری طرف ایک بالشت متوجہ ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔ ۲

اعمش رحمہ اللہ کی یہ حدیث صحیح ہے۔ یہ حدیث شعبہ سے، عبد الواحد بن زیاد، ابو معاویہ، جریر وغیرہم نے بھی روایت کی ہے، اس حدیث کو فضیل رحمہ اللہ سے صرف حصین بن ابی جعفی نے روایت کی ہے۔

۱۱۵۶۶- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن اسحاق، ابو بکر بن ابو عاصم، ابراہیم بن محمد شافعی، فضیل بن عیاض، اعمش، ابو صالح کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: امام ضامن ہوتا ہے اور موزن امین، اللہ تعالیٰ ائمہ کو ہدایت دے اور موزنوں کی اعانت فرمائے، اعمش سے یہ حدیث ایک جم غفیر نے روایت کی ہے لیکن فضیل سے صرف ابراہیم بن محمد شافعی نے روایت کی ہے۔ ۳

۱- مسند الامام احمد ۳/۳۵۸، ۳۵۹، ۳۸۲، وکنز العمال ۱۸۷۸... ۲- مسند الامام احمد ۲/۳۵۳، ۳۰۵.

۳- سنن أبی داؤد ۵۱۷، سنن الترمذی ۲۰۷، وصحیح ابن خزيمة ۱۵۲۸، وصحیح ابن حبان ۳۶۲، ۳۶۳، ومسند الامام احمد

۲۳۴/۲، ۲۸۳، ۳۸۲، ۴۱۹، ۴۲۳، ۴۶۱، ۴۷۲، ۵۷۲، ۶۵۷/۲.

۱۱۵۶۷- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، عباس بن ولید، فضیل بن عیاض، اعمش، ابو صالح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔ عذاب قبر، حیات و ممات اور مسیح دجال کے فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ اعمش کی یہ حدیث عزیز ہے ہم نے فضیل کی یہ حدیث صرف عباس کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۵۶۸- محمد بن ابراہیم بن علی، اسحاق بن احمد نافع و حسین بن محمد بن حماد، (دوسری "ح" سند) عمر بن موسیٰ بن عیسیٰ، محمد بن ہارون بن مدین، (سب) محمد بن جعفر زنبور، فضیل بن عیاض، اعمش، ابو صالح کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "اپنے سے کمتر کی طرف دیکھا کرو اور اپنے سے بالاتر کی طرف مت دیکھا کرو چونکہ اللہ تعالیٰ کی نعمت زیادہ لائق ہے کہ تم اسے حقیر نہ سمجھو۔"

فضیل رحمہ اللہ کی یہ حدیث ہم نے صرف محمد بن جعفر کی سند سے روایت کی ہے۔ یہ حدیث عبد الاعلیٰ بن عبد الواحد کا زاعمی نے عبد اللہ بن وہب، فضیل کی سند سے اصحاب اعمش کے خلاف روایت کی ہے۔

۱۱۵۶۹- محمد بن مظفر، احمد بن محمد بن محمد بن ابراہیم نادرائی، احمد بن محمد بن محمد بن حجاج، عبد الاعلیٰ بن عیاض، سلیمان، مسلم بن صبیح، مسروق، حضرت ابو ہریرہؓ عن النبی ﷺ کی حدیث مثل مذکورہ بالا کے مروی ہے۔

اس حدیث میں عبد الاعلیٰ یا ان سے اوپر کے کسی راوی کا وہم ہے۔ اس حدیث میں اعمش کی سند کی تین صورتیں ہیں (اولی) اعمش، ابو صالح، ابو ہریرہؓ (دوم) اعمش، ابوسفیان، جابر (سوم) اعمش، ابو وائل، عبد اللہ۔

۱۱۵۷۰- اپنے والد عبد اللہ، محمد بن احمد بن یزید و محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، سلیمان، ابو صالح کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے اپنے مسلمان بھائی کی دنیا کی کوئی تکلیف دوہر کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی تکلیف اس سے دوہر فرمائیں گے، جس نے کسی مسلمان کی دنیا میں پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اسکی پردہ پوشی فرمائیں گے، جس نے کسی تنگ دست کے لئے آسانی کی اللہ تعالیٰ اس کے لئے دنیا و آخرت میں آسانی فرمائیں گے اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک وہ اپنے کسی مہمان بھائی کی مدد میں مصروف ہوتا ہے۔ اعمش کی رحمہ اللہ کی یہ مشہور حدیث ہے ان سے قدماء میں سے محمد بن واسع نے بھی روایت کی ہے ہم نے یہ حدیث فضیل رحمہ اللہ سے صرف ابراہیم بن اشعث کے واسطے سے روایت کی ہے۔

۱۱۵۷۱- ابو احمد محمد بن احمد بن اسحاق انماطی، محمد بن عبد بن عامر، یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری، فضیل بن عیاض، سلیمان بن مهران کاہلی، مسلم بن صحیح، مسروق بن اجدع کے سلسلہ سند سے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مصائب، امراض اور احزان دنیا میں جزاء ہیں۔

- ۱- سنن ابی داؤد ۴۷۵۳: و سنن الترمذی ۳۶۰۴: و مسند الامام احمد ۲۸۷۲/۲: ۳۶۲/۲: و صحیح ابن حبان ۷۸۷.
- والمصنف لابن ابی شیبہ ۳۷۴/۳: ۳۸۰: و مجمع الزوائد ۴۹/۳: ۵۶.
- ۲- صحیح مسلم، کتاب الزہد و التقدمة ۹: و سنن الترمذی ۲۵۱۳: و سنن ابن ماجہ ۴۱/۳۲: و مسند الامام احمد ۳۸۲/۲: و فتح الباری ۳۲۲/۱۱.
- ۳- صحیح مسلم ۳۸۰: و سنن الترمذی ۱۴۲۵: و المستدرک ۳۸۳/۲: و مسند الامام احمد ۲۵۲/۲: و سنن ابی داؤد ۴۹۳۶: و المصنف لابن ابی شیبہ ۸۶/۹.
- ۴- الدر المنثور ۴۲۷/۲: و کنز العمال ۶۶۲۹.

فضیل رحمہ اللہ کی یہ حدیث عزیز ہے ہم نے صرف اسی طریق سے روایت کی ہے۔

۱۱۵۷۲- عبد اللہ بن جعفر، ابو مسعود احمد بن فرات، یحییٰ بن عبد الحمید حمانی، فضیل بن عیاض، اعمش، حبیب بن ابی ثابت، ثعلبہ بن یزید حمانی کے سلسلہ سند سے حضرت علیؑ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

فضیل رحمہ اللہ کی سند سے یہ حدیث عزیز ہے فضیل رحمہ اللہ سے یہ حدیث صرف حمانی نے روایت کی ہے۔

۱۱۵۷۳- سلیمان بن احمد، جبرون بن عیسیٰ مصری، یحییٰ بن سلیمان حضری، فضیل بن عیاض، اعمش، حبیب بن ابی ثابت، ابو عبد الرحمن سلمی، عبد اللہ بن مسعود کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے جس نے اپنے دل میں دنیا کی محبت بسائی اس میں تین چیزیں جم جاتی ہیں۔ نہ ختم ہونے والی بدبختی، بے توڑ حرص اور انتہا کو نہ پہنچنے والی امیدیں، دنیا طالبہ بھی ہے اور مطلوبہ بھی، سو جو دنیا کو طلب کرتا ہے آخرت اسے طلب کرتی ہے اور جو آخرت کی طلب میں ہوتا ہے دنیا اس کی طلب میں ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ دنیا سے اپنا پورا پورا رزق حاصل کر لیتا ہے۔

فضیل، اعمش اور حبیب کی سند سے یہ حدیث غریب ہے ہم نے یہ حدیث صرف یحییٰ سے جبرون کی سند سے روایت کی ہے۔
۱۱۵۷۴- محمد بن مظفر، محمد بن محمد بن سلیمان، سدید بن سعید، فضیل بن عیاض، اعمش، ذر، سبیح، نعمان بن بشیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: دعائیں عبادت ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "ادعونی استجب لکم" مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

یہ حدیث صرف ذر کے واسطے سے مروی ہے، ذر کا نام عبد اللہ ہمدانی ابو عمر بن ذر، ذر نے اعمش اور منصور نے روایت کی ہے اعمش سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے جبکہ منصور سے ثوری، شعبہ، شیبان، جریر وغیرہم نے روایت کی ہے۔

۱۱۵۷۵- محمد بن جعفر و عبد اللہ بن محمد بن جعفر، جعفر بن محمد فریابی، قتیبہ بن سعید، فضیل بن عیاض، اعمش، مسیب بن رافع، تمیم طائی، جابر بن سمرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: کیا تم اس طرح صف بندی نہیں کرتے جس طرح کہ فرشتے اللہ عزوجل کے پاس صف بندی کرتے ہیں؟ صحابہؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ! فرشتے کس طرح صف بندی کرتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: فرشتے پہلے آگے والی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور آپس میں جُر ط صرط (مل کر) کھڑے ہوتے ہیں۔

مسیب بن رافع کی یہ مشہور حدیث ہے۔ یہ حدیث اعمش سے ثوری، ان کے بھائی عمر بن سعید، زائدہ، ذہیر، ابن معاویہ نے بھی روایت کی ہے۔ اشعث بن سوار نے علی بن مدرک، تمیم طائی و تمیم بن طرفہ کے واسطے سے روایت کی ہے۔

۱۱۵۷۶- ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، محمد بن عیسیٰ طباع، فضیل بن عیاض، اعمش، عبد اللہ، سعید بن جبیر، ابن عباس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: تم سے بھی سماع کیا جائے گا اور ان سے بھی سماع کیا جائے گا جنہوں نے تم سے سماع کیا ہے۔

۱- المعجم الكبير للطبرانی ۲۰۱/۱۱. وأمالی الشجرى ۱۲۳/۲. واتحاف السادة المتقين ۲۹۵/۹. ۲۳۲.

۲- سنن الترمذی ۳۲۲. ومسنند الامام احمد ۲۷۱/۴. وصحيح ابن حبان ۲۳۹۶. والمعجم الكبير للطبرانی ۹۷/۲. والمصنف لابن أبي شيبة ۲۰۰/۱۰.

۳- صحيح مسلم، كتاب الصلاة ۱۱۹. وسنن النسائي، كتاب الامامة باب ۲۸. وسنن أبي داود، كتاب الصلاة باب ۹۴. وسنن ابن ماجه ۹۹۲. وصحيح ابن خزيمة ۱۵۴۴.

اعمش سے فضیل رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے جبکہ فضیل رحمہ اللہ سے صرف محمد بن عیسیٰ نے یہ حدیث روایت کی ہے۔
۱۱۵۷۷- ابوبکر احمد بن جعفر بن سلم، ادریس بن عبد الکریم الحداد مرقی، سعید بن زبور، فضیل بن عیاض، اعمش، ابوسفیان، جابر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رحلت سے تین دن قبل ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی وفات پائے وہ اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھتا ہو۔

جابر کی یہ حدیث صحیح ثابت اور مشہور حدیث ہے، ان سے ابوسفیان نے روایت کی ہے ان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔ نیز جابر سے ابوزبیر، وہب بن منبہ نے بھی روایت کی ہے، اعمش کی اس حدیث کو ابوسفیان سے ثوری، ابن عیینہ، زہیر، ابوجعفر رازی، ابوعوانہ، جریر بن حازم نے روایت کیا ہے جبکہ یہ حدیث ابوزبیر سے واصل مولیٰ ابن عیینہ، موسیٰ بن عقبہ، ابن جریج، ابن ابولیلی اور ابن لہیعہ نے روایت کی ہے۔

۱۱۵۷۸- ابوبکر بن عبد اللہ بن یحییٰ بن معاویہ طحی، حسین بن جعفر قات، عبد الحمید بن صالح، (دوسری "ح" سند) علی بن فضیل رحمہ اللہ معدل، محمد بن ایوب، مسدد (دونوں) فضیل بن عیاض، سلیمان، ابوسفیان، جابر کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: ہم ایک مرتبہ سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، اچانک تیز بد بودار ہوا کے جھونکے چلنے لگے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کچھ منافقین کچھ مومنین کی غیبت کر رہے ہیں مسدد نے اپنی روایت میں مومنین کی بجائے مسلمین کا لفظ ذکر کیا ہے اور کہا: اسی وجہ سے یہ ہوا چلی ہے۔ فضیل رحمہ اللہ کی یہ حدیث اعمش کے واسطے سے مشہور ہے اعمش سے مفرد میں نے روایت کی ہے۔

۱۱۵۷۹- ابواحمد محمد بن احمد بن اسحاق، محمد بن عبد بن عامر، یحییٰ بن یحییٰ، فضیل بن عیاض، سلیمان بن مهران، ابوسفیان، جابر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کفر اور ایمان کے درمیان صرف تہ تک صلوٰۃ کا فرق ہے۔

جابر کی یہ حدیث مشہور ثابت حدیث ہے جابر سے عمرو بن دینار، ابوزبیر وغیرہم نے روایت کی ہے پس حدیث ثوری رحمہ اللہ نے اعمش، ابوسفیان کی سند سے مثل بالا کے روایت کی ہے۔

۱۱۵۸۰- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن ہارون بن سلیمان (دوسری "ح" سند) محمد بن ابراہیم، ابویعلیٰ، اسحاق بن ابواسرائیل، فضیل بن عیاض رحمہ اللہ، اعمش، ابوسفیان، جابر، ابوسعید خدری کے سلسلہ سند سے مروی ہے ابوسعید فرماتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو ایک کپڑے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جو انھوں نے لپیٹ رکھا تھا۔ یہ حدیث ثوری۔ داؤد طائی اور دیگر محدثین نے بھی اعمش سے مسئلہ روایت کی ہے۔

۱۱۵۸۱- محمد بن علی بن حمیش، اسماعیل بن اسحاق سراج، سوید بن سعید، فضیل بن عیاض، اعمش، ابوسفیان، انس بن مالک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اکثر فرمایا کرتے: یا مقلب القلوب! (اے دلوں کو پھیرنے والے) ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ، صحابہ کرام فرماتے: یا رسول اللہ! آپ ہمارا اتنا زیادہ خوف کرتے ہیں حالانکہ ہم آپ پر ایمان لائے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ہر دل

۱۔ صحیح مسلم، ۲۲۰۵، ۲۲۰۶، سنن ابن ماجہ ۴۱۶۷، ومسنند الامام احمد ۳۲۵/۱، ۲۹۳/۳، وفتح الباری ۳۸۵، ۳۸۴، ۶۱/۱۳

۲۔ الترغیب والترہیب ۲۷۸/۱، وکشف الخفا ۲۳۶/۲

۳۔ سنن ابن ماجہ ۱۹۹، ومسنند الامام احمد ۱۸۲/۳، وصحیح ابن حبان ۲۳۱۹، والمصنف لعبد الرزاق ۱۹۶۴۶، والکنی للذولابی ۹۱/۲، وفتح الباری ۳۷۷/۱۳

رحمن کی دو انگلیوں کے درمیان پڑا ہوتا ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہیں اسے سیدھا رکھیں چاہیں تو کبھی پر لے جائیں۔
سفیان ثوری رحمہ اللہ نے اعمش سے یہ حدیث بمثل مذکور بالا روایت کی ہے۔

۱۱۵۸۲- ابوسری حسین بن محمد حذاء تیسری و محمد بن حمید، حسن بن عثمان، (دوسری "ح" سند) ابونعیم اصفہانی محمد بن علی، اسحاق بن احمد خزاعی، ابو عمرو، (سب) محمد بن زبور، فضیل، سلیمان اعمش، ابوسفیان، انس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت معاذ بن جبل ہمارے ہاں تشریف لائے میں نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ کی نادر حدیثیں سنائیں حضرت معاذؓ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں سواری پر آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، ارشاد فرمایا: اے معاذ! بتاؤ، بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے؟ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے، ارشاد فرمایا: بندوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں، میں نے پوچھا: بندے جب ایسا کریں تو پھر ان کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر یہ ہے کہ وہ انھیں عذاب نہ دے۔
انسؓ کی یہ حدیث معاذ کے واسطے سے صحیح ثابت ہے، انسؓ سے قتادہ وغیرہ نے بھی روایت کی ہے لیکن "نادر حدیثوں" کا لفظ صرف ابوسفیان نے انسؓ سے ذکر کیا ہے۔

۱۱۵۸۳- سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز و محمد بن جعفر امام، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، اعمش، ابوصالح حنفی، بکیر جریری و انصار کی ایک بڑی جماعت سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ہماری طرف ﷺ متوجہ ہو گئے اور ہم میں سے ہر آدمی بھی متوجہ ہوا اور ہر آدمی مجلس میں گنجائش پیدا کرنے کی کوشش کرنے لگا تا کہ آپ ﷺ کے پاس بیٹھ جائے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ دروازے میں دونوں پٹ پکڑ کر کھڑے ہو گئے پھر ارشاد فرمایا: ائمہ قریش میں سے ہوں گے۔ اور میرا تمہارے اوپر بہت بڑا حق ہے، اور ان کے لئے بھی اسی طرح جو وہ کریں گے آپ ﷺ نے تین بار فرمایا جب ان سے مہربانی طلب کی جائے گی مہربانی کریں گے، جب فیصلہ کریں گے عدل و انصاف کریں گے، جب وعدہ کریں گے اسے پورا کریں گے، سو جس نے اس طرح نہ کیا اس پر اللہ، فرشتوں اور لوگوں سب کے سب کی لعنت ہو۔

انسؓ کی یہ حدیث مشہور حدیث ہے ان سے بکیر نے روایت کی ہے اور وہ بکیر بن وہب ہیں اور بکیر سے سہل ابواسد و ابوصالح حنفی نے یہ حدیث روایت کی ہے، ابوصالح کا نام عبد الرحمن بن قیس ہے۔

۱۱۵۸۴- سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی، احمد بن داؤد و جندیسا پوری سکری، محمد بن خلید حنفی، فضیل بن عیاض، اعمش، منہال بن عمرو، سعید بن جبیر، عبد اللہ بن حارث، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی نبی علیہ السلام نے اپنے رب عزوجل سے شکایت کی، فرمایا: اے میرے رب! تیرے بندوں میں سے ایک بندہ تجھ پر ایمان لاتا ہے اور تیری اطاعت میں عمل کرتا ہے لیکن تو اس سے دنیا کو دور کر دیتا ہے اور اسے تو مصائب و بلیات کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتا ہے جبکہ تیرے بندوں میں سے ایک بندہ تیرا کفر کرتا ہے اور تیری معصیت میں رہ کر عمل کرتا ہے، تو اس سے مصائب و بلیات کو دور رکھتا ہے اور تو اسے دنیا بڑی لگن سے پیش کرتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ: سارے کے سارے بندے اور سارے کے سارے شہر میرے قبضہ قدرت میں ہیں تاہم ہر چیز میری تسبیح، تکبیر اور تہلیل کرتی ہے، رہی بات میرے بندہ مومن کی سوا اس کی کچھ برائیاں ہوتی ہیں (جنکا بدلہ میں اسے دنیا ہی میں دینا چاہتا ہوں تب) میں دنیا کو اس سے دور رکھتا ہوں اور کچھ مصائب و بلیات اس پر پیش کرتا ہوں حتیٰ کہ وہ دنیا سے (بعد الوفات) میرے پاس آتا ہے۔ اسے خالص نیکیوں کا بدلہ عطا کرتا ہوں، رہی بات میرے بندہ کافر کی سوا اس کی کچھ نیکیاں ہوتی ہیں (جنکا بدلہ میں دنیا ہی میں دینا چاہتا ہوں) تب میں اس سے مصائب و بلیات کو دور رکھتا ہوں اور اسے دنیا بھی پیش کرتا ہوں حتیٰ کہ

وہ میرے پاس آتا ہے میں اسے خالص برائیوں کا بدلہ دیتا ہوں۔

فضیل واعمش کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے یہ حدیث صرف اسی بندے سے مرفوع روایت کی ہے۔ عبد اللہ بن حارث میری سمجھ کے مطابق وہ زبید مکتب ہے وہ کوئی ہے اس سے عمرو بن مرہ نے حدیثیں روایت کی ہیں، اور ابو عبد اللہ بن عمرو اور ابن عمر سے روایت کرتے ہیں۔

۱۱۵۸۵- محمد بن احمد بن حسن ابو علی صواف، بشر بن موسیٰ حمیدی (دوسری "ح" سند) محمد بن احمد بن علی امام، حسن بن علی مولیٰ بن ہاشم، سور بن زہور،۔

(دونوں) فضیل بن عیاض، منصور بن معتمر، شقیق، عبد اللہ بن مسعود کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور مسلمان کو قتل کرنا کفر ہے۔

یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے، یہ حدیث ثوری اور شعبہ نے منصور و حصین سے بمثل مذکور بالا روایت کی ہے۔

۱۱۵۸۶- محمد بن حمید، عبد اللہ بن صالح بخاری، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ (بن مسعود) نے لوگوں سے فرمایا: میں تمہیں بتاتا ہوں مجھے تمہارے پاس آنے سے کس چیز نے روک رکھا تھا۔ چنانچہ مجھے صرف اس بات کا خوف تھا کہ میں تمہیں اکٹاہٹ میں نہ ڈال دوں، تب میں تمہارے پاس وعظ و نصیحت کرنے نہ آیا چونکہ رسول اللہ ﷺ میں ناغہ کر پکے وعظ ارشاد فرماتے تھے آپ ﷺ خوف محسوس کرتے تھے کہ ہم کہیں (روزانہ کے وعظ سے) اکٹانہ جائیں۔

منصور واعمش کی یہ حدیث صحیح و ثابت ہے۔

۱۱۵۸۷- قاضی ابو احمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن عبد اللہ شافعی، ابراہیم بن محمد، فضیل بن عیاض، منصور، شقیق، مسروق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کوئی نماز پڑھتے نہیں سنا کہ آپ ﷺ نے عذاب قبر سے پناہ نہ مانگی ہو۔ منصور کی یہ حدیث مشہور و ثابت ہے، ہم نے یہ حدیث فضیل رحمہ اللہ کی سند سے صرف شافعی کے واسطے سے نقل کی ہے۔

۱۱۵۸۸- سلیمان بن احمد، ابو عمر محمد بن عثمان وراق، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، منصور، ربیع، ابو مسعود انصاری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کلام نبوت سے تعلق رکھنے والی جن باتوں کو لوگ پالیتے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب تم میں حیا نہ رہے اس وقت جو جی چاہے کرو۔

منصور کی یہ حدیث ثابت و مشہور ہے اور یہ حدیث فضیل رحمہ اللہ کی سند سے مرفوعاً صرف احمد بن یونس کے واسطے سے روایت کی گئی ہے۔ ۱۱۵۸۹- اپنے والد عبد اللہ سے محمد بن جعفر، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، منصور، ربیع، حذیفہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی اپنے عمل کے متعلق براگمان رکھتا تھا اس نے اپنے اہل و عیال کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں مجھے آگ میں جلانا اور پھر میری ہڈیوں کو پیس کر جس دن تیز ہوا ہو میری خاک سمندر میں اڑا دینا چونکہ میرا رب مغفرت نہیں فرمائے گا، چنانچہ وہ جب مرا اس کے ورثہ نے اس کے ساتھ ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے بکھرے ہوئے ذرات کو جمع کر کے اس سے پوچھا: تجھے ایسا کرنے پر کس چیز نے ابھارا ہے؟ جواب دیا: مجھے ایسا کرنے پر صرف اور صرف تیرے خوف نے ابھارا

۱۔ صحیح البخاری ۱/۱۹۸، ۱/۱۸۹، ۶۳/۹، صحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۲۸، وفتح الباری ۱/۱۱۰، ۱۰/۴۶۳،

۱۱/۵۱۲، ۱۳/۲۶۱، ۲۷/۲۷۱

۲۔ مسند الامام احمد ۳/۱۲۱، ۵/۳۷۲، ۳۸۳، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۱۰/۱۹۲، والمعجم الکبیر للبیہقی ۷/۴۳۶،

۲۳۷، ومجمع الزوائد ۸/۲۷۸، وفتح الباری ۱۰/۵۲۳، واملی الشجرى ۲/۱۹۶

ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی۔

فیضیل رحمہ اللہ سے یہ حدیث ابراہیم شافعی نے موقوفاً روایت کی ہے، فیضیل رحمہ اللہ سے یہ حدیث مرفوعاً روایت کرنے میں ابراہیم بن اشعث متفرد ہیں۔

۱۱۵۹۰- محمد بن علی بن حمیش و احمد بن ابراہیم کندی، احمد بن اعون، عبد اللہ بن عمیر قواریری، فیضیل بن عیاض، منصور، شععی، براء بن عازب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: جس نے نماز عید پڑھنے سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کر لیا وہ (نماز عید کے بعد) دوبارہ کوئی دوسرا جانور قربانی کے لئے ذبح کرے۔

یہ حدیث فیضیل رحمہ اللہ نے اسی طرح منصور سے مختصر روایت کی ہے جبکہ یہی حدیث ثوری اور شعبہ وغیرہ نے منصور سے تفصیلاً روایت کی ہے۔

۱۱۵۹۱- ابو علی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی (دوسری "ح" سند) ابو بکر بن خلاد، ابراہیم بن اسحق حارثی، عبید اللہ بن عمر قواریری (دونوں) فیضیل بن عیاض، منصور ابن معتمر، شععی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ام سلمہ فرماتی تھیں: نبی ﷺ جب کبھی گھر سے باہر تشریف لے جاتے یہ دعا پڑھتے تھے۔

اللهم انی اعوذ بک ان ازل او اضل او اظلم او اظلم او اجهل او یجهل علی

یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس سے کہ میں کہیں ڈگمگا جاؤں یا کسی دوسرے کو ڈگمگا دوں، یا میں کسی کو گمراہ کروں، یا میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر کوئی ظلم کرے یا میں جہالت کروں، یا کوئی مجھ سے جہالت کرے۔

یہ حدیث ثوری اور شعبہ نے بھی منصور سے بمثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

۱۱۵۹۲- ابو جعفر محمد بن محمد احمد مقری، حسین بن محمد بن حاتم عبید مجمل، یحییٰ بن طلحہ یربوعی، فیضیل بن عیاض، منصور، ابراہیم، اسود کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: محمد ﷺ کے گھر والوں نے جب سے مدینہ میں آئے ہیں اس وقت سے تین دن (مسل) گندم کی روٹی نہیں کھائی حتیٰ کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

اسود کی سند سے ابراہیم کی یہ حدیث مشہور ہے۔

۱۱۵۹۳- سلیمان بن احمد، احمد بن عمرو خلّال مکی، عبد اللہ بن عمران غابدی، فیضیل، منصور، ابراہیم، اسود کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر کہنے لگا: یا رسول اللہ! آپ مجھے میری جان، میرے اہل اور میری اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں، میں اپنے گھر میں ہوتا ہوں کہ مجھے آپ کی یاد ستاتی ہے۔ مجھ سے صبر نہیں ہو پاتا میں فوراً آپ کے پاس آتا ہوں، آپ کو جی بھر کر دیکھتا ہوں اور جب مجھے اپنی موت یاد آتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ آپ جب جنت میں داخل ہوں گے آپ کو یہیں کے ساتھ مقام رفیع پر فائز کر دیا جائے گا۔ میرا گمان ہے کہ جب میں جنت میں داخل ہوں گا آپ کو نہیں دیکھ سکوں گا، نبی ﷺ نے اس آدمی کو کچھ جواب نہ دیا حتیٰ کہ جبرائیل علیہ السلام یہ آیت لے کر نازل ہوئے۔

ومن یطع الله ورسوله فاولئک مع الذین انعم الله علیہم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین وحسن اولئک دقیقا (نسباء / ۶۹) اور جو بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر

۱- صحیح البخاری ۲/۲۱، ۲۹، ۴/۱۱۸، ۱۳۲، وفتح الباری ۲/۳۳، ۱۰/۲۰، ۱۱/۵۵۵، و مسند الامام احمد

۲/۲۳

۲- سنن ابی داؤد ۵۰۹۴، و سنن ابن ماجہ ۳۸۸۴، و مسند الامام احمد ۶/۳۲۲، والمطالب العالیہ ۳۳۶۳

اللہ تعالیٰ نے انعام کیا جیسے نبی اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ، یہ سب بہترین رفیق ہیں۔

فضیل رحمہ اللہ اور منصور کی یہ حدیث متصلاً غریب ہے اور سلیمان کے قول کے مطابق عابدی متفرد ہیں۔

۱۱۵۹۴- محمد بن جعفر موزن، ابراہیم بن علی (ح) اسحاق بن احمد، عبد الرحمن بن محمد بن حماد، (دونوں) محمد بن زیاد زیادی، فضیل بن عیاض، منصور، ابو حازم، ابو ہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جس نے بیت اللہ کا حج کیا اور اس نے دوران حج رفٹ (جماع کی باتیں، جماع) فسق کا ارتکاب نہ کیا وہ ایسا گناہوں سے پاک ہو کر لوٹے گا جیسا اس کی ماں نے اس کو جنتا تھا۔
یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے، ثوری اور شعبہ نے بھی منصور سے روایت کی ہے۔

۱۱۵۹۵- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، یحییٰ بن حجر، فضیل (دوسری "ح") ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حرملہ بن یحییٰ، عبد اللہ بن وہب، فضیل، منصور، ابو حازم، ابو ہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین دن سے زیادہ قطع تعلقی جائز نہیں، جس نے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی کی اور پھر (اسی حالت میں مر گیا) جہنم میں داخل ہوگا۔
منصور کی یہ حدیث صحیح ہے ثوری اور شعبہ نے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۱۵۹۶- ابو عبد اللہ بن محمد بن احمد بن علی مغلہ، احمد بن علی حزار، ہشتم بن ایوب ابو عمران طالقانی، فضیل بن عیاض، منصور، مسلم بطلین، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابلیس نے کہا: اے میرے رب! تیری مخلوق میں ایسا کوئی بھی نہیں جسکے لئے تو نے رزق و معیشت نہ مقرر کر رکھی ہو، میرا رزق کیا چیز ہے؟ ارشاد ہوا: جس چیز پر میرا نام نہ ذکر کیا جائے وہ تیرا رزق ہے۔
منصور و فضیل کی سند سے یہ حدیث غریب ہے فضیل سے صرف ہشتم نے یہ حدیث متصلاً روایت کی ہے۔

۱۱۵۹۷- ابو بکر آجزی، عبد اللہ بن محمد بن احمد، جعفر فریابی، ہشتم بن ایوب طالقانی، فضیل بن عیاض، منصور، ہشتم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا گیا: عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن آدمی پسینے میں ڈوبا ہوگا حتیٰ کہ پسینہ اس کی ناک تک پہنچ جائے گا، عبد اللہ بن عمرؓ نے لگے: مومنین کے لئے عالیشان کرسیاں لگائی جائیں گی جو قیمتی موتیوں سے سجائی گئی ہوں گی مومنین ان پر بیٹھیں گے، ان کے اوپر بادلوں نے سایہ کیا ہوگا، قیامت کا دن ان کے آگے دن کی ایک گھڑی کے برابر ہوگا یا ایک مرتبہ پلک جھپکنے کے برابر۔

۱۱۵۹۸- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن منویٰ، حمیدی، فضیل بن عیاض، منصور بن معتمر، ابن شہاب زہری، عروہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی بھی کسی ظلم پر انتقام لیتے ہوئے نہیں دیکھا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ حدود کا تجاوز نہ کیا گیا ہو، لیکن جب اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ حدود کو ٹنڈا دیکھتے اس وقت غضبناک ہو جاتے اور جب بھی آپ ﷺ کو دو چیزوں میں سے ایک کو اختیار کرنے کا اختیار دیا جاتا ان میں سے آسان کو اختیار کرتے بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو۔
یہ حدیث صحیح ثابت ہے یہ حدیث ثوری نے منصور سے بھی روایت کی ہے۔

۱۱۵۹۹- سلیمان بن احمد، جبرون بن عیسیٰ، یحییٰ بن سلیمان، حضری، فضیل بن عیاض، منصور، عکرمہ، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی

۱- سنن النسائی ۱۱۴/۵، و سنن ابن ماجہ ۲۸۸۹، و مستند الامام أحمد ۴۱۰/۲، و السنن الکبریٰ للبیہقی ۶۷۵/۲، ۲۶۱.
۲- اعمالی الشجرى ۶۷۲/۲، وفتح الباری ۲۰۲/۳، و تحف السادة المتقين ۳۸۲/۳.
۳- انظر الحديث في: مستند الامام أحمد ۳۹۲/۲، ۳۵۶، و تاريخ بغداد ۲۲۶/۲، ۱۵۷/۵، ۱۴۱/۶.
۴- الدر المنثور ۳۳/۳، و التحافات ۶۱.

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ موسیٰ بن عمران علیہ السلام ایک مضطرب آدمی کے پاس سے گزرے، موسیٰ علیہ السلام نے کھڑے ہو کر اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا مانگی، ارشاد ہوا: اے موسیٰ اس کو شیطان نے حواس باختہ نہیں کر دیا لیکن یہ بھوک کی شدت سے بے حال ہو گیا ہے۔ میں اسے ہر روز کئی بار دیکھتا ہوں کیا آپ کو اس کی اطاعت سے تعجب ہے؟ اسے کہو کہ وہ تمہارے لئے دعا کرے بے شک اس کے لئے ہر روز میرے پاس ایک دعا قبول ہوتی ہے۔

فضیل، منصور اور عکرمہ کی سند سے یہ حدیث غریب ہے اور یحییٰ بن سلیمان متفرد ہیں۔

۱۱۶۰۰۔ محمد بن احمد بن حسن، یحییٰ بن عثمان بن ابی شیبہ (دوسری "ح" سند) ابوبکر عبد اللہ بن یحییٰ بن معاویہ طلحی، حسین بن جعفر قات، (دونوں) عبد الحمید بن صالح برجمی، فضیل بن عیاض، حصین بن عبد الرحمن، شععی، عروہ باریقی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: گھوڑوں کی پیشانیوں میں تاقیامت خیر و بھلائی رکھ دی گئی ہے، صحابیہ نے پوچھا وہ کس طرح؟ فرمایا: اجر و ثواب اور غنیمت کی صورت میں۔ شععی کی یہ مشہور حدیث ہے ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔

۱۱۶۰۱۔ سلیمان بن احمد، جبرون بن عیسیٰ، یحییٰ بن سلیمان، فضیل بن عیاض، حصین، عکرمہ، ابن عباس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے اور ان کے ہاتھ میں سونے کا ایک ٹکڑا تھا، آپ ﷺ نے عبد اللہ بن عمر سے فرمایا: محمد اپنے رب کا قائل نہیں ہو سکتا جب تک سونے کا یہ ٹکڑا اس کے ہاتھ میں ہو۔ چنانچہ آپ ﷺ نے کھڑے ہونے سے پہلے ہی سونے کا وہ ٹکڑا لوگوں میں تقسیم کر دیا، پھر ارشاد فرمایا: مجھے خوش نہیں کرے گا کہ محمد کے اصحاب کے لئے احد کے پہاڑ کے بقدر سونا ہو اور وہ اسے اللہ کے رستے میں خرچ کرتے ہوں اور ان کے پاس اس میں سے ایک دینار بھی باقی بچا رہے۔ ابن عباس فرماتے ہیں جس دن رسول اللہ ﷺ نے رحلت فرمائی ترکہ میں کوئی دینار چھوڑا اور نہ ہی کوئی درہم، کوئی غلام چھوڑا اور نہ ہی کوئی لونڈی، ہاں البتہ ایک زرہ چھوڑی جو ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے بدلے میں رہن (گروی) رکھی ہوئی تھی۔ اس یہودی سے بطور قرض کھانا لے کر خود بھی کھاتے تھے اور اپنے عیال کو بھی کھلاتے تھے۔

فضیل و حصین کی یہ حدیث غریب ہے اور سلیمان کے قول کے مطابق یحییٰ بن سلیمان متفرد ہیں۔

۱۱۶۰۲۔ اپنے والد عبد اللہ سے، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، مروان بن معاویہ، عیسیٰ بن یونس وابن ابی زائدہ، اسماعیل بن ابو خالد، عیسیٰ بن ابو حازم، جریر کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں ہم ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ اچانک آپ ﷺ نے چودھویں رات کو چاند کی طرف دیکھا پھر ارشاد فرمایا: تم قیامت کے دن اپنے رب کا اس طرح نمایاں دیدار کرو گے جس طرح تم چاند کو دیکھ رہے ہو (آپ ﷺ نے شہادت کی انگلی کے ساتھ چاند کی طرف اشارہ کیا) تم اس کا دیدار کرتے وقت کسی قسم کی دھیکا مشتی (دھکم پیل) کا شکار نہیں ہو گے، لہذا طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے قبل نمازوں کو مت چھوڑو پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا" اور اپنے رب کی طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے قبل حمد و تسبیح بیان کرو۔ (طہ ۱۳۰) ۲

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے اسماعیل سے یہ حدیث ایک جم غفیر نے روایت کی ہے، لیکن فضیل کی سند سے یہ حدیث صرف ابراہیم بن اشعث کے واسطے سے مروی ہے۔

۱۔ المعجم الكبير للطبرانی ۲۶۸/۱۱۔ ومجمع الزوائد ۲۶۶/۱۰، والاحادیث الضعيفة ۳۱۷۔

۲۔ صحيح البخاری ۱۳۷/۱۔ ۱۵۰۔ وصحيح مسلم، كتاب المساجد ۲۱۱۔ ومسنند الامام احمد ۳۶۲/۳۔ والسنن

الكبرى للبيهقي ۳۶۳/۱۔ وفتح الباری ۵۲/۲۔

۱۱۶۰۳- ابو علی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، فضیل بن عیاض، عطاء بن سائب، طاؤس، ابن عباس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیت اللہ کا طواف نماز کے حکم میں ہے مگر فرق صرف اتنا ہے کہ دوران طواف بات چیت کرنا حلال کر دیا ہے، سو جو آدمی دوران طواف بات کرنا چاہے وہ صرف خیر کی بات کرے۔

میں نہیں جانتا کہ فضیل کے علاوہ عطاء سے کسی اور نے یہ حدیث روایت کی ہو۔

۱۱۶۰۴- اپنے والد عبد اللہ و محمد بن حبان و محمد بن جعفر، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، عطاء بن سائب، ابو عبد الرحمن سلمیٰ، ابو موسیٰ اشعری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابلیس ہر شام اپنے لشکر زمین پر بھیجتا ہے اور ساتھ کہتا ہے جس نے کسی مومن آدمی کو گمراہ کر دیا ہے میں اس کا اکرام کروں گا اور جس نے فلاں کام کیا میں اسے اتنا اتنا انعام دوں گا، چنانچہ کوئی ایک شیطان کا چیلہ آتا ہے اور کہتا ہے میں فلاں آدمی کو مسلسل اکساتا رہا حتیٰ کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، ابلیس کہتا ہے وہ تو اب دوسری کسی عورت سے شادی کرے گا، چیلہ کہتا ہے: اسے طلاق کے وقوع کا شعور تک نہیں، میں اس سے لگاتا رزنا کروں گا۔ چنانچہ ابلیس اسکو انعام دیتا ہے اور اسکا اچھا خاصا اکرام کرتا ہے اور کہتا ہے اس جیسا کام کرو، اتنے میں ایک دوسرا چیلہ آتا ہے اور کہتا ہے: میں فلاں کو مسلسل اکساتا رہا حتیٰ کہ اس نے اپنے مسلمان بھائی کو قتل کر دیا، چنانچہ ابلیس خوشی کے مارے ایک زوردار چیخ لگاتا ہے یہ سن کر تمام شیاطین جن اس کے پاس جمع ہو جاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں: اے ہمارے آقا! آپ کو کس چیز نے اتنا زپادہ خوش کر دیا؟ کہتا ہے مجھے فلاں نے خبر دی ہے کہ وہ مسلسل فلاں آدمی کو اکساتا رہا حتیٰ کہ اس نے دوسرے کو قتل کر دیا اور جہنم کا مستحق ہو گیا، چنانچہ ابلیس اس وارداتی کا بے مثال اکرام کرتا ہے، ایسا اکرام وہ اپنے چیلوں میں کسی کا نہیں کرتا، پھر ابلیس تاج منگواتا ہے اور اس وارداتی چیلے کے سر پر رکھ دیتا ہے اور اسے باقی چیلوں کا مانیٹر مقرر کر دیتا ہے۔

یہ حدیث فضیل رحمہ اللہ نے روایت کی ہے۔

۱۱۶۰۵- محمد بن اسحاق بن ابراہیم قاضی اھوازی، عبدان بن احمد اسماعیل بن زکریا، فضیل بن عیاض، فطر بن خلیفہ، حماد، مجاہد، عبد اللہ بن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بدلہ دینے والا ہو وہ صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہوتا لیکن صلہ رحمی کرنے والا وہ آدمی ہے کہ جب اس سے کوئی قطع تعلقی کرے وہ فوراً تعلق جوڑ دے۔

اسماعیل نے یہ حدیث اسی طرح روایت کی ہے اور صرف انھوں نے فطر اور مجاہد کے درمیان حماد کو داخل کیا ہے، لیکن اس حدیث کی مشہور سند وہ ہے جو فطر، اعمش، حسن بن عمرو قسیمی نے روایت کی ہے، یہ حدیث عبد الرحمن بن حرمہ نے مجاہد سے اس سے ملتی جلتی روایت کی ہے۔

۱۱۶۰۶- سلیمان بن احمد، جعفر فریابی، ہریم بن مسعر ترمذی، (دوسری "ح" سند) محمد بن مظفر، محمد بن محمد بن سلیمان، سوید بن سعیدہ، (دونوں) فضیل بن عیاض، لیث بن ابی سلیم، مجاہد، ابن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: مومن کے ساتھ اگر تم چلو گے تو وہ تمھیں نفع پہنچائے گا، اس کے ساتھ مشورہ کرو گے وہ تمھیں نفع پہنچائے گا، اس کے ساتھ تم شرکت کرو گے وہ تمھیں نفع

۱- سنن النسائی، کتاب الحج باب ۱۳۲، والسنن الکبریٰ ۸۷/۵، والمستدرک ۴۵۹/۱، ۲۶۷/۲، وصحیح ابن حبان ۹۹۸، واثحاب السادة المتقين ۳۳۵/۳، ۳۳۶، ۳۳۹، وکشف الخفاء ۵۹/۲، والدر المنثور ۳۵۳/۳،

۲- کنز العمال ۳۹۹۲۳، والجامع الکبیر ۶۰۵۱،

۳- صحیح البخاری ۷/۸، وسنن ابی داؤد ۱۶۹۷، وسنن الترمذی ۱۹۰۸، ومسنن الامام احمد ۱۶۳/۱، ۱۹۰، وفتح

الباری ۳۲۳/۱۰

پہنچائے گا الغرض اس کی ہر چیز میں نفع ہی نفع ہے۔

یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ غریب ہے اور لیث اس میں متفرد ہیں، حالانکہ یہ حدیث صحیح ثابت ہے، یعنی نبی ﷺ سے ابن عمرؓ کے واسطے کے ساتھ مروی ہے۔

۱۱۶۰۷- محمد بن حسن و محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ جولاہی، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض و ابو بکر بن عیاش و ابن جی و مندل و ابو احوص و حفص بن غیاث و عبد السلام بن حرب و ابو معاویہ، لیث ابو زبیر، جابرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک کہ ”اللہ تنزیل الكتاب“ اور ”تبارک الذی بیدہ الملک“ نہ پڑھ لیتے تھے۔

۱۱۶۰۸- سلیمان بن احمد، احمد بن علی بن اسماعیل اسقذنی، بشر بن یحییٰ مروزی، عیاض، لیث، شععی، مسروق، ابن مسعودؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے کو سوائس کرتے جو آدھی رات کے وقت اٹھ کھڑا ہوا اور سورت بقرہ و سورت آل عمران شروع کر دی، سورت بقرہ اور سورت آل عمران مومن کا بہت اچھا خزانہ ہیں۔

۱۱۶۰۹- احمد بن جعفر بن معبد، عبد اللہ بن محمد بن نعمان، (دوسری ”ح“ سند) سلیمان بن احمد، ابو عمر محمد بن عثمان جریر (دونوں) احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، سفیان ثوری، عبد اللہ بن سائب، زاذان، عبد اللہ بن مسعودؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے، اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے زمین میں چلتے پھرتے رہتے ہیں جو مجھے میری امت کی طرف سے بھیجا گیا سلام پہنچاتے رہتے ہیں۔

ثوری اور عبد اللہ بن سائب کی سند سے یہ حدیث غریب ہے۔ زاذان کے علاوہ اسکا راوی صرف عبد اللہ بن سائب ہے وہ کوئی ہیں اور ان سے اعمش نے سماع حدیث کیا ہے۔

۱۱۶۱۰- سلیمان بن احمد، جبرون بن عیسیٰ، یحییٰ بن سلیمان حضری، فضیل بن عیاض، سفیان ثوری، عون بن ابی جحیفہ، ابو جحیفہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاویہؓ نے لوگوں کو کسی مہم پر بھیجا، لوگ تو چلے گئے لیکن ابو دحداحؓ واپس لوٹ آئے، معاویہؓ نے ان سے فرمایا: کیا آپ لوگوں کے ساتھ نہیں گئے تھے؟ انھوں نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا: لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سنی ہے۔ چاہتا ہوں کہ وہ آپ کو ضرور سنالوں چونکہ مجھے خوف ہے کہ شاید آپ مجھے نہ مل سکیں، چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! تم میں سے جس کو کسی کام کی ذمہ داری سونپ دی گئی ہو اور پھر اس نے اپنے دروازے پر پردہ لٹکالیا تاکہ حاجتمند مسلمان اس کے پاس نہ آسکیں تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جنت کے دروازے پر پردہ لٹکا کر اسے بھی روک دیں گے، جس کی حاجت و مقصود اصلی ہو وہ دنیا اس پر اللہ تعالیٰ میرا قرب پڑوس حرام کر دیں گے بے شک مجھے دنیا اجاڑنے کے لئے مبعوث کیا گیا ہے نہ کہ دنیا بنانے کے لئے۔

۱۱۶۱۱- اپنے والد عبد اللہ سے، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، ثوری، صالح، مولیٰ توامہ، ابو ہریرہؓ کے فضیل اور ثوری کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے اسے صرف حضری کی سند سے روایت کیا ہے۔

۱- مجمع الزوائد ۲/۲۵۳، والترغیب والترہیب ۴/۳۳۴، والدر المنثور ۱/۱۹۱، کنز العمال ۶/۲۵۳۶۔

۲- مسند الامام احمد ۱/۴۵۲، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۷۱۔

۳- کنز العمال ۶/۱۳۷۵۔

سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: جس قوم نے بھی کوئی مجلس منعقد کی اور پھر بدون اللہ کے ذکر کرنے اور نبی ﷺ پر بدوں درود بھیجنے کے متفرق ہو کر چلے گئے قیامت کے دن ان کے ذمہ پر ایک تاوان پڑا ہوگا اللہ تعالیٰ اگر چاہے انھیں معاف کر دے چاہے انھیں عذاب دے۔

• ابراہیم بن اشعث، فضیل سے یہ حدیث روایت کرنے میں متفرد ہیں اور ثوری کی یہ حدیث مشہور حدیث ہے صالح کی سند سے اور وہ صالح بن ابوصالح ہیں مدنی مولیٰ توامہ بنت امیہ بن خلف ہے اور توامہ کا نام نبھانہ ہے وہ دو جڑواں بہنیں پیدا ہوئی تھیں تب ان کا نام توامہ پڑ گیا، نیز یہ حدیث ہمیں سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، ابو نعیم، سفیان، صالح کی سند سے بمثل مذکور بالا کے بھی پہنچی ہے۔

۱۱۶۱۲- محمد بن حمیدہ حامد بن شعیب، (دوسری "ح" سند) ابو محمد بن حیان، ابو یعلیٰ، (دونوں) عبید اللہ بن قواریری، فضیل بن عیاض، مسلم بزاز، انس بن مالک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ "رسول اللہ ﷺ غلام کی بھی دعوت قبول فرماتے تھے" گدھے پر بھی سواری کر لیتے تھے اور مریض کی تیمارداری بھی کرتے تھے۔

سند میں مذکور مسلم بزاز وہ مسلم بن کیسان اعمور ملائی ہے۔

۱۱۶۱۳- ابو محمد بن حیان، ولید بن سفیان، واسطی، محمد بن زنبور، فضیل بن عیاض، ابان، انس، ابوطحہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہم نبی ﷺ کے پاس گئے (آپ ﷺ بہت ہی شیریں نفس انسان تھے) ہم نے کچھ ارشاد فرمانے کی فرمائش کی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے نہیں روکا، صرف بات اتنی ہے کہ جبرئیل علیہ السلام ابھی ابھی نکلے ہیں۔ انھوں نے مجھے خبر دی ہے کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور دس برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور جیسا اس نے کہا ہوتا ہے ایسا ہی اسکو جواب بھی دے دیا جاتا ہے۔

حضرت انسؓ کی ابوطحہ کے واسطے سے مروی یہ حدیث مشہور ہے ان سے دیگر طریق کے ساتھ بھی مروی ہے۔
۱۱۶۱۴- محمد بن ابراہیم، محمد بن حصن آلوسی، محمد بن زنبور، فضیل بن عیاض، ابان، انس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ بہت نوازنے والے ہیں اور حیاء والے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں کہ کوئی آدمی ان کے سامنے ہاتھ پھیلائے اور اس کے ہاتھ میں کوئی چیز رکھے بغیر خالی لوٹا دیں۔

اسی طرح فضیل نے ابان سے روایت کی ہے یہ حدیث غریب ہے اور ابو عثمان نحدی اور سلیمان کی سند والا طریق مشہور ہے۔
۱۱۶۱۵- اپنے والد عبد اللہ سے، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل، ابان، انس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: دنیا اور آخرت کی مثال اس کپڑے کی طرح ہے جسے شروع تا آخر پھاڑ دیا گیا ہو اور وہ صرف ایک دھاگے کے ساتھ ٹکٹارہ گیا ہو پس وہ دھاگہ بھی نہیں ٹھہرتا کہ فوراً منقطع ہو جاتا ہے۔

فضیل رحمہ اللہ کی سند سے یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف ابراہیم کے واسطے سے لکھی ہے۔ اور ابان بن ابو عیاش کی سند سے یہ حدیث صحیح نہیں ہے چونکہ ابان عبادت کے بہت حریص تھے اور حدیث ان کے حال سے مطابقت نہیں رکھتی۔

۱۔ مسند الامام احمد ۲/۲۳۲، ۲۸۱، ۴۸۳، ۵۱۵، ۵۲۷، ۵۴۲/۳، واملی الشجرى ۱/۲۵۶۔

۲۔ الزهد للامام احمد ۳۲، واثاف السادة المتقين ۵/۲۲۱، ۹۹/۷۔

۳۔ کنز العمال ۲۲۴۵، ۳۰۰۷۔

۴۔ اثاف السادة المتقين ۸/۱۱۱، وکنز العمال ۶۳۰۱۔

۱۱۶۱۶- احمد بن جعفر بن معبد، عبد اللہ بن محمد بن نعمان، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، ہشام بن حسان، ابن سیرین، ابو ہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: فرشتے اس آدمی کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں جو اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہتا ہے اور جب تک اسے حدیث لاحق نہ ہو۔ فرشتے دعا کرتے ہیں: یا اللہ اسکی مغفرت کر دے اور اس پر رحم کر اور تم میں سے جو نماز کے انتظار میں لگا ہو وہ گویا نماز ہی میں ہے۔

یہ حدیث مرفوعاً فضیل کی سند سے صرف احمد بن یونس کے واسطے سے لکھی ہے، احمد بن یونس سے حاتم رازی نے بھی روایت کی ہے۔

۱۱۶۱۷- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبد اللہ حضرمی (ح) محمد بن علی بن حبیش، سفیان بن احمد (ح) ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، محمد بن اسحق ثقفی (ح) محمد بن حیان، ہشتم بن خلت دوری (سب) عبد اللہ بن عمر بن ریان، حسین بن علی جعفی، فضل بن عیاض، ہشام، ابن سیرین، ابو ہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میرا رب میرا اور ابن مریم کا مواخذہ کرے اس چیز پر جو ان انگلیوں نے جنایت کی (یعنی وسطیٰ اور سبابہ) تو ہمیں عذاب دے دے۔ چنانچہ ہمارے اوپر اللہ تعالیٰ کوئی ظلم نہیں کرے گا۔ ۲

فضیل اور ہشام کی سند سے یہ حدیث غریب ہے فضیل سے روایت کرنے میں حسین بن علی جعفری متفرد ہیں۔

۱۱۶۱۸- محمد بن احمد بن حسین، حسین بن عمر بن ابی احوص، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، ہشام، عکرمہ، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے رحلت فرمائی، آپ ﷺ نے اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس ضاع جو کے بدلے میں رہن رکھی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے جو کی یہ مقدار اپنے گھر والوں کے کھانے کے لئے لی تھی۔ عکرمہ کی یہ حدیث مشہور حدیث ہے کرم سے یہ حدیث حلال بن صباب وغیرہ نے بھی روایت کی ہے۔ لیکن یہ حدیث فضیل بن عیاض عن ہشام کے طریق سے غریب ہے۔

۱۱۶۱۹- ابو احمد عبد الرحمن بن حارث غنوی قاسم بن زکریا، محمد بن بکر قصیر، فضیل بن عیاض، ہشام بن حسان، ہشام بن عروہ، عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں: محمد ﷺ کے گھر والوں پر پورا مہینہ گزر جاتا مگر وہ روٹی تک نہیں پکاتے تھے۔

فضیل رحمہ اللہ کی یہ حدیث سند ہشام غریب ہے نیز محمد بن بکر متفرد ہیں۔

۱۱۶۲۰- ابو بکر طحی، حسین بن جعفر قنات، عبد الحمید بن صالح، فضیل بن عیاض، یحییٰ بن عبید اللہ، عبید اللہ، ابو ہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے امت محمد! مجھے تمہارے اوپر اس چیز کے متعلق خوف نہیں جس کا تم علم نہیں رکھتے، لیکن یہ دیکھو کہ تمہیں جو حکم ہے اس کے مطابق کیسے عمل کر رہے ہو۔ ۳

میں نہیں جانتا کہ یہ حدیث ان لفظوں میں یحییٰ بن عبید اللہ بن وہب مدنی کے علاوہ کسی اور نے بھی روایت کی ہو۔ یہ حدیث فضیل سے حسن بن قزعمہ نے بھی بمثلہ روایت کی ہے۔

۱۱۶۲۱- مخلد بن جعفر و محمد بن حمید، ابراہیم بن شریک، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، محمد بن ثور صنعانی، معمر، ابو حازم، سہل بن سعدؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کریم ہے اور کرم و عالی شان اخلاق کو پسند کرتا ہے اور گھٹیا و ردی اخلاق کو ناپسند کرتا ہے۔ ۴

۱- صحیح البخاری ۱/۱۲۱، ۱۶۸، ۸۶/۳، و سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة باب ۲۰، و مسند الإمام أحمد ۲/۳۱۲، ۳۸۶۷، و فتح الباری ۱/۵۳۸، ۲/۱۳۲، ۲/۲۴۹۵، و الترغیب والترہیب ۳/۳۱۳، و کنز العمال ۵۹۰۵، ۳/۵۹۰۵، و الخطیب البغدادی ۳۹، ۴۰، ۴۱، و المستدرک ۱/۴۸، و السنن الکبریٰ للبیہقی ۱۰/۱۹۱، و المعجم الکبیر للطبرانی ۶/۲۲۳، و المصنف لعبد الرزاق ۲۰۱۵۰، و الاحادیث الصحیحة ۸/۱۳۷۸.

معمر اور ابو حازم کی سند سے یہ حدیث غریب ہے جبکہ فضیل سے صرف احمد بن یونس نے روایت کی ہے۔

۱۱۶۲۲- محمد بن ابراہیم، عبد اللہ بن حسین بن معبدہ لطی، موسیٰ بن عبد الرحمن مسروقی، حسین بن علی جعفی، فضیل بن عیاض، مطرح بن یزید، عبید بن زحر، علی بن یزید بن قاسم، ابوامامہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے رب نے مجھے بطحاء مکہ سونے کا بنا کر پیش کیا، میں نے کہا: اے میرے رب! مجھے نہیں چاہیے لیکن میں ایک دن بھوکا رہوں گا اور ایک دن سیر ہو کر کھاؤں گا، جب میں شکم سیر ہوں گا تیری حمد و شکر کروں گا اور جب بھوکا ہوں گا تیرے سامنے عاجزی کروں گا اور تیرے حضور دعائیں کروں گا۔ میں نہیں جانتا کہ یہ حدیث ان الفاظ میں بجز علی بن یزید، قاسم نے روایت کی ہو، یہی حدیث عبید اللہ سے سخی بن ایوب نے بمثلہ روایت کی ہے اور قاسم وہ ابن عبد الرحمن مولیٰ خالد بن یزید ہے۔

۱۱۶۲۳- ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، علاء بن مسیب، عبد اللہ بن مسعود کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں مومن کو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے سوا کسی چیز سے راحت نہیں ملتی، جو جس کی راحت اللہ تعالیٰ کی ملاقات میں ہو گویا کہ راحت اسے مل چکی۔ علاء سے متصل فضیل رحمہ اللہ کی اس روایت کے علاوہ کوئی نہیں۔

۱۱۶۲۴- اپنے والد عبد اللہ سے، محمد، اسماعیل، فضیل، یزید بن ابی زیاد، ابو جیفہ، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مسعود فرماتے تھے کہیں تشبیہ نہیں دیتا ہوں جو دنیا میں سے گزر گیا اسکو مگر صرف اس گھائی کے ساتھ جسکا صاف پانی پی لیا گیا ہو اور گدلا باقی رہ گیا ہو۔ فضیل رحمہ اللہ کی یزید سے اس کے علاوہ کوئی اور روایت میں نہیں جانتا ہوں۔

۱۱۶۲۵- اپنے والد عبد اللہ سے، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل، سلیمان تیمی، ابو عثمان نہدی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمر بن خطابؓ نے فرمایا: مومن سر ماعبادت گزار کے لئے غنیمت ہے۔ سلیمان سے متصل فضیل کی اس کے علاوہ کوئی اور روایت میں نہیں جانتا ہوں۔

۱۱۶۲۶- ابو محمد، احمد بن حسن، اسد بن موسیٰ، حمیدی (ح) محمد بن احمد بن علی، حسن بن علی مولیٰ بنی ہاشم، سعد بن زہر، فضیل بن عیاض، اشعث بن سوار، حسن، عثمان بن ابو عاص کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے آخری وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اپنے ساتھیوں کو (امامت کراتے وقت) کمزور ترین آدمی کی سی نماز پڑھاؤ چونکہ مقتدیوں میں ضعیف بھی ہوتا ہے، عمر رسیدہ بھی ہوتا ہے اور حاجتمند بھی ہوتا ہے اور اس آدمی کو مؤذن بناؤ جو اذان پر اجرت نہ لیتا ہو۔

حسن بصری رحمہ اللہ کی یہ حدیث مشہور اور ثابت ہے، یہ حدیث حفص بن غیاث و محمد بن فضیل نے اشعث سے روایت کی ہے جبکہ هشام بن حسان و عبیدہ بن حسان نے حسن بصری سے روایت کی ہے اور عثمان سے مغیرہ بن شعبہ و سعید بن مسیب و موسیٰ بن طلحہ، و مطرف بن عبد اللہ بن فطیر و عبد ربہ بن حکم طائفی و نعمان بن سالم ثقفی و داؤد بن ابو عاصم ثقفی نے روایت کی ہے۔

۱۱۶۲۷- سلیمان بن احمد، موسیٰ بن ہارون، احمد بن عبیدہ، فضیل بن عیاض، حمید، انس بن مالک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ جمعہ پڑھتے تھے پھر ہم واپس لوٹتے اور قیلولہ کرتے تھے۔

ابو حازم کی یہ حدیث مشہور ثابت ہے، لیکن سلیمان کے قول کے مطابق فضیل کی سند سے غریب ہے۔

۱- سنن الترمذی ۲۳۳۷، و مسند الامام احمد ۲۵۳/۵، و المعجم الکبیر ۲۳۵/۸، و أمالی الشجرى ۲۰۸/۲، و طبقات ابن سعد ۱۰۱/۲/۱، و الترغیب والترہیب ۱۵۳/۲، ۱۸۹، و مشکاة المصابیح ۵۱۹۰، ۲- سنن الترمذی ۲۹۵۵، و سنن ابی داؤد ۳۶۹۳، و مسند الامام احمد ۳۰۰/۲، ۴۶۶، و المستدرک ۶۱/۲، و مشکاة المصابیح ۱۰۰، و طبقات ابن سعد ۶۱/۱، و الاحادیث الصحیحة ۱۶۳۰.

۱۱۶۲۸- عبد اللہ بن محمد بن جعفر و محمد بن جعفر بن یوسف، محمد بن فضیل بن خطاب محمد بن عمر بغلانی، خالد بن یزید، فضیل بن عیاض، ابوہارون عبدی، ابوسعید خدری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائیں گے۔

فضیل رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے، خالد متفرد ہیں اور ابوہارون کا نام عمارہ بن جوین عبدی ہے۔

۱۱۶۲۹- ابو قاسم ابراہیم بن احمد بن ابو حصین، عبید بن غنام، تکی بن طلحہ یربوعی، فضیل بن عیاض، محمد بن زبیر، اسود بن سریج کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت سلمان فارسیؓ نے فرمایا: یہ امت اپنے معاہدے توڑنے کی وجہ سے ہلاک کی جائے گی۔

محمد سے مروی فضیل کی یہ حدیث غریب ہے اور محمد وہ کوئی ہیں جو بعد میں بصرہ منتقل ہو گئے تھے، حنظلی کے لقب سے مشہور ہیں اور وہ اپنے باپ اور حسن بصری سے روایت کرتے ہیں تاہم انھوں نے یہ حدیث مرسل روایت کی ہے ان کے علاوہ دیگر محدثین نے یہ حدیث محمد بن زبیر، حسن، اسود کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۶۳۰- سلیمان بن احمد، محمد بن عثمان بن سعد، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، عوف، قسامہ بن زہیر، ابوموسیٰ اشعری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم کو مٹھی بھر مٹی سے پیدا کیا جو اللہ تعالیٰ نے سطح زمین سے اٹھائی تھی تب ہی سفید، سرخ اور سیاہ قام آدمی آئے اور ان میں سے کوئی نرم اخلاق ہے کوئی سخت اور کوئی خبیث ہے کوئی اچھا۔

فضیل سے اسی طرح سلیمان نے یہ حدیث ہمیں روایت کی ہے اور ایک دوسری مرتبہ سلیمان نے محمد بن عثمان کی سند سے سنائی۔

۱۱۶۳۱- عباس اسفاطی، احمد بن یونس، فضیل، ہشام بن حسان، عوف کے سلسلہ سند سے بمثل مذکور بالا مروی ہے اور یہی سند صحیح ہے قسامہ بن زہیر بصری ابوموسیٰ سے روایت کرنے میں متفرد ہے۔ یہ حدیث عوف سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے ان میں سے معمر، ہشام، تکی قطان، یزید بن زریع، ہوقہ بن خلیفہ سرفہرست ہیں۔

۱۱۶۳۲- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبيب، اسماعیل بن عاصم، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، عمران بن حسان، حسن بصری کے سلسلہ سند سے مروی ہے، ایک دن رسول اللہ ﷺ گھر سے نکل کر صحابہ کرام کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بن پڑھے علم عطا فرمائے؟ اور بغیر ہدایت اسے ہدایت مل جائے؟ کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ اس کے دل کے اندھے پن کو ختم کر کے بصیرت بخشے؟ خبردار! جو دنیا میں رغبت رکھتا ہو اور دنیا میں لمبی امیدیں لگائے بیٹھا ہو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو اسی کے بقدر اندھا کر دیتا ہے اور جو دنیا سے کنارہ کش رہا اور امیدیں دنیا میں محدود رکھی، اللہ تعالیٰ اسے بن پڑھے علم عطا فرماتا ہے اور بدون کسی ہدایت کے اسے ہدایت عطا فرماتے ہیں خبردار، عنقریب تمہارے بعد کچھ لوگ ایسے ہوں گے کہ انکا بادشاہ بغیر قتل و جہر کے مستقیم نہیں ہوگا اور مالدار درستی پر نہیں رہیگا مگر عجز اور بخل سے اور محبت کا وجود نہیں ہوگا مگر دین سے نکلنے اور اتباع خواہشات کے ساتھ۔ خبردار تم میں سے جس نے یہ زمانہ پایا اس نے فقر پر صبر کیا حالانکہ وہ مالدار بننے پر بھی قدرت رکھتا تھا اور ذلت و رسوائی پر صبر کیا حالانکہ وہ عزت پر قدرت رکھتا تھا اور اس نے بغض و عداوت پر صبر کیا حالانکہ وہ محبت پر قدرت رکھتا تھا اس نے یہ تمام صفات اللہ کی خوشنودی کے لئے اختیار کیں تو اللہ تعالیٰ اسے عزت عطا فرمائیں گے اور اسے ۵۰ صدیقین کا ثواب عطا فرمائیں گے۔

میں نہیں جانتا ہوں کہ یہ حدیث فضیل کے علاوہ کسی اور نے عمران سے ان الفاظ میں روایت کی ہو اور عمران کو حسن بصری کے شاگردوں میں شمار کیا گیا ہے اس حدیث کا کوئی تابع نہیں ہے۔

۱۱۶۳۳- قاضی ابوالاحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، حسن بن علی بن شہریار، محمد بن عبد الجبار سلمیٰ بھری، فضیل بن عیاض، سعید بن ابوبلال، عیسیٰ بن ابوعبسی، شععی کہتے ہیں۔ میں ایک مرتبہ فاطمہ بنت قیسؓ کے پاس گیا اور میں نے ان سے انکے واقعہ کے بارے میں سوال کیا۔ چنانچہ انہوں نے مجھے خبر دی اور میرے قریب تر کھجوریں کر دیں پھر کہنے لگیں کیا میں تمہیں ایک ایسا واقعہ نہ سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ میں ایک دن مسجد میں داخل ہوئی اور رسول اللہ ﷺ کو منبر پر تشریف فرما دیکھا ان کے آس پاس لوگ جمع تھے میں ان کے قریب ہو کر بیٹھ گئی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک میں نے تمہیں کسی چیز کے لئے جمع نہیں کیا صرف مجھے تمہارے دشمن کے بارے میں ایک بات پہنچی ہے کہ تمہیں داریؓ نے مجھے خبر دی ہے کہ اسے اس کے چچا کے بیٹے نے بتایا کہ وہ ایک مرتبہ کشتی میں سوار سمندر میں ٹھوٹا تھا، اچانک تیز ہوا چلنے لگی جسکی وجہ سے ان کی کشتی کہیں سے کہیں بہہ نکلی وہ نہیں جانتے تھے کہ مشرق کی طرف جا رہے ہیں یا مغرب کی طرف، اچانک تیز ہوانے انہیں ایک جزیرے میں لا ڈالا..... اس کے بعد راوی نے جساسہ کا قصہ طول کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

فضیل رحمہ اللہ کی سند سے یہ حدیث غریب ہے، میں نے صرف محمد بن عبد الجبار کی سند سے روایت کی ہے اور یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے اور شععی سے یہ حدیث بہت سارے کبار محدثین اور تابعین کرام نے روایت کی ہے۔

۱۱۶۳۴- عیسیٰ بن ہارون، حسن بن فتح ہاشمی، اسماعیل بن حرب، ابراہیم بن اشعث، فضیل، ابن عیینہ، مجالد وزکریا، عامر، نعمان بن بشیرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (حدیث بیان کرتے وقت نعمان بن بشیرؓ نے اپنی دونوں انگلیوں سے کانوں کی طرف اشارہ کیا، مطلب یہ تھا کہ یہ حدیث میں نے اپنے کانوں سے نبی ﷺ سے سنی ہے) حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں جو ان مشتبہ امور سے بچ گیا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت بچالی اور جو ان مشتبہات میں پڑ گیا گویا وہ حرام میں پڑ گیا جس طرح کہ ایک چرواہا ہوتا ہے کہ وہ سرحد کے آس پاس بکریوں کو چراتا ہے کیا بعید کہ بکریاں سرحد میں داخل ہو کر چرنے لگیں، خبر لو ہر بادشاہ کی ایک سرحد ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی سرحد اسکی حرام کردہ چیزیں ہیں، خبردار جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست اور اچھا ہوتا ہے باقی ماندہ جسم بھی درست اور اچھا ہوتا ہے اور اگر وہ گوشت کا ٹکڑا فاسد ہو جائے تو سارا جسم بیمار اور فاسد ہو جاتا ہے اور وہ گوشت کا ٹکڑا دل ہے۔

نعمانؓ سے شععی کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے اور شععی سے یہ حدیث ایک جم غفیر نے روایت کی ہے لیکن فضیل کی سند سے یہ حدیث ان سے صرف ابراہیم نے روایت کی ہے۔

۱۱۶۳۵- ابوقاسم نذیر بن جناح محازتی، ہمام بن احمد ذہلی، علی بن عباس بجلی، محمد بن زیاد زیادی، فضیل بن عیاض، حسن بن عبید اللہ، ربیع بن حراش کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: نبوت کی جو آخری بات ہم نے پائی وہ یہ ہے کہ ”جب تجھ میں حیوانہ رہے اس وقت جو جی چاہے کر“

یہ حدیث فضیل سے حسن بن حفص نے اسی طرح روایت کی ہے اور حسن کہتے ہیں میں اس حدیث کو مرفوع سمجھتا ہوں فضیل اور حصن کی سند سے یہ حدیث تحریر ہے حالانکہ ربیع کی یہ حدیث ابومسعود عقبہ بن عمرو کے واسطے سے صحیح ثابت ہے۔

۱۱۶۳۶- اپنے والد عبد اللہ سے اور محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل، ابو حمزہ، ابراہیم، اسود کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے تین دن مسلسل پیٹ بھر کر گندم کی روٹی نہیں کھائی حتیٰ کہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

فضیل کی یہ حدیث ابو حمزہ سے غریب ہے ابو حمزہ کا نام میمون اور کوئی ہے حالانکہ اس حدیث کو ابراہیم سے ایک بڑی جماعت نے روایت کیا ہے۔

۱۱۶۳۷۔ ہبل بن سری بخاری، محمد بن علی بن ہبل، نصر بن سلمہ، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، سلیمان شیبانی، بیان بن بشر، قیس بن ابو حازم، مستورد بن راشد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا آخرت کے مقابلے میں صرف اتنی حیثیت رکھتی ہے کہ جیسے تم میں سے ایک آدمی اپنی انگلی دریا میں ڈالے اور پھر نکال کر اپنی انگلی کو دیکھے گا وہ اپنے ساتھ کتنا پانی لا کر واپس لوٹی ہے۔

سلیمان کی سند سے فضیل کی یہ حدیث غریب ہے اور اس کی صحیح سند وہ ہے جو اسماعیل بن یزید نے روایت کی ہے جو یوں ہے ابراہیم بن اشعث، ابراہیم، فضیل۔

۱۱۶۳۸۔ اپنے والد سے اور محمد بن جعفر، اسماعیل بن ابراہیم، فضیل، اسماعیل بن ابو خالد، قیس، مستورد، نبی ﷺ۔

۱۱۶۳۹۔ سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، جابر، ابو جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب پانی نوش فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔

الحمد لله الذي سقانا عذبا فارتأبر حمته ولم يجعله ملحا جابذا نوبنا.

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں اپنی رحمت سے میٹھا اور خوشگوار پانی پلایا اور ہمارے گناہوں کی وجہ سے اسے نمکین اور کھارا نہیں بنایا۔

فضیل احمد جابر کی یہ حدیث غریب ہے اور جابر وہ یزید جھٹی کوئی ہے۔ ابراہیم جعفر وہ محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ہیں، یہ حدیث اسی طرح انہوں نے مرسل روایت کی ہے۔

۱۱۶۴۰۔ محمد بن احمد بن حسن، یوسف بن جعفر حرقی، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، حسن بن علی بن جعفر احمر، علی بن ثابت دھان، فضیل بن عیاض، یحییٰ بن سعید الانصاری، سعید بن المسیب، حضرت سلمان کے سلسلہ سند سے کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے شکاری کتے کو پاؤ کہ اس نے (شکار سے) کچھ گوشت کھالیا ہے تو تم کھا لو۔

فضیل اور یحییٰ بن سعید کی یہ حدیث غریب ہے اور فضیل سے روایت کرتے ہیں اس حدیث میں علی بن ثابت متفرد ہیں۔ صحیح حدیث وہ ہے جو خیمہ نے عدی بن حاتم سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کتا شکار سے کچھ کھالے تم اس شکار سے مت کھاؤ چونکہ کتے نے وہ شکاری الواقع اپنے لئے پکڑا ہے۔

۱۱۶۴۱۔ محمد بن حمید، محمد بن حسن بن برینا، محمد بن جعفر، فضیل بن عیاض، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، ابو سعید خدری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر بالغ پر جمعہ کا غسل کرنا واجب ہے۔

فضیل کی سند سے یہ حدیث غریب ہے جبکہ صفوان سے یہ حدیث ثابت و صحیح ہے۔

۱۱۶۴۲۔ علی بن حارون، جعفر فریابی، ہریم بن سعد (ح) ابو محمد بن حیان ابراہیم بن محمد بن حسن، ابراہیم بن سلام، فضیل بن عیاض، زیاد

۱۔ سنن الترمذی ۲۳۴۳۔ والمستدرک ۳۱۹/۳۔ ومسند الامام أحمد ۲۲۹/۳۔ وطبقات ابن سعد ۴۰/۶۔ والدر المنثور

۲۔ ۳۲۷/۳۔ واتحاف السادة المتقين ۱۱۳/۸۔ ومسند الحمیدی ۸۵۵۔

۳۔ الشکر لابن ابی الدنيا ۳۷۔ والدر المنثور ۲۳۷/۵، ۱۶۱/۶۔

۴۔ نصب الرایة ۳۱۳/۳۔

۵۔ سنن أبی داود، کتاب الطهارة باب ۱۲۸۔ وسنن النسائی، کتاب الجمعة باب وسنن ابن ماجه ۱۰۸۹۔ والمعجم الصغير

للطبرانی ۱۳۷/۲۔ وكشف الخفا ۱۰۲/۲۔ واتحاف السادة المتقين ۵۲/۲۔ ۳۵۰۔

بن سعد، عمرو بن دینار، عطاء بن یسار، ابوہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب نماز کے لئے اقامت کہی جا چکی ہو (یا نماز کھڑی کی جا چکی ہو) اس وقت فرض نماز کے علاوہ کوئی اور نماز جائز نہیں ہے۔
فضیل وزیاد کی سند سے یہ حدیث غریب ہے جبکہ عمرو کی سند سے یہ حدیث صحیح مشہور ہے اور عمرو سے ایک جم غفیر نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۱۶۳۳- ابو بکر آجری، جعفر فریابی، قتیبہ بن سعید، فضیل بن عیاض، عبید اللہ بن عمر، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی بھی مسلمان کا حق نہیں کہ اس کے پاس ایسی چیز جس کے متعلق وصیت کی جا سکتی ہو دورا تیں گزار دے مگر یہ کہ اس کے پاس اس چیز کے متعلق لکھی ہوئی وصیت موجود ہو۔
عبید اللہ کی سند سے یہ حدیث صحیح ہے جبکہ فضیل کی سند سے عزیز ہے۔

۱۱۶۳۴- سلیمان بن احمد، موسیٰ بن ہارون، قتیبہ بن سعید، فضیل بن عیاض، عبید اللہ بن عمرو، ابو بکر بن سالم، عبد اللہ بن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے ”جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا اللہ تعالیٰ اس کا ٹھکانا دوزخ میں بنائے گا، (تخریج سابق میں گزر چکی ہے) عبید اللہ کی یہ حدیث مشہور ہے لیکن فضیل کی سند سے ہم نے صرف قتیبہ کے واسطے سے روایت کی ہے۔
۱۱۶۳۵- محمد بن ابراہیم، اسحاق بن احمد خزاعی، محمد بن زبور، فضیل بن عیاض، محمد بن عجلان، سعید مقبری، ابوہریرہؓ فرماتے ہیں: کعب رحمہ اللہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا: مجھ سے دو چیزیں حاصل کر لو: جب مسجد میں داخل ہو نبی ﷺ پر درود بھیجو اور یہ دعا پڑھ لیا کرو اللھم افتح لی ابواب الرحمة اے اللہ میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے باہر نکلو نبی ﷺ پر درود بھیج کر یہ دعا پڑھ لیا کرو ”اللھم احفظنی من الشیطان“ یا اللہ! شیطان سے میری حفاظت فرمایا۔

فضیل رحمہ اللہ کی سند سے یہ حدیث غریب ہے، ہم نے صرف محمد بن زبور کے واسطے سے روایت کی ہے، یہی حدیث ضحاک بن عثمان، سعید مقبری، ابوہریرہؓ کی سند سے مرفوعہ روایت کی ہے۔ جبکہ یہی حدیث ابن ابی ذریب نے سعید، ابوہریرہؓ کی سند سے مرفوعہ روایت کی ہے۔

۱۱۶۳۶- حسن بن عبد اللہ بن سعید، یونس بن یعقوب نیشاپوری، احمد بن عبدہ، فضیل بن عیاض، مالک بن انس، زہری، انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ”نبی ﷺ“ فتح مکہ کے موقع پر جب مکہ میں داخل ہوئے ان کے سر پر خود (جنگی ٹوپی) تھا۔
امام مالک کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے ان سے ایک جم غفیر نے روایت کی ہے لیکن فضیل کے واسطے سے ہم نے صرف احمد بن عبدہ کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۶۳۷- محمد بن علی، مفضل بن محمد جندی، اسحاق بن ابراہیم طبری، فضیل بن عیاض، سفیان بن عیینہ، اسماعیل بن ابو خالد، ابن ابی اوفیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ اپنے کسی عمرہ کے موقع پر مکہ میں داخل ہوئے اور مشرکین مکہ آپ ﷺ پر تیر برسا رہے تھے اور ہم (ڈھال کی طرح) آپ ﷺ کے سامنے پردہ بنے ہوئے تھے۔
یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے، اسماعیل کی سند سے لیکن فضیل کی سند سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں اسحاق متفرد ہیں۔

۱- صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين ۶۳، ۶۴، وسنن الترمذی ۴۲۱، وسنن ابی داؤد ۱۴۶۶، وسنن النسائی ۲/ ۱۱۷، وسنن ابن ماجہ ۱۱۵۱، ومسند الامام احمد ۴۵۵/۲، والسنن الکبری للبیہقی ۴۸۲/۲، وصحیح ابن خزيمة ۱۱۲۳، وفتح الباری ۲/ ۱۴۹، ۱۹۶، ۳۱۰.

۱۱۶۳۸- عبد اللہ بن عدی و ثابت بن اسد، علی بن ابراہیم بن ہشتم، حماد بن حسن، عمر بن بشرکی، فضیل بن عیاض، عبد الملک بن جریر، عطاء، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پیشانیاں نہ رکھی جائیں مگر صرف اللہ تعالیٰ کے لئے، حج اور عمرہ میں پس اس کے سوا جو کچھ بھی ہو گا وہ مشلہ ہے۔

فضیل رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسی طریق سے روایت کی ہے۔

۱۱۶۳۹- محمد بن ابراہیم، محمد بن حسین بن قتیبہ، محمد بن ابی نوری، فضیل بن عیاض، ثور بن یزید، خالد بن معدان رحمہ اللہ نے فرمایا: بندہ جب الحمد للہ کہتا ہے اسکی پاسداری کی جاتی ہے اگر چہ وہ بچھائے ہوئے بستر پر خوبصورت دوشیزہ کے پاس ہی کیوں نہ ہو۔ فضیل رحمہ اللہ کی شامیوں سے اس روایت کے علاوہ میں کوئی نہیں جانتا ہوں۔

(۳۹۸) وہیب بن ورد

تبع تابعین میں سے ایک متقی، پرہیزگار، حیادار، عاجزی کرنے والے وہیب بن ورد کی رحمہ اللہ بھی ہیں۔ حیا کر کے زندگی کو اچھا و عمدہ بنایا۔

بعض کا قول ہے کہ تصوف و عاجزی رونے اور جھکنے کا نام ہے۔

۱۱۶۵۰- احمد بن اسحاق، ابراہیم بن محمد بن حسی، (ح) ابو محمد بن حیان، محمد بن عباس بن ایوب (دونوں) حسن بن عبد الرحمن، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں ایک وادی کے پتھوں بیچ کھڑا تھا، اچانک کسی آدمی نے مجھے کاندھوں سے پکڑ کر کہا: اے وہیب! اس قدرت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے ڈرو جو تمہارے اوپر رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے بہت قریب ہے اس لئے اس سے حیا کرو۔ وہیب کہتے ہیں میں نے جب پیچھے ہٹ کر دیکھا مجھے کوئی نہ دکھائی دیا۔

۱۱۶۵۱- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن روح، عبد اللہ بن ضیق، بشر بن حارث کہتے ہیں چار نفوس قدسیہ کو اللہ تعالیٰ نے اچھا کھانا ترک کرنے پر بلند رفیع الشان مقام عطا فرمایا۔ وہ یہ ہیں وہیب بن ورد، ابراہیم بن ادھم، یوسف بن اسباط اور سالم خواص رحمہ اللہ۔

۱۱۶۵۲- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، محمد بن یزید حنسی کہتے ہیں کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ جب لوگوں کو مسجد حرام میں حدیثیں بیان کر کے فارغ ہو جاتے فرماتے: کھڑے ہو جاؤ اور طبیب کے پاس چلو یعنی وہیب رحمہ اللہ کے پاس اصلاح باطن کے لئے چلو۔

۱۱۶۵۳- ابوہ عبد اللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابو بکر بن عبید، ابراہیم بن سعید، موسیٰ بن ایوب، ضمرہ بن ربیعہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا میں زہد یہ ہے کہ تم دنیا کے مافات (دنیا سے جو چیز تمہارے ہاتھ نہ لگے) پر افسوس نہ کرو اور دنیا سے جو تمہیں مل جائے اس پر اتر آؤ نہیں۔

۱۱۶۵۴- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، حیان بن موسیٰ، عبد اللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر ہو سکے تو کوشش کرو کہ اللہ تعالیٰ سے تمہیں کوئی غافل نہ کرے۔

۱۱۶۵۵- ابوہ عبد اللہ، ابو الحسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، ہارون بن عبد اللہ، محمد بن یزید بن حنسی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب

۱- تاریخ بغداد ۳/۲۳۹. والکامل لابن عدی ۶/۲۲۱۳. والضعفاء للعقيلي ۴/۷۰. وکنز العمال ۱۲۱۵۰. مجمع الزوائد

۲۶۱/۳

۲- تہذیب الکمال ۳۱/۱۶۹. وطبقات ابن سعد ۵/۳۸۸. والتاریخ الكبير ۸/۲۶۱۲. وسیر النبلاء ۷/۱۹۸. وتہذیب

التہذیب ۱۱/۱۷۰

رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر ہمارے علماء غفی اللہ عنہم لوگوں کے بارے میں خالص اللہ کے لئے خیر خواہی سے کام لیں اور کہیں اے اللہ کے بندو ہم تمہیں نبی ﷺ کی احادیث اور اسلاف امت کے زہد بھرے زریں اقوال بتاتے ہیں، لہذا ان سب پر عمل کرو اور ہمارے اعمال فاسدہ کی طرف مت نظر کرو، جب ہمارے علماء ایسا نہیں کرتے بلکہ وہ تو اللہ کے بندوں کو فتنوں کی طرف کھینچ کھینچ کر لے جاتے ہیں۔

۱۱۶۵۶- ابوہ عبداللہ، ابوالحسن بن ایان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، محمد بن یزید کہتے ہیں کہ وہیب رحمہ اللہ نے قسم اٹھا رکھی تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ اور کسی ایک کو بھی ہنس کر نہیں دیکھیں گے تاوقتیکہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کے فرشتے موت کے وقت اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے ٹھکانے سے انھیں آگاہ نہ کر دیں۔ محمد کہتے ہیں کہ لوگوں نے انھیں خواب میں دیکھا کہ وہ اہل جنت میں سے ہیں۔ چنانچہ جب انھیں اسکی خبر دی گئی شدت سے رونے لگے اور فرمایا: میں گمان کرتا ہوں کہ یہ شیطان کا ڈھکوسلا ہے۔

۱۱۶۵۷- ابراہیم بن عبداللہ، ابن اسحق، عبداللہ بن محمد بن سفیان، محمد بن حسین، محمد بن یزید بن حمیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے عالم پر تعجب ہوتا ہے کہ اسے کیسے قلبی میلانات ہنسنے کی طرف لے جاتے ہیں، حالانکہ وہ جانتا ہے کہ اسے قیامت کے دن شدید خوف و ہراس، اللہ کے حضور پیشی اور فزعات کا سامنا کرنا ہے۔ محمد کہتے ہیں اتنا کہنے کے بعد وہیب رحمہ اللہ پر غشی طاری ہو گئی۔

۱۱۶۵۸- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم، محمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ فرماتے تھے مجھے خبر پہنچی ہے کہ عطاء رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ طاؤس یمانی میرے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے: اے عطاء! تم اس آدمی کے رحم و کرم سے اپنی ضروریات پوری کرنے سے بچو جو تمہارے ورے ہی دروازے بند کر دے اور پردے لٹکا دے۔ تم اس ذات سے اپنی تمام ترامیدیں وابستہ رکھو جس نے تمہیں اسی سے مانگنے کا حکم دیا ہے اور تمہیں دینے کا وعدہ بھی کیا ہے۔

۱۱۶۵۹- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ فرماتے تھے ہمیں خبر پہنچی ہے کہ ایک آدمی کہتا ہے میں ایک مرتبہ روم کی سرزمین میں چلا جا رہا تھا۔ اچانک میں نے پہاڑ کی چوٹی پر غیبی آواز سنی، کہنے والا کہہ رہا تھا: یارب! میں اس آدمی پر تعجب کرتا ہوں جس نے تجھے پہچان لیا ہے کہ وہ کیسے اپنی حوائج کا مطالبہ تیرے غیر سے کرتا ہے یارب! میں اس آدمی پر تعجب کرتا ہوں جس نے تجھے پہچان لیا کہ وہ کیسے تجھے ناراض کر کے تیرے غیر کو راضی کرنا چاہتا ہے۔

۱۱۶۶۰- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں خبر پہنچی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے تین مرتبہ فرمایا: یارب! مجھے کچھ وصیت کر اللہ تعالیٰ نے تینوں بار جواب دیا: میں تجھے اپنے متعلق وصیت کرتا ہوں، موسیٰ علیہ السلام نے آخری بار پھر اللہ تعالیٰ سے وصیت کرنے کی درخواست کی، اس آخری بار اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں تجھے اپنے متعلق وصیت کرتا ہوں کہ تجھے جب بھی کوئی معاملہ پیش آئے تو اس کے بارے میں میری محبت کے علاوہ کسی چیز کو بھی ترجیح نہ دے، سو جس نے ایسا نہ کیا میں اس پر رحم نہیں کروں گا اور اسے گناہوں سے پاک بھی نہیں کروں گا۔

۱۱۶۶۱- ابوہ عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن یسار، ابویوب موسیٰ بن ہاشم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے وہیب رحمہ اللہ کو کچھ وعظ و نصیحت کرنے کو کہا: فرمایا: یہ خیال رکھنے سے ڈرو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں نظر انداز کر دیتا ہے۔

۱۱۶۶۲- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، عبید اللہ بن محمد بن یزید بن حمیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مشہور مقولہ ہے کہ عبادت گزاروں نے جب حلاوت ایمان کو چکھا تو اس کے حصول کے لئے انھوں نے سمندروں اور جنگلوں کے سفروں کی صعوبتیں برداشت کیں۔ بخدا! یہ صعوبتیں میرے نزدیک عبادت سے زیادہ میٹھی ہیں۔

۱۱۶۶۳- ابو حامد، احمد بن محمد بن حسین بن علی قطان، ابوبکر یسلم بن عباد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ نے

بمثل حدیث مذکورہ کے فرمایا۔

۱۱۶۶۴- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابراہیم بن اسحق، ابن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: جنت الفردوس کی محبت اور دوزخ کا ڈر مشقتیں برداشت کرنے پر مجبور کرتا ہے اور یہ دونوں چیزیں بندے کو دنیا کی راحتوں سے دور کر دیتی ہیں۔

۱۱۶۶۵- عثمان بن محمد عثمان ابو نصر بن حمدیہ، عبد اللہ بن عبد الوہاب، حسین بن محمد بن حمیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک حکیم کا قول ہے کہ حکمت کے دس حصے ہیں، ان میں سے نو حصے خاموشی میں ہیں اور ایک حصہ عزلت (لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کرنا) میں ہے۔ چنانچہ میں نے اپنے نفس کو خاموشی کا عادی بنانا چاہا لیکن میں اس پر قادر نہ ہو سکا، بالآخر میں عزلت کی طرف چل نکلا، چنانچہ مجھے بقیہ نو حصے بھی حاصل ہو گئے۔

۱۱۶۶۶- علی بن یعقوب بن ابو عقبہ، عثمان بن محمد، جعفر بن احمد بن عاصم، احمد بن ابو حواری، ابو علی صاحب قاضی، عبد اللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ کہتے تھے غور و فکر کے بعد ہم نے دیکھا کہ قرأت سے بڑھ کر کوئی زیادہ دلوں کو نرم کرنے والی اور حق کی طرف زیادہ کھینچ کر لے جانے والی کوئی چیز نہیں۔

۱۱۶۶۷- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، حسین بن محمد، عبد الرحمن بن محمد بن ادریس، محمد بن موسیٰ قاسانی، زبیر بن عباد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض، وہیب بن ورد اور عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ تینوں بیٹھے ترکھوروں کا ذکر کر رہے تھے۔ وہیب رحمہ اللہ بولے کیا ترکھوریں آئی ہیں؟ عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے جواب دیا۔ یہ کھجوروں کا آخری موسم ہے کیا آپ نے نہیں کھائیں؟ وہیب رحمہ اللہ نے جواب نفی میں دیا اور فرمایا: اس لئے کہ مکہ کے عام باغات کا تعلق جاگیروں وغیرہ سے ہے، اس لئے میں اسے ناپسند کرتا ہوں۔ عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ آپ پر رحم فرمائے کیا اللہ تعالیٰ نے بازار سے خریدنے میں رخصت نہیں دی ہوئی؟ جب آپ جاگیروں وغیرہ کو نہیں جانتے ہوں گے مگر لوگوں پر تنگی آ جائے کیوں ایسا نہیں کہ مصر سے آنے والے غلہ جات عام طور پر جاگیروں ہی سے آتے ہیں۔

میرا گمان نہیں کہ آپ گندم سے مستغنی رہتے ہوں، اپنے لئے کچھ تو آسانی کیجئے، چنانچہ وہیب رحمہ اللہ غشی کھا کر گر پڑے۔ فضیل رحمہ اللہ نے عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے کہا، آپ نے اس آدمی کو کیا کر دیا؟ ابن مبارک رحمہ اللہ کہنے لگے: مجھے کیا بتا کہ سارے کا سارا خوف انہی کو دے دیا گیا ہے جب وہیب رحمہ اللہ کو افاقہ ہوا کہنے لگے اے ابن مبارک مجھے اپنی رخصت سے دور رہنے دیجئے، کوئی حرج نہیں میں اتنی گندم کھاؤں جتنی مقدار میں بے چین آدمی مردار سے کھاتا ہے۔ لوگوں کا خیال تھا کہ یہ اپنے جسم کو مجاہدے میں رکھتے ہیں حتیٰ کہ لاغری کے عالم میں ان کی وفات ہوئی۔

۱۱۶۶۸- ابو محمد بن حیان، عبد الرحمن بن ابو حاتم، محمد بن عبد الوہاب، علی بن غنم، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے ابن مبارک سے فرمایا: کیا آپ کا غلام بغداد میں تجارت کر رہا ہے؟ ہم اس سے بیع و شراء نہیں کریں گے، فرمایا: کیا وہ وہاں نہیں ہے؟ عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: آپ میرے بارے میں کیا کہیں گے حالانکہ وہ بھائی بھائی ہیں۔ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! میں مصر کا غلہ کبھی نہیں چکھوں گا، چنانچہ وہیب رحمہ اللہ نے مصر کے آنے والے غلے کو چکھا تک نہیں حتیٰ کہ وفات پائی جب ضرورت پیش آئی کھجوروں وغیرہ کے ساتھ اپنا جی بہلا لیتے حتیٰ کہ اسی حالت میں وفات پائی۔

۱۱۶۶۹- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، علی بن اسحق، عبد اللہ بن مبارک، وہیب بن ورد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ مجھے اللہ تعالیٰ کے ہمنشینوں کے بارے میں

خبر دیجئے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہمنشین وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کا زیادہ خوف رکھنے والے ہوں گے، اس کے آگے خشوع و خضوع کرنے والے ہوں، عاجزی کرنے والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے ہوں گے کہنے لگا: یا نبی اللہ! کیا وہ پہلے لوگ ہوں گے جو جنت میں داخل ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ”نہی میں جواب دیا: اس آدمی نے پوچھا پھر وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: وہ فقراء ہوں گے جو جنت کی طرف سبقت کریں گے جنت سے کچھ فرشتے نکل کر ان لوگوں کی طرف آئیں گے اور کہیں گے، حساب و کتاب کے لئے واپس لوٹ جاؤ، وہ فقراء پوچھیں گے کس بات پر ہم سے حساب لیا جائے گا بخدا! ہمارے اوپر دولت کی فراوانی نہیں ہوئی۔ نہ ہم نے مال و دولت کو قبضہ میں لیا نہ اسے پھیلایا، ہم امراء بھی نہ تھے جو عدل یا ظلم و ستم کرتے، ہمارے پاس اللہ کا حکم آیا ہم اللہ کے آگے سر تسلیم خم ہو گئے اور ناموت عبادت میں مشغول ہو گئے۔

۱۱۶۷۰- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الرزاق، وھیب بن ورد حضرت مکی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو بیٹے کے معاملہ میں مور و عتاب بنایا اور وحی نازل کی ”انسی اعظک ان تکون من الجاہلین“ بے شک میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہیں آپ جاہلوں میں سے نہ ہو جائیں (ہود ۴۶) اس کے بعد نوح علیہ السلام تین سو سال مسلسل روتے رہے حتیٰ کہ رونے کی وجہ سے رخساروں پر نالیاں بن گئی تھیں۔

۱۱۶۷۱- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، حجاج، جریر بن حازم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے تو رات یا کسی اور کتاب میں لکھا ہے: اے ابن آدم! جب میں غصے میں ہوں (اور تو اس کا ظہور اپنے اوپر مصائب میں دیکھے) تو مجھے یاد کر لیا کر، جب تو غصہ میں ہوگا تو میں تجھے یاد کروں گا۔ پھر میں تجھے ہلاک ہونے والوں میں شامل نہیں کروں گا۔ اور جب تجھ پر ظلم ڈھایا جائے میری مدد کے ساتھ راضی رہ، اس لئے کہ میری مدد تیرے لئے تیری اپنی مدد سے بہتر ہے۔

۱۱۶۷۲- عبد اللہ بن محمد جعفر، علی بن اسحاق، حسین بن حسن مروزی، عبد اللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی وھیب بن منبہ رحمہ اللہ کے پاس آیا لوگ باہم فتنوں میں مبتلا ہو گئے۔ میرے دل میں بات پیدا ہوئی کہ میں ان کے ساتھ اختلاط نہ رکھوں، وھیب بن منبہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ایسا نہ کر چونکہ تجھے لوگوں کی ضرورت ہے اور لوگوں کو تیری ضرورت ہے، انھیں تجھ سے کچھ حوائج وابستہ ہیں اور تجھے ان سے، لیکن لوگوں میں رہتے ہوئے بہرے بن کر رہو لیکن کانوں سے سنتے ہوئے اندھے بن کر رہو لیکن صاحب بصیرت ہوتے ہوئے اور خاموش رہو کام کی بات کرتے ہوئے۔

۱۱۶۷۳- عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابو اسحاق طالقانی، عبد اللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا: کیا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والا عبادت کا ذائقہ پاسکتا ہے؟ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا نہیں، اور وہ بھی عبادت کا ذائقہ نہیں پاتا جس نے معصیت و نافرمانی کا صرف ارادہ ہی کیا ہو۔

۱۱۶۷۴- عبد اللہ، علی بن اسحاق، حسین، عبد اللہ بن مبارک، وھیب رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: اپنے ساتھی کے ساتھ حسن ظن رکھا کرو جب تک کہ وہ تمہارے اوپر غالب نہ آجائے۔

۱۱۶۷۵- ابوہ عبد اللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابو بکر بن عبید، محمد بن علی بن شقیق، محمود بن عباس، حسن بن رشید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب مکی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے آسمان پر اٹھائے جانے سے پہلے ارشاد فرمایا: اے حواریین کی جماعت! میں نے تمہارے لئے دنیا کو بے بس اور دھم سے منہ کر دیا ہے میرے بعد تم اسے ترقی نہ دے دینا، چونکہ اس جگہ میں کوئی خیر نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جاتی ہو اور اس جگہ میں بھی کوئی خیر نہیں جسکو چھوڑے بغیر آخرت نہ پائی جاسکتی ہو لہذا دنیا کو نظر انداز کرتے رہو اور اسکی تعمیر و ترقی میں مشغول نہ رہو، خوب سمجھ لو دنیا کی محبت تمام خطاؤں کی جڑ ہے اور بہت ساری ایسی خواہشات نفس ہیں

جن کے نتیجے میں طویل حزن کو دیکھنا پڑتا ہے۔

۱۱۶۷۶- ابوہ عبداللہ، احمد، عبداللہ، حسن بن صباح، علی بن شقیق، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: نوح علیہ السلام نے ٹہنیوں کا معمولی سا ایک گھر بنایا: ان سے کہا گیا کہ آپ اس سے اچھا گھر اپنے لئے بنا لیتے، انھوں نے فرمایا: مرجانے والے کے لئے یہ گھر بہت ہے۔

۱۱۶۷۷- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، حجاج بن محمد، جریر بن حازم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے حدیث پہنچی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے فرمایا: اے میرے رب! اپنے بندے سے اپنی رضا کی مجھے نشانی بتا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی: جب تم دیکھو کہ میں نے اسے اپنی اطاعت کرنے کی توفیق دی ہے اور اسے اپنی نافرمانی سے دور کر دیا ہے پس یہی میرے اس سے راضی رہنے کی علامت اور نشانی ہے۔

۱۱۶۷۸- ابو محمد، احمد، عمرو بن محمد بن ابی زریں کہتے ہیں میں نے وہیب رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: جب تم اللہ تعالیٰ کے ڈر، ابرار کی روحانیت اور صدیقین کی حفاظت میں داخل ہو گئے جس کسی سے بھی ملو گے اس سے تم متاثر نہیں ہو گے اگر تم اس کو دیکھو گے تو تمھیں پرہیزگار سمجھا جائیگا۔ نیز اپنے دل کو خالص اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں مشغول رکھو، چونکہ دل کو غیر اللہ نے اللہ سے غافل کر دیا ہے۔

وہیب رحمہ اللہ کہتے ہیں: عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے بنی اسرائیل کی جماعت! موسیٰ علیہ السلام نے تمھیں زنا سے منع کیا اور بہت اچھا کیا: میں تمھیں اس بات سے بھی منع کرتا ہوں کہ تم اپنے دلوں میں بھی زنا کا خیال لاؤ چونکہ دل میں زنا کا خیال پیدا ہونے کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کسی مزرین گھر میں آگ جلائی جائے، بالفرض گھر اگر آگ سے نہ جلا کم از کم دھوئیں سے کالا تو ضرور ہو جائے گا۔

اے جماعت بنی اسرائیل! موسیٰ علیہ السلام نے تمھیں جھوٹی قسم کھانے سے منع کیا تھا اور بہت اچھا کیا: میں تمھیں جھوٹی اور جھجی دونوں طرح کی قسمیں کھانے سے منع کرتا ہوں۔ اے بنی اسرائیل میں نے تمھارے لئے دنیا کو ذلیل کر کے اوندھے منہ پھینک دیا ہے۔ تم نے اس کو ترقی نہیں دینی بے شک دنیا کی خباثت میں پڑ کر آدمی اللہ تعالیٰ کی معصیت کا مرتکب ہو جاتا ہے اور دنیا کو ترک کرے بغیر آخرت نہیں پائی جاسکتی، دنیا سے عبرت حاصل کرو اسکی تعمیر و ترقی میں مستغرق نہ ہو جاؤ خبردار یہ بات سچ ہے اگرچہ کڑوی ہے اور تو بہ کی تلاش سے ترک گناہ آسان ہے، بہت ساری گھڑی بھر کی خواہشات اپنے پیچھے طویل غم و حزن کو چھوڑ دیتی ہیں۔

اے جماعت بنی اسرائیل میں نے دنیا کو الٹی کر کے تمھیں اس کی پیٹھ پر بٹھا دیا ہے، اس کے متعلق تم سے صرف بادشاہوں اور عورتوں نے جھگڑا کرنا ہے لہذا بادشاہوں سے تم اس طرح نمونہ ان کی بادشاہت سے الگ تھلگ رہو اور عورتوں کے مسئلہ میں تم کثرت سے روزے اور نماز پڑھو۔

۱۱۶۷۹- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ فرماتے تھے: علماء سوء کی مثال بیان کی گئی کہ عالم سوء کی مثال اس پتھر جیسی ہے جو کہ بہتے ہوئے پانی کی نالی میں پڑا ہو وہ پتھر نہ خود پانی جذب کرتا ہے اور نہ آزادی سے پانی کو آگے جانے دیتا ہے۔

۱۱۶۸۰- ابو عمرو عثمان محمد بن عثمان، حسن بن ابی حسن مصری، محمد بن آدم، اسحق بن ابراہیم خواص، عبداللہ بن خنیق، عبدالرحمن عراقی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ودر رحمہ اللہ نے فرمایا: میں پچاس سال تک لوگوں کے ساتھ مل بیٹھا رہا میں نے کسی آدمی کو نہیں پایا جو میرا گناہ معاف کرے یا میری قطع تعلقی کو صلہ رحمی کی شکل دے، میرے عیبوں پر پردہ کرے اور میں اس پر بھروسہ نہیں رکھتا جب وہ غصے میں آجائے پس ان لوگوں میں مشغول رہنا بڑی حماقت ہے۔

۱۱۶۸۱- ابو عمر و عثمان محمد عثمانی، حسین بن محمد بن احمد بن ابو سبرہ، محمد بن یزید بن حمیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں مقام ابراہیم کے پیچھے سویا ہوا تھا۔ اچانک میں نے خواب دیکھا کہ ایک آدمی باب بنی شیبہ سے داخل ہو رہا ہے اور وہ کہہ رہا ہے اے لوگو! تمہارے اوپر کتاب اللہ کو والی مقرر کیا گیا ہے میں نے پوچھا وہ کون ہے؟ اس نے اپنے ناخن کی طرف اشارہ کیا: اچانک میں نے دیکھا کہ ناخن پر ع-م-ر- لکھا ہوا ہے اس کے بعد عمر بن عبد العزیز کے ہاتھ پر بیعت خلافت ہونے لگی۔

۱۱۶۸۲- محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن یزید بن حمیس مولیٰ بنی مخزوم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں خبر پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے ایک حواری کے ساتھ جا رہے تھے، اسی دوران وہ دونوں ایک ڈاکو کے پاس سے گزرے جو اپنے مورچے میں بیٹھا ہوا تھا، جب ڈاکو نے ان دونوں کو دیکھا اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں توبہ کا خیال ڈالا، اپنے نفس کو مخاطب کر کے کہنے لگا: یہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام روح اللہ ہیں اور یہ ان کا حواری ہے اور اے بد بخت تو کون ہے بنی اسرائیل کا ڈاکو، تو رہنی کرتا ہے لوگوں کے اموال چھینتا ہے اور ناحق خون بہاتا ہے، پھر ڈاکو توبہ تابب ہو کر اپنے مورچے سے نیچے اتر اور ان دونوں کے ساتھ آن سلا، ایک بار پھر اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہنے لگا، تو ان کے ساتھ ساتھ چلتا جاتا ہے؟ حالانکہ فی الواقع تو اس کا اہل نہیں ہے۔ ان کے پیچھے چل، جس طرح کہ تجھ جیسا خطا کار سیاہ کار چلتا ہے، اسی دوران حواری نے پیچھے مڑ کر اسکی طرف دیکھا دل ہی دل میں کہنے لگا: اس بد بخت خبیث کو دیکھو اور اس کے ہمارے پیچھے چلنے کو دیکھو پس اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ حواری اور بنی اسرائیل کے ڈاکو دونوں سے کہو وہ اپنے اپنے عمل کا محاسبہ کریں۔ ڈاکو کی میں نے اس کی توبہ و ندامت کی وجہ سے مغفرت کر دی اور اپنے نفس پر اترانے اور اس تابب کو حقیر سمجھنے کی وجہ سے حواری کا عمل ضائع ہو گیا۔

۱۱۶۸۳- ابو نعیم اصفہانی، عمارہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد کی رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے مجھے میری عزت کی قسم، میرے جلال کی قسم میری عظمت کی قسم، جس بندے نے بھی میری محبت کو اپنی خواہش پر ترجیح دی میں اس کے غموں کو کم کروں گا، اس کے امور متفرقہ کو نظام میں لاؤں گا اور اس کے دل سے فقر کے خوف کو نکال دوں گا اور اس کے آنکھوں کے سامنے مالدار کی کو لارکھوں گا میں اس کے لئے ہر تاجر کے ماوراء تجارت کروں گا، مجھے میری عزت کی قسم میرے جلال کی قسم میری عظمت کی قسم جس بندے نے اپنی خواہش نفس کو میری محبت پر ترجیح دی میں اس کے غموں کو بڑھا دوں گا اور اسکے امور کو متفرق کر دوں گا اور اس کے دل سے غنی کو نکال دوں گا اور اس کی آنکھوں کے سامنے فقر کو لا کھڑا کر دوں گا، مجھے اس کی کچھ پرواہ نہیں وہ جس وادی میں چاہے ہلاک ہو جائے۔

۱۱۶۸۴- ابو عبد اللہ محمد بن جعفر، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض و یحییٰ بن سلیم و عبد الرحمن بن ابو بدلاح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے میری عزت کی قسم میرے جلال کی قسم..... بمثل مذکور بالا کے حدیث ذکر کی۔

۱۱۶۸۵- عمر بن احمد بن عثمان، واعظ، حسین بن احمد بن صدقہ، ابن ابی ضیثمہ، ابو معاویہ، غلابی، ایک قریشی آدمی نے کہا: وہیب بن ورد ذی طویٰ مقام میں محمد بن منکر کے پاس ان کی عیادت کرنے داخل ہوئے وہیب رحمہ اللہ نے اپنا ہاتھ ان پر مس کرتے ہوئے کہا: بسم اللہ الرحمن الرحیم پھر کہا: اگر صدق دل سے بسم اللہ کو کسی پہاڑ پر پڑھا جائے وہ پہاڑ شدت طرب میں جھوم اٹھے۔

۱۱۶۸۶- ابو بکر محمد بن آجری، عبد اللہ بن محمد بن عبد الحمید، ابراہیم بن جنید، عون بن ابراہیم بن صلت، احمد بن ابو حواری، ابو حواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد فرماتے تھے: ابن آدم کو پیدا کیا گیا ساتھ ساتھ اس کی روٹی کا بھی بند و بست کیا گیا لہذا جو روٹی سے زیادہ کسی اور چیز کا تمنی ہو گا وہ شہوت نفس کا متلاشی ہے۔

۱۱۶۸۷- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحق، حسین بن حسن، عبد اللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ

نے فرمایا: ابن عمرؓ نے ایک اونٹ بیچ ڈالا، ان سے کسی نے کہا: اس اونٹ کو اگر آپ اپنے پاس رہنے دیتے تو بہتر ہوتا، ابن عمرؓ نے جواب دیا:..... یہ اونٹ کبھی کسی وقت ہمارے موافق تھا لیکن اب اس نے ہمارے دل کے ایک حصہ کو مشغول کر دیا ہے پس میں مکروہ سمجھتا ہوں کہ میرا دل اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی چیز میں مشغول رہے۔

۱۱۶۸۸- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن یزید بن حمیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ ابلیس ایک مرتبہ جسارت کر کے تکلی بن زکریا علیہ السلام کے سامنے ظاہر ہوا اور ان سے کہنے لگا: میں آپ کو کچھ نصیحت کرنا چاہتا ہوں تکلی علیہ السلام نے فرمایا: تو جھوٹ بولتا ہے تو مجھے نصیحت نہیں کرنا چاہتا، لیکن مجھے بنی آدم کے بارے میں خبر دو، ابلیس کہنے لگا: بنی آدم ہمارے نزدیک تین قسموں پر ہیں، اول قسم ہمارے اوپر بہت بھاری ہے سو بنی آدم کی اس قسم کی طرف ہم متوجہ ہوتے ہیں اور اسے فتنہ میں ڈال دیتے ہیں اور یوں ہم اس پر قدرت پالیتے ہیں، پھر اس کی طرف لوٹتے ہیں وہ بھی دوبارہ توبہ کر لیتا ہے ہم اسکے متعلق مایوس نہیں ہوتے لیکن ہم اپنی حاجت اس سے پوری بھی نہیں کر سکتے۔ بس ہم اس کے بارے میں مشکل ہی میں پڑے رہتے ہیں، بنی آدم کی دوسری قسم ہمارے ہاتھوں میں یوں ہے جس طرح بچوں کے ہاتھوں میں گیند ہوتی ہے اسے جس طرح چاہیں اچھالتے رہتے ہیں: ہم ان کی اچھی طرح خبر لیتے ہیں بنی آدم کی تیسری قسم آپ جیسے معصومین کی ہے جن پر ہم کچھ قدرت نہیں رکھتے تکلی علیہ السلام نے ابلیس سے کہا: اس کے باوجود تم نے کبھی میرے اوپر بھی قدرت پائی ہے؟ ابلیس نے نفی میں جواب دیا، پھر کہا صرف ایک مرتبہ، وہ یوں کہ ایک مرتبہ آپ کھانا کھانے تشریف لائے میں برابر آپ کے دل میں کھانے کا شوق ڈالتا رہا حتیٰ کہ آپ نے کھانا معمول سے زیادہ کھالیا، پھر آپ آرام سے گہری نیند سو گئے جس کی وجہ سے آپ نماز کے لئے نہ اٹھ سکے جبکہ آپ اس سے قبل نماز کے لئے اٹھتے تھے۔ تکلی علیہ السلام نے ابلیس سے کہا کوئی حرج نہیں، میں تاسوت کھانا پیٹ بھر کر نہیں کھاؤں گا، اس خبیث نے تکلی علیہ السلام سے کہا: کوئی حرج نہیں میں بھی آپ کے بعد کسی آدمی کو نصیحت نہیں کروں گا؟

۱۱۶۸۹- عبداللہ بن محمد، احمد، سعید بن شریل کتانی، سعید بن عطار، وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا حضرت تکلی علیہ السلام کے رخساروں پر رونے کی وجہ سے لکیریں پڑی ہوئی تھیں، انکی حالت زار کو دیکھ کر ان کے والد حضرت زکریا علیہ السلام نے فرمایا: میں نے تو تجھے اللہ تعالیٰ سے صرف اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرنے کے لئے مانگا ہے، حضرت تکلی علیہ السلام نے جواب دیا: اے ابا جان! جبرئیل علیہ السلام نے مجھے بتایا ہے کہ جنت اور دوزخ کے درمیان ایک بیابان ہے جو صرف رونے دھونے سے طے پاتا ہے۔

۱۱۶۹۰- حسین بن محمد بن علی، عبدالرحمن بن سعید بن ہارون، حسین بن محمد بن صباح، محمد بن یزید بن حمیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن در رحمہ اللہ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام کے گھر میں پوری رات مسلسل عبادت ہوتی تھی اور انھوں نے عبادت کے لئے گھر والوں میں باریاں مقرر کر رکھی تھیں، گویا رات کی کوئی گھڑی بھی ایسی نہیں گزرتی تھی جس میں انکے گھر کا کوئی فرد سجدہ یا ذکر اللہ میں مشغول نہ ہو، جب داؤد علیہ السلام کی عبادت کے لئے باری آتی۔ اپنی باری پر نماز پڑھنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے، اس دوران ان کے دل میں اہل خانہ کی عبادت کے متعلق کچھ خیال پیدا ہو جاتا۔ داؤد علیہ السلام کے گھر کے سامنے ایک جاری نہر تھی، اللہ تعالیٰ نے ایک مینڈک پیدا کر دیا جو دن رات اللہ تعالیٰ کی تسبیح میں مشغول رہتا۔ چنانچہ مینڈک نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے داؤد علیہ السلام کو آواز دے کر کہا: آپ اپنی اور اہل خانہ کی عبادت پر کیوں کرا رہے ہیں؟ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو نبوت کے ساتھ مشرف و مکرم کیا اللہ عزوجل نے جب سے مجھے پیدا کیا اس وقت سے لیکر اس گھڑی تک ایک ٹانگ پر کھڑا اللہ تعالیٰ کی تسبیح کر رہا ہوں۔ میری رگوں نے لمحہ بھر کے لئے بھی استراحت نہیں کی، پھر آپ اپنی اور اہل خانہ کی عبادت پر کیوں کرا رہے ہیں؟ چنانچہ داؤد علیہ السلام مینڈک کے خیالات سن کر اپنی اور اہل خانہ کی عبادت کو حقیر و کم سمجھنے لگے۔

۱۱۶۹۱- ابوہ غبہ اللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن عبد الجبید تمیمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سفیان رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ وہیب رحمہ اللہ نے کچھ لوگوں کو عید الفطر کے موقع پر ہنستے ہوئے دیکھا، فرمایا: اگر ان لوگوں کے روزے قبول ہو چکے ہیں پھر بھی اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والوں کا یہ کام تو نہیں ہوتا۔

۱۱۶۹۲- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم، محمد بن یزید بن حمیس کہتے ہیں، ایک مرتبہ میں نے وہیب رحمہ اللہ کو عید الفطر کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، نماز سے فارغ ہو کر جب واپس لوٹے تو لوگ ان کے پاس سے گزر رہے تھے ان پر ایک نظر ڈالی اور پھر کہنے لگے اگر ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے صبح کی ہے کہ ان کی بیداری عند اللہ مقبول ہو چکی ہے۔ ان کو ادائے شکر میں مشغول ہونا چاہیے، اگر ان کی بیداری عند اللہ مقبول نہیں ہوئی پھر انھیں مشغول سے مشغول تر ہونا چاہیے تھا، پھر فرمایا: کئی دفعہ میرے پاس میرے بھائی آتے ہیں اور مجھ سے سوال کرتے ہیں اے ابوامیہ! اس آدمی کے بارے میں آپ کو کیا خبر پہنچی ہے جو بیت اللہ کے سات چکر لگائے اسکے لئے کچھ اجر و ثواب ہوگا؟ میں جواب دیتا ہوں: اللہ تعالیٰ میری اور آپ کی مغفرت کرے، بلکہ تم یہ سوال کرو کہ اللہ تعالیٰ نے طواف کرنے پر ہمارے اوپر کتنا شکر واجب کیا ہے، اور اس بندے کو طواف کی توفیق عطا فرمائی جبکہ اوروں کو محروم کیا، لوگ کہنے لگے: بے شک ہم امید کرتے ہیں، فرمایا بخدا! اس وقت تک بندہ امید نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں نہ رکھتا ہو پھر فرمایا: تم کیسے جرات کرتے ہو اس آدمی کے اللہ سے راضی رہنے کی امید کرتے ہو جو اللہ کے غضب کا خوف دل میں نہیں رکھتا چونکہ یہ امید تو اللہ تعالیٰ کی دلیل ہے اس لئے کہ اللہ عزوجل نے اس کے بارے میں خبر دی ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ”واذیرفع ابراہیم القواعد من البيت واسماعيل“ وہ وقت قابل ذکر ہے جب ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ کی بنیادیں اوپر اٹھا رہے تھے اور اسماعیل علیہ السلام بھی ان کے ساتھ تھے (بقرہ/ ۱۲۷)

ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم ربنا واجعلنا مسلمین لک (بقرہ ۱۲۸) اے ہمارے رب ہماری طرف سے قبول فرما بے شک تو سننے والا اور علم والا ہے۔ اے اللہ ہمیں سر تسلیم خم ہونے والا بنادے پھر فرمایا: والذی اطمع ان یغفر لی خطیئتی یوم الدین (شعراء ۸۲) اور جس کی میں امید کرتا ہوں کہ جزاء کے دن میرے گناہ بخش دے۔

پھر فرمایا: ”واجعل لی لسان صدق فی الآخرین“ (شعراء ۸۲) میری صدق والی زبان بنادے۔
۱۱۶۹۳- سلیمان بن احمد، ابو شعیب حرائی، خالد بن یزید عمری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ عمر بن عبد العزیز ذیل کے اشعار کثرت سے پڑھا کرتے تھے (۱)

تراہ مکینا وھوللھو ماقت۔ بہ عن حدیث القوم ماھو شاغلہ

تم اسے مسکین سمجھتے ہو حالانکہ وہ حدیث قوم سے الگ تھلک لہو و لعب میں پڑا ہے۔

وازعجہ علم من الجھل کلہ۔ و ما عالم شینا کمن ھو جاھلہ

علم نے اسکو جہالت کے بارے میں برا بیخود کیا اور جو کسی چیز کا عالم ہے وہ اس سے جاہل ہے۔

عبوس من الجھال حین یراھم۔ فلیس لہ منھم خدین یراھلہ

وہ جاہلوں کو جب دیکھتا ہے تیوری چڑھا لیتا ہے گویا جاہلوں میں اس کا کوئی گہرا دوست نہیں جس سے وہ ہنسی مذاق کرے۔

تذکر ما یلقی من العیش آجلاً.... فاشغلہ عن عاجل العیش آجلہ

وہ یاد رکھتا ہے بعد میں آنے والی زندگی کو تب اس کو دنیاوی زندگی سے آخری زندگی نے بے غم کر دیا ہوتا ہے۔

۱۱۶۹۳- محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، احمد بن محمد بن سفیان، سعید بن سلیمان واسطی، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ ایک عورت بیت اللہ کا طواف کر رہی تھی اور وہ کہتی جا رہی تھی: یا رب! لذتیں ختم ہو چکی ہیں اور بد مزگی باقی رہ گئی ہے، اے میرے رب تو پاک اور عزت والا ہے اور تو ارحم الراحمین ہے اور تیری عقوبت جہنم کی آگ ہے، ایک دوسری عورت کہنے لگی جو اس کے ساتھ تھی: اے بہن! تو آج بیت اللہ میں داخل ہو گئی پہلی عورت نے جواب دیا: بخدا! میں اپنے ان قدموں کو بیت اللہ کے طواف کا اہل نہیں سمجھتی ہوں کیسے ان کو بیت اللہ کے روندنے کا اہل سمجھوں؟ میں بہ خوبی جانتی ہوں کہ یہ قدم کہاں چلتے رہے۔

۱۱۶۹۵- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عیینہ، ابن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کوئی رات کو قرآن مجید پڑھتا تھا، صبح کو اس کا اثر اس کے چہرے میں پچان لیا جاتا تھا اور ہم میں سے آج کوئی قرآن پڑھتا ہے یوں لگتا ہے جیسے اس پر سے کتاب کی چادر اٹھالی گئی ہو (یعنی اس پر قرأت قرآنی کا اثر ہی نہیں ہوتا)۔

۱۱۶۹۶- عبد اللہ بن احمد، احمد، عتاب بن زیاد مروزی، عبد اللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی سے پوچھا گیا: کیا آپ سوتے نہیں؟ اس نے جواب دیا عجائب قرآن نے میری نیند ختم کر دی ہے۔

۱۱۶۹۷- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عمرو بن محمد بن ابی رزین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ فرماتے تھے: بعض حکماء کا قول ہے کہ میں اپنے نفس کی اصلاح اس وقت کر سکتا ہوں جب میں اسکے فساد سے واقف ہوں گا، مومن کے لئے اتنا شر بھی کافی ہے کہ وہ اس فساد کو جانتا ہو جسے وہ درست نہ کرتا ہو، بہت برا ہے وہ آدمی جو گناہ کر کے توبہ کیے بغیر کوچ کر جائے۔

۱۱۶۹۸- ابو محمد، احمد، احمد محمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: واللہ اعلم ہمیں بعض حکماء کا قول پہنچا ہے۔ اے میرے رب! وہ کونسا زمانہ ہے جس میں لوگوں نے تیری معصیت کا ارتکاب نہ کیا ہو باوجود اس کے پھر بھی ان پر تیری رحمتیں موسلا دھار بارش کی طرح برسی رہیں اور تو نے ان پر رزق کے وسیع دروازے کھول رکھے، پاک ہے تیری ذات تو کتنا بردبار ہے تیری عزت کی قسم! تیری نافرمانی کی جاتی ہے پھر بھی تو نعمتوں اور رزق کی فراوانی کرتا ہے۔ اے میرے رب یوں لگتا ہے کہ گویا تجھے غصہ آتا ہی نہیں۔

۱۱۶۹۹- ابو محمد، احمد، ابو عبد اللہ احمد بن نصر مروزی، علی بن ابو بکر اسفندی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہیب رحمہ اللہ نے دودھ پینے کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ ان کی خالہ بنی عیسیٰ بن موسیٰ کی بکریوں کا دودھ لے کر آئیں، وہیب رحمہ اللہ نے دودھ کے متعلق پوچھ گچھ کی، کہنے لگے میں یہ دودھ نہیں پیوں گا، خالہ نے اصرار کیا مگر وہیب رحمہ اللہ کسی طرح نہ مانے ان کی خالہ کہنے لگی، اگر تم یہ دودھ پی لو میں اللہ تعالیٰ سے امید کرتی ہوں کہ وہ میری بات ماننے کی وجہ سے تمہاری مغفرت کر دے گا۔ فرمایا: میں اسے پسند نہیں کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کر دی ہے۔ کہنے لگی وہ کیسے؟ فرمایا: چونکہ میں مکروہ سمجھتا ہوں کہ میں اس کی معصیت کا مرتکب بن کر اس کی مغفرت کا طلبگار بنوں۔

۱۱۷۰۰- ابو بکر محمد بن احمد، احمد مؤذن، احمد بن محمد بن ابان، ابو بکر بن عبید، عبد الکریم ابو یحییٰ، عبید اللہ بن محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: آدمی کے ساتھ جو دو فرشتے دنیا میں اس کی حفاظت کے لئے مقرر ہوتے ہیں وہ دونوں اس آدمی کو دنیا میں کئے ہوئے اعمال کو دکھاتے ہیں اگر اطاعت کے ساتھ ان دونوں کی محبت میں رہا وہ دونوں اسے کہتے ہیں اللہ تعالیٰ تجھے ہمیشہ ہونیکا اچھا بدلہ دے، بہت ساری سچائی والی مجالس میں ہم بیٹھے اور تیرے بہت سے نیک اعمال کا ہم نے مشاہدہ کیا اور تیری بہت ساری اچھی باتیں ہم نے سنیں پس اللہ تعالیٰ اس ہم نشین کو اچھا بدلہ دے اور اگر اس آدمی نے ان دونوں فرشتوں کی محبت

برے طرز عمل سے اختیار کی وہ دونوں فرشتے اپنا طرز تعریف بدل دیتے ہیں اور یوں کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اس ہمنشین کو اچھا بدلہ نہ دے، بہت ساری بری مجلسیں ہم نے دنیا میں تیرے ساتھ اختیار کی اور تیرے برے اعمال کا مشاہدہ کیا تیرا برا کلام ہم نے سنا، پس اللہ تعالیٰ تجھے اچھا بدلہ نہ دے پس اس طرح میت کی نظریں ہکا بکار ہو جاتی ہیں۔ افسوس کے باوجود دنیا کی طرف واپس نہیں لوٹے گا۔

۱۱۷۰۱- ابراہیم بن عبد اللہ محمد بن اسحق سقنی، عبد اللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، محمد بن یزید بن حمیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ انہیں ہستا ہوا نہیں دیکھے گا اور اللہ کی مخلوق میں سے کوئی بندہ حتیٰ کہ انہیں علم ہو جائے کہ اللہ کا فرشتہ ان کے پاس کیا پیغام لیکر آتا ہے۔ چنانچہ وفات کے وقت لوگوں نے انہیں کہتے ہوئے سنا فرماتے تھے: اے اللہ تو نے میری حاجات کو پورا کر دیا لیکن میں تیرے وعدے کو پورا نہ کر سکا۔

۱۱۷۰۲- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی، غسان بن مفضل، اسماعیل قریشی، عمر بن منکدر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ لوگوں نے وہیب بن ورد رحمہ اللہ کو وفات پاتے وقت سنا، اے اللہ تو نے میری تمام حاجات پوری کر دیں اور میں نے تیرے وعدہ کو پورا نہیں کیا۔

۱۱۷۰۳- ابراہیم بن عبد اللہ محمد بن اسحق، حسن بن محمد زعفرانی، محمد بن یزید بن حمیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک فقیہ کی ایک دوسرے آدمی سے ملاقات ہوئی، وہ اس سے بڑا فقیہ تھا اس نے کہا اللہ آپ پر رحم فرمائے میں اپنے کس عمل کو اعلانیہ کروں؟ جواب دیا اے اللہ کے بندے! امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو اعلانیہ کرو۔

۱۱۷۰۴- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک عالم ایک دوسرے عالم سے ملا وہ علم میں اس سے فائق تھا، اس نے پوچھا اللہ آپ پر رحم فرمائے مجھے اس عمارت کے متعلق بتائیے جس میں اسراف نہ کیا گیا ہو؟ جواب دیا تجھے اتنا گھر کافی ہے جو تجھے دھوپ سے بچائے، پوچھا اللہ آپ پر رحم فرمائے مجھے اس کھانے کے متعلق بتائیے جس میں اسراف نہ ہو، جواب دیا اتنی مقدار کا کھانا کافی ہے جو بھوک کو مٹا دے، بایں طور کہ کچھ بھوک باقی رہے۔ پوچھا اللہ آپ پر رحم فرمائے مجھے اس لباس کے متعلق بتائیے جس میں اسراف نہ ہو؟ جواب دیا جو تجھے پردہ کا کام دے اور تیرے جسم کو گرم رکھے، پوچھا اللہ آپ پر رحم فرمائے مجھے اس ہنسی کے بارے میں بتائیے جس میں اسراف نہ ہو؟ جواب دیا ایسی مسکراہٹ جسکی آواز سنی نہ جاسکے۔ پوچھا اللہ آپ پر رحم فرمائے مجھے اس روزے کے بارے میں بتائیے جس میں اسراف نہ ہو؟ جواب دیا اللہ تعالیٰ کے خوف سے ایسا روزا جس سے تم اکتاؤ نہیں، پوچھا اللہ آپ پر رحم فرمائے میں اپنے کس عمل کو مخفی رکھوں۔ جواب دیا تم اپنے ہر عمل کو پوشیدہ رکھو سوائے فرائض کے۔ پوچھا اللہ آپ پر رحم فرمائے میں اپنے کس عمل کو اعلانیہ کروں؟ جواب دیا امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو چونکہ یہ اللہ کا دین ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو دے کر بندوں کی طرف بھیجا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ”وجعلتہ مبارکاً ابن ما کنث“ اور میں جہاں کہیں بھی ہوں مجھے برکت والا بنادے یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر۔

۱۱۷۰۵- اپنے والد عبد اللہ سے، احمد بن محمد بن ابان، عبد اللہ بن محمد بن سفیان، ہارون بن عبد اللہ، محمد بن یزید بن حمیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی نے کہا جسکو اللہ نے حکمت عطا فرمائی تھی: میں اپنے گھر سے نکلتا ہوں اور دین میں کچھ ترقی کی امید کرتا ہوں بخدا میں اپنے گھر گھانا پا کر لوٹتا ہوں۔

۱۱۷۰۶- مؤلف اپنے والد عبد اللہ سے، احمد، عبد اللہ، ہارون بن عبد اللہ، محمد بن یزید بن حمیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مقولہ ہے حکمت کے احصے ہیں ان میں سے ۹ خاموشی میں ہیں اور دسواں حصہ لوگوں سے عزالت اختیار کرنے میں ہے۔

۱۱۷۰۷- ابو محمد بن حیان، احمد بن ابراہیم، اسحاق، محمد بن مزاحم، ابو وہیب، ابن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے عزالت کو زبان میں پایا ہے۔

۱۱۷۰۸- احمد، عمرو بن محمد بن ابورزین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: آدمی جب خاموشی اختیار کرتا ہے تو اس کی عقل مجتمع ہو جاتی ہے وہیب رحمہ اللہ فرماتے تھے جو بندہ کسی قوم پر سلام کرتا ہے اسکے سلام کرنے سے اسکی عقل کا اندازہ لگایا جاتا ہے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی کثرت عمل کے درپے نہ ہو لیکن اسے عمل کو پختہ اور خوبصورت بنانے کے درپے ہونا چاہیے چونکہ ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہوتا ہے حالانکہ وہ نماز میں بھی اللہ کی معصیت کا مرتکب ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک آدمی روزہ رکھ رہا ہوتا ہے حالانکہ وہ بھی روزے میں اسکی معصیت کا مرتکب ہوتا ہے۔

۱۱۷۰۹- ابو محمد، محمد احمد، سلمہ بن غفار، طفر بن مزاحم بن علی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا میں غیبت کو چھوڑ دوں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ ساری کی ساری دنیا میری ہو جائے اور میں اسے اللہ کے رستے میں صدقہ کر دوں؟ مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں اپنی آنکھوں کو نیچے رکھوں اس سے کہ ساری کی ساری دنیا میری ہو اور میں اسے اللہ کے رستے میں صدقہ کر دوں۔ پھر وہیب رحمہ اللہ نے ذیل کی آیت تلاوت کی۔

”قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوْنَ أَبْصَارَهُمْ وَيَحْفَظُوا أَرْوَاحَهُمْ“ (نور ۳۰)

(ترجمہ) اے نبی مؤمنین سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نظروں کو نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

۱۱۷۱۰- ابو محمد، احمد، علی بن اسحاق، عبد اللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: مجلس میں بیٹھے لوگوں میں سب سے افضل وہ ہے جو اللہ کے ذکر کی ابتداء کر دے حتیٰ کہ اسے دیکھ کر تمام اہل مجلس اللہ کے ذکر میں مشغول ہو جائیں اور جو لوگ بھی کسی مجلس میں بیٹھے ہیں ان میں سے برا وہ ہے جو کسی برائی کی ابتدا کرتے حتیٰ کہ اسے دیکھ کر تمام اہل مجلس برائی میں مبتلا ہو جائیں۔

۱۱۷۱۱- اپنے والد عبد اللہ سے، ابراہیم بن محمد بن حسن، سعد بن محمد بیرونی، ابو داؤد، عبد الرزاق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سفیان ثوری اور وہیب بن ودر رحمہ اللہ دونوں اکٹھے ہو گئے، سفیان نے وہیب سے کہا: اے ابوامیہ! کیا آپ مرنا پسند کریں گے؟ انہوں نے جواب دیا میں زندہ رہنا پسند کرتا ہوں کہ مجھے توبہ کی توفیق ملتی ہے۔ وہیب رحمہ اللہ نے پوچھا: اے سفیان! کیا آپ مرنا پسند کریں گے؟ تو انہوں نے جواب دیا: رب کعبہ کی قسم! میں پسند کرتا ہوں کہ میں ابھی مر جاؤں۔

۱۱۷۱۲- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن، احمد بن ابراہیم، ابو اسحاق طالقانی، ابن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر بندہ مومن دنیا سے بغض و عداوت رکھتا ہو مگر اس وجہ سے کہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی معصیت کی جاتی ہے تو وہ اس بات کا حقدار ہے کہ اس دنیا سے بغض و عداوت رکھے، ایک مرتبہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا اللہ سے ڈرو کہ شیطان کو اعلانیہ طور پر گالیاں مت دو ہو سکتا ہے کہ تم شیطان کے پوشیدہ دوست ہو۔

۱۱۷۱۳- عبد اللہ بن محمد، احمد، عبد الرحمن بن مہدی، عبد اللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی وہیب رحمہ اللہ کے پاس آیا اور انکے سامنے زہد کا تذکرہ کرنے لگا: وہیب رحمہ اللہ اسکی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے اسلام کی وسعتوں کو اپنے دل کی تنگیوں پر مت لاؤ۔

۱۱۷۱۴- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ، احمد، ابو محمد عبدہ بن عبد اللہ ابو صالح کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ وہیب رحمہ اللہ کے ساتھ کھڑے ہو کر عصر کی نماز پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے کہنے لگے: یا اللہ! اگر میں نے اس نماز میں کوئی کمی کوتاہی کر دی ہے تو مجھے معاف فرما دے، انکے انداز سے یوں لگتا تھا کہ ان سے کوئی بہت بڑا گناہ صادر ہو گیا ہے۔

۱۱۷۱۵- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ، احمد، احمد، سعید بن شریک کندی کہتے ہیں ہم ایک مرتبہ سعید بن عطار کے پاس آئے اور ہمارے ساتھ ایک آدمی بھی تھا، اس نے ان سے کوئی سوال کیا فرمایا: مکہ میں ایک آدمی ہے جو کسی چیز کی چاہت رکھ رہا ہوتا ہے اسی دوران وہ اسکو اپنے گھر میں کسی برتن میں پڑی ہوئی پالیتا ہے، اچانک ایک چوہیا آتی ہے اور اس نے اپنے منہ میں ستو کی ایک ٹھیلی اٹھائی ہوئی ہوتی ہے جسے وہ جلا ڈالتی ہے وہ آدمی دعا کرتا ہے یا اللہ! اس چوہیا کو رسوا کر دے اس نے ہمارے نظام کو درہم برہم کر دیا ہے۔ چنانچہ چوہیا اپنی بل سے باہر آتی ہے اور اس کے سامنے تڑپ تڑپ کر مڑ جاتی ہے سعید فرمانے لگے: وہ آدمی وہیب کی ہیں۔

۱۱۷۱۶- عبد اللہ، احمد، احمد، اسحق مول کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ فرماتے تھے: بالفرض اگر تم راتوں کو اللہ کے حضور اس ستون کی طرح کھڑے رہو لیکن تمہیں یہ پتا نہیں کہ تم حلال کھاتے ہو یا حرام تمہیں اللہ کے حضور کھڑا رہنا کوئی نفع نہیں پہنچائے گا۔

۱۱۷۱۷- عبد اللہ، احمد، احمد، محمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ جب کچھ مہمان ابراہیم علیہ السلام کے پاس تشریف لائے انہوں نے بطور ضیافت کے ماحضران کے قریب کر دیا۔

”فلما رأى ابيهم لاتصل اليه نكرهم“

ترجمہ..... جب ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا کہ مہمانوں کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں بڑھ رہے تو انہیں اجنبی سمجھنے لگے۔

(عمود..... ۷۰)

ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: تم کیوں نہیں کھاتے؟ مہمانوں نے جواب دیا، ہم کھانا قیمت ادا کئے بغیر نہیں کھاتے، ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کیا تمہارے پاس کھانے کی قیمت نہیں ہے؟ مہمانوں نے جواب دیا: ہمارے پاس کہاں قیمت آئی؟ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: جب تم کھانا کھاؤ اللہ کی تسبیح کر لیا کرو اور جب کھانے سے فارغ ہو جاؤ تو اسکا شکر کر لیا کرو پس یہی کھانے کی قیمت ہے مہمان کہنے لگے: سبحان اللہ! اے ابراہیم علیہ السلام! اگر اللہ کے لئے مناسب ہوتا کہ کسی کو وہ اپنا گہرا دوست بنائے تو آپ کو بناتا۔ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو ظلیل (گہرا دوست) بنا لیا۔

۱۱۷۱۸- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحق، عبید اللہ بن محمد بن یزید بن حنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتیبہ بن سعید نے میرے والد محمد بن یزید سے کہا، آپ نے یہ بات وہیب سے سنی ہے؟ پوچھا وہ کونسی؟ کہا: وہیب فرماتے ہیں کہ میں اور سفیان ثوری ایک رات عشاء کے بعد بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے طواف سے فارغ ہو کر ہم حجر اسود کے پاس آ گئے لیکن سفیان طواف کرنے کے لئے واپس لوٹ گئے، میں حجر اسود کے سامنے ہی جھکا رہا اسی دوران میں نے بیت اللہ اور اس کے پردوں سے ایک ٹھیلی آواز سنی: اے جبریل میں تجھ سے اور اللہ تعالیٰ سے شکوہ کرتا ہوں کہ میرے ارد گرد آدم کے بیٹے کس تفکد سے طواف میں مشغول ہیں۔ میرے والد کہتے لگے گویا کہ میں یہ بات ابھی وہیب رحمہ اللہ سے سن رہا ہوں۔ قتیبہ بن سعید سے پوچھا اے ابو عبد اللہ تفکد سے کیا مراد ہے؟ جواب دیا: بنی آدم کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے طواف میں منہمک رہنا حتیٰ کہ ایک آدمی بیت اللہ کا طواف کر رہا ہوتا ہے جبکہ دوسری طرف وہ کسی عورت کے محاسن کو بیان کر رہا ہوتا ہے۔

۱۱۷۱۹- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحق، عبید اللہ بن محمد بن یزید بن حنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی لگا تار میرے پاس آتا رہتا تھا ایک دن پوچھنے لگا: اے ابو امیہ! جو آدمی بیت اللہ کا طواف کر رہا ہو اسکا کیا اجر و ثواب ہے؟ میں نے اسے جواب دیا: یا اللہ ہماری مغفرت فرما، یہ سوال مجھ سے تیرے علاوہ اور لوگوں نے بھی کیا ہے میں کیا کرتا ہوں: بلکہ مجھ سے پوچھو بیت اللہ کا طواف کرنے والے کے بارے میں کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے ساتھ چکر لگانے پر کتنا شکر واجب کیا ہے؟ پھر فرمایا: اس آدمی کی طرح نہ ہو جاؤ جسے کہا جائے کہ تو فلاں فلاں کام کر اور وہ آگے سے کہے: جی ہاں! اگر تم میرے لئے اچھی مزدوری مقرر کرو تو تب۔

۱۱۷۲۰- حسن بن محمد بن احمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحق قاضی، نصر بن علی، محمد بن یزید بن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ بنی مروان عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے دروازے پر جمع ہو گئے، اتنے میں عمر بن عبدالعزیز کے صاحبزادے عبدالملک بن عمر اپنے والد محترم رحمہ اللہ کے پاس جانے لگے: بنی مروان نے ان سے کہا یا تو آپ ہمارے لئے اپنے والد سے اجازت لے کر آئیں۔ یا پھر ہمارا پیغام ان تک پہنچا دیں۔ صاحبزادے نے کہا: کہو کیا کہنا چاہتے ہو کہنے لگے گزشتہ خلفاء ہمیں بیت المال سے وظائف دیتے تھے اور وہ ہمارا مرتبہ اور مقام بھی جانتے تھے: جبکہ آپ کے والد نے ہمیں محروم کر دیا ہے۔ چنانچہ صاحبزادہ اپنے والد صاحب رحمہ اللہ کے پاس گیا اور سارے احوال سے انھیں آگاہ کیا۔ عمر رحمہ اللہ فرمانے لگے: ان سے جا کر کہہ دو۔ ”انسی اخاف ان عصبت ربی عذاب یوم عظیم“ (انعام ۱۵) اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے بہت بڑا دن کے عذاب کا خوف ہے۔

۱۱۷۲۱- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم دوبرقی، محمد بن یزید بن حمیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں خبر پہنچی ہے کہ علماء تین طرح کے ہوتے ہیں، ایک عالم وہ کہ جو علم اس لئے نہیں حاصل کرتا تا کہ وہ تاجروں سے بے نیاز ہو جاوے، دوسرا عالم وہ جو اپنے لئے علم حاصل کرتا ہے اور اس کا ارادہ یہ ہوتا ہے کہ اگر میں بغیر علم کے عمل کروں گا تو میرے درست نظام میں فساد پڑ جائیگا۔

۱۱۷۲۲- عبداللہ، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، حکم بن موسیٰ، عبدالرحمن بن ابی زحال کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی کو عزت و کرامت سے نوازا نا چاہتا ہے اسے معاشی تنگی میں مبتلا کر دیتا ہے اور اس کے جسم کو بیمار کر دیتا ہے، لغرض اسے دنیا کے دکھروں میں مبتلا کر دیتا ہے حتیٰ کہ اس عالم میں اسے موت آ جاتی ہے اس پر گناہوں کا شدید بوجھ ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اسکی مغفرت میں سختی کرتے ہیں لیکن جب وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں پہنچتا ہے گناہوں سے بالکل پاک ہوتا ہے۔

۱۱۷۲۳- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، اسحق، ابو اسامہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر ہو سکے کہ جو بھی اس دروازے سے داخل ہو اس کے بارے میں حسن ظن رکھو۔

۱۱۷۲۴- ابو محمد، احمد، یحییٰ بن معین، حجاج بن محمد، جریر بن جان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھو جیسا کہ اسکی معرفت رکھنے کا حق ہے تو تم ایسا علم حاصل کرو جس میں جہالت کا ذرہ برابر بھی شائبہ نہ ہو۔ اگر تم اللہ کی معرفت رکھو جیسا کہ اسکی معرفت رکھنے کا حق ہے تو تمہاری دعاؤں سے یہ پہاڑ بھی جھوم اٹھیں گے اور کسی ایک کو بھی یقین کا کچھ حصہ نہیں ملا جب تک کہ وہ اپنی کوشش کو حاصل شدہ یقین کے مقابلے میں زیادہ نہ کرے۔ معاذ بن جبلؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ بھی؟ رسول اللہ ﷺ نے اثبات میں جواب دیا۔ معاذ کہنے لگے ہم نے سنا ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام پانی پر چلتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر عیسیٰ علیہ السلام کے یقین میں اضافہ ہوتا وہ لازماً ہوا میں بھی چلتے۔

۱۱۷۲۵- ابو محمد بن حیان، محمد بن خطاب، علی بن محمد، ابن ابی برہ، خالد بن یزید عمری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہیب رحمہ اللہ نے رات کے وقت ابوقیس پہاڑ پر سجدہ کیا، اچانک سمندر کی جانب سے نیچی آواز آئی: اے وہیب! اپنا سر اٹھاؤ تمہاری مغفرت ہو چکی۔

۱۱۷۲۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، حسین بن منصور بن مقاتل، عبید اللہ بن محمد بن یزید بن حمیس، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: بہت سارے ایسے عالم ہیں جنہیں فقیہ کہا جاتا ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جاہلوں میں سے ہیں۔

۱۱۷۲- اٹحق بن ابراہیم دبری، عبدالرزاق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ عمر بن عبدالعزیز کا تذکرہ کر رہے تھے کہ انہوں نے فرمایا: جو آدمی اپنے کلام کو عمل میں شمار کرتا ہے وہ اپنے کلام کو کم کرتا ہے۔

۱۱۷۳- اپنے والد عبداللہ سے، احمد بن ابراہیم بن نخل، سلمہ بن شیب، محمد بن فیب، سری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ دو آدمی کشتی پر سوار ہو کر سمندر میں سفر کرنے لگے، اچانک سمندری طوفان نے انہیں ایک جزیرے میں لا ڈالا، ان دونوں نے ٹہنیوں کی بنی ہوئی ایک جھونپڑی میں پناہ لی، چنانچہ ایک رات ان دونوں میں سے ایک گہری نیند سویا ہوا تھا اور دوسرا جاگ رہا تھا۔ اچانک دو عورتیں ادھر آنکلیں، ان دونوں کے کھڑے ہوئی کی کیفیت کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا۔ ایک دوسری سے کہنے لگی اندر داخل ہو جا، دوسری نے جواب دیا تیرا ناس ہو میں اندر داخل ہونے کی طاقت نہیں رکھتی، پہلی نے پوچھا وہ کیوں؟ اس نے جواب دیا کہ تم نہیں دیکھتی ہو کہ ہونٹوں میں کیا ہے یعنی ان دونوں نے جھونپڑی میں دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے اور اللہ تعالیٰ دعا سنتا ہے اور اللہ کے بعد کوئی منجہا نہیں۔

۱۱۷۴- اپنے والد عبداللہ سے، احمد بن حسین انصاری، اشعث بن شداد علی بن حسن بن شقیق، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بنی رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ نوح علیہ السلام نے اپنے لئے ٹہنیوں کی معمولی سی جھونپڑی بنا رکھی تھی، ان سے کہا گیا: اگر آپ اس سے اچھا گھر بنا لیتے؟ فرمایا: مرنے والے کے لئے یہ بہت ہے۔

۱۱۷۵- اپنے والد عبدالسلام سے، محمد بن احمد بن ابوتحی، ہبل بن عبداللہ، مسیب بن واضح، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ کہتے ہیں: کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا چار چیزیں ایسی ہیں جو جس میں جمع ہو جاتی ہیں وہ تعجب خیز بن جاتا ہے خاموشی اور وہ اول عبادت ہے، اللہ کے لئے تواضع، دنیا میں زہد اور قلب مال و اسباب۔

۱۱۷۶- اپنے والد عبداللہ سے، محمد بن احمد بن ابوتحی، احمد بن خلیل، بکر بن خلف، موئل بن اسماعیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا اگر تم اس ستون کی طرح اللہ کے حضور عبادت کرنے کھڑے ہو جاؤ اور تمہیں یہ علم نہیں کہ تمہارے پیٹ میں حلال جاتا ہے یا حرام تو تمہیں یہ عبادت کچھ نفع نہیں پہنچائے گی۔

۱۱۷۷- اپنے والد عبداللہ سے، محمد بن یزید، ربیع بن صہیب، علی بن قزین، عبدالحمید بن فضل وہیب بن ورد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن مدبہ نے فرمایا: انجیل میں لکھا ہے کہ ہم نے تمہیں عبادت کا شوق دلانا چاہا مگر تم مشتاق نہ ہوئے۔ ہم نے تمہیں تواضع سے نوازا تا چاہا مگر تم روئے، جہاد کرنے والوں کو بشارت دے دو کہ بیشک اللہ کی تلوار غافل نہیں ہے اور اللہ کا ایک فرشتہ ہے جو ہر دن اور ہر رات آسمان میں آواز لگاتا ہے کہ پچاس سالہ عمر کے لوگ کھیتی ہیں اور ان کی کٹائی کا وقت قریب آ گیا ہے اور اے ساٹھ سالہ عمر کے لوگو! حساب کی طرف پیش رفت کرو، کہ تم نے کیا کچھ آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا اور اے ستر سالہ عمر کے لوگو! اب تمہارے لئے کوئی عذر باقی نہیں رہا کاش کہ یہ مخلوق نہ پیدا کی گئی ہوتی کاش کہ جب انہیں پیدا کیا گیا تھا وہ اپنی تخلیق کا مقصد سمجھ جاتے کاش کہ وہ آپس میں مل بیٹھتے اور مذاکرہ کرتے کہ انہوں نے کیا عمل کیا ہے؟ کیا تمہارے پاس ابھی وہ گھڑی نہیں آئی کہ تم ڈرتے رہو۔ خبردار قیامت قریب آ چکی ہے اسکے لئے تیاری کا سامان کر لو۔

۱۱۷۸- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے میرے ایک بھائی نے خبر دی ہے وہ کہہ رہا تھا کہ میں زمانہ حج میں مسجد خیف میں تھا اور میرے پاس ایک صندوق تھا جس میں میں نے بیچنے کے لئے کپڑے محفوظ کر رکھے تھے۔ میرے پیچھے ایک سفید ریش بوڑھا بیٹھا ہوا تھا، جب بھی میں کسی کپڑے کو پھیلاتا، اسے دائیں جانب رکھ دیتا، اس نے میری کمر پر ہاتھ رکھا اور کہنے لگا: اے اللہ کے بندے قسمیں کم اٹھاؤ، میں نے اس کی طرف غصے کے ساتھ متوجہ

ہوتے ہوئے کہا: اے اللہ کے بندے! اپنے کام میں مصروف رہو، اس نے مجھ سے کہا ذرا آرام سے، یہی میرا کام ہے (یعنی تجھے قسموں سے روکنا) چنانچہ میرے اور اس کے درمیان یہی سلسلہ جاری رہا حتیٰ کہ میں دلی طور پر اس کی طرف متوجہ ہوا اور میں نے دیکھا کہ میں کس امر میں پڑا ہوا ہوں۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ اچھے ہمنشیں کو اچھا بدلہ دے آج کے دن آپ بہت اچھے ہمنشیں ہوئے، بوڑھے نے مجھ سے کہا: اگر بات کرو تو سچ بولو اگرچہ سچ شخصیں ظاہری طور پر ضرر رساں معلوم ہوتا ہو فی الواقع وہ تمہارے لئے نفع بخش ہے، اور اگر بات کرو جھوٹ مت بولو اگرچہ جھوٹ میں تمہیں کوئی نفع معلوم ہوتا ہو فی الواقع جھوٹ میں تمہارے لئے ضرر و نقصان ہے، میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے ذرا یہ کلمات مجھے لکھ دیجئے، بوڑھا کہنے لگا معاملہ جو ہونا تھا وہ ہو چکا، پس اسی دوران میں نے اپنا سر جھکایا تاکہ صندوق سے میں کاپی نکال لوں پھر جونہی میں نے سراو پڑھا یا بخدا میں نہیں جانتا اس بوڑھے کو آسمان کھا گیا یا زمین نکل گئی۔

۱۱۷۳۲- عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد دورقی، محمد بن یزید بن حنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ فرماتے تھے: بے شک ایک دعا ایسی ہے جو کبھی رد نہیں ہوتی، تفصیل اس کی یہ ہے کہ جس بندے کو کوئی حاجت درپیش ہو وہ بارہ رکعات نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی اور قل هو اللہ احد پڑھے جب بارہ رکعتیں یوں پوری کرے سجدے میں جا کر یہ دعا پڑھے۔

”سبحان الذی لبس العز و قال بہ، سبحان الذی تعطف بالمجد و تکرم بہ، سبحان الذی احصى کل شیء بعلمہ، سبحان الذی لا ینفی التسیح الالہ، سبحان ذی المن والفضل، سبحان ذی العز و التکرم، سبحان ذی الطول، اسالک بمعافد عزک من عرشک، و منتهی الرحمة من کتابک، و باسمک الاعظم، و جدک الاعلیٰ، و بکلمات التامات التی لا یجاوزہن بر و لا فاجر ان تصلی علی محمد و علی آل محمد۔“

پاک ہے وہ ذات جو سراپا عزت ہے اور عزت کے بول بولتا ہے پاک ہے وہ ذات جس نے بزرگی کے ساتھ رحم و کرم کیا اور خود بھی بزرگی کے ساتھ مشرف ہوا پاک ہے وہ ذات جس نے ہر چیز کو اپنے علم کے ساتھ شمار کر رکھا ہے، پاک ہے وہ ذات جو تسبیح کے لائق ہے، پاک ہے وہ ذات جو احسان و فضل والی ہے پاک ہے وہ ذات جو سراپا عزت و تکریم ہے پاک ہے وہ ذات جو قوت و طاقت والی ہے، عرش اعظم پر تیرے مرتبوں اور تیری کتاب کی رحمت کی منجھنی اور تیرے اسم اعظم اور تیرے بلند مرتبے اور تیرے وہ کلمات تامہ جن سے کوئی نیک و بد تجاوز نہیں کر سکتا (ان سب) کے وسیلے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر درود و سلام بھیج۔

پھر اللہ تعالیٰ سے جو چاہے دعا مانگے بشرطیکہ معصیت نہ ہو، وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ دعا تم اپنے بے وقوف قسم کے لوگوں کو مت سکھلاؤ کہیں وہ اللہ تعالیٰ کی معصیت پر اس دعا سے معاونت نہ حاصل کریں۔

۱۱۷۳۵- محمد بن ابراہیم، ابو عبید سعید بن عبد العزیز، عباس بن عبد العظیم، بشر بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: احمق مانق (نرا بے وقوف) جید فائق کی مثل ہے۔ یعنی کبھی کبھی نرے بے وقوف سے بھی عقلمندی کی بات صادر ہو جاتی ہے۔

۱۱۷۳۶- محمد بن عمر بن مسلم، محمد بن خلف، وکیع، حمزہ بن عباس، احمد بن شہبویہ، ابن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ اپنے بھائی کو لکھا: تم اپنے ظاہری علم کی بدولت لوگوں کی نظروں میں ایک منزل و شرف تک پہنچ چکے ہو اب اپنے علم کے باطن سے اللہ تعالیٰ کے ہاں مرتبہ و شرافت طلب کر لو اور خوب سمجھ لو ان دونوں منزلوں میں سے ہر ایک دوسری کی مانع ہے۔

۱۱۷۳۷- عبد الرحمن بن عباس، ابراہیم بن اسحق حربی، محمد بن مسعود عجمی، عبد الرزاق کہتے ہیں کہ سفیان ثوری جب غمزدہ ہو جاتے تو فوراً وہیب بن ورد رحمہ اللہ کے پاس پہنچ جاتے اور ان سے کہتے: اے ابوامیہ کیا آپ کسی کو موت کی تمنا کرتے ہوئے دیکھتے ہیں؟ وہیب رحمہ اللہ فرماتے کہ رہی بات میری سو میں تو موت کی تمنا نہیں کرتا ہوں، سفیان رحمہ اللہ کہتے کہ بخدا! میں چاہتا ہوں کہ ابھی مر جاؤں۔

مسانید وہیب بن ورد

وہیب بن ورد رحمہ اللہ نے تابعین کرام کی ایک بڑی جماعت کو پایا ہے، تاہم حسن تابعین کرام سے انھوں نے احادیث روایت کی ہیں ان میں عطاء بن ابی رباح، منصور بن زاذان، ابان بن ابی عیاش، اور محمد بن زہر سر فہرست ہیں۔ ان کی چند ایک احادیث صحیحہ ذیل میں ہیں۔

۱۱۷۳۸- ابو عمرو محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ و مستب بن واضح، (ح) عبد اللہ بن محمد، محمد بن ابراہیم، ابو یعلیٰ، محمد بن عبد الرحمن بن سہم، (ح) ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، اسماعیل بن ابراہیم بن حارث قطان، حسن بن عیسیٰ ماسر جسی، (سب) عبد اللہ بن مبارک، وہیب بن ورد، عمر بن محمد بن منکدر، ابوصالح، ابو ہریرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مر گیا اور اس نے جہاد نہ کیا اور نہ ہی اس کے دل میں جہاد کا خیال پیدا ہوا وہ نفاق کے ایک شعبہ پر مرا۔
یہ حدیث صحیح ثابت ہے اور اسے مسلم بن حجاج رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے لیکن امام مسلم رحمہ اللہ نے ابن سہم کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۷۳۹- محمد بن احمد بن حسن و سلیمان بن احمد، حسن بن علی بن ولید فسوی عبد الرحمن بن نافع، محمد بن حبیب، وہیب مکی، عطاء بن ابی رباح، ابن عباس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے چار چوبداروں کے ساتھ میری تائید فرمائی ہے، دواہل آسمان سے ہیں اور دواہل زمین سے، صحابہ کرامؓ نے پوچھا وہ دواہل آسمان میں سے کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: جبریل اور میکائیل، صحابہ کرامؓ نے دوبارہ پوچھا: اور دواہل زمین میں سے کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: ابو بکر و عمرؓ۔
وہیب کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف عبد الرحمن بن نافع کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۷۴۰- عثمان بن احمد بن عثمان، احمد بن محمد بن سعید، عبد اللہ بن محمد بن نوح مکی، محمد بن نوح، حماد بن قیراط، وہیب بن ورد، منصور بن زاذان، قتادہ، حضرت انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی تو بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن اسکے ساتھ اس کی دو خصلتیں جو ان ہوتی رہتی ہیں حرص اور لمبی لمبی امیدیں۔

یہ حدیث دوسرے طریق سے ثابت ہے اور صحیح بھی ہے۔ لیکن منصور اور وہیب کی سند سے غریب ہے ہم نے صرف اسی طریق سے روایت کی ہے۔

- ۱۔ صحیح مسلم ۱۵۱۷، سنن ابی داؤد ۲۵۰۲، سنن النسائی ۷۶۷، والمستدرک ۷۹/۲، ومسنند الامام احمد ۳۷۴/۲، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۴۸/۹، ومشکاۃ المصابیح ۲۸۱۳،
۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱۷۹/۱، ۳۶۰، ومجمع الزوائد ۵۱/۹، والضعفاء للعقيلي ۴۱/۴، وکنز العمال ۳۲۶۵۳، والدور المنثور ۴۹/۱، والجامع الکبیر ۴۷۲۳،
۳۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاة ۱۱۵، وسنن الترمذی ۲۴۵۵، ومسنند الامام أحمد ۱۱۹/۳، ۱۹۶، وسنن ابن ماجہ ۳۲۳۴، واتحاف السادة المتقين ۲۳۹/۱۰، والاحادیث الصحیحة ۱۹۰۶،

۱۱۷۴۱- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن اسماعیل، صہیب بن محمد بن عباد، مہدی، وہیب بن وردکی، محمد بن زہیر، ابن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ہر بات کرنے والی زبان کے پاس موجود ہوتا ہے پس اللہ تعالیٰ سے ڈرا جائے اور دیکھا جائے کہ (بات کرنے والا) کیا بات کر رہا ہے۔

ہم نے یہ حدیث متصل و مرفوع صرف وہیب کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۷۴۲- ابو احمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن مساور بن سہیل، سعید بن یحییٰ بن سعید اصفہانی، عبد المجید، وہیب بن ورد، منصور، ایک انصاری، ابان، انس بن مالک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مریض کی تیمارداری کی اور اس کے پاس گھڑی بھرنے کے لئے بیٹھ گیا، اللہ تعالیٰ اسے ایک ہزار سال عمر کے بقدر اجر و ثواب عطا فرماتے ہیں، بایں طور کہ اس نے دوران عمل لپک جھپکنے کے برابر بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کی ہو۔

وہیب رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے، ہم نے صرف سعید بن یحییٰ کی سند سے نقل کی ہے اور عبد الحمید وہ ابن عبد العزیز بن ابی داؤد ہیں۔

۱۱۷۴۳- ابو عبد اللہ! محمد بن جعفر بن یوسف، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، وہیب، رشیدین، حسین بن عبد اللہ، ابو عبد الرحمن جبلی، عبد اللہ بن عمرو کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ اور قرآن دونوں قیامت کے دن سفارش کریں گے، روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے تیرے بندے کو دن کے وقت کھانے پینے سے روک رکھا لہذا اے میرے رب! اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما اور قرآن مجید کہے گا: اے میرے رب! میں نے تیرے بندے کو رات کے وقت سونے سے روک رکھا پس اس کے متعلق میری سفارش قبول فرما چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کر لی جائے گی۔

وہیب اور رشیدین کی سند سے مروی ہے یہ حدیث غریب ہے، ہم نے صرف ابراہیم بن اشعث کی سند سے نقل کی ہے۔

۱۱۷۴۴- عبد اللہ بن ابراہیم بن ماسی، ابو شعیبہ حرائی، خالد بن یزید عمری، وہیب بن ورد، عکرمہ، ابن عباس نے فرمایا: ایوب علیہ السلام سے کہا گیا: کیا آپ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بردبار نیک بندے ہیں جنہیں اللہ عز و جل کی خشیت سکون بخشی ہے۔ ہم نے وہیب کی سند سے عکرمہ کے واسطے سے اسی طرح مختصر روایت کی ہے جبکہ دیگر محدثین نے عکرمہ سے تفصیلاً روایت کی ہے۔

۱۱۷۴۵- سلیمان بن احمد، الحق بن ابراہیم وبری، عبد الرزاق، وہیب بن ورد، ابان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے تکبر کرتے ہوئے دو آدمیوں کے درمیان مجلس میں تفریق کی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم کی آگ میں بنالے۔ ان الفاظ میں یہ حدیث غریب ہے، ہم نے وہیب کی یہ حدیث ابان سے صرف مرسل ہی روایت کی ہے۔

۱۔ الزہد لابن المبارک ۱۲۵۔ والمصنف لابن ابی شیبہ ۲۳۴/۱۳۔ وتاریخ بغداد ۳۲۹/۹۔ والدر المنثور ۱۰۵/۶۔
والجامع الکبیر ۳۸۷۶، ۳۸۷۷۔

۲۔ کنز العمال ۲۵۱۷۳۔

۳۔ مسند الامام احمد ۱۷۴/۲۔ ومشکاة المصابیح ۲۹۶۳۔ والترغیب والترہیب ۸۴/۲۔ ۳۵۳۔ والدر المنثور ۱۸۲/۱۔
وکنز العمال ۲۳۵۷۵۔ وکشف الخفا ۱۳۲/۲۔

۴۔ کنز العمال ۲۵۳۳۹، ۱۹۷۹۳۔

عبداللہ بن مبارکؒ

اولیاء کرام تابعین کرام میں سے ایک نخی جواد، آخرت کی تیاری میں ہمہ وقت مصروف، اللہ کی محبت سے آخرت کا توشہ تیار کرنے والے، قرآن، حج و جہاد کے ولدادہ، دنیا میں بھی کامیاب آخرت میں بھی کامیاب و کامران، ان کا مال لوگوں کے درمیان مشترک، ان کا فعل بھی مبارک ان کا قول بھی مبارک ان کا نام ہے عبداللہ بن مبارکؒ۔

کہا گیا ہے کہ درجات میں اضافے کے لئے تیار رہنا اور استعداد و ارتقاء کا نام تصوف ہے۔

۱۱۷۴۶- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، احمد بن منیع، عبداللہ بن مبارک شاہنشاہ، حسن بن مروی، بندر ثوری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ حکیم نہیں ہے جو حسن معاشرت کے ساتھ رہے اور جو اپنی معاشرت کے لئے کوئی چارہ کار نہ پاتا ہو، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی مخرج متعین کر دیں۔ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: یہی مثال میری اور آپ کی ہے۔

۱۱۷۴۷- محمد بن علی، محمد بن عبداللہ بن عبدالسلام، عثمان بن حرزاد، محمد بن حسین، عبداللہ بن یزید بن عثمان بن حمصی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام اوزاعی رحمہ اللہ نے مجھے کہا: کیا آپ نے عبداللہ بن مبارک کو دیکھا ہے؟ میں نے جواب دیا میں نے انہیں نہیں دیکھا، اوزاعی رحمہ اللہ کہنے لگے: کاش اگر آپ انہیں دیکھ لیتے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں۔

۱۱۷۴۸- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابوتحی محمد بن عبدالرحیم، عبید بن جناد ابوسعید کہتے ہیں عطاء بن مسلم نے مجھ سے پوچھا: کیا آپ نے عبداللہ بن مالک رحمہ اللہ کو دیکھا ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا: عطاء کہنے لگے میں نے ان کی مثل نہیں دیکھی اور نہ ہی آپ آئندہ اور ان کی مثل کبھی دیکھیں گے۔

۱۱۷۴۹- ابراہیم بن محمد بن اسحاق، ابوتحی، عبید بن جناد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمری کہتے ہیں عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ امامت کبریٰ کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

۱۱۷۵۰- ابراہیم بن محمد بن اسحاق، احمد بن ولید، عبید بن جناد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمر رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے اس زمانے میں کسی کو نہیں دیکھا جو اس معاملے کی صلاحیت رکھتا ہو بجز ایک آدمی کے جو میرے پاس میرے گھر پر آتا تھا اور میرے پاس تین دن قیام کرتا اور مجھ سے ایسے سوالات کرتا جو آجکل کے لوگ مجھ سے نہیں کرتے۔ وہ فصیح اللسان آدمی ہے صرف ان کی لغت اہل مشرق جیسی ہے اسکی کنیت ابو عبدالرحمن ہے اور اس کے ساتھ ایک غلام ہوتا تھا جسے سفیر کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ ہم نے عمری سے کہا: یہ آدمی عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ ہی ہو سکتے ہیں عمری کہنے لگے ہاں بات اسی طرح مناسب ہے، میرے پاس اگر کوئی ہوتا جو اس معاملہ کی صلاحیت رکھتا تو وہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ ہیں عبید کہتے ہیں معاملہ سے ان کی مراد اقتداء علم تھی۔

۱۱۷۵۱- ابراہیم بن عبداللہ، ابو عباس سراج، احمد بن ولید، مستب بن واضح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو اسحاق فزاری کہتے تھے: عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ امام المسلمین ہیں اور میں نے انہیں استاذ کے سامنے بیٹھ کر سوالات کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۱۷۵۲- ابراہیم بن عبداللہ، ابو عباس سراج، حسن بن عبدالعزیز جردی، ابو عبید قاسم، بن سلام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالرحمن بن مہدی کہتے ہیں: میری آنکھوں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ جیسا کوئی نہیں دیکھا اور عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے بڑھ کر شیرود لیر کسی کو

نہیں دیکھا۔

۱۱۷۵۳- ابراہیم بن عبد اللہ، ابو عباس سراج، احمد سعید داری، ہارون بن معروف، بشر بن سری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد الرحمن بن مہدی رحمہ اللہ کہتے ہیں: عبد اللہ بن مبارک ہمارے نزدیک سفیان سے زیادہ نزدیک ہیں۔

۱۱۷۵۴- ابراہیم بن عبد اللہ ابو عباس نقفی، احمد بن ولید، مسیب بن واضح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معتمر بن سلیمان کہتے تھے، ہم نے عبد اللہ بن مبارک جیسا کوئی نہیں دیکھا تم ان کے پاس وہ چیز بھی پالو گے جو تمہیں کسی کے پاس بھی نہیں ملے گی (یعنی ہر قسم کا علمی عقدہ ان کے پاس حل شدہ مل جاتا ہے)

۱۱۷۵۵- ابو بکر محمد بن احمد بن محمد معدل، عبد اللہ بن محمد بن عبد الکریم، فضل بن محمد بیہقی، سعید بن زاذان، سعید بن حرب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے تھے: اگر میں سال بھر جہد مسلسل کروں تاکہ میں عبد اللہ بن مبارک کے تین دنوں کے برابر ہو جاؤں میں اسکی قدرت نہیں رکھ سکتا ہوں۔

۱۱۷۵۶- محمد بن علی، احمد بن محمد بن ابراہیم، ابو اسماعیل ترمذی، قاضی اسماعیل بن مسلمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن معتمر بن سلیمان کہتے ہیں، میں نے ایک مرتبہ اپنے والد سے پوچھا: عرب کا فقیہ کون ہے، انھوں نے جواب دیا: سفیان ثوری چنانچہ جب سفیان ثوری دنیا سے رخصت ہو گئے میں نے پھر اپنے والد سے پوچھا: عرب کا فقیہ کون ہے؟ جواب دیا: عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ۔

۱۱۷۵۷- محمد بن ابراہیم بن علی، محمد بن نوح رقی، عبید اللہ بن محمد فقیہ، خالد بن خدّاش کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ دعا کیا کرتے تھے: یا اللہ مجھے مقام ہیت میں موت نہیں دینا لیکن انھوں نے مقام ہیت ہی میں وفات پائی۔

۱۱۷۵۸- ابو مظفر منصور بن احمد بن مہمہ معدل، ابو بکر صولی، بعض محدثین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین ہارون الرشید کے پاس مقام ہیت سے حیرہ کے گورنر کا خط آیا جس میں اس نے لکھا تھا:

ایک اجنبی پرویسی آدمی یہاں مر گیا ہے اور اس کے جنازے پر لوگوں کا ایک سمندر بے کنارہ آ رہا ہے میں نے اس آدمی کے بارے میں لوگوں سے پوچھا: لوگوں نے مجھے بتایا: یہ عبد اللہ بن مبارک خراسانی ہیں۔ ہارون الرشید نے انسا اللہ وانسا الیہ راجعون پڑھا اور کہا اے فضیل بن ربیع! لوگوں سے کہو کہ وہ عبد اللہ بن مبارک کی تعزیت کرنے ہمارے پاس آئیں، لیکن فضل ہارون پر کچھ تعجب کرنے لگا، ہارون کہنے لگا..... تیرا ناس ہو! عبد اللہ وہی ہیں جنھوں نے ذیل کے اشعار پڑھے ہیں۔

اللہ يدفع بالسلطان معضلة. عن دیننا رحمة منه ورضواناً

اللہ تعالیٰ نے محض اپنی رحمت اور رضا کی بدولت سامان کے ذریعے ہمارے دین سے مشکلات دور فرمائیں۔

(۲) لولا الانمة لم یامن لنا سبل. وکان اضعفنا نہبالاقوانا

اگر یہ انمہ نہ پیدا ہوتے ہمارے رستوں میں امن نہ ہوتا اور ہمارا کمزور تر لوٹ مار سے قوی تر ہو جاتا۔

کس نے یہ بات عبد اللہ بن مبارک جیسے لوگوں سے سنی باوجود ان کے فضل، زہد اور عامۃ الناس کے دلوں میں ان کی عظمت کے ہوتے ہوئے اور وہ ہمارا حق نہ پہچانتا ہو۔

۱۱۷۵۹- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحق، محمود بن ابی مضاء حلبی، عبد الرحمن بن عبید اللہ، کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کے پاس تھے، اچانک رمضان ۱۸۱ میں ایک دن ایک نوجوان آیا اور اس نے فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کو عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی

وفات کی خبر سنائی، فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عبد اللہ بن مبارک پر رحم فرمائے اس نے اپنے پیچھے اپنے جیسا کوئی نہیں چھوڑا، ابو اخطی فزاری کہتے ہیں میں اپنے نفس کو بہت ناپسند کرتا ہوں چونکہ میرا نفس عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی وفات پر غمزدہ نہیں ہوا۔

۱۱۷۶۰- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، اخطی بن احمد، سعید بن عیسیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو داؤد نے عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھا: آپ خراسان میں کس کے ساتھ مجالست کرتے تھے؟ فرمایا: شعبہ اور سفیان کے ساتھ، ابو داؤد کہنے لگے، میں ان دونوں کی کتابیں دیکھتا رہتا ہوں۔

۱۱۷۶۱- ابو بکر بن محمد بن ابراہیم بن علی موصلی، عبد الصمد بن یزید، شقیق بن ابراہیم بلخی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے کسی نے کہا: جب آپ ہمارے ساتھ نماز پڑھ لیتے ہیں پھر آپ ہمارے ساتھ بیٹھتے کیوں نہیں؟ انھوں نے جواب دیا: میں صحابہ اور تابعین کے ساتھ چلا جاتا ہوں ہم نے کہا: یہاں کیسے صحابہ اور تابعین آگئے؟ فرمانے لگے: میں اپنے علم میں غور و فکر کرنی شروع کرتا ہوں، میں صحابہ و تابعین کے اعمال و آثار کو پاتا ہوں لہذا میں تمہارے ساتھ بیٹھ کر کیا کروں گا؟ تم لوگوں کی غیبت کرتے ہو جب قرن اول کے اسی سال بیت گئے اس کے بعد لوگوں سے دوری اختیار کرنا اللہ کے قریب تر کر دیتی ہے، اور لوگوں سے اس طرح بھاگنا چاہیے جس طرح تم شیر سے بھاگتے ہو، بس تم اپنے دین کو محفوظ رکھو اللہ تعالیٰ تمہاری کوشش و محنت کو رائیگاں نہیں کرے گا۔

۱۱۷۶۲- عبد اللہ بن محمد، ابن عصام، رستہ طالقانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر ابن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھا: اے ابو عبد الرحمن میرے روزانہ کے معمولات کے بعد دن کا جو حصہ فاضل بیچ جائے اسے میں تعلیم قرآن میں صرف کروں گا یا طلب علم میں؟ فرمایا: کیا تمہیں قرآن مجید کا اتنا حصہ دیا گیا ہے جس سے تم اپنی نماز درست کر سکو؟ اس آدمی نے اثبات میں جواب دیا، ابن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: پھر تم اپنے دن کے فاضل بقیہ حصے کو طلب علم میں صرف کرو۔

۱۱۷۶۳- عبد اللہ بن محمد، اخطی بن احمد، ابن رزمہ، عبد ان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے تھے: تمہارا کلی طور پر اعتماد حدیث رسول اللہ ﷺ اور آثار صحابہؓ پر ہونا چاہیے، ہاں حدیث کی تفسیر کے لئے رائے سے معاونت لے سکتے ہو۔

۱۱۷۶۴- اپنے والد عبد اللہ سے، احمد بن محمد بن عمر، حسن بن عبد اللہ بن شاکر، احمد بن ابو حواری، ابو اسامہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں میں ایک مرتبہ مقام طرسوس میں عبد اللہ بن مبارک کے پاس سے گزرا وہ اس وقت لوگوں کو حدیثیں سنارہے تھے میں نے کہا: اے ابو عبد الرحمن! میں ان ابواب کا انکار کرتا ہوں جنہیں تم نے اپنی طرف سے وضع کر لیا ہے حالانکہ ہم نے اپنے مشائخ کو اس طرح نہیں پایا۔ ابو اسامہ کہتے ہیں میں نے تقریباً بیس دن مجلس حدیث سے اعراض کئے رکھا، پھر میں ان کے پاس سے گزرا دیکھا کہ لوگوں نے ان کے ارد گرد ہجوم بنا رکھا تھا اور وہ لوگوں کو حدیثیں سنارہے تھے، مجھے دیکھ کر فرمانے لگے، اے ابو اسامہ، یہ حدیث کا شوق ہے جو مننے نہیں پاتا۔

۱۱۷۶۵- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اخطی، محمد بن ہبل بن عسکر، محبوب بن موسیٰ کی سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے تھے: جس نے علم میں بخل کیا وہ تین چیزوں میں مبتلا ہو جاتا ہے: یا اسے موت آ جاتی ہے اور اس کا علم ختم ہو جاتا ہے یا اس پر نسیان کی تلوار چل جاتی ہے یا ایسی صحبت اختیار کرتا ہے جو اس کے علم کو لے ڈالتی ہے۔

۱۱۷۶۶- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اخطی، محمد بن ہبل، احمد بن سعید داری، سنہری بن ہارون کہتے ہیں میں عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے ساتھ مشائخ کے پاس آتا جاتا تھا۔ بسا اوقات میں ابن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھتا ہوں کہ لوگوں سے استفادہ کریں وہ جواب دیتے ہماری کتابوں سے۔

۱۱۷۶۷- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اخطی، احمد بن سعید داری، ابو اخطی طالقانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ کہتے ہیں: میں نے عبد اللہ

بن مبارک رحمہ اللہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا: جو اپنے والدین کی طرف سے نماز ادا کر رہا ہو؟ فرمایا: اس حدیث کو کون روایت کرتا ہے؟ میں نے کہا شہاب بن خراش فرمایا: وہ ثقہ ہے لیکن وہ کس سے روایت کرتا ہے؟ میں نے کہا: حجاج بن دینار سے۔ فرمایا: وہ بھی ثقہ ہے لیکن وہ کس سے روایت کرتا ہے؟ میں نے کہا نبی ﷺ سے۔ عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا: نبی ﷺ اور حجاج کے درمیان اتنے طویل بیابان جنگلات ہیں کہ ان کو طے کرتے کرتے سواری کے اونٹ بھی ہلاک ہو جائیں۔

۱۱۷۶۸- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحق، عبید بن محمد وراق، بشر بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عبد اللہ بن مبارک سے ایک حدیث کے متعلق چلتے چلتے سوال کیا، انہوں نے فرمایا: علم کی یہ تعظیم تو نہیں جو تم کر رہے ہو بشر کہتے ہیں میں نے ان کے اس جواب کو بہت ہی قابل تحسین سمجھا۔

۱۱۷۶۹- ابو بکر بن عبد اللہ بن محمد، احمد بن خطاب، ہد یہ بن عبد الوہاب، معاذ بن خالد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے تھے: حدیث کی پہلی منفعت یہ ہے کہ لوگ ایک دوسرے کو فائدہ پہنچاتے رہیں۔

۱۱۷۷۰- محمد بن ابراہیم، ابو عروبہ، مسیب بن واضح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے پوچھا گیا آدمی محض اللہ کے لئے حدیث طلب کرتا ہے پھر وہ کیونکر سند حدیث میں تشدد کرتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جب آدمی محض اللہ کے لئے حدیث طلب کرتا ہے تو حدیث اس بات کی زیادہ لائق ہے کہ اس کی سند میں تشدد کیا جائے۔

۱۱۷۷۱- محمد بن ابراہیم، ابو یعلیٰ، محمد بن علی بن حسن شقیق، علی بن حنن بن شقیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے ایک آدمی سے فرمایا: اگر تم عہدہ قضا میں مبتلا کیے جاؤ تم ضرور حدیث رسول اللہ ﷺ اور آثار صحابہ سے معاونت حاصل کرو۔

۱۱۷۷۲- ابو یعلیٰ، محمد بن علی، علی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے تھے ہمارے نزدیک صرف (ہر چیز کا خالص جیسے سونا چاندی وغیرہ) میں کوئی اختلاف نہیں اور نہ ہی مسح کے مسئلہ میں اختلاف ہے بسا اوقات کوئی آدمی مجھ سے مسح کے متعلق سوال کرتا ہے مجھے اس کے متعلق بدعتی ہونیکا شک گزرتا ہے رہی بات متعہ کی سو ثقہ راویوں نے مجھے خبر دی ہے کہ عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں متعہ حرام ہے۔

۱۱۷۷۳- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبد اللہ بن محمد بن عبد الکریم، جعفر بن ابراہیم، عمر بن حبیب، سعید بن یعقوب طالقانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھا کیا کوئی نصیحت کرنے والا باقی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کیا کوئی ایسا بھی باقی ہے جو نصیحت قبول کرے۔

۱۱۷۷۴- اپنے والد عبد اللہ سے احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن عسیرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ اہل مرو کے ایک آدمی کو خط دیا گیا جس میں عبد اللہ بن مبارک سے سوال پوچھا گیا تھا:

کہ عالم کے لئے کیا مناسب ہے کہ وہ کسی سے اجتناب کرے؟ فرمایا: عالم کے لئے مناسب ہے کہ وہ اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے اجتناب کرے اور دنیا سے اپنے آپ کو بایں طور الگ رکھے کہ اس کے دل میں دنیا داری کا خیال تک بھی نہ پیدا ہو، عبد اللہ بن محمد کہتے ہیں عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ کس چیز کو باعث نصیحت سمجھا جائے کہ ہم اس کا شکر ادا کیا کریں؟ انہوں نے جواب دیا آخرت میں اضافہ! اور دنیا میں نقصان اور یہ چیز اسی وقت ہو سکتی ہے کہ تم اپنی آخرت میں اضافہ دنیا میں نقصان کر کے کر سکتے ہو اور دنیا میں اضافہ آخرت کا نقصان کر کے کر سکتے ہو۔

۱۱۷۷۵- اپنے والد عبد اللہ سے، احمد، عبد اللہ، محمد بن احمد مروزی، عبد ان بن عثمان، سفیان بن عبد الملک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: دل کو حب دنیا اور گناہوں نے ڈھانپ رکھا ہے، لہذا اول تک خیر اور بھلائی کی رسائی کب اور کیونکر ہو سکتی ہے؟

۱۱۷۷۶- اپنے والد عبد اللہ سے، احمد، عبد اللہ، محمد بن ادريس، عبیدہ بن سلیمان، ابن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نے تمہادی دنیا کو مختلف طریقوں سے چکھ لیا، ہم نے اسے کڑوا ہی کڑوا پایا۔

۱۱۷۷۷- عمر بن احمد بن شاہین، محمد بن سلیمان حرانی، حسن بن محمد وئی، حسین بن حسن مروزی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے تھے: دنیا والے لذیذ ترین چیز چکھنے کے بغیر ہی دنیا سے رخصت ہو گئے۔ لوگوں نے پوچھا وہ لذیذ ترین چیز کیا ہے؟ فرمایا: مصروفیت الہی۔

۱۱۷۷۸- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، جعفر بن حقر، محمد بن یزید عطار، ابو بلال اشعری، قطن بن سعید کہتے ہیں عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے کبھی روزہ ضائع نہیں کیا اور نہ ہی انہیں کبھی روزہ دارد یکھا گیا۔

۱۱۷۷۹- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن علی، احمد بن منصور، عباس بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: بالفرض اگر ایک آدمی سو چیزوں سے ڈر کر تقویٰ اختیار کرتا ہے اور کسی ایک چیز کے متعلق احتیاط نہیں کرتا وہ پرہیزگار متقی نہیں ہو سکتا۔ اور جس میں جہالت کی ایک عادت بھی ہو وہ بھی جاہلوں میں سے ہے کیا آپ نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو کیا ارشاد فرمایا:

”قال ان ابني من اهلي“ (ہود ۳۵) ترجمہ: نوح علیہ السلام نے فرمایا ”بیشک میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے“ دوسری جگہ ارشاد ہے ”انی اعطک ان تكون من الجاهلین“ (ہود ۳۶) ترجمہ: بیشک میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں تاکہ آپ جاہلین میں سے نہ ہو جائیں۔

۱۱۷۸۰- ابو جعفر احمد بن محمد بن ابراہیم، عبد اللہ بن محمد بن عبد اللکریم، فضیل بن محمد بیہقی، سعید بن داد کہتے ہیں میں نے عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے سوال کیا لوگ کون ہیں؟ فرمایا: علماء، میں نے پوچھا: بادشاہ کون ہیں؟ فرمایا: زاہدین، میں نے کہا نچلے طبقے کے فسادی لوگ کون ہیں؟ فرمایا: خزیمہ اور اس کے ساتھی، میں نے پوچھا: سفلہ یعنی گھٹیا لوگ کون ہیں؟ فرمایا: وہ لوگ جو اپنے دین کو ذریعہ معاش بنا کر زندہ رہیں۔

۱۱۷۸۱- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن علی، احمد بن منصور، عباس بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عبد اللہ بن مبارک سے پوچھا گیا: لوگوں کے پیشوا کون ہیں؟ جواب دیا سفیان ثوری رحمہ اللہ اور ان جیسے دوسرے حضرات، پھر پوچھا گیا: گھٹیا لوگ کون ہیں؟ جواب دیا: جو لوگ اپنے دین کو ذریعہ معاش بنا لیں۔

۱۱۷۸۲- محمد بن علی، ابو یعلیٰ، عبد الصمد بن یزید، اسماعیل طوسی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: تمہارا اٹھنا بیٹھنا مسکینوں کے ساتھ ہونا چاہیے اور صاحب بدعت کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے بچتے رہو۔

۱۱۷۸۳- محمد، ابو یعلیٰ، عبد اللہ بن عمر سرحسی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حارث کہتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ بدعتی کے پاس ایک نوالہ کھالیا، جب اس کی خبر عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ کو پہنچی انہوں نے تیس دن تک مجھ سے قطع کلامی کر دی۔

۱۱۷۸۴- محمد، ابو یعلیٰ، عبد الصمد، فضیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: جو تم میں سے زیادہ علم والا ہو اسے چاہیے کہ اس کے دل میں اللہ کا خوف بھی زیادہ سے زیادہ ہوتا چاہیے۔ فضیل کہتے ہیں اتنا کہنے کے بعد عبد اللہ بن مبارک رحمہ

اللہ کی رونے سے سسکیاں بندھ گئیں اور پوری رات بے ہوش پڑے رہے۔

۱۱۷۸۵۔ محمد، ابویعلیٰ، عبد الصمد، عبد اللہ بن عمر سرخسی، حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: میں علماء کی کثیر جماعتوں سے ملا ہوں لیکن فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کا علم مجھے سب سے زیادہ پسند آیا۔ عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے اتنا کسی چیز نے بھی نہیں تھکایا جتنا کہ مجھے اس بات نے تھکایا کہ میں اللہ فی اللہ کوئی بھائی نہیں پاتا ہوں۔

۱۱۷۸۶۔ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن وہیب بن ہشام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے ابن جریج نے الوادع کیا اور کہنے لگے: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں بے شک آپ با امن ہیں، عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے ابن عوف نے الوادع کیا اور ساتھ کہا: اگر ہو سکے کہ بلا کم و کاست کے ذکر اللہ میں مشغول رہو تو ایسا ضرور کرو۔

۱۱۷۸۷۔ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، عباد بن ولید غزیری ابو بدر، ابراہیم بن شماس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی اپنے نفس کی قدر پہچان لیتا ہے وہ نفس کو کتے سے بھی کمتر سمجھتا ہے۔

۱۱۷۸۸۔ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، محمود بن مضاء، عبید بن جناد کہتے ہیں میں نے عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ جیسا کسی کو بھی نہیں دیکھا، جب ان کے تلامذہ کسی تذکرہ میں مشغول ہوتے انھیں چپ کر دیتے اور فرماتے فلاں کی مثل کہاں مل سکتی ہے، پھر فرماتے، بلند مرتبہ وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنی اطاعت کی بدولت بلند کر دے اور کمتر وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ کمتر کر دے۔

۱۱۷۸۹۔ اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، احمد بن ابی حواری، ابو داؤد طرسوسی کہتے ہیں میں نے عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے کہا: ہم ان لہجوں میں قرأت کرتے ہیں فرمایا: ان لہجوں میں قرأت کرنا تمھارے لئے مکروہ ہے، چنانچہ ہم نے ایسے قراء کو پایا ہے کہ جب وہ قرأت کرتے ان کی قرأت سنی جاتی تھی اور تم آجکل اس طرح قرأت کرتے ہو جس طرح گلوکار گانے گاتے ہیں۔

۱۱۷۹۰۔ اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری، ایک صاحب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عبد اللہ بن ابی عباس طرسوسی والی مرو رات کے وقت عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے گھر پر آیا اور اس کے ساتھ اس کا کاتب قلم و دوات کاغذ بھی تھا۔ والی نے ابن مبارک رحمہ اللہ سے حدیث گوئی کی درخواست کی لیکن ابن مبارک رحمہ اللہ نے حدیث سننے سے انکار کر دیا، حتیٰ کہ میں نے تین مرتبہ حدیث گوئی کی درخواست کی مگر آپ رحمہ اللہ نے تینوں مرتبہ انکار کیا، والی نے اپنے کاتب سے کہا: کاغذ لپیٹ لو، ابو عبد الرحمن بن مبارک رحمہ اللہ ہمیں سماع حدیث کا اہل نہیں سمجھتے، والی جب اٹھ کر جانے لگا ابن مبارک مشایعت کے لئے دروازے تک والی کے ساتھ چلے، دروازے پر پہنچ کر والی نے کہا اے ابو عبد الرحمن! آپ ہمیں سماع حدیث کے اہل نہیں سمجھتے، پھر آپ ہمارے ساتھ دروازے تک کیوں آئے؟ فرمایا: مجھے پسند ہے کہ میں اپنے بدن کو تیرے لئے ذلیل کروں لیکن مجھے پسند نہیں کہ تیرے لئے حدیث رسول اللہ ﷺ کو ذلیل کروں۔ احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے یہ واقعہ عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے بھانجے محمد بن ابی شیبہ کو سنایا وہ کہنے لگے جس نے آپ کو یہ واقعہ سنایا ہے اس نے اچھی طرح سے واقعہ یاد نہیں رکھا چونکہ ابن مبارک رحمہ اللہ اس کے ساتھ دروازے تک نہیں چلے۔ والی تو سوار ہونے کے لئے اٹھا تھا اور میرے ماموں اپنی نشست سے اس لئے اٹھے تھے تاکہ گھر کے محن میں جا کر پیشاب کی حاجت سے فارغ ہو لیں۔

۱۱۷۹۱۔ اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری، عبد اللہ بن جبر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: حیاہ رحمہ اللہ کہتے تھے: سماع حدیث دو، تین اور چار آدمیوں کے ساتھ ہونا چاہیے جب حلقہ حدیث بڑھنے لگے یا تو خاموش ہو جاؤ یا پھر اٹھ کر کھسک جاؤ۔

۱۱۷۹۲۔ محمد بن ابراہیم، محمد بن ماہان، علی بن ابی طاہر، احمد بن ابی حواری، ولید بن عتبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن مبارک رحمہ

اللہ نے فرمایا: ہم نے اس وقت ادب طلب کرنا چاہا جب ادب سکھانے والے ہی دنیا سے رخصت ہو گئے۔
 ۱۱۷۹۳- محمد بن ابراہیم، ابو عروبہ، مسیب بن واضح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: انس و محبت ختم ہو چکی، منع کرنے والے بھی نہ رہے اور اور جوانس و محبت کے سائے تلے سکونت پذیر ہوتے تھے وہ بھی دنیا سے رخصت ہو گئے۔
 ۱۱۷۹۴- ابو حسین محمد بن عبید اللہ، عباس بن یوسف شہلی، ابو امیر اسود کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن مبارک رحمہ اللہ اکثر فرمایا کرتے تھے، میں صالحین سے محبت کرتا ہوں حالانکہ میں ان میں سے نہیں ہوں اور میں بدکاروں سے بغض و عداوت رکھتا ہوں حالانکہ میں ان سے زیادہ برا ہوں، پھر ابن مبارک رحمہ اللہ ذیل کے اشعار پڑھتے۔

(۱) لصمت اذین بالفتی... من منطق فی غیر حینہ

نو جوان آدمی کے لئے خاموشی غیر محل میں اس کے بولنے سے زیادہ اچھی و بہتر ہے۔

(۲) والصدق اجمل بالفتی... فی القول عندی من یمینہ

میرے نزدیک نو جوان آدمی کے قول و کلام میں صدق و سچائی زیادہ جتنی ہے بہ نسبت اسکی قسمیں اٹھانے سے۔

(۳) وعلی الفتی فوقارہ... سمة تلوح علی جبینہ

نو جوان آدمی کی عزت و وقار میں رہنے سے اس کی پیشانی پر عظمت کی علامت و نشانی چمکتی ہے۔

(۴) فمن الذی یخفی علیک... اذا نظرت الی قرینہ

کون ہے جس کا معاملہ تم سے مخفی رہے جب تم اس کے دوست کی طرف نظر کرو گے۔

(۵) رب امری متیقن... غلب الشقاء علی یقینہ

بہت سارے تکلف کر کے یقین کرنے والے ہیں کہ بد بختی ان کے یقین پر غلبہ پالیتی ہے۔

(۶) فإزالہ عن رایہ... فاتباع دنیاہ بدینہ

بد بختی نے اسے رائے سے زائل کر دیا۔ چنانچہ اس نے اپنے دین کے بدلے میں دنیا خرید لی۔

۱۱۷۹۵- ابو احمد محمد بن احمد غطریفی، محمد بن ہارون بن حمید، ابو عباس مزی بن عدادی، ابن حمید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی کو چھینک آئی اس نے چھینکنے کے بعد الحمد للہ نہ کہا، ابن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: چھینکنے والا جب چھینکتا ہے وہ کیا کہتا ہے؟ آدمی نے جواب دیا: چھینکنے والا الحمد للہ کہتا ہے۔ ابن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: یرحمک اللہ۔

۱۱۷۹۶- ابو عمر بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن ضحی، احمد بن عبد العزیز جوہری، زکریا بن یحیی، اصمعی، عبد اللہ بن مبارک و ابو بکر بن عیاش دونوں کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ چار بادشاہ آپس میں اکٹھے ہو گئے فارس کا بادشاہ، روم کا بادشاہ، ہندوستان کا بادشاہ اور چین کا بادشاہ، ان چاروں نے چار باتیں کہیں گویا انھوں نے ایک ہی کمان سے تیر مارا۔ ایک بولا: جو بات میرے دل میں ہوتی ہے جب تک میں اسے کہتا نہیں ہوں اس پر زیادہ قدرت رکھتا ہوں لیکن جب میں وہ بات کہہ دیتا ہوں اسکو واپس لوٹانے پر کچھ قدرت نہیں رکھتا ہوں۔ دوسرا بولا: جب میں دل میں رکھی ہوئی بات کہہ دیتا ہوں تو وہ بات میری مالک بن جاتی ہے اور جب تک میں اسے کہتا نہیں ہوں میں اس کا مالک بناتا ہوں تیسرا بولا: جو بات میں نے نہیں کہی اس پر مجھے ندامت نہیں ہوتی اور جب میں اسے زبان سے اگل دیتا ہوں اس پر مجھے ندامت اٹھانی پڑتی ہے، چوتھا بولا: مجھے بات کہنے والے پر تعجب ہے کہ اگر وہ بات زبان سے نکال دی اسے ضرر پہنچاتی ہے اور اگر زبان سے باہر نہ نکلے اسے کچھ نفع بھی نہیں پہنچاتی۔

۱۱۷۹۷- عبد اللہ بن محمد، احمد بن عبد العزیز جوہری، بکر، ابن یحیی، اصمعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ کسی

محدث سے روایت کرتے ہیں کہ اہل عرب کا ایک وفد حضرت معاویہؓ کے پاس گیا، انھوں نے وفد سے پوچھا: تمہارے ہاں مروت کے کہا جاتا ہے؟ شرکاء وفد نے جواب دیا۔ العفاف فی الدین والاصلاح فی المعیشۃ کو ہمارے ہاں مروت کہا جاتا ہے حضرت معاویہؓ نے فرمایا۔ اے یزید! غور سے سن لو۔

۱۱۷۹۸۔ ابو محمد بن حیان، احمد بن جعفر جمال، احمد بن منصور ناج، ابوروح مروزی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر دو آدمی راستے میں اکٹھے ہو گئے ایک نے چاہا کہ وہ دو رکعت نماز پڑھ لے لیکن اس نے ساتھی کی رعایت کی اور دو رکعت نماز ترک کر دی تو یہ نری ریا کاری ہے اور اگر اس نے ساتھی کو دکھانے کے لئے دو رکعتیں پڑھیں تو یہ بعینہ شرک ہے۔

۱۱۷۹۹۔ ابو محمد بن حیان، احمد بن جعفر، احمد بن منصور، ابن وہب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے خواب میں سہیل بن علی کو دیکھا تو پوچھا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ سہیل رحمہ اللہ نے جواب دیا: میں نے ایک کلمہ کی بدولت نجات پالی جو مجھے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے سکھایا تھا۔ پوچھا: یہ کونسا کلمہ ہے؟ جواب دیا: آدمی کا قول کہ یارب میں تیری معافی کا طلبگار ہوں۔

۱۱۸۰۰۔ ابو محمد بن حیان، ابو عباس جمال، محمد بن عاصم، ابن ابی جمیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے سرحدی چوکیداری کے متعلق عبداللہ بن مبارک سے پوچھا، فرمایا: اپنے نفس کی چوکیداری کرو تا کہ حق پر اسے پختگی حاصل ہو جائے یہ بہترین چوکیداری ہے۔

۱۱۸۰۱۔ ابوبکر بن حیان، عبدان بن احمد، مسیب بن واضح کہتے ہیں۔ ایک مرتبہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے یوسف بن اسباط کے پاس آنے کی اجازت طلب کی لیکن یوسف بن اسباط نے اندر آنے کی اجازت نہ دی۔ مسیب کہتے ہیں میں نے یوسف بن اسباط سے کہا: آپ انھیں اندر آنے کی اجازت کیوں نہیں دیتے؟

یوسف کہنے لگے: اگر میں انھیں اندر آنے کی اجازت دیدوں میں چاہوں گا کہ ان کے حق کے لئے میں کھڑا ہو جاؤں، لیکن میں اسکا حکم نہیں دوں گا۔

مسانید عبداللہ بن مبارکؓ

۱۱۸۰۲۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمن بن محمد بن سلم، سہل بن عثمان، عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ، ابن عون، ابن سیرین، ابو ہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ سے نماز میں بھول ہو گئی، پھر انھوں نے دو سجدے کئے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کیا آپ ﷺ نے سلام بھی پھیرا تھا؟ ابن سیرین رحمہ اللہ نے جواب دیا: ابن عمرؓ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے سلام پھیرا تھا۔

محمد بن سیرین کی یہ روایت ابو ہریرہؓ سے مروی صحیح متفق علیہ ہے، یہی حدیث ابن عون سے شعبہ، ثابت بن یزید، یزید بن زریع، معاذ، ابن ابی عدی، علاء و یزید ابنا ہارون، ابواسامہ، ابن تمیر، اسحاق أرزق اور نضر بن شمیل نے روایت کی ہے۔

۱۱۸۰۳۔ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، نعیم بن جیاد، ولید بن مسلم، عبداللہ بن مبارک، خالد حذاء، عکرمہ، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: برکت تمہارے اکابر کے ساتھ ہے۔ نعیم بن جہاد کہتے ہیں میں نے ولید سے کہا کہ میں نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ برکت جہاد میں ہے۔

۱۱۸۰۴۔ احمد بن جعفر بن معد، یحییٰ بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، عبداللہ بن مبارک، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جس نے بالشت برابر بھی ظلم کر کے زمین لی قیامت کے دن اس کے گلے میں ڈوالی جائے گی۔

موسیٰ کی یہ حدیث صحیح ہے لیکن عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ اسکو روایت کرنے میں متفرد ہیں اور انھوں نے یہ حدیث صرف

عراق میں بیان کی تھی۔

۱۱۸۰۵۔ محمد بن جعفر بن عمرو، ابن حصین، یحییٰ حمانی، عبد اللہ بن مبارک، موسیٰ، بن عقبہ، سالم، عبد اللہ بن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو یوں قسم اٹھاتے دیکھا: ”لا و مقلب القلوب“ یعنی دلوں کو بد لئے والے کی قسم۔

موسیٰ اور سالم کی یہ حدیث ثابت ہے۔

۱۱۸۰۶۔ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ، ابن مبارک، مبارک بن فضالہ، حسن، اسد بن میمنی کہتے ہیں ہم نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے ساتھ اصفہان اور کئی دوسرے شہروں میں جہاد کیا ابو موسیٰؓ نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ ہرج کی کثرت نہ ہونے لگے، صحابہؓ نے پوچھا ہرج کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: قتل

یہ حدیث مشہور اور ثابت ہے اور حسن بصری رحمہ اللہ سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔

۱۱۸۰۷۔ جعفر بن عمرو، ابو حصین، یحییٰ حمانی، ابن مبارک، سلیمان تمیمی، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے پاس دو آدمی چھینکے، ایک کی چھینک پر رسول اللہ ﷺ نے یرحمک اللہ فرمایا اور دوسرے کی چھینک پر نہ فرمایا: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس آدمی نے چھینکنے کے بعد الحمد للہ کہا تھا تب میں نے بھی یرحمک اللہ کہا اور تو نے تو الحمد للہ نہیں کہا۔

سلیمان کی یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے سلیمان سے بہت سارے محدثین نے روایت کی ہے۔

۱۱۸۰۸۔ طلحہ بن احمد حسن عوفی، محمد بن علویہ مصیصی، یوسف بن سعید بن مسلم، عبد اللہ بن موسیٰ، ابن مبارک، سلیمان تمیمی، حضرت انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے معراج والی رات کچھ ایسے مردوں کو دیکھا جنکی زبانیں آگ کی بنی ہوئی قینچیوں کے ساتھ کاٹی جا رہی تھیں۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا: یہ آپ کی امت کے خطباء ہیں جو لوگوں کو اعمال کرنے کا حکم تو دیں گے لیکن خود نہیں کریں گے۔

حضرت انسؓ کی یہ حدیث مشہور ہے ان سے بہت سارے تابعین نے یہ حدیث روایت کی ہے لیکن سلیمان کی سند سے یہ عزیز ہے۔

۱۱۸۰۹۔ محمد بن احمد ابو احمد، حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ، عبد اللہ بن مبارک، سلیمان تمیمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت انسؓ کہتے ہیں میں لوگوں کو کھڑے ہو کر شراب پلا رہا تھا ان میں میرے چچا بھی تھے اور میں اس وقت کسین تھا، پس آواز آئی کہ ”شراب حرام ہو چکی ہے اور شراب والے برتنوں کو الٹا دو، چنانچہ ہم نے شراب کے بھرے ہوئے جام الٹا دیئے، سلیمان کہتے ہیں میں نے انسؓ سے پوچھا: ان لوگوں کی شراب کس چیز کی بنی تھی؟ فرمایا: رطب بسرکی۔ (ترکھوڑیں اور آدھی کچی آدھی کچی کھجوریں) حضرت انسؓ کی یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۱۸۱۰۔ ابو اسحق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، ابراہیم بن حاشم، احمد بن حنبل، (ح) ابو احمد محمد بن احمد، حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ، عبد اللہ بن مبارک، حمید، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ قتال کروں تا وقتیکہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ پس جب وہ گواہی دے دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کر کے عبادت کریں اور ہماری جماعت کے ساتھ مل کر نماز پڑھیں اور ہمارا ذبیحہ کھائیں تو ان کے خون اور اموال ہمارے اوپر حرام ہو جائیں گے ہاں مگر برحق طور پر ان کے لئے وہی کچھ ہوگا جو عام مسلمانوں کے لئے ہے اور ان کے خلاف وہی کچھ ہے جو عام مسلمانوں کے خلاف ہے۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے، نبی ﷺ سے یہ حدیث صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔ لیکن ان الفاظ میں صرف حضرت انسؓ نے روایت کی ہے، ابن مبارک کی یہ حدیث امام بخاری نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے۔ اسی حدیث پر امام بخاری نے نعیم بن حماد سے مروی استصحاب بھی پیش کیا ہے، یہی حدیث تکی بن ایوب اور محمد بن عیسیٰ بن سمیع نے حمید سے بمثلہ روایت کی ہے۔

۱۱۸۱۵- ابو بکر تکی، حسین بن جعفر قات، جعفر بن حمید، ابن مبارک، محمد بن عجلان، عجلان، ابو ہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ کے رستے میں جہاد کرنے والے کی مثال اس روزہ دار کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو دن رات لئے اس ستون کی طرح کھڑا رہا۔

ابو ہریرہؓ کی یہ حدیث ثابت ہے ان سے بہت سارے محدثین نے یہ حدیث روایت کی ہے، ہم نے ابن مبارک کی یہ حدیث صرف جعفر کی سند سے نقل کی ہے۔

۱۱۸۱۲- قاضی ابوالاحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن غاصم، شبویہ بن مضر، عبد اللہ بن مبارک، عوف بن سیرین، ابو ہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: گرمیوں میں نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو چونکہ یہ گرمی جہنم کی شدید گرمی کے اثر کی وجہ سے ہے۔

قاضی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ یہ حدیث عبد اللہ بن مبارک سے عوف کے علاوہ کسی اور نے بھی روایت کی ہے۔

۱۱۸۱۳- عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، نعیم بن حماد، عبد اللہ بن مبارک، اسامہ بن زید، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے حکم دیا ہے کہ میں آسانی پیدا کروں۔

یہ حدیث عبد اللہ بن مبارک اور عبد اللہ بن وہب دونوں نے اسامہ سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۱۴- جعفر بن محمد بن عمرو، ابو حصین، تکی بن عبد الحمید، عبد اللہ بن مبارک، عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند، سعید بن ابی ہند، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: دو نعمتیں ایسی ہیں کہ ان میں پڑ کر اکثر لوگ دھوکہ کھا جاتے ہیں ایک صحت اور دوسری فراغت۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے بخاری و مسلم نے عبد اللہ بن مبارک اور عبد اللہ کی سند سے ذکر کی ہے۔

۱۱۸۱۵- قاضی ابوالاحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، عبد اللہ بن بندار بن ابراہیم، بکار بن حسن، عبد اللہ بن مبارک، حشام بن عروہ، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: اے امت محمد! کوئی بھی اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیر تمند نہیں کہ وہ اپنے غلام یا لونڈی کو دیکھے، اے امت محمد! جو کچھ میں جانتا ہوں وہ اگر تم بھی جانتے لامحالہ تم ہنستے کم روتے زیادہ، کیا میں نے تمہیں پیغام نبوت پہنچا دیا۔

ابن مبارک رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے، ہم نے صرف بکار کی سند سے نقل کی ہے اور وہ بکار بن حسن اصفہانی فقیہ ہے۔

۱۱۸۱۶- ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابو نصر "ح" ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، (دونوں) عبد اللہ

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الامارۃ ۱۱۰۔ و مسند الامام احمد ۲۷۲/۳۔

۲۔ صحیح البخاری ۱۴۶/۳۔ و صحیح مسلم، کتاب المساجد ۱۸۱۔

۳۔ صحیح البخاری ۱۰۹/۸۔ و سنن الترمذی ۲۳۰۳۔ و سنن ابن ماجہ ۴۱۷۰۔ و فتح الباری ۲۲۹/۱۱۔

۴۔ صحیح البخاری ۳۳/۲۔ ۳۵/۷۔ ۱۶۱/۸۔ و صحیح مسلم، کتاب الکسوف ۱۔ و فتح الباری ۵۲۹/۲۔ ۵۱۹/۹۔

بن مبارک، ابوبکر بن ابومریم، ضمیرہ بن حبیب، شداد بن اوسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے عقلمند وہ ہے جس نے اپنے نفس کو ذلیل کیا اور موت کے بعد آنے والی زندگی کے لئے اس نے عمل کیا اور قاجر وہ ہے جس نے خواہشات نفس کی پیروی کی اور پھر اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم کی تمنا کرتا رہا۔

ابن مبارک کی یہ مشہور حدیث ہے، امام احمد نے یہ حدیث ابونضر کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۱۷ عبد اللہ بن جعفر، یوسف بن حبیب، ابوداؤد، ابن مبارک، اسحق بن یحییٰ، بن طلحہ بن عبد اللہ، عیسیٰ بن طلحہ، ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکرؓ غزوہ احد کا ذکر کرتے فرماتے میں نے غزوہ احد کے موقع پر ایک آدمی کو دیکھا جو رسول اللہ ﷺ کے آگے پیچھے لڑ رہا تھا۔ میں نے کہا ممکن ہے یہ طلحہ ہوں چونکہ افراتفری پھیلنے کی وجہ سے کماحقہ پہنچانا مشکل تھا۔ میں نے کہا تو ایک آدمی ہے جو مجھے میری قوم میں سب سے زیادہ محبوب ہے، مجھ سے مشرق کی سمت ایک اور آدمی تھا جسے میں نہیں پہچانتا تھا۔ حالانکہ میں رسول اللہ ﷺ کے زیادہ قریب تھا اور رسول اللہ ﷺ تیزی سے چل رہے تھے لیکن میں اس طرح نہیں چل رہا تھا تاہم پھر بھی ہم رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گئے دیکھا تو معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کے سامنے کے دانت مبارک شہید ہو چکے ہیں اور آپ ﷺ کا چہرہ مبارک بھی زخمی ہے اور آپ ﷺ کے رخسار اقدس میں خود (جنگی ٹوپی) کے حلقے گھس چکے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے ساتھی یعنی طلحہؓ کی خبر لو چونکہ طلحہؓ بہت زخمی تھے اور ان کے بدن سے فوارے کی طرح خون ابل رہا تھا لیکن میں نے آپ ﷺ کی رائے پر التفات نہ کیا۔ میں آگے بڑھتا کہ آپ ﷺ کے چہرہ اقدس سے خود کے گھسے ہوئے حلقوں کو نکال لوں۔ اتنے میں ابو عبیدہؓ بولے..... میں آپ کو اپنے حق کی قسم دیتا ہوں مجھے چھوڑ دیجئے تاکہ میں بذات خود آپ ﷺ کے چہرہ اقدس سے خود کے حلقے نکال لوں۔ چنانچہ میں نے ابو عبیدہؓ کو چھوڑ دیا تاکہ وہی یہ خدمت سرانجام دیں لیکن ابو عبیدہؓ نے ہاتھ سے حلقوں کو نکالنا پسند سمجھا کہ کہیں نبی ﷺ کو اذیت نہ پہنچے، ابو عبیدہؓ نے اپنا منہ نبی ﷺ کے چہرہ اقدس پر رکھ دیا اور منہ کے ساتھ آرام آرام سے ایک حلقہ نکال دیا حلقے کے ساتھ آپ ﷺ کا دانت مبارک بھی گر پڑا۔ انھیں دیکھ کر میں بھی آگے بڑھتا کہ میں بھی اسی طرح منہ کے ساتھ دوسرا نکال لوں لیکن ابو عبیدہؓ پھر بولے۔ میں آپ کو اپنے حق کی قسم دیتا ہوں کہ مجھے چھوڑ دیجئے تاکہ میں یہ خدمت پوری طرح سرانجام دوں چنانچہ ابو عبیدہؓ نے دوسری مرتبہ بھی ایسے ہی کیا جس طرح پہلی مرتبہ کیا تھا اور ان کا دوسرا دانت مبارک بھی حلقے کے ساتھ نیچے گر پڑا۔ ابو عبیدہؓ بہ خوبی خدمت سرانجام دینے کی صلاحیت رکھتے تھے، ہم نے نبی ﷺ کی حالت کو سنوا رہا اور پھر ہم طلحہؓ کے پاس آ گئے وہ ایک گڑھے میں شدید زخمی حالت میں پڑے ہوئے تھے۔ ہم نے دیکھا کہ ان کے جسم پر (۷۰) سے زیادہ زخم پڑے ہوئے تھے کوئی زخم نیزے کا تھا کوئی تیرکا اور کوئی تلوار کا ہم نے یہ بھی دیکھا کہ ان کی انگلی بھی کٹ چکی ہے۔ چنانچہ ہم نے ان کی حالت درست کی۔

اسحق بن یحییٰ کی سند سے مروی یہ حدیث غریب ہے، طلحہؓ کے سیاق میں یہ حدیث صرف ابن مبارک رحمہ اللہ نے روایت کی ہے۔

۱۱۸۱۸ محمد بن جعفر، ابراہیم بن اسحق حربی، مقاتل، عبد اللہ بن مبارک، یحییٰ بن ایوب، عبد اللہ بن مبارک، علی بن زید، قاسم، ابوامامہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے میری عبادت میں محبوب ترین چیز میرے لئے خیر خواہی ہے۔ یحییٰ بن ایوب نے بھی یہ حدیث عبید اللہ سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے اور یہ حدیث صدقہ بن خالد نے عثمان بن ابی علقمہ، علی بن زید کی سند سے بمثلہ روایت کی ہے۔

۱۔ مسند الامام احمد ۲/۵۴۲، وصحیح ابن حبان ۸۸۶، والزہد لابن المبارک ۶۸، وأمالی الشجرى ۱/۲۹۰، ومجمع الزوائد ۸۷/۱ والمطالب العالیة ۷۸۷، ومشكاة المصابيح ۱۹۸۹، والدر المنثور ۳/۲۶۷۔

۱۱۸۱۹- ابو بکر طحی، حسن بن جعفر قات، عبد الحمید بن صالح، عبد اللہ بن مبارک، یحییٰ بن ایوب، عبد اللہ بن زحر، علی بن زید، قاسم، ابوامامہ، عقبہ بن عامر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے پوچھا: یا نبی اللہ! میری نجات کیسے ہوگی؟ ارشاد فرمایا: خاموشی اختیار کرو، اپنے گھر میں وسعت پیدا کرو اور اپنے گناہوں پر روتے رہو۔

ابن مبارک رحمہ اللہ کی یہ مشہور حدیث ہے اور یہ حدیث سعد بن ابراہیم نے بھی یحییٰ بن ایوب سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

۱۱۸۲۰- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن حماد (ح) جعفر بن محمد بن عمرو، ابو حصین، یحییٰ بن حمید (ح) ابراہیم بن عبد اللہ، ابو بکر خزیمہ، عبید اللہ بن عبد اللہ (سب) ابن مبارک، مصعب بن ثابت، اسماعیل بن محمد، عامر بن سعید بن ابی وقاص، سعد بن ابی وقاص کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ "رسول اللہ ﷺ" (نماز سے جب فارغ ہوئے) دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے رخسار اقدس کی سفیدی دیکھ لی جاتی۔

امام زہری نے یہ حدیث سن کر اسماعیل بن محمد سے کہا: یہ حدیث تو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے مروی نہیں سنی، اسماعیل رحمہ اللہ نے زہری رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا آپ نے نبی ﷺ کی ساری حدیثیں سن لی ہیں؟ جواب دیا نہیں، پوچھا: کیا آدمی سن لی ہیں؟ جواب دیا نہیں، پھر پوچھا: کیا ایک تہائی سن لی ہیں؟ جواب دیا نہیں، اسماعیل نے کہا: یہ حدیث انہی احادیث سے سمجھ لیجئے جو آپ نے ابھی تک نہیں سنیں۔

عقبہ نے اپنی حدیث میں یوں کہا: کیا دو تہائی حدیثیں سن لی ہیں؟ جواب دیا نہیں پوچھا: کیا نصف احادیث سن لی ہیں؟ جواب دیا نہیں، اسماعیل نے کہا پس یہ حدیث بھی اسی نصف میں سے ہے جو آپ نے ابھی تک سنیں۔

عامر کی یہ حدیث غریب ہے اور عامر، اسماعیل سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔ یہ حدیث اسحق بن راہویہ نے یحییٰ بن آدم، ابن مبارک کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۲۱- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحق بن ابراہیم، یحییٰ بن آدم، ابن مبارک، مصعب کہتے ہیں اس حدیث کو اس نصف میں کر دو جو آپ نے نہیں سن رکھا، ابن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: تم نے قرشی کو کیسا پایا۔

۱۱۸۲۲- سلیمان بن احمد، احمد بن حلوانی، سعید بن سلیمان، عبد اللہ بن مبارک، سعد بن ایوب عبد اللہ بن جنادہ، ابو عبد الرحمن قتلی، عبد اللہ بن عمرو کے سلسلہ سند سے مروی ہے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو بکری دوہ رہا تھا ارشاد فرمایا: جب تم بکری دوہنے لگو کچھ دودھ بکری کے بچے کے لئے باقی چھوڑ دو چونکہ وہ جانوروں میں سب سے زیادہ مہربانی کے لائق ہے۔

ان الفاظ میں یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف ابن مبارک کی سند سے لکھی ہے۔

۱۱۸۲۳- سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ حلوانی، سعید بن سلیمان، عبد اللہ بن مبارک، معمر، محمد بن حمزہ، عبد اللہ بن سلام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ کے گھر والوں کے پاس کوئی مہمان آتا تو آپ ﷺ گھر والوں کو نماز کا حکم دیتے اور یہ آیت تلاوت فرماتے "وامر اہلک بالصلاة واصطبر علیہا لانسالک رزقا" (طہ ۱۳۲) اے نبی ﷺ! اپنے گھر والوں کو نماز کی تاکید کیجئے اور خود بھی اس پر صبر کیجئے ہم آپ سے کوئی رزق نہیں مانگتے۔

معمر اور ابن مبارک کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسی وجہ سے لکھی ہے۔

۱۱۸۲۴- احمد بن جعفر بن سعید، عبد اللہ بن محمد بن نعمان، محمد بن سعد بن سابق، "ح" جعفر بن محمد ابو حصین، یحییٰ بن عبد الحمید، (دونوں) عبد اللہ بن مبارک، ابن لہیعہ، عقیل، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، اسماء بنت ابی بکر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت اسماء جب ثرید

بناتیں کسی کپڑے ڈھانپ دیتی تھیں تاکہ اسکا جوش اور گرمی نکل جائے پھر کہتی تھیں: بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: انہیں زیادہ برکت ہوتی ہے۔

ابن مبارک کی یہ حدیث غریب ہے ابن لہیعہ کی سند سے اور اس نے سخی کہا ہے۔

۱۱۸۲۵- عبد اللہ بن جعفر، عبد اللہ بن عقبہ (ابن لہیعہ) "ح" عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، معتمر، عبد اللہ بن مبارک، معمر، زہری، سالم، عبد اللہ بن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نماز میں رکوع سے اپنا سر اٹھانے کے بعد فلاں اور فلاں پر لعنت کرتے تھے پس اللہ تعالیٰ نے آیت کریم نازل فرمائی۔

لیس لك من الامر شئى اويتوب عليهم اوعذبهم فانهم ظالمون (آل عمران ۱۲۸)

آپ کے اختیار میں کچھ نہیں یا اللہ تعالیٰ ان پر رجوع کرے یا انہیں عذاب دے چونکہ وہ ظالم ہیں۔

ابراہیم کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف معمر کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۲۶- محمد بن حمید، محمد بن ہارون، احمد بن منیع، عبد اللہ بن مبارک، ہشام، معمر، زہری، سالم، عبد اللہ بن عمر حج میں کثرت سے شرطیں لگاتے تھے اور کہتے: کیا تمہیں رسول اللہ ﷺ کی سنت زندہ نہیں کرنی؟ زہرہ کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف معمر کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۲۷- احمد بن عبد اللہ بن محمود، محمد بن احمد بن ابراہیم کراہیسی، احمد بن حفص بن مروان، عبد اللہ بن مبارک، حجاج بن ارطاة، مجاہد، عبد اللہ بن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بندوں کو کسی بھی افضل زینت کے ساتھ مزین نہیں کیا جتنا کہ دنیا سے کنارہ کشی، پیٹ کی پاکدامنی اور شرمگاہ کی عفت سے مزین کیا ہے۔

حجاج بن ارطاة اور ابن مبارک کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسی طریق سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۲۸- عبد الرحمن بن عباس، ابراہیم بن اخیق حربی، محمد بن مقاتل، "ح" ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ (دونوں) عبد اللہ بن مبارک، یحییٰ بن ایوب، وہبہ اللہ بن جنادہ، ابو عبد الرحمن، عبد الرحمن بن عمرو کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے۔ دنیا مومن کا قید خانہ اور تنگی کی جگہ ہے پس جب مومن دنیا سے کوچ کرتا ہے قید خانے اور تنگی سے بھی اسکی جان چھوٹ جاتی ہے۔ عبد اللہ بن جنادہ کی یہ حدیث مشہور ہے۔

۱۱۸۲۹- ابو بکر محیی، حسن بن جعفر ققات، عبد اللہ بن صالح، عبد اللہ بن مبارک، یحییٰ بن عبد اللہ، عبد اللہ، ابو ہریرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے جنت جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی کہ اس کا طلبگار سوتا رہے اور روزخ کی آگ جیسی بھی کوئی چیز نہیں دیکھی کہ اس سے دور بھاگنے والا غافل سوتا رہے۔

ابن مبارک کی یہ مشہور حدیث ہے لیکن عبد اللہ بن مہذب سے صرف ان کے بیٹے یحییٰ روایت کرتے ہیں۔

۱۱۸۳۰- ابو بکر محیی، حسین بن جعفر ققات، عبد الحمید بن صالح "ح" ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ مروزی (دونوں)

۱۔ کشف الخفا ۲۸/۱

۲۔ کنز العمال ۶۱۴۰

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الزہد ۱۔ و سنن الترمذی ۲۳۲۳۔ و سنن ابن ماجہ ۴۱۱۳۔ و مسند الامام احمد ۱۹۷/۲

۴۔ سنن الترمذی ۲۶۰۱، ۲۶۵۱۔ و الکامل لابن عدی ۱۸۹۷/۵۔ و مشکاة المصابیح ۵۳۴۶۔ و الترغیب والترہیب

۵۳/۴، و الاحادیث الصحیحہ ۹۰۳۔ و مجمع الزوائد ۳۳۰/۱۰، ۴۱۲۔ و کنز العمال ۳۳۰۳۹

عبداللہ بن مبارک، تھکی بن عبداللہ، ابوہریرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی مرتا ہے اسے ضرور ندامت ہوتی ہے، صحابہ نے پوچھا کیسی ندامت؟ فرمایا: اگر مرنے والا نیکو کار ہے سوائے ندامت ہوتی ہے کہ نیکیوں میں کیوں اضافہ نہ کر سکا اور اگر بدکار ہو اسے ندامت ہوتی ہے کہ کاش وہ برائیوں سے باز رہا ہوتا۔

تھکی کی یہ حدیث غریب ہے، ہم نے صرف عبداللہ بن مبارک کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۳۱- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ ابن مبارک، تھکی بن عبداللہ ابوہریرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جہنم میں ایک وادی ہے جسے کلم کہا جاتا ہے جہنم کی دیگر وادیاں بھی اس کی شدید پیش سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہیں۔

یہ حدیث سنداً غریب ہے صرف تھکی کی سند سے مروی ہے۔

۱۱۸۳۲- جعفر بن محمد بن عمرو، ابو حصین محمد بن حصین، تھکی بن عبداللہ، عبداللہ ابو تھکی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیاہ و سفید رنگ کے دو خسی مینڈھے قربانی کے لئے ذبح کئے۔ چنانچہ جب ایک کو قربان کر دیا تو فرمایا: یا اللہ تو نے بھی ہمیں پیدا کیا اور تیری طرف ہم نے لوٹ کر جانا ہے یا اللہ! یہ قربانی محمد ﷺ اور ان کے اہل بیت کی طرف سے ہے پھر دوسرے کو ذبح کیا اور فرمایا: یا اللہ! تو نے ہی ہمیں پیدا کیا اور تیری طرف لوٹ کر جانا ہے یا اللہ! یہ ان لوگوں کی طرف سے ہے جو محمد ﷺ کی امت میں سے تیری توحید کے قائل ہوں۔

یہ حدیث کئی طرق کے ساتھ مروی ہے اور مشہور حدیث ہے لیکن تھکی کی سند سے غریب ہے۔

۱۱۸۳۳- ابو بکر تھکی، حسن بن جعفر، عبدالحمید بن صالح، عبداللہ بن مبارک، تھکی بن ایوب، عبداللہ بن جعفر، علی بن یزید قاسم، ابوامامہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے کسی یتیم کے سر پر دستِ شفقت پھیرا اس کے ہاتھ تلے جتنے بال آئیں گے ہر بال کے بدلے میں اسے ایک نیکی ملے گی۔

ابوامامہ کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسی طریق سے نقل کی ہے۔ سعید بن ابی مریم نے بھی یہ حدیث تھکی بن ایوب کی سند سے روایت کی ہے۔ نیز یہ حدیث ہمیں سلیمان بن احمد، تھکی بن ایوب علاف، سعید بن ابومریم، تھکی بن ایوب کی سند سے بھی بمثل مذکور بالا پہنچی ہے۔

۱۱۸۳۴- ابو عباس احمد بن محمد بن یوسف، جعفر فریابی، محمد بن حسن لمخی، عبداللہ بن مبارک، سعید بن ابوالیوب خزاعی، عبداللہ بن ولید، ابو سلیمان لیثی، ابوسعید خدری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن اور ایمان کی مثال گھوڑے جیسی ہے جو اپنے

۱- سنن الترمذی ۲۳۰۳، و سنن الدارمی ۱۱، و الکامل لابن عدی ۲۶۶۰/۷، و الترغیب والترہیب ۲۵۳/۳، و امالی الشجرى ۳۵/۲، و کشف الخفا ۴۱۹/۲، و اتحاف السادة المتقين ۲۳۰/۱۰، و کنز العمال ۲۴۷۱۶، ۲۴۷۱۷، ۲۴۷۱۸، ۲۴۷۱۹، ۲۴۷۲۰، ۲۴۷۲۱، ۲۴۷۲۲، ۲۴۷۲۳، ۲۴۷۲۴، ۲۴۷۲۵، ۲۴۷۲۶، ۲۴۷۲۷، ۲۴۷۲۸، ۲۴۷۲۹، ۲۴۷۳۰، ۲۴۷۳۱، ۲۴۷۳۲، ۲۴۷۳۳، ۲۴۷۳۴، ۲۴۷۳۵، ۲۴۷۳۶، ۲۴۷۳۷، ۲۴۷۳۸، ۲۴۷۳۹، ۲۴۷۴۰، ۲۴۷۴۱، ۲۴۷۴۲، ۲۴۷۴۳، ۲۴۷۴۴، ۲۴۷۴۵، ۲۴۷۴۶، ۲۴۷۴۷، ۲۴۷۴۸، ۲۴۷۴۹، ۲۴۷۵۰، ۲۴۷۵۱، ۲۴۷۵۲، ۲۴۷۵۳، ۲۴۷۵۴، ۲۴۷۵۵، ۲۴۷۵۶، ۲۴۷۵۷، ۲۴۷۵۸، ۲۴۷۵۹، ۲۴۷۶۰، ۲۴۷۶۱، ۲۴۷۶۲، ۲۴۷۶۳، ۲۴۷۶۴، ۲۴۷۶۵، ۲۴۷۶۶، ۲۴۷۶۷، ۲۴۷۶۸، ۲۴۷۶۹، ۲۴۷۷۰، ۲۴۷۷۱، ۲۴۷۷۲، ۲۴۷۷۳، ۲۴۷۷۴، ۲۴۷۷۵، ۲۴۷۷۶، ۲۴۷۷۷، ۲۴۷۷۸، ۲۴۷۷۹، ۲۴۷۸۰، ۲۴۷۸۱، ۲۴۷۸۲، ۲۴۷۸۳، ۲۴۷۸۴، ۲۴۷۸۵، ۲۴۷۸۶، ۲۴۷۸۷، ۲۴۷۸۸، ۲۴۷۸۹، ۲۴۷۹۰، ۲۴۷۹۱، ۲۴۷۹۲، ۲۴۷۹۳، ۲۴۷۹۴، ۲۴۷۹۵، ۲۴۷۹۶، ۲۴۷۹۷، ۲۴۷۹۸، ۲۴۷۹۹، ۲۴۸۰۰، ۲۴۸۰۱، ۲۴۸۰۲، ۲۴۸۰۳، ۲۴۸۰۴، ۲۴۸۰۵، ۲۴۸۰۶، ۲۴۸۰۷، ۲۴۸۰۸، ۲۴۸۰۹، ۲۴۸۱۰، ۲۴۸۱۱، ۲۴۸۱۲، ۲۴۸۱۳، ۲۴۸۱۴، ۲۴۸۱۵، ۲۴۸۱۶، ۲۴۸۱۷، ۲۴۸۱۸، ۲۴۸۱۹، ۲۴۸۲۰، ۲۴۸۲۱، ۲۴۸۲۲، ۲۴۸۲۳، ۲۴۸۲۴، ۲۴۸۲۵، ۲۴۸۲۶، ۲۴۸۲۷، ۲۴۸۲۸، ۲۴۸۲۹، ۲۴۸۳۰، ۲۴۸۳۱، ۲۴۸۳۲، ۲۴۸۳۳، ۲۴۸۳۴، ۲۴۸۳۵، ۲۴۸۳۶، ۲۴۸۳۷، ۲۴۸۳۸، ۲۴۸۳۹، ۲۴۸۴۰، ۲۴۸۴۱، ۲۴۸۴۲، ۲۴۸۴۳، ۲۴۸۴۴، ۲۴۸۴۵، ۲۴۸۴۶، ۲۴۸۴۷، ۲۴۸۴۸، ۲۴۸۴۹، ۲۴۸۵۰، ۲۴۸۵۱، ۲۴۸۵۲، ۲۴۸۵۳، ۲۴۸۵۴، ۲۴۸۵۵، ۲۴۸۵۶، ۲۴۸۵۷، ۲۴۸۵۸، ۲۴۸۵۹، ۲۴۸۶۰، ۲۴۸۶۱، ۲۴۸۶۲، ۲۴۸۶۳، ۲۴۸۶۴، ۲۴۸۶۵، ۲۴۸۶۶، ۲۴۸۶۷، ۲۴۸۶۸، ۲۴۸۶۹، ۲۴۸۷۰، ۲۴۸۷۱، ۲۴۸۷۲، ۲۴۸۷۳، ۲۴۸۷۴، ۲۴۸۷۵، ۲۴۸۷۶، ۲۴۸۷۷، ۲۴۸۷۸، ۲۴۸۷۹، ۲۴۸۸۰، ۲۴۸۸۱، ۲۴۸۸۲، ۲۴۸۸۳، ۲۴۸۸۴، ۲۴۸۸۵، ۲۴۸۸۶، ۲۴۸۸۷، ۲۴۸۸۸، ۲۴۸۸۹، ۲۴۸۹۰، ۲۴۸۹۱، ۲۴۸۹۲، ۲۴۸۹۳، ۲۴۸۹۴، ۲۴۸۹۵، ۲۴۸۹۶، ۲۴۸۹۷، ۲۴۸۹۸، ۲۴۸۹۹، ۲۴۹۰۰، ۲۴۹۰۱، ۲۴۹۰۲، ۲۴۹۰۳، ۲۴۹۰۴، ۲۴۹۰۵، ۲۴۹۰۶، ۲۴۹۰۷، ۲۴۹۰۸، ۲۴۹۰۹، ۲۴۹۱۰، ۲۴۹۱۱، ۲۴۹۱۲، ۲۴۹۱۳، ۲۴۹۱۴، ۲۴۹۱۵، ۲۴۹۱۶، ۲۴۹۱۷، ۲۴۹۱۸، ۲۴۹۱۹، ۲۴۹۲۰، ۲۴۹۲۱، ۲۴۹۲۲، ۲۴۹۲۳، ۲۴۹۲۴، ۲۴۹۲۵، ۲۴۹۲۶، ۲۴۹۲۷، ۲۴۹۲۸، ۲۴۹۲۹، ۲۴۹۳۰، ۲۴۹۳۱، ۲۴۹۳۲، ۲۴۹۳۳، ۲۴۹۳۴، ۲۴۹۳۵، ۲۴۹۳۶، ۲۴۹۳۷، ۲۴۹۳۸، ۲۴۹۳۹، ۲۴۹۴۰، ۲۴۹۴۱، ۲۴۹۴۲، ۲۴۹۴۳، ۲۴۹۴۴، ۲۴۹۴۵، ۲۴۹۴۶، ۲۴۹۴۷، ۲۴۹۴۸، ۲۴۹۴۹، ۲۴۹۵۰، ۲۴۹۵۱، ۲۴۹۵۲، ۲۴۹۵۳، ۲۴۹۵۴، ۲۴۹۵۵، ۲۴۹۵۶، ۲۴۹۵۷، ۲۴۹۵۸، ۲۴۹۵۹، ۲۴۹۶۰، ۲۴۹۶۱، ۲۴۹۶۲، ۲۴۹۶۳، ۲۴۹۶۴، ۲۴۹۶۵، ۲۴۹۶۶، ۲۴۹۶۷، ۲۴۹۶۸، ۲۴۹۶۹، ۲۴۹۷۰، ۲۴۹۷۱، ۲۴۹۷۲، ۲۴۹۷۳، ۲۴۹۷۴، ۲۴۹۷۵، ۲۴۹۷۶، ۲۴۹۷۷، ۲۴۹۷۸، ۲۴۹۷۹، ۲۴۹۸۰، ۲۴۹۸۱، ۲۴۹۸۲، ۲۴۹۸۳، ۲۴۹۸۴، ۲۴۹۸۵، ۲۴۹۸۶، ۲۴۹۸۷، ۲۴۹۸۸، ۲۴۹۸۹، ۲۴۹۹۰، ۲۴۹۹۱، ۲۴۹۹۲، ۲۴۹۹۳، ۲۴۹۹۴، ۲۴۹۹۵، ۲۴۹۹۶، ۲۴۹۹۷، ۲۴۹۹۸، ۲۴۹۹۹، ۲۵۰۰۰، ۲۵۰۰۱، ۲۵۰۰۲، ۲۵۰۰۳، ۲۵۰۰۴، ۲۵۰۰۵، ۲۵۰۰۶، ۲۵۰۰۷، ۲۵۰۰۸، ۲۵۰۰۹، ۲۵۰۱۰، ۲۵۰۱۱، ۲۵۰۱۲، ۲۵۰۱۳، ۲۵۰۱۴، ۲۵۰۱۵، ۲۵۰۱۶، ۲۵۰۱۷، ۲۵۰۱۸، ۲۵۰۱۹، ۲۵۰۲۰، ۲۵۰۲۱، ۲۵۰۲۲، ۲۵۰۲۳، ۲۵۰۲۴، ۲۵۰۲۵، ۲۵۰۲۶، ۲۵۰۲۷، ۲۵۰۲۸، ۲۵۰۲۹، ۲۵۰۳۰، ۲۵۰۳۱، ۲۵۰۳۲، ۲۵۰۳۳، ۲۵۰۳۴، ۲۵۰۳۵، ۲۵۰۳۶، ۲۵۰۳۷، ۲۵۰۳۸، ۲۵۰۳۹، ۲۵۰۴۰، ۲۵۰۴۱، ۲۵۰۴۲، ۲۵۰۴۳، ۲۵۰۴۴، ۲۵۰۴۵، ۲۵۰۴۶، ۲۵۰۴۷، ۲۵۰۴۸، ۲۵۰۴۹، ۲۵۰۵۰، ۲۵۰۵۱، ۲۵۰۵۲، ۲۵۰۵۳، ۲۵۰۵۴، ۲۵۰۵۵، ۲۵۰۵۶، ۲۵۰۵۷، ۲۵۰۵۸، ۲۵۰۵۹، ۲۵۰۶۰، ۲۵۰۶۱، ۲۵۰۶۲، ۲۵۰۶۳، ۲۵۰۶۴، ۲۵۰۶۵، ۲۵۰۶۶، ۲۵۰۶۷، ۲۵۰۶۸، ۲۵۰۶۹، ۲۵۰۷۰، ۲۵۰۷۱، ۲۵۰۷۲، ۲۵۰۷۳، ۲۵۰۷۴، ۲۵۰۷۵، ۲۵۰۷۶، ۲۵۰۷۷، ۲۵۰۷۸، ۲۵۰۷۹، ۲۵۰۸۰، ۲۵۰۸۱، ۲۵۰۸۲، ۲۵۰۸۳، ۲۵۰۸۴، ۲۵۰۸۵، ۲۵۰۸۶، ۲۵۰۸۷، ۲۵۰۸۸، ۲۵۰۸۹، ۲۵۰۹۰، ۲۵۰۹۱، ۲۵۰۹۲، ۲۵۰۹۳، ۲۵۰۹۴، ۲۵۰۹۵، ۲۵۰۹۶، ۲۵۰۹۷، ۲۵۰۹۸، ۲۵۰۹۹، ۲۵۱۰۰، ۲۵۱۰۱، ۲۵۱۰۲، ۲۵۱۰۳، ۲۵۱۰۴، ۲۵۱۰۵، ۲۵۱۰۶، ۲۵۱۰۷، ۲۵۱۰۸، ۲۵۱۰۹، ۲۵۱۱۰، ۲۵۱۱۱، ۲۵۱۱۲، ۲۵۱۱۳، ۲۵۱۱۴، ۲۵۱۱۵، ۲۵۱۱۶، ۲۵۱۱۷، ۲۵۱۱۸، ۲۵۱۱۹، ۲۵۱۲۰، ۲۵۱۲۱، ۲۵۱۲۲، ۲۵۱۲۳، ۲۵۱۲۴، ۲۵۱۲۵، ۲۵۱۲۶، ۲۵۱۲۷، ۲۵۱۲۸، ۲۵۱۲۹، ۲۵۱۳۰، ۲۵۱۳۱، ۲۵۱۳۲، ۲۵۱۳۳، ۲۵۱۳۴، ۲۵۱۳۵، ۲۵۱۳۶، ۲۵۱۳۷، ۲۵۱۳۸، ۲۵۱۳۹، ۲۵۱۴۰، ۲۵۱۴۱، ۲۵۱۴۲، ۲۵۱۴۳، ۲۵۱۴۴، ۲۵۱۴۵، ۲۵۱۴۶، ۲۵۱۴۷، ۲۵۱۴۸، ۲۵۱۴۹، ۲۵۱۵۰، ۲۵۱۵۱، ۲۵۱۵۲، ۲۵۱۵۳، ۲۵۱۵۴، ۲۵۱۵۵، ۲۵۱۵۶، ۲۵۱۵۷، ۲۵۱۵۸، ۲۵۱۵۹، ۲۵۱۶۰، ۲۵۱۶۱، ۲۵۱۶۲، ۲۵۱۶۳، ۲۵۱۶۴، ۲۵۱۶۵، ۲۵۱۶۶، ۲۵۱۶۷، ۲۵۱۶۸، ۲۵۱۶۹، ۲۵۱۷۰، ۲۵۱۷۱، ۲۵۱۷۲، ۲۵۱۷۳، ۲۵۱۷۴، ۲۵۱۷۵، ۲۵۱۷۶، ۲۵۱۷۷، ۲۵۱۷۸، ۲۵۱۷۹، ۲۵۱۸۰، ۲۵۱۸۱، ۲۵۱۸۲، ۲۵۱۸۳، ۲۵۱۸۴، ۲۵۱۸۵، ۲۵۱۸۶، ۲۵۱۸۷، ۲۵۱۸۸، ۲۵۱۸۹، ۲۵۱۹۰، ۲۵۱۹۱، ۲۵۱۹۲، ۲۵۱۹۳، ۲۵۱۹۴، ۲۵۱۹۵، ۲۵۱۹۶، ۲۵۱۹۷، ۲۵۱۹۸، ۲۵۱۹۹، ۲۵۲۰۰، ۲۵۲۰۱، ۲۵۲۰۲، ۲۵۲۰۳، ۲۵۲۰۴، ۲۵۲۰۵، ۲۵۲۰۶، ۲۵۲۰۷، ۲۵۲۰۸، ۲۵۲۰۹، ۲۵۲۱۰، ۲۵۲۱۱، ۲۵۲۱۲، ۲۵۲۱۳، ۲۵۲۱۴، ۲۵۲۱۵، ۲۵۲۱۶، ۲۵۲۱۷، ۲۵۲۱۸، ۲۵۲۱۹، ۲۵۲۲۰، ۲۵۲۲۱، ۲۵۲۲۲، ۲۵۲۲۳، ۲۵۲۲۴، ۲۵۲۲۵، ۲۵۲۲۶، ۲۵۲۲۷، ۲۵۲۲۸، ۲۵۲۲۹، ۲۵۲۳۰، ۲۵۲۳۱، ۲۵۲۳۲، ۲۵۲۳۳، ۲۵۲۳۴، ۲۵۲۳۵، ۲۵۲۳۶، ۲۵۲۳۷، ۲۵۲۳۸، ۲۵۲۳۹، ۲۵۲۴۰، ۲۵۲۴۱، ۲۵۲۴۲، ۲۵۲۴۳، ۲۵۲۴۴، ۲۵۲۴۵، ۲۵۲۴۶، ۲۵۲۴۷، ۲۵۲۴۸، ۲۵۲۴۹، ۲۵۲۵۰، ۲۵۲۵۱، ۲۵۲۵۲، ۲۵۲۵۳، ۲۵۲۵۴، ۲۵۲۵۵، ۲۵۲۵۶، ۲۵۲۵۷، ۲۵۲۵۸، ۲۵۲۵۹، ۲۵۲۶۰، ۲۵۲۶۱، ۲۵۲۶۲، ۲۵۲۶۳، ۲۵۲۶۴، ۲۵۲۶۵، ۲۵۲۶۶، ۲۵۲۶۷، ۲۵۲۶۸، ۲۵۲۶۹، ۲۵۲۷۰، ۲۵۲۷۱، ۲۵۲۷۲، ۲۵۲۷۳، ۲۵۲۷۴، ۲۵۲۷۵، ۲۵۲۷۶، ۲۵۲۷۷، ۲۵۲۷۸، ۲۵۲۷۹، ۲۵۲۸۰، ۲۵۲۸۱، ۲۵۲۸۲، ۲۵۲۸۳، ۲۵۲۸۴، ۲۵۲۸۵، ۲۵۲۸۶، ۲۵۲۸۷، ۲۵۲۸۸، ۲۵۲۸۹، ۲۵۲۹۰، ۲۵۲۹۱، ۲۵۲۹۲، ۲۵۲۹۳، ۲۵۲۹۴، ۲۵۲۹۵، ۲۵۲۹۶، ۲۵۲۹۷، ۲۵۲۹۸، ۲۵۲۹۹، ۲۵۳۰۰، ۲۵۳۰۱، ۲۵۳۰۲، ۲۵۳۰۳، ۲۵۳۰۴، ۲۵۳۰۵، ۲۵۳۰۶، ۲۵۳۰۷، ۲۵۳۰۸، ۲۵۳۰۹، ۲۵۳۱۰، ۲۵۳۱۱، ۲۵۳۱۲، ۲۵۳۱۳، ۲۵۳۱۴، ۲۵۳۱۵، ۲۵۳۱۶، ۲۵۳۱۷، ۲۵۳۱۸، ۲۵۳۱۹، ۲۵۳۲۰، ۲۵۳۲۱، ۲۵۳۲۲، ۲۵۳۲۳، ۲۵۳۲۴، ۲۵۳۲۵، ۲۵۳۲۶، ۲۵۳۲۷، ۲۵۳۲۸، ۲۵۳۲۹، ۲۵۳۳۰، ۲۵۳۳۱، ۲۵۳۳۲، ۲۵۳۳۳، ۲۵۳۳۴، ۲۵۳۳۵، ۲۵۳۳۶، ۲۵۳۳۷، ۲۵۳۳۸، ۲۵۳۳۹، ۲۵۳۴۰، ۲۵۳۴۱، ۲۵۳۴۲، ۲۵۳۴۳، ۲۵۳۴۴، ۲۵۳۴۵، ۲۵۳۴۶، ۲۵۳۴۷، ۲۵۳۴۸، ۲۵۳۴۹، ۲۵۳۵۰، ۲۵۳۵۱، ۲۵۳۵۲، ۲۵۳۵۳، ۲۵۳۵۴، ۲۵۳۵۵، ۲۵۳۵۶، ۲۵۳۵۷، ۲۵۳۵۸، ۲۵۳۵۹، ۲۵۳۶۰، ۲۵۳۶۱، ۲۵۳۶۲، ۲۵۳۶۳، ۲۵۳۶۴، ۲۵۳۶۵، ۲۵۳۶۶، ۲۵۳۶۷، ۲۵۳۶۸، ۲۵۳۶۹، ۲۵۳۷۰، ۲۵۳۷۱، ۲۵۳۷۲، ۲۵۳۷۳، ۲۵۳۷۴، ۲۵۳۷۵، ۲۵۳۷۶، ۲۵۳۷۷، ۲۵۳۷۸، ۲۵۳۷۹، ۲۵۳۸۰، ۲۵۳۸۱، ۲۵۳۸۲، ۲۵۳۸۳، ۲۵۳۸۴، ۲۵۳۸۵، ۲۵۳۸۶، ۲۵۳۸۷، ۲۵۳۸۸، ۲۵۳۸۹، ۲۵۳۹۰، ۲۵۳۹۱، ۲۵۳۹۲، ۲۵۳۹۳، ۲۵۳۹۴، ۲۵۳۹۵، ۲۵۳۹۶، ۲۵۳۹۷، ۲۵۳۹۸، ۲۵۳۹۹، ۲۵۴۰۰، ۲۵۴۰۱، ۲۵۴۰۲، ۲۵۴۰۳، ۲۵۴۰۴، ۲۵۴۰۵، ۲۵۴۰۶، ۲۵۴۰۷، ۲۵۴۰۸، ۲۵۴۰۹، ۲۵۴۱۰، ۲۵۴۱۱، ۲۵۴۱۲، ۲۵۴۱۳، ۲۵۴۱۴، ۲۵۴۱۵، ۲۵۴۱۶، ۲۵۴۱۷، ۲۵۴۱۸، ۲۵۴۱۹، ۲۵۴۲۰، ۲۵۴۲۱، ۲۵۴۲۲، ۲۵۴۲۳، ۲۵۴۲۴، ۲۵۴۲۵، ۲۵۴۲۶، ۲۵۴۲۷، ۲۵۴۲۸، ۲۵۴۲۹، ۲۵۴۳۰، ۲۵۴۳۱، ۲۵۴۳۲، ۲۵۴۳۳، ۲۵۴۳۴، ۲۵۴۳۵، ۲۵۴۳۶، ۲۵۴۳۷، ۲۵۴۳۸، ۲۵۴۳۹، ۲۵۴۴۰، ۲۵۴۴۱، ۲۵۴۴۲، ۲۵۴۴۳، ۲۵۴۴۴، ۲۵۴۴۵، ۲۵۴۴۶، ۲۵۴۴۷، ۲۵۴۴۸، ۲۵۴۴۹، ۲۵۴۵۰، ۲۵۴۵۱، ۲۵۴۵۲، ۲۵۴۵۳، ۲۵۴۵۴، ۲۵۴۵۵، ۲۵۴۵۶، ۲۵۴۵۷، ۲۵۴۵۸، ۲۵۴۵۹، ۲۵۴۶۰، ۲۵۴۶۱، ۲۵۴۶۲، ۲۵۴۶۳، ۲۵۴۶۴، ۲۵۴۶۵، ۲۵۴۶۶، ۲۵۴۶۷، ۲۵۴۶۸، ۲۵۴۶۹، ۲۵۴۷۰، ۲۵۴۷۱، ۲۵۴۷۲، ۲۵۴۷۳، ۲۵۴۷۴، ۲۵۴۷۵، ۲۵۴۷۶، ۲۵۴۷۷، ۲۵۴۷۸، ۲۵۴۷۹، ۲۵۴۸۰، ۲۵۴۸۱، ۲۵۴۸۲، ۲۵۴۸۳، ۲۵۴۸۴، ۲۵۴۸۵، ۲۵۴۸۶، ۲۵۴۸۷، ۲۵۴۸۸، ۲۵۴۸۹، ۲۵۴۹۰، ۲۵۴۹۱، ۲۵۴۹۲، ۲۵۴۹۳، ۲۵۴۹۴، ۲۵۴۹۵، ۲۵۴۹۶، ۲۵۴۹۷، ۲۵۴۹۸، ۲۵۴۹۹، ۲۵۵۰۰، ۲۵۵۰۱، ۲۵۵۰۲، ۲۵۵۰۳، ۲۵۵۰۴، ۲۵۵۰۵، ۲۵۵۰۶، ۲۵۵۰۷، ۲۵۵۰۸، ۲۵۵۰۹، ۲۵۵۱۰، ۲۵۵۱۱، ۲۵۵۱۲، ۲۵۵۱۳، ۲۵۵۱۴، ۲۵۵۱۵، ۲۵۵۱۶، ۲۵۵۱۷، ۲۵۵۱۸، ۲۵۵۱۹، ۲۵۵۲۰، ۲۵۵۲۱، ۲۵۵۲۲، ۲۵۵۲۳، ۲۵۵۲۴، ۲۵۵۲۵، ۲۵۵۲۶، ۲۵۵۲۷، ۲۵۵۲۸، ۲۵۵۲۹، ۲۵۵۳۰، ۲۵۵۳۱، ۲۵۵۳۲، ۲۵۵۳۳، ۲۵۵۳۴، ۲۵۵۳۵، ۲۵۵۳۶، ۲۵۵۳۷، ۲۵۵۳۸، ۲۵۵۳۹، ۲۵۵۴۰، ۲۵۵۴۱، ۲۵۵۴۲، ۲۵۵۴۳، ۲۵۵۴۴، ۲۵۵۴۵، ۲۵۵۴۶، ۲۵۵۴۷، ۲۵۵۴۸، ۲۵۵۴۹، ۲۵۵۵۰، ۲۵۵۵۱، ۲۵۵۵۲، ۲۵۵۵۳، ۲۵۵۵۴، ۲۵۵۵۵، ۲۵۵۵۶، ۲۵۵۵۷، ۲۵۵۵۸، ۲۵۵۵۹، ۲۵۵۶۰، ۲۵۵۶۱، ۲۵۵۶۲، ۲۵۵۶۳، ۲۵۵۶۴، ۲۵۵۶۵، ۲۵۵۶۶، ۲۵۵۶۷، ۲۵۵۶۸، ۲۵۵۶۹، ۲۵۵۷۰، ۲۵۵۷۱، ۲۵۵۷۲، ۲۵۵۷۳، ۲۵۵۷۴، ۲۵۵۷۵، ۲۵۵۷۶، ۲۵۵۷۷، ۲۵۵۷۸، ۲۵۵۷۹، ۲۵۵۸۰، ۲۵۵۸۱، ۲۵۵۸۲، ۲۵۵۸۳، ۲۵۵۸۴، ۲۵۵۸۵، ۲۵۵۸۶، ۲۵۵۸۷، ۲۵۵۸۸، ۲۵۵۸۹، ۲۵۵۹۰، ۲۵۵۹۱، ۲۵۵۹۲، ۲۵۵۹۳، ۲۵۵۹۴، ۲۵۵۹۵، ۲۵۵۹۶، ۲۵۵۹۷، ۲۵۵۹۸، ۲۵۵۹۹، ۲۵۶۰۰، ۲۵۶۰۱، ۲۵۶۰۲، ۲۵۶۰۳، ۲۵۶۰۴، ۲۵۶۰۵، ۲۵۶۰۶، ۲۵۶۰۷، ۲۵۶۰۸، ۲۵۶۰۹، ۲۵۶۱۰، ۲۵۶۱۱، ۲۵۶۱۲، ۲۵۶۱۳، ۲۵۶۱۴، ۲۵۶۱۵، ۲۵۶۱۶، ۲۵۶۱۷، ۲۵۶۱۸، ۲۵۶۱۹، ۲۵۶۲۰، ۲۵۶۲۱، ۲۵۶۲۲، ۲۵۶۲۳، ۲۵۶۲۴، ۲۵

ٹھکانے کے ارد گرد گھوم پھر کر واپس اپنے ٹھکانے میں آ جاتا ہے۔ چنانچہ مومن بے بھی بھول ہو جاتی ہے اور وہ پھر ایمان کی طرف لوٹ آتا ہے، سو تم اپنا اتقیا اور پرہیز گاروں کو کھلاؤ اور اپنے اچھے کاموں کی ذمہ داری مومن کو سونپو۔

ابوسعید خدریؓ کی یہ حدیث صرف اسی اسناد سے نقل کی گئی ہے ابوسفیان لیشی کا نام عمران بن عمران بتایا گیا ہے۔

۱۱۸۳۵۔ عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد (ح) جعفر بن محمد، ابو حصین، تکی حمانی "ح" ابو عمرو، حسن بن سفیان، حیان (سب) عبد اللہ بن مبارک، تکی بن ایوب، عبد اللہ بن زجر، خالد بن عمران، ابو عیاش، معاذ بن جبلؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے اللہ تعالیٰ مومنین سے کیا ارشاد فرمائے گا اور مومنین سب سے پہلے کیا کہیں گے؟ صحابہ کرام نے فرمایا: یا رسول اللہ! ضرور بتلائیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ مومنین سے فرمائیں گے، کیا تم میری ملاقات پسند کرتے تھے؟ مومنین کہیں گے: اے ہمارے رب! جی ہاں ہم پسند کرتے تھے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: وہ کیوں؟ مومنین جواب دیں گے چونکہ ہم تیری غفودرگزر اور تیری رحمت کی امید لگائے رہے، ارشاد باری تعالیٰ ہوگا: میری رحمت تمہارے لئے واجب ہو چکی ہے۔

اس حدیث کا نبی ﷺ سے معاذؓ کے علاوہ اور کوئی راوی نہیں ملتا سند میں عبد اللہ، خالد سے متفرد ہیں۔

۱۱۸۳۶۔ عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ "ح" سلیمان بن احمد، تکی بن عثمان (دونوں) نعیم بن حماد "ح" ابو عمرو، حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ (دونوں) عبد اللہ بن مبارک، عبد اللہ بن مہذب، مالک بن محمد بن حارثہ انصاری، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے جس نے اپنی زبان سے حق کا بول بالا کیا اس کے لئے اجر و ثواب جاری کر دیا جاتا ہے حتیٰ کہ قیامت کے دن اس کو پورا پورا ثواب مل جاتا ہے "حیان نے اپنی سند میں یوں کہا" اس کے بعد اس حق پر عمل کیا جاتا رہا"۔

۱۱۸۳۷۔ عبد اللہ بن جعفر، ابو مسعود احمد بن فرات، یحییٰ بن بشر، ابن مبارک، اسامہ بن یزید، صفوان بن سلیم، عروہ، عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت کے پیغام نکاح اور اس کے مہر میں آسانی پیدا کر کے عورت پر کون احسان کریگا۔ صفوان کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسامہ کی سند سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

۱۱۸۳۸۔ سلیمان بن احمد، محمد بن علی مروزی، محمد بن عبد اللہ بن قہزاد، ابو ذر محمد بن اعین و ابن مبارک، ابن مبارک، سلیمان بن بلال، تکی بن سعید، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ سفر میں صبح کی نماز پڑھتے اپنی سواری سے اتر کر تھوڑا چلتے تھے، سلیمان اور تکی بن سعید کی یہ حدیث غریب ہے اور ابن مبارک متفرد ہیں۔

۱۱۸۳۹۔ ابو احمد بن حمزہ، ابو حریش کلابی "ح" محمد بن مظفر، محمد بن صالح بن حریش (دونوں) احمد بن خواش "ح" مخلد بن جعفر، محمد بن تکی مروزی، عبد اللہ بن محمد عیسیٰ، "ح" ابو بکر عبد اللہ بن محمد، ابو بکر بزار، عباس رقی (سب) عبد اللہ بن مبارک، تکی بن ایوب، عبد اللہ بن قرظ،

۱۔ مجمع الزوائد ۲/۳۲۱، ۱۰/۳۵۸، والترغیب والترہیب ۴/۲۶۸، ومسند الامام احمد ۵/۲۳۸، وحسن الظن باللہ لابن ابی الدنیا ۱۰/المطالب العالیة ۳۶۶، وشرح السنة ۵/۲۶۹، ومشکاۃ المصابیح ۶/۱۶۰، وکنز العمال ۱۲/۳۹۲، ۲/کنز العمال ۵۶۰۰، وامالی الشجرى ۲/۱۷۵، ۳/المستدرک ۲/۱۸۹، وکنز العمال ۳/۳۵۵، ۴/کنز العمال ۱۷۹۱۶۔

عطاء بن یسار، ابوسعید خدریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس نے روزے کی حدود کا لحاظ رکھا اور اس نے یہ بات بھی پہچان لی کہ روزے کی کس قدر حفاظت کرنا مناسب ہے اس کے گزشتہ گناہوں کا صفایا کر دیا جائے گا۔

یہ حدیث غریب ہے عطاء سے صرف عبد اللہ بن قریظ نے روایت کی ہے اور عبد اللہ سے روایت کرنے میں یحییٰ بن ایوب متفرد ہیں۔

۱۱۸۴۰- قاضی ابوالاحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، عبد اللہ بن محمد بن حلف بزار، اسماعیل بن عیسیٰ قطان، عبد اللہ بن مبارک، حجاج بن ارطاط، محمد بن منکر، جابرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ سے کسی نے پوچھا: کیا عمرہ واجب ہے؟ ارشاد فرمایا: عمرہ واجب نہیں ہے لیکن تم لوگ عمرہ کیا کرو وہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔

محمد کی یہ حدیث غریب ہے، محمد سے یہ حدیث صرف ابن حجاج نے روایت کی ہے۔

۱۱۸۴۱- ابوبکر بن مالک و علی بن ہارون بن محمد، (دونوں) جعفر فریابی، محمد بن حسن بلخی "ح" ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حیاء بن موسیٰ (دونوں) عبد اللہ بن مبارک، حرمہ بن عمران، یزید بن ابی حبیب، ابو خیر، عقبہ بن عامرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ہر آدمی اپنے صدقے کے سائے تلے ہوگا تا وقتیکہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیں۔

۱۱۸۴۲- سلیمان بن احمد، مطب بن مقب، ابوصالح، حرمہ کے سلسلہ سند سے مثل مذکور بالا کے حدیث مروی ہے اس حدیث میں یزید بن ابی حبیب متفرد ہیں۔ اور ابوالہیر سے روایت کی ہے اسکا نام مرشد بن عبد اللہ اور یزید سے عمرو بن حارث نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۱۸۴۳- محسن بن ثوبان وضام بن اسماعیل، ابن لہیعہ و محمد بن اسحاق، حسن بن محمد بن احمد بن کیسان، موسیٰ بن ہارون حافظ، عیسیٰ بن سالم، عبد اللہ بن مبارک، سفیان، محمد بن عجلان، عجلان، ابو ہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: مملوک کے کھانے اور پینے کا بندوبست اس کے مالک کے ذمہ ہے اور مملوک کو کسی ایسے کام کی ذمہ داری نہ سونپی جائے جسکی وہ طاقت نہیں رکھتا۔

سفیان رحمہ اللہ نے یہ حدیث اسی طرح محمد بن عجلان کی سند سے روایت کی ہے اور سفیان متفرد ہیں، جبکہ سفیان بن عیینہ، سلیمان بن بلال اور ابو ضمیر نے سفیان سے اختلاف کے ساتھ روایت کی ہے اور انھوں نے حدیث کی سند یوں بیان کی ہے، ابن عجلان، بکیر بن عبد اللہ، عجلان، ابو ہریرہؓ یعنی ابن عجلان اور عجلان کے درمیان بکیر بن عبد اللہ کا واسطہ ذکر کیا ہے۔

۱۱۸۴۴- عبد الملک بن حسن بن یوسف معدل، احمد بن یحییٰ حلوانی، "ح" ابو نعیم اصفہانی سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل

۱- مسند الامام احمد ۵۵/۳، صحیح ابن حبان ۸۷۹، والامالی الشجرى ۱۳/۲، ومجمع الزوائد ۱۲۳/۳، وفتح الباری ۱۱۱/۳، والترغیب والترہیب ۹۱/۲.

۲- سنن الترمذی ۹۳۱، ومسند الامام احمد ۳۱۶/۳، والسنن الدارقطنی ۲۸۵/۲، ۲۸۶، وتاریخ بغداد ۳۳/۸، واتحاف السادة المتقين ۲۹۱/۳، ونصب الراية ۱۵۰/۳.

۳- المستدرک ۴۱۶/۱، ومسند الامام احمد ۱۳۷/۳، وصحیح ابن خزيمة ۲۳۳۱، وصحیح ابن حبان ۸۱۷، ومجمع الزوائد ۱۱۰/۳، واتحاف السادة المتقين ۶۷/۳، ۳۰۱/۳، والدر المنثور ۳۵۵/۱، ۱۷۷/۳.

۴- صحیح مسلم کتاب الايمان باب ۱۰، ومسند الامام احمد ۳۳۷/۲، ۳۳۲، والسنن الكبرى للبيهقي ۸۰۶/۸، وصحیح ابن حبان ۱۲۰۵، ومسند الحمیدی ۱۱۵۵، والادب المفرد ۱۹۲، ۱۹۳، وفتح الباری ۱۷۳/۵، ومشكاة المصابيح ۳۳۴۲.

(دونوں) احمد بن حنبل مروزی "ح" ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حبان بن موسیٰ مروزی، (دونوں) عبد اللہ بن مبارک، ریاح بن زید، عمر بن حبیب، قاسم بن ابی بردہ، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم پیدا کیا پھر اسے حکم دیا کہ "لکھ" چنانچہ قلم نے ہر وہ چیز جو ہونے والی تھی لکھ دی۔

سعید سے صرف قاسم نے یہ حدیث روایت کی ہے اور قاسم سے صرف عمر نے روایت کی ہے اور رباح متفرد ہیں، ابن عباسؓ نے تابعین کی ایک بڑی جماعت سے روایت کی ہے ان میں ابو ظبیان، ابواسحق، مقسم، مجاہد سہر فہرست ہیں۔ ان میں سے بعض نے مرفوعہ روایت کی ہے اور بعض نے موقوفاً جبکہ نبی ﷺ سے عبادہ بن صامت و بن عمر نے مرفوعاً متصل روایت کی ہے۔

۱۱۸۴۵- سلیمان بن احمد، ابو زید قرطبی، نعیم بن حماد "ح" ابو نعیم اصفہانی فاروق و حبیب بن حسن، (دونوں) ابو علی الکشی، معاذ بن اسد "ح" جعفر بن محمد، ابو حصین، یحییٰ صحابی "ح" علی بن حمید، بشر بن موسیٰ، محمد بن مقاتل (سب) عبد اللہ بن مبارک، صفوان بن عمرو، عبد اللہ بن بسر، ابوامامہ باہلی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے آیت کریمہ "یسقئ من ماء صدیدت جرعہ" (ابراہیم ۱۶) اسے پیپ کا پانی پلایا جائیگا جسے بمشکل گھونٹ گھونٹ پیے گا۔ کے بارے میں فرمایا "پیپ کا پانی جہنمی کے قریب کیا جائیگا وہ اس سے سخت کراہت کرے گا۔ چنانچہ جب پانی اس کے قریب کیا جائے گا اس کے چہرے کو بھون ڈالے گا اور بے بالوں کے اس کے سر کی کھال اتر جائے گی۔ جب پی لے گا اس کی انتڑیاں کٹ کٹ کر پانی سمیت پاخانے کے رستے سے باہر نکل جائیں گی، ارشاد باری تعالیٰ ہے "وسقوا ماء حمیماً فقطع امعاءہم" (محمد ۱۵) جنہیں گرم پانی پلایا جائے گا اور وہ پانی ان کی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے وان یستغشو ایغاثوا بماء کالمہل یثوی الوجہ بنس الشراب، (کہف ۲۹) اگر وہ فریادری چاہیں گے تو ان کی فریاد اس پانی سے کی جائے گی جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا جو چہرے بھون دے گا۔ بڑا ہی برا پانی ہے۔

صفوان متفرد ہیں عبد اللہ بن بشر سے روایت کرنے میں اور کہا گیا ہے کہ عبد اللہ بن بشر وہ شخص تھیں جنکی کنیت ابو سعید ہے۔ یہ حدیث بقیہ بن ولید نے صفوان سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے اور صفوان نے عبد اللہ بن بسر مازنی سے روایت کی ہے اور عبد اللہ بن بسر کی صحبت ثابت ہے اور صفوان نے عبد اللہ بن بشر سے بھی حدیث روایت کی ہے۔ گویا عبد اللہ بن بسر مازنی صحابی ہیں اور عبد اللہ بن بشر ان دونوں سے صفوان روایت کرتے ہیں، اسی وجہ سے بعض لوگوں کو اغتباہ ہوا ہے اور اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن بسر مازنی ہیں۔

۱۱۸۴۶- جعفر بن محمد بن عمرو، ابو حصین، یحییٰ حماتی، عبد اللہ بن مبارک، سعید بن یزید ابی شجاع، ابواسح، ابوالہشیم، ابو سعید خدری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے آیت کریمہ "تلفح وجوہہم النار" (المومنون ۱۰۴) ان کے چہروں کو آگ جھلساتی رہے گی، کے بارے میں ارشاد فرمایا یعنی آگ ان کے چہروں کو بھون ڈالے گی پس ان کا اوپر کا ہونٹ سکڑ کر سر کے وسط تک پہنچ جائے گا اور نیچے کا ہونٹ لٹک کر ناف تک پہنچ جائے گا۔

۱- السنۃ لابن ابی عاصم ۵۰/۱. وکشف الخفا ۳۱۰.

۲- مسند الامام احمد ۲۶۵/۵. والمستدرک ۳۵۱/۲. ۳۵۷. وسنن الدارمی ۸۹/۲. والترغیب والترہیب ۴۷۸/۳.

والتحاف السادة المتقين ۵۱۶/۱۰. والدر المنثور ۷۳/۳.

۳- سنن الترمذی ۲۵۸۷، ۳۱۷۶. ومسند الامام احمد ۸۸/۳. ومشکاۃ المصابیح ۵۶۸۳، وشرح السنۃ ۲۵۲/۱۵.

والترغیب والترہیب ۴۸۰/۳. وتفسیر ابن کثیر ۴۹۱/۵. وتفسیر البغوی ۴۵/۵. وتفسیر القرطبی ۱۵۲/۱۲. والدر

المنثور ۱۶/۵.

ابوشجاع، ابوسع سے روایت کرتے ہیں لیکن متفرد ہیں۔

۱۱۸۳۷- ابو بکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحق قاضی "ح"، جعفر بن محمد، ابو حصن، (دونوں) یحییٰ حمّانی "ح"، ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان صبان "ح"، حبیب بن حسن، احمد بن سہل اشعانی مقری، حسن بن عیسیٰ بن ماسر جس (سب) عبد اللہ بن مبارک، سعید بن یزید، ابوسع، ابو جحرہ، ابو ہریرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا "جہنم کا کھولتا ہوا پانی جہنمیوں کے سروں پر اٹھایا جائے گا حتیٰ کہ ان کی کھوپڑی سے ہوتا ہوا پیٹ تک پہنچ جائے گا اور جو کچھ پیٹ میں پڑا ہوگا نکال باہر پھینکے گا حتیٰ کہ کھولتا ہوا پانی جہنمیوں کے قدموں سے جانیٹے گا اور وہ صھر "یعنی ایسا گرم کھولتا ہوا پانی جو چمڑے اور گوشت کو بھی پگھلا ڈالے گا" چنانچہ جہنمی کو دوبارہ اس کی درست حالت پر لایا جائے گا اور پھر یہ سلسلہ اس کے ساتھ لگاتار ہوتا رہے گا۔

سعید ابوشجاع المعروف اسکندری متفرد ہیں اور وہ ثقہ ہیں ان سے لیث بن سعید، ابوسع (ان کا نام عبدالرحمن المعروف بدر اج ہے) ابوالہشیم (ان کا نام سلیمان صفاری ہے) روایت کرتے ہیں نیز ابوسع سے عمرو بن حارث و سالم بن غیلان لکھی روایت کرتے ہیں۔

۱۱۸۳۸- ابو بکر بن خلاد، محمد بن (غالب) بن حارث، محمد بن نصر مروزی، "ح"، جعفر بن محمد، ابو حصین، محمد بن عبد الحمید حمّانی "ح"، ابونعیم اصفہانی ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان "ح"، جعفر بن محمد، جعفر فریابی، ابراہیم بن عثمان زیاد مصیصی (چاروں) عبد اللہ بن مبارک، عتبہ بن سعید، حبیب، حمزہ بن ابی حمزہ، مجاہد، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن عباسؓ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ جہنم کی وسعت (رقبہ) کتنی ہے؟ ہم نے کہا ہم نہیں جانتے فرمایا: اچھا ٹھیک ہے بخدا! تم نہیں جانتے ہو کہ جہنمی کے کان اور کاندھے کے درمیان فاصلہ ستر سال کے سفر کے برابر ہوگا اور اس فاصلے میں پیپ اور خون کے بنے کی کشادہ گزرگا ہیں ہوں گی۔ مجاہد کہتے ہیں میں نے پوچھا کیا وہ نہیں ہوں گی؟ ابن عباسؓ نے فرمایا "نہیں" بلکہ کشادہ گزرگا ہیں ہوں گی، پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو جہنم کی وسعت کتنی ہے؟ ہم نے کہا: ہم نہیں جانتے فرمایا: اچھا ٹھیک ہے بخدا! تم نہیں جانتے ہو، چنانچہ عائشہؓ نے مجھے بتایا ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ سے ارشاد باری تعالیٰ "والارض جمیعاً قبضتہ یوم القیامۃ والسموات مطویات بیمینہ" (الزمر ۶۷) ساری زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لیٹے ہوئے ہوں گے" کے بارے میں پوچھا کہ اس دن کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ اس دن جہنم کے پل پر ہوں گے۔

مجاہد کی یہ حدیث غریب ہے اور حبیب حمزہ سے روایت کرتے ہیں لیکن اس سند میں متفرد ہیں اور حمزہ کو کوئی ثقہ اور عزیز الحدیث ہیں۔

۱۱۸۳۹- جعفر بن محمد بن عمر، ابو حصین و داعی، یحییٰ حمّانی، "ح"، ابونعیم اصفہانی ابو احمد غطریفی، عبد اللہ بن محمد بغوی و ابن زنجویہ، "ح"، محمد بن ابراہیم، احمد بن سہل اشعانی مقری (تینوں) حسن بن عیسیٰ ماسر جس، عبد اللہ بن مبارک، عمر بن محمد بن زید، محمد بن زید، ابن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اہل جنت جنت کی طرف چلے جائیں گے اور اہل دوزخ دوزخ کی طرف اس وقت موت کو جنت اور دوزخ کے درمیان لا کر دوزخ کر دیا جائے گا پھر ایک آواز لگے (والا فرشتہ) آواز لگے گا اے اہل جنت! بلا موت تم جنت میں ہمیشہ ہمیشہ داخل رہو گے۔ اور اے اہل دوزخ! تم بھی بلا موت دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ رہو گے چنانچہ فرشتے کی آواز سن کر جنتیوں کی فرحت و خوشی میں کئی گنا اضافہ ہو جائے گا اور جہنمیوں کے غم و حزن میں کئی گنا اضافہ ہو جائے گا۔

۱- سنن الترمذی ۳۵۸۴، و مسند الامام احمد ۳۷۴/۲، و المستدرک ۳۸۷/۲، و الزہد للامام احمد ۲۰، و مشکاة المصابیح ۵۶۷۹، و الترغیب والترہیب ۴۷۷/۳، و تفسیر القرطبی ۲۷۱/۲، و تفسیر ابن کثیر ۴۰۴/۵، و تفسیر الطبری ۱۰۰/۱، و الجامع الکبیر للسیوطی ۵۳۵۲، و کنز العمال ۳۹۵۱۵، ۲- صحیح البخاری ۱۳۳/۸، و صحیح مسلم، کتاب الجنة ۴۳، و فتح الباری ۳۱۵/۱۱۔

ابن عمرؓ کی یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عمر بن محمد سے ابن وہب، ولید بن مسلم، میمون بن یزید، وغیرہم نے بھی روایت کی ہے، اس مضمون میں ابن مبارک رحمہ اللہ کی ایک اور روایت بھی ہے اور اس کی سند و متن یوں ہے، فضیل بن مروان، حسن بن علی وراق، ہشیم بن حلف، محمد بن علی بن شقیق، علی بن شقیق، عبد اللہ بن مبارک، فضیل بن مرزوق، عطیہ، ابوسعید (میرا گمان ہے کہ وہ حدیث کو مرفوع بیان کرتے تھے) کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ”قیامت کے دن موت سیاہ سفید مینڈھے کی شکل میں لائی جائی گی اور جنت و دوزخ کے درمیان کھڑی کر دی جائے گی، اتنے میں آواز لگے گی اے اہل جنت موت یہ ہے اے اہل دوزخ موت یہ ہے۔ چنانچہ موت کو ادھر ہی ذبح کر دیا جائے گا اور جنتی و جہنمی اسے ذبح ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہوں گے، پس اگر کوئی خوشی کے مارے مرتا اہل جنت ادھر مر جاتے اور اگر کوئی غم و حزن کے مارے مرتا اہل جہنم ادھر ضرور مر جاتے۔“

عبد اللہ بن مبارکؓ کی اس حدیث کا ایک متابع بھی ہے، وہ یوں کہ عبد اللہ بن صالح عجلی نے یہ حدیث بمثلہ فضیل بن مرزوق کے سلسلہ سند سے روایت کی ہے اور یہی حدیث ہمیں اس سند سے بھی پہنچی ہے۔ احمد بن سندی، محمد بن عباس مودب، عبد اللہ بن صالح، فضیل بن مرزوق، عطیہ، ابوسعید، نبی ﷺ بمثل مذکور بالا جبکہ اس حدیث کا شاہد بھی موجود ہے وہ یوں کہ یہ حدیث ابوسعید و ابوصالح و ابو حازم و اعرج و عبد الرحمن عوفی ابو غلاء ان سب نے ابو ہریرہؓ، نبی ﷺ کے سلسلہ سند سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔ نیز یہی حدیث نوح بن قیس نے، اپنے بھائی خالد، قتادہ، انسؓ، نبی ﷺ کی سند سے روایت کی ہے گویا حدیث کا یہ دوسرا شاہد ہے۔

۱۱۸۵۰۔ ابوالحق حمزہ، علی بن ہارون، عبد اللہ بن محمد بن احمد، جعفر فریابی، ابراہیم، عثمان بن زیاد، ابن مبارک، مالک بن انس، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابوسعید خدریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل جنت کو پکاریں گے، اے اہل جنت! جنتی جواب دیں گے: اے ہمارے رب لبیک ہم تیرے دربار میں حاضر ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہوگا، کیا تم راضی ہو؟ جنتی کہیں گے: ہم کیوں راضی نہیں ہوں گے حالانکہ تو نے ہمیں وہ نعمتیں عطا کی ہیں جو تو نے اپنی مخلوق میں کسی ایک کو بھی عطا نہیں کیں، ارشاد باری تعالیٰ ہوگا، میں تمہیں اس سے بھی افضل نعمت عطا کرتا ہوں وہ یہ کہ میں تم سے راضی ہوں اور تمہارے اوپر ناراض نہیں ہوں گا۔

امام مالکؓ کی یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ انہوں نے یہ حدیث زید بن اسلم سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۵۱۔ ابوالحق حمزہ، ابوقاسم بغوی، قاسم بن سکنی، حسن بن عیسیٰ، ابن مبارک، یونس، زہری، سعید بن مسیب، ابو ہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کی ایک بڑی جماعت جنت میں داخل ہوگی جنکی تعداد ستر ہزار ہوگی، ان کے چہرے چودھویں چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے، حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں۔ اتنے میں عکاشہ گھڑے ہوئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان کا شریک بنادے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عکاشہ کو اس جماعت کا شریک بنادے۔ اتنے میں ایک اور انصاری اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! میرے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی اس خوش قسمت جماعت کا شریک بنائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تم پر سبقت لے چکا وہ فضیلت اسے مل چکی۔

زہری کی یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے ان سے بہت سارے محدثین نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۱۸۵۲۔ ابوبکر بن خالد، محمد بن غالب بن حرب، حبان بن مسلم، عبد اللہ بن مبارک، عمران بن زائدہ بن نسط، زائدہ بن نسط، ابو خالد واپسی، حضرت ابو ہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت نماز میں کبھی آواز دہیسی کر لیتے کبھی بلند۔

۱۔ صحیح البخاری ۱/۱۸۹۔ ۲۔ مسند الامام احمد ۲/۲۶۱۔ ۳۔ ۵۱۳۔

۲۔ صحیح البخاری ۷/۱۸۹۔ ۸۔ ۱۴۰۔ وفتح الباری ۱۱/۲۰۶۔

زائدہ کی یہ حدیث غریب ہے چونکہ ان سے صرف ان کے بیٹے نے روایت کی ہے۔

۱۱۸۵۳- عبد الرحمن بن عباس عبد الرحمن، ابراہیم بن اخیق حربی، محمد بن مقاتل، عبد اللہ بن مبارک، یحییٰ بن ایوب، عبد اللہ بن جنادہ، ابو عبد الرحمن قتلی، عبد اللہ بن عمرو کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے، دنیا مومن کا ایک قید خانہ ہے، چنانچہ مومن جب دنیا سے کوچ کر جاتا ہے قید خانے سے بھی اس کو خلاصی مل جاتی ہے۔

ان الفاظ میں عبد اللہ بن عمرو کی حدیث بالا غریب ہے ہم نے صرف یحییٰ بن ایوب کی سند سے ذکر کی ہے۔

۱۱۸۵۴- عبد الرحمن بن عباس، ابراہیم حربی، احمد بن حجاج، عبد اللہ بن مبارک، یحییٰ بن ایوب، بکر بن عمرو، عبد الرحمن بن زیاد، ابو عبد الرحمن قتلی، عبد اللہ بن عمرو کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: موت مومن کا تحفہ ہے۔

عبد اللہ بن عمرو کی یہ حدیث غریب ہے اور ان سے صرف قتلی نے روایت کی ہے۔

۱۱۸۵۵- عبد الرحمن بن عباس، ابراہیم حربی، محمد بن مقاتل، ابن مبارک، مالک بن مغول، ابوربیعہ، حسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم سب پسند کرتے ہو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ؟ صحابہؓ نے اثبات میں جواب دیا، ارشاد فرمایا: پھر تم لوگ امیدوں کو کم کر دو اور اپنے احوال اپنے مددگاروں کے سامنے بیان کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ سے حیاء کرتے رہو جیسا کہ اس سے حیاء کرنے کا حق ہے۔ صحابہؓ نے کہا: ہم سب اللہ تعالیٰ سے حیاء تو کرتے ہیں ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے حیاء یہ ہے کہ تم قبروں کو اور بوسیدگی کو نہ بھول جاؤ، پیٹ کو اور جو کچھ اس نے اپنے اندر جمع کر رکھا ہے کو نہ بھولو، سر کو اور سر نے جو کچھ اپنے احاطہ میں لے رکھا ہے اس کو مت بھول جاؤ، جو آخرت کی عزت و شرافت کا خواہشمند ہو وہ دنیا کے عارضی ڈسٹمبر (زیب و زینت) کو چھوڑ دے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ سے حیاء کرنا اور اس سے اللہ تعالیٰ کی ولایت کا درجہ بھی پایا جاسکتا ہے۔

یہ حدیث غریب ہے میں نہیں جانتا کہ ان الفاظ میں مالک بن مغول، ابی ربیعہ سے عبد اللہ بن مبارک کے علاوہ کسی اور نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے جبکہ بعض محدثین نے یہ حدیث ان الفاظ سے ملے جلے الفاظ میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۵۶- جعفر بن محمد بن عمرو، ابو حفص محمد بن حسین، یحییٰ بن عبد الحمید جمانی، ابن مبارک، خالد حذاء، ابو عثمان، ابو موسیٰ اشعری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہم ایک مرتبہ سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ چنانچہ جب بھی ہم بلندی پر چڑھتے یا کسی نشینی جگہ میں نیچے اترتے ہم باواز بلند تکبیر کہتے، اتنے میں نبی ﷺ ہمارے قریب پہنچ گئے ارشاد فرمایا اے لوگو! تم کسی بہرے کو پکار رہے ہو اور نہ ہی کسی غائب کو، تم تو صرف اس ذات کو پکار رہے ہو جو سننے والی ہے اور تمہارے قریب تر ہے، خاموشی اختیار کرو، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے عبد اللہ بن قیس! کیا میں تمہیں ایک ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ہے؟ اور وہ یہ ہے "لا حول ولا قوة الا باللہ" ۳۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے اور ابو عثمان کے واسطے سے (ابو عثمان کا نام عبد الرحمن بن مل نہدی ہے) تابعین کی ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔ ان میں سلیمان تمیمی، ثابت بنانی، ایوب سختیانی، عاصم احول علی بن زید جدعان، سرفہرست ہیں نیز ابو عثمان نہدی سے تابعین کے علاوہ جریری، ابوالغامہ سعدی نے روایت کی ہے، اور ابوسلیل کا نام ضریب بن نصیر ہے اور ابونعامہ کا نام عبد ربیع ہے۔

۱- المسند رک ۳/۱۹۳. ومجمع الزوائد ۲/۳۲۰. والمطالب العالیة ۸/۴۰۸. ۳۰۹۳. ومشكاة المصابيح ۱۶۰۹. ۲- کنز العمال ۱۱/۳۳۶. ۳- صحيح البخاری ۳/۶۹. ۱۰۸. ۱۰۱. وصحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء ۴۴. وفتح الباری ۱۱/۲۱۴. ۵۰۰.

۱۱۸۵۷- جعفر بن محمد، ابو حصین، تکی بن عبد الحمید، عبد اللہ بن مبارک، عبد اللہ بن عقبہ، یزید بن ابی حبیب، ابو خیر، عقبہ بن عاصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مقتولین احد پر آٹھ سال کے ساتھ نماز جنازہ پڑھی (کیفیت یہ تھی) جیسے کوئی زندوں اور مردوں کو الوداع کر رہا ہو پھر ارشاد فرمایا: میں تم سے پہلے کا بھیجا ہوا اجر و ثواب ہوں اور میں تمہارے اوپر گواہ بھی ہوں نیز ہماری ملاقات کی مقررہ جگہ حوض کوثر ہے، بے شک میں حوض کوثر کو دیکھتا ہوں اپنی اس جگہ مقام سے، مجھے تمہارے اوپر یہ خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگ جاؤ گے لیکن مجھے تمہارے اوپر خوف ہے کہ تم ایک دوسرے سے مقابلہ کر کے دنیا میں رغبت کرنے لگ جاؤ گے۔ عقبہ کہتے ہیں یہ میری آخری نظر تھی جو میں نے نبی ﷺ پر ڈالی۔

یزید بن ابوصہیب کی یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ بخاری و مسلم دونوں نے لیٹ، یزید کی سند سے روایت کی ہے اور بخاری نے زکریا بن عدی، ابن مبارک، صبرہ، یزید، عبد اللہ بن عقبہ (ابن لہیعہ) کی سند سے روایت کی ہے۔
۱۱۸۵۸- سلیمان بن احمد، ابوزید قرطبی، عبد اللہ بن حکم، ابن لہیعہ یزید کی سند سے بمثل مذکور بالا کے حدیث مروی ہے۔
یزید بن ابی ایسہ اور تکی بن ایوب نے بھی یہ حدیث یزید سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۵۹- جعفر بن محمد، ابو حصین، تکی بن عبد الحمید، عبد اللہ بن مبارک، معمر، ہام بن منبہ، ابو ہریرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں باہر سے واپس اپنے گھر والوں کے پاس لوٹتا ہوں، اپنے بستر پر کوئی گرا پڑا چھو ہارا پاتا ہوں۔ مجھے نہیں پتا چلتا آیا کہ یہ صدقے کا ہے یا میرے گھر والوں کی ملکیت ہے تاہم جیسا کیسا بھی ہو میں نہیں کھاتا ہوں۔
یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے اور بخاری نے ابن مبارک، معمر کی سند سے ذکر کی ہے۔

۱۱۸۶۰- محمد بن جعفر بن ہشیم، ابراہیم حربی، محمد بن عبد الوہاب، ابن مبارک، موسیٰ بن عقبہ، علقمہ بن وقاص، بلال بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی بھلائی کی کوئی بات کرتا ہے، وہ اس بات کی حد و انتہا کا علم نہیں رکھتا ہوتا پس قیامت کے دن تک اس کے نامہ اعمال میں اس کی رضا مندی لکھی جاتی ہے، ایک آدمی برائی کی بات کرتا ہے اور وہ اس بات کی حد و انتہا کا علم نہیں رکھتا۔ اس کے نامہ اعمال میں اس کی ناراضی لکھی جاتی ہے حتیٰ کہ قیامت کے دن وہ آدمی اس کا پورا پورا بدلہ پالیتا ہے۔
موسیٰ بن عقبہ کی یہ حدیث علقمہ کے واسطے سے غریب ہے ہم نے صرف ابن مبارک کی سند سے ذکر کی ہے جبکہ اس حدیث میں ابن مالک کا ایک اور طریق بھی ہے۔

۱۱۸۶۱- ابو عباس احمد بن محمد بن یوسف صرصری، عبد اللہ بن محمد بن ناجیہ، حسن بن عیسیٰ، ابن مبارک، زبیر بن سعید، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، ابو ہریرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک آدمی کوئی بات کر کے اپنے ہم نشینوں کو ہنساتا ہے۔ تاہم اس کی یہ بات ریا کاری سے دور ہوتی ہے۔
یہ حدیث غریب ہے سعید ہاشمی عن صفوان متفرد ہیں۔

۱۱۸۶۲- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، زکریا ساجی، سہل بن بحر، محمد بن اسحاق سلمی، عبد اللہ بن مبارک، سفیان ثوری، ابی الزناد، ابو حازم،

۱- صحیح البخاری ۱۲۰/۵، وفتح الباری ۳۴۸/۷۔

۲- صحیح مسلم، ۷۵۱، وفتح الباری ۸۶/۵، وصحیح البخاری ۱۶۳/۳۔

۳- السنن الکبریٰ للبیہقی ۱۶۵/۸، و مشکاة المصابیح ۴۸۳۳، وشرح السنة ۳۱۵/۱۲۔

۴- مسند الامام احمد ۴۲/۲، ۴۰۲، والجامع الکبیر ۵۵۳۷، ۵۵۳۳، وایحاف السادة المتقين ۴۶۸/۷، ۴۹۶، ۵۳۰۔

ومیزان الاعتدال ۲۸۳۶، والضعفاء للعقيلي ۲۰۲/۳، ولسان المیزان ۳۸۳۶، والکامل لابن عدی ۱۰۸۰/۳۔

ابو ہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے علماء میری امت کے خیار (بہترین لوگ) ہیں اور میری امت کے علماء کے خیار میری امت کے بہترین لوگ ہیں۔ خوب سن لو! اللہ تعالیٰ جاہل کے ایک گناہ معاف کرنے سے پہلے عالم کے چالیس گناہ معاف کر دیتا ہے، سن لو! رحمدل عالم قیامت کے دن آئے گا کہ اس کا نور چمک رہا ہوگا جس کی روشنی میں وہ مشرق اور مغرب کے درمیان چلتا رہے گا جس طرح کہ چمکتا ہوا ستارہ چلتا ہے۔

ثوری اور ابن مبارک کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسی طریق سے ذکر کی ہے۔

۱۱۸۶۳- ابوہ عبداللہ، محمد بن احمد بن یزید، ابو مسعود، سہل بن عبد ربیع، ابن مبارک، ہشام بن عروہ، عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لے کر لوگوں کو راضی کیا اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتا ہے۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ کو راضی کر کے لوگوں کو ناراض کیا اللہ تعالیٰ اس کی کفایت فرمائیں گے۔
ان الفاظ میں ہشام کی حدیث غریب ہے۔

۱۱۸۶۴- ابوہ عبداللہ، یوسف بن محمد موزن، عبدالرحمن بن عمر بن رشید، ابراہیم بن عیسیٰ نے عبداللہ بن مبارک، حکم بن عبداللہ، زہری، سعید بن مسیب، عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جب میرے اوپر کوئی ایسا دن آجائے جس میں میرے علم میں اضافہ نہ ہو ایسا علم جو مجھے اللہ تعالیٰ کے قریب تر کرے پس اس دن میرے لئے طلوع آفتاب میں برکت نہ ہو۔
زہری کی یہ حدیث غریب ہے حکم مفرد ہیں۔

۱۱۸۶۵- سلیمان بن احمد، مقدم بن داؤد، اسد بن موسیٰ، ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حیان، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن ایوب، عبداللہ بن سلیمان، اسماعیل بن یحییٰ معافری، سہل بن معاذ بن انس جہنی، معاذ بن انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے کسی مومن کی تنگی اور دشواری میں حفاظت کی اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرمائیں گے جو اسے قیامت کے دن جہنم کی آگ سے اس کی حفاظت کرے گا اور جس نے کسی مومن کو تہمت لگائی تہمت لگانے سے صرف اس کو عیب دار و رسوا کرنے کا ارادہ تھا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تہمت لگانے والے کو جہنم کے پل پر روک لیں گے تا وقتیکہ اس کو اپنی لگائی ہوئی تہمت سے خلاصی نہ مل جائے۔

۱۱۸۶۶- ابو محمد بن حیان، محمد بن زکریا، ابو ربیعہ فہر بن عوف، ابن مبارک، یحییٰ بن اسماعیل، اسماعیل بن یحییٰ، سہل بن معاذ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مومن کی شان میں کوئی ایسی ویسی بات کر دی جس کا اسے علم ہی نہ تھا، اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے پل پر روک دیں گے تا وقتیکہ کہی ہوئی بات سے خلاصی نہ پالے اور جس نے کسی مومن پر محض اس ارادے سے تہمت لگائی

۱- تاریخ بغداد ۲۳۸/۱. و أمالی الشجرى ۵۲/۱. ۶۲. والاحادیث الضعيفة ۳۶۷. واللائلی المصنوعة ۱۱۷/۲. والعلل المتناهية ۱۳۲/۱. وکنز العمال ۲۸۷۷۸.

۲- صحیح ابن حبان ۱۵۴۱. والمعجم الكبير للطبرانی ۲۶۸/۱. وتاریخ أصبهان ۳۴۸/۲. والمستدرک ۱۰۴/۴. ومجمع الزوائد ۲۲۴/۱۰. واتحاف السادة المتقين ۱۳۹/۶. ۳۷۱. ۲۹۱/۸. والترغيب والترهيب ۲۰۰/۳.

۳- الأمالی للشجرى ۵۵/۱. والکامل لابن عدی ۵۱۱/۲. والفوائد المجموعة ۲۷۵. وکشف الخفا ۷۷/۱. وتنزیه الشريعة ۲۵۶/۱، ۲۸۹/۲. واللائلی المصنوعة ۱۰۹/۱۰. والاحادیث الضعيفة ۳۷۷. واتحاف السادة المتقين ۷۸/۱.

۴- سنن أبی داؤد ۳۸۸۳. والترغيب والترهيب ۱۹۲/۳. ۵۱۷. ومشكاة المصابيح ۴۹۸۶. وتفسير ابن کثیر ۳۶۳/۷.

والدر المنثور ۱۸۴/۳. واتحاف السادة المتقين ۵۳۵/۷.

کہ وہ رسوا ہو جائے، اللہ تعالیٰ تہمت لگانے والے کو روغۃ الخیال میں ٹھیرائیں گے تاوقتیکہ وہ لگائی ہوئی تہمت کا کفارہ ادا کر کے نکل نہ جائے۔

فہر نے اسی طرح روایت کی ہے عبید اللہ بن سلیمان سے اور صحیح وہ ہے جو اسد اور حیان نے روایت کی ہے اور مذکور بالا حدیث غریب ہے اسماعیل عن سہل متفرد ہیں۔

۱۱۸۶۷- ابو عمرو بن حمدان، عبد اللہ، حیان، (ح) ابو جعفر محمد بن محمد بن احمد مقرئ، محمد بن عبد اللہ حضرمی، علی بن اسحاق بن اسحاق بن سہل سر قندی، عبد اللہ بن مبارک، لیث بن سعید، یحییٰ بن سلیم بن یزید مولیٰ رسول اللہ ﷺ، اسماعیل بن بشیر مولیٰ بنی مغالہ، جابر بن عبد اللہ بن وابو طلحہ، سہل انصاریؒ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی ایسا مسلمان آدمی نہیں جو کبھی دوسرے مسلمان آدمی کی ایسی جگہ میں مدد کرے جہاں اس کی عزت گھٹے اور ہتک حرمت کا خطرہ تھا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی ایسی جگہ مدد کرے جہاں وہ اس کی مدد کو پسند کرے اور جو آدمی بھی کسی مسلمان کو ایسی جگہ میں رسوا و ذلیل کرے گا جہاں اس کی عزت و حرمت خراب ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کو ایسی جگہ میں رسوا و ذلیل کرے گا جہاں اس کی عزت و حرمت خراب ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کو ایسی جگہ میں رسوا کرے گا جہاں وہ اس کی مدد پسند کرتا تھا۔

یہ حدیث مشہور ثابت ہے لیکن یحییٰ عن اسماعیل متفرد ہیں۔ یہ حدیث ہمیں سند عالی سے عبد اللہ بن جعفر نے اسماعیل بن عبد اللہ، عبد اللہ بن صالح، لیث بن سعد کی سند سے بیان کی ہے۔

۱۱۸۶۸- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحاق، حسین بن مبارک، ثنی، بن صباح، عمرو بن شعیب، شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، صحابہؓ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس کسی آدمی کا ذکر کیا: صحابہؓ کہنے لگے: ہم کھانا نہیں کھائیں گے تاوقتیکہ وہ نہ کھالے اور ہم نہیں سوار ہوں گے تاوقتیکہ وہ نہ سوار ہو جائے۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اس کی غیبت کر دی، صحابہؓ کہنے لگے: یا رسول اللہ! ہم نے اس کی وہ بات بیان کی ہے جو اس میں ہے ارشاد فرمایا: غیبت ہونے کے لئے تمہیں کافی ہے کہ جب تم اپنے بھائی میں پائی جانے والی باتوں کا تذکرہ کرنے لگ جاؤ۔

یہ حدیث ان الفاظ میں غریب ہے ہم نے صرف عمرو بن شعیب کی سند سے روایت کی ہے نیز ثنی بن صالح متفرد ہیں۔

۱۱۸۶۹- ابو بکر محی، حسین بن جعفر قات، عبد الحمید بن صالح رحمی، عبد اللہ بن مبارک، ابن عون، حفصہ بنت سیرین، ام رانج، سلیمان بن عامرؒ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عام مسلمانوں پر تیرا صدقہ کرنا صرف صدقہ کی حد تک ہے جبکہ قریبی رشتہ دار پر تیرا صدقہ کرنا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی۔

یہ حدیث ثابت مشہور ہے اور اسے ابن عون سعید و بشر بن فضل و معاذ بن معاذ و یزید بن ہارون نے بھی روایت کی ہے۔

۱۱۸۷۰- عبد اللہ بن موسیٰ بن اسحاق قاسمی، حامد بن شعیب، عبد اللہ بن عون، ابن مبارک، یونس، زہری، ابوسلمہ، عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو منت اللہ تعالیٰ کی معصیت میں مانی گئی ہو اس کا پورا کرنا جائز نہیں، ہاں الہتہ اس کا کفارہ وہی ہے جو

۱۔ مسند الامام احمد ۴/۷۰۔ والسنن الکبریٰ للبیہقی ۶/۸۲۔ ۸/۳۳۲۔ والترغیب والترہیب ۳/۵۱۶۔ والدر المنثور

۲/۲۵۶۔ ۶/۹۷۔

۲۔ اتحاف السادة المتقين ۶/۲۸۴۔ والترغیب والترہیب ۳/۵۱۹۔

۳۔ مجمع الزوائد ۸/۹۳۔ وکشف الخفا ۲/۱۵۰۔ واتحاف السادة المتقين ۷/۵۲۰۔ وشرح السنة ۱۳/۱۴۰۔

۴۔ المعجم الكبير للطبرانی ۲/۳۳۷۔

قسم کا کفارہ ہے۔

ابوسلمہ کے واسطے سے مروی زہری کی یہ حدیث غریب ہے۔

۱۱۸۷- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، محمد بن سعید اصفہانی، ابن مبارک و عبد الرحمن و ابو اسامہ، مجالد، شعبی، جابر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی اور ایک یہودیہ کو (بوجہ زناء) رجم کیا تھا۔

اس متن میں ابن عمر کی حدیث مشہور ثابت ہے اور اس حدیث کو یوں روایت کیا۔

ابن عجلان، نافع، ابن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

ابن عمر کی یہ حدیث مشہور ہے اور ابن عجلان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے، ان میں سے ابن لہیعہ، حسن بن صالح

وغیر ہم سرفہرست ہیں۔

۱۱۸۷- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، محمد بن اسحاق بن حزم، عتبہ بن عبد اللہ، عبد اللہ بن مبارک، یونس بن ابی اسحاق عبد الخیر کے سلسلہ سند سے

مروی ہے کہ حضرت علیؑ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا پھر فرمایا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں ضرور

سمجھتا کہ قدموں کا باطن (قدموں کے تلے) قدموں کے ظاہر (پشت) سے زیادہ مسح کرنے کے لائق ہے۔ ابو اسحاق کی یہ حدیث بذکرہ

تعلیل غریب ہے ہم تک یہ حدیث صرف یونس کی سند سے پہنچی ہے۔

۱۱۸۷- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، احمد بن محمد بن حسین ماسرجسی، حسن، بن عیسیٰ، عبد اللہ بن مبارک، مصعب بن ثابت، ابو حازم، سہل بن

سعد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کا تعلق اہل ایمان سے اس طرح ہے جس طرح سر کا جسم سے، مومن

اہل ایمان کے لئے دکھ والہ جھیلتا ہے جس طرح جسم سر کے لئے۔

مذکورہ سند میں مصعب ابو حازم سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

(۴۰۰) عبد العزیز بن ابی رواد

تبع تابعین کرام میں ایک عبادت گزار، خدا کے حضور سجدہ ریز ہونے والے شاکر ابو عبد الرحمن عبد العزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ بھی

ہیں۔ عبادت کو غنیمت سمجھتے تھے مصائب و دشواریوں کو چھپائے رکھتے تھے۔

کہا گیا ہے کہ عطایا کے لئے ہر وقت کمر بستہ رہنا اور مصائب کو چھپائے رکھنا تصوف ہے۔

۱۱۸۷- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم دورق، یحییٰ بن عیسیٰ، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مکہ

مکرمہ میں ایک مرتبہ شدید بارش ہوئی جس سے مکانات بھی منہدم ہو گئے۔ چنانچہ ابن رواد رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے اس آزمائش سے

حفاظت دی، انھوں نے شکرانے کے طور پر ایک لونڈی آزاد کی۔

۱- مسند الامام احمد ۳/۲۶۷، ۳/۳۴۰، ۳/۳۴۲، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۴/۸۴، ۹/۱۰۹، ۱۰/۷۵، ۸۳، ودلائل النبوة

۱۸۹/۳، ونصب الراية ۳/۳۰۰، ومشكاة المصابيح ۳۲۲۸،

۲- المعجم الکبیر للطبرانی ۶/۱۶۱، والمصنف لابن ابی شیبہ ۱۳/۲۵۳، واتحاف السادة المتقين ۹/۵۳۲، والاحادیث

الصحيحة ۱۱۳۷، وتاريخ ابن عساكر ۱۰/۱۳۵،

۳- تهذيب الكمال ۱۸/۱۳۶، وطبقات ابن سعد ۵/۴۹۳، والتاريخ الكبير ۶/۱۵۶۱، والجرح ۵/۱۸۳۰، وسير

النبلاء ۷/۱۸۳، والکاشف ۲/۳۳۳،

۱۱۸۷۵- عبد اللہ بن محمد و محمد بن علی، احمد بن علی بن شعیب، عبد الصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ کہتے تھے: عبد العزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ کی آنکھوں کی بینائی تقریباً بیس سال سے ختم ہو چکی تھی، لیکن ان کے گھر کے کسی ایک فرد کو بھی اس کا علم نہیں ہو سکا، چنانچہ ایک دن ان کے بیٹے نے کسی وجہ سے ان کی بصارت میں تامل اور غور و فکر کیا جس سے اسے بینائی ختم ہو جانے کا شک گزرا تو پوچھا: ابا جان! کیا آپ کی بینائی ختم ہو چکی ہے؟ فرمایا: ہاں بیٹے! اللہ تعالیٰ کی رضا اسی میں ہے کہ بیس سال سے تمہارے باپ کی بینائی ختم ہو چکی ہے۔

۱۱۸۷۶- ابو عبد اللہ و محمد بن عبد الرحمن و ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبد اللہ بن خبیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط رحمہ اللہ نے فرمایا: عبد العزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ سے حیا کرنے کی وجہ سے تقریباً چالیس سال تک آسمان کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا، چنانچہ ایک مرتبہ عبد العزیز رحمہ اللہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، اچانک منصور ابو جعفر نے اپنی انگلی سے ان کے پہلو میں کچوکا لگایا، عبد العزیز رحمہ اللہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں جانتا ہوں کہ یہ جبار کی طرف سے کچوکا لگا ہے۔

۱۱۸۷۷- عبد اللہ بن محمد و محمد بن علی، ابو یعلیٰ، عبد الصمد بن یزید، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عبد العزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے اپنے کسی بھائی سے پانچ ہزار درہم موسم حج (وقت حج) تک قرض مانگے۔ چنانچہ وہ مقرض (قرض دینے والا) تاجر تھا۔ اس نے مطلوبہ رقم لی اور عبد العزیز رحمہ اللہ کی طرف چل پڑا، جب رات چھا گئی تاجر نے ان کے گھر میں آ کر پناہ لی اور پوچھا: اے ابن ابی رواد! آپ نے کیا کیا؟ آپ بھی بوڑھے ہیں اور میں بھی بوڑھا ہو چکا ہوں کیا معلوم اللہ تعالیٰ کسی وقت میرے بارے میں یا ایک کے بارے میں کیا فیصلہ کر دے اور جو کچھ میں جانتا ہوں وہ میرا بیٹا نہیں جانتا لہذا اگر میں صبح صبح سالم ہوا میں اسے ضرور ساتھ لاؤں گا۔ پس آپ اس کے ساتھ ادائیگی قرض کی مدت طے کر لیں، چنانچہ صبح ہوئی تاجر عبد العزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ کے پاس آیا اور انھیں مکان کے پیچھے بیٹھے ہوئے دیکھا، عبد العزیز رحمہ اللہ کا معمول تھا کہ وہ مکان کے پیچھے ایک عارضی حجرے میں کافی دیر تک بیٹھے رہتے تھے، تاجر نے کہا: گزشتہ رات مجھے ایک بات سوچھی میں نے ناپسند سمجھا کہ آپ سے مشورہ لئے بغیر میں اس کے متعلق کچھ فیصلہ کر لوں، عبد العزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے پوچھا وہ کیا بات ہے؟ تاجر نے جواب دیا: جو مال میں آپ کے پاس رات اٹھالایا تھا میں اس کے بارے میں فکر مند ہو گیا، چونکہ آپ بھی بوڑھے شیخ ہیں اور میں بھی بوڑھا ہوں میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ کیا کچھ کر گزرے جبکہ جتنا میں آپ کا قدر شناس ہوں میرا بیٹا نہیں ہے، میں سوچتا ہوں کہ اس مال کے متعلق آپ کو دنیا و آخرت میں دستبرد از کردوں، فرمایا: اللہ! اس کی مغفرت فرما، یا اللہ! اس نے جو نیت کی ہے اس کا افضل ترین اجر اسے عطا فرما پھر انھوں نے تاجر کو بہت دعائیں دیں، پھر فرمایا: اگر تم اس مال کے متعلق مشورہ کرنا چاہتے ہو تو اللہ کے بھروسے پر ہمیں قرض دے دو، جب ہم اسکے متعلق پریشان ہوں گے اللہ تعالیٰ ہمارے گناہ معاف کریگا اور جب تم نے ہمیں ادائیگی سے دستبرد از کر دیا ہمارے ذمہ سے قرض ہی ساقط ہو گیا، چنانچہ تاجر نے ان کی خلاف ورزی نہ کی، چنانچہ وقت حج نہیں آیا تھا کہ تاجر مر گیا، عبد العزیز رحمہ اللہ کے پاس تاجر کے بیٹا قرض کا مطالبہ کرنے آیا، فرمایا: میں ابھی ادائیگی کی تیاری میں نہیں ہوں اور مال بھی ابھی تک مہیا نہیں ہو سکا لیکن ہماری مدت مقررہ موسم حج ہے۔ چنانچہ تاجر کے بیٹے ان کے پاس سے اٹھ گئے، انھوں نے اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہا کیا تو اس قدر لا پرواہ ہو گیا کہ لوگوں کے اموال ہڑپ کر رہا ہے؟ ابن ابی رواد رحمہ اللہ نے سراو پر اٹھایا اور کہنے لگے: اللہ تعالیٰ تمہارے باپ پر رحم کرے وہ تو اس طریقہ طلب سے خوفزدہ تھا لیکن ہمارے درمیان مدت مقررہ آنا چاہتی ہے، وگرنہ تم تو دستبرداری میں ہو، چنانچہ ابن ابی رواد اسی فکر میں حجرہ میں بیٹھے تھے کہ اچانک ان کا ایک غلام رونما ہوا جو ایک عرصہ سے ہندوستان یا سندھ کی طرف بھاگ گیا تھا۔ چنانچہ وہ دس ہزار درہم کی خطیر رقم لے کر واپس پلٹا اور کہا: اے میرے آقا! السلام علیکم میں آپ کا بھگوز غلام ہوں اور میں ہندوستان یا سندھ کی طرف چلا گیا تھا، وہاں جا کر میں نے تجارت کی اللہ

تعالیٰ نے مجھے تجارت کے صلے میں دس ہزار درہم عطا کیے ہیں۔ نیز میرے پاس تجارت کا بے حساب ساز و سامان ہے، سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: ابن ابی رواد رحمہ اللہ کو میں نے کہتے سنا: یا اللہ! میں نے تجھ سے پانچ ہزار مانگے تو نے دس ہزار مجھے عطا کر دیے، بیٹے کو آواز دینی! اے عبد الحمید یہ دس ہزار اٹھالے جاؤ اور قرض خواہوں کو اداء کرو و مزید ان سے السلام علیکم کہو بعد اس سلام کے کہنا یہ خطیر رقم میرے والد نے تمہارے لئے بھیجی ہے، چنانچہ تاجر کے بیٹے کہنے لگے: ہمارے تو صرف پانچ ہزار درہم ہیں؟ ان کے بیٹے نے کہا کہ جی ہاں تم سچ کہتے ہو بقیہ پانچ ہزار بھی تمہارے ہیں بوجہ اس بھائی چارے کے جو تمہارے باپ کے ساتھ قائم تھا۔ چنانچہ وہ لوگ سن کر نادام ہو گئے کہ ان کی طرف سے تو ملاست ہوتی رہی تھی جبکہ ابن ابی رواد کی طرف سے بخشش و عطا۔ چنانچہ بیٹا باپ کی طرف واپس لوٹ گیا، غلام نے کہا میرے پاس تجارت میں جو ساز و سامان ہے اسے بھی شمار کر کے اپنے قبضے میں لے لو، ابن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نے اللہ تعالیٰ سے پانچ ہزار مانگے تھے جبکہ اس نے ہمیں دس ہزار عطا کر دیے اے بیٹے! جاؤ تم خالصۃً للہ آزاد ہو اور جو سامان تجارت تمہارے پاس ہے وہ بھی تمہاری ملکیت رہا۔

۱۱۸۷۸- محمد بن احمد حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد العزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: مقولہ ہے کہ تواضع کا مرتبہ شرف مجالس سے دوری اختیار کرنے میں ہے، ہر انسان کے سر میں حکمت ہے جس نے اسے حاصل کر لیا وہ اسکا مالک بن جائے گا اور جس نے اللہ کی رضا کی خاطر تواضع کی اللہ تعالیٰ اسے بلند کریں گے اور جس نے تکبر کیا اللہ تعالیٰ اسے حقیر و کمتر کر دیں گے۔ (نوٹ) عبد العزیز بن ابی رواد کے حالات میں تصحیف و تحریف ہے اور اکثر جگہوں میں عبارت ساقط ہے جسکی وجہ سے عبارت کا مفہوم و مطلب واضح نہیں ہو پایا۔ تاہم محشی نے حتی الامکان اپنی سی کوشش ضرور کی ہے لیکن پھر بھی عبارات میں جگہ جگہ حفاء موجود ہے لہذا جہاں قارئین کرام کو فہم مطالب میں دشواری ہو وہ مترجم اور دیگر احباب کو معذور سمجھیں (من المترجم)

۱۱۸۷۹- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، عبد العزیز بن ابی رواد سے عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ نے سوال کیا کہ جو قوم لوگوں کے شرک و کفر میں مبتلا ہونے کی گواہ ہو؟ چنانچہ عبد العزیز رحمہ اللہ نے اسکا انکار کیا پھر فرمایا: میں تمہیں مومنین، کافرین اور منافقین کی صفات پڑھ کر سنا تا ہوں۔ چنانچہ انھوں نے سورہ بقرہ کی ایک تا دس آیات تلاوت کیں، پھر فرمایا ان آیات میں مومنین، کافرین اور منافقین کی تعریف و صفات بیان کی گئی ہیں۔

۱۱۸۸۰- ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن محمود، عبد اللہ بن محمد بن یزید بن حنیس، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد العزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ کسی زمانہ میں بنی اسرائیل میں ایک عبادت گزار تھا ایک رات خواب میں اس سے کہا گیا کہ فلاں عورت جنت میں تیری بیوی ہوگی کہا اس کا کونسا نیک عمل ہے جس کی بدولت جنت میں وہ میری بیوی ہوگی، چنانچہ عابد اس عورت کے پاس آ گیا اور آ کر کہنے لگا: میں چاہتا ہوں کہ تیری تین دن تک ضیافت کروں، عورت کہنے لگی بہت خوب میری طرف سے اجازت ہے۔ چنانچہ عابد نے عورت کی ضیافت اسکی قیام گاہ ہی میں کی، عبادت گزار رات بھر عبادت میں مصروف رہتا لیکن وہ عورت رات بھر سوئی رہتی وہ دن بھر روزہ رکھتا جبکہ وہ کھاتی رہتی جب تین دن پورے ہوئے عابد نے عورت سے پوچھا: اس کے علاوہ تیرا کیا عمل ہے؟ تیرے پاس کونسا قابل اعتماد عمل ہے؟ کہنے لگی بخدا! میرا کچھ عمل نہیں الا یہ کہ مجھ میں ایک خصلت ہے۔ عابد نے پوچھا وہ کونسی خصلت ہے؟ عورت نے کہا! جب مجھ پر سختی آ جاتی ہے نرمی کی خواہش نہیں کرتی ہوں، اگر میں بھوک ہو جاؤں شکم سیری کی تمنا نہیں کرتی ہوں، اگر مجھے گرمی لگے ٹھنڈک دسائے کی خواہاں نہیں ہوتی ہوں اور اگر مجھے کوئی مرض لاحق ہو جائے میں صحت کی تمنا نہیں کرتی ہوں۔ عابد نے اس خصلت کو عظیم سمجھا اور کہا: یہ بڑی عظیم خصلت ہے بخدا! اس خصلت سے بندے عاجز ہیں۔

(فائدہ) یعنی عورت ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے راضی رہنا پسند کرتی تھی کہ احوال منجانب اللہ پیش آتے ہیں نرمی ہو یا سختی بھوک ہو یا سیری،

گرمی ہو یا سردی جو حال بھی ہو اللہ کی رضا ہونی چاہیے۔

۱۱۸۸۱- محمد بن احمد، خلا بن یحییٰ، عبد العزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ عبد اللہ بن عمرؓ نے کعبہ میں مین گیٹ کے بالمقابل نماز پڑھی۔ ان پر ایسا خوف خدا کا اثر ہوا کہ غشی کھا کر گر پڑے اور سجدے میں جا کر پھوٹ پھوٹ کر روہنے لگے ان کی آوازیں کر کچھ قریشی نوجوان جمع ہو گئے اور ان کے شدید رونے پر تعجب کرنے لگے۔ فرمایا: اے بھتیجے! تم بھی رونا اگر رونا نہیں بھی آتا پھر بھی رولو، پھر انھوں نے چاند کی طرف اشارہ کیا جو ڈوبنے کو لٹک چکا تھا فرمایا: بخدا! یہ چاند بھی اللہ کے خوف سے رو رہا ہے۔

۱۱۸۸۲- ابو بکر معدل محمد بن احمد، احمد بن محمد بن عمر، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد العزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ سے کسی آدمی نے پوچھا آپ نے صبح کس حالت میں کی ہے۔ فرمایا: بخدا! میں نے صبح اللہ تعالیٰ سے عاقل رہتے ہوئی کی ہے۔ حالانکہ کثیر گناہوں نے میرا احاطہ کر رکھا ہے اور میری مدت مقررہ جلدی سے بڑھتی چلی آ رہی ہے۔ میں نہیں جانتا کس امید نے میرا گھیرا لٹک کر رکھا ہوگا۔ پھر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

۱۱۸۸۳- محمد بن احمد، احمد بن محمد بن عمر، ابو بکر بن عبید، ہشام بن عمار، سعید بن سالم قداح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد العزیز بن رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے تین چیزوں سے نصیحت نہ حاصل کی اس نے کچھ نصیحت نہ پائی اسلام، قرآن اور بڑھاپے سے۔

۱۱۸۸۴- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد بن عمرو ابھری، رستہ، عبد الرحمن بن یوسف، عثمان بن ابی زائدہ، عبد العزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: ”فان کرهه الهب ارد معہ منی حاہم“ حلیۃ الاولیاء کے اصل نسخہ میں اسی طرح عبارت موجود ہے جس کا معنی و مطلب غیر واضح ہے۔

۱۱۸۸۵- عبد اللہ بن محمد، علی بن اسحق، حسین بن حسین، عبد اللہ بن مبارک، عبد العزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: فرشتوں کی ایک دعا یہ بھی ہے: یا اللہ جب تک ہمارے دل تیری خشیت سے نہ روئیں قیامت کے دن اپنے عذاب سے ہمیں معافی عطا کر۔

۱۱۸۸۶- عبد اللہ بن محمد، علی بن اسحق، ثقفی، سلیمان بن انویہ، عبد اللہ بن سلمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد العزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اللہ کے حضور غیرت کرنے سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور ایسے مقام سے بھی اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جو میرے لئے اللہ کی معصیت کے ارتکاب کا باعث بنے۔

۱۱۸۸۷- ابو بکر محمد بن احمد مؤذن، ابو حسن بن ابان، عبد اللہ بن محمد بن سفیان، ابو جعفر ادنی، عبد اللہ بن رجا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد العزیز بن رواد سے میں نے پوچھا: افضل ترین عبادت کیا ہے؟ جواب دیا: شب و روز طویل حزن افضل عبادت ہے۔

۱۱۸۸۸- ابو محمد بن حیان، محمد بن عمران بن عبد الحمید، عبد الجبار بن حمید، حارث بن مسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد العزیز بن ابی رواد نے علقمہ بن مرثد سے نقل کیا ہے کہ عامر بن قیس رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا کی لذات چار چیزوں میں ہیں مال، عورتیں، نیند اور کھانا، رہی بات مال اور عورتوں کی سو مجھے انکی چنداں حاجت نہیں، رہی بات نیند اور کھانے کی سوان کے سوا کوئی چارہ کار نہیں، بخدا میں ان کے متعلق بھی اپنی کوشش بحال رکھوں گا، علقمہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ابلیس سانپ کی شکل و صورت میں انکی سجدہ کی جگہ پر آ جاتا ان کی قیص میں داخل ہو کر گریبان سے نکل جاتا۔ ان سے بارہا کہا گیا کہ آپ جائے نماز سے اس سانپ کو دور کیوں نہیں ہٹاتے؟ فرماتے تھے مجھے اللہ تعالیٰ سے حیاء آتی ہے کہ میں اس کے سوا کسی اور سے خوف محسوس کروں، فرماتے اے میرے معبود تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور تو نے میرے معاملے پر غور نہیں کیا اور تو چاہتا ہے کہ مجھے دنیا سے بغیر عمل کے نکال دے اور تو نے دنیا کی بلاؤں کا رخ میری طرف موڑ دیا۔ پھر تو نے کہا رک جائیں کیسے رک سکتا ہوں اگر تو نے مجھے روکا نہیں۔ اے میرے معبود تو جانتا ہے کہ ساری دنیا میری ملکیت میں آ جائے پھر تو مجھ سے اس کی دستبرداری کا سوال کرے، بخدا میں اس سے تیری خاطر دستبرداری کا اعلان کر دوں گا۔ سو مجھے میرا نفس ہی

عطا فرمایا اس کے سوا کسی چیز کا بھی تجھ سے سوال نہیں کروں گا۔

۱۱۸۸۹- ابو احمد محمد بن احمد، عبد اللہ بن عبد السلام، نصر بن مرزوق، خالد بن نزار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد العزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ کعبہ نے اللہ رب العزت سے زمانہ فترت میں شکایت کی کہ اے میرے رب: میرے زائرین کی تعداد کم ہو گئی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو وحی بھیجی کہ لوگ تیری طرف اتنی کثرت سے متوجہ ہوں گے کہ تیری کشادگی بھی تنگ پڑ جائے گی اور اس لگن سے تیرے پاس آئیں گے جس طرح چوپائے اپنے بچوں کے پاس لگن سے جاتے ہیں اور تیری طرف اس طرح لپکیں گے جس طرح پرندے اپنے گھونسلوں کی طرف لپکتے ہیں۔

۱۱۸۹۰- ابوہ عبد اللہ، ابو حسن بن أبان، ابوبکر بن عبد، شعبہ بن ابی سلیمان واسطی، محمد بن یزید بن حمیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد العزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ پر سورت تحریم کی آیت ”۶“ نازل فرمائی۔

یا ایہا الذین آمنوا قوا انفسکم واهلیکم ناراً و قد ہا الناس والحجارة (اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت صحابہ کرامؓ کو پڑھ کر سنائی، سن کر ایک نوجوان بے ہوش ہو کر گر پڑا، نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک اس نوجوان کے سینے پر رکھا دیکھا کہ اس کا دل حرکت کر رہا ہے ارشاد فرمایا اے بیٹے! کہو لا الہ الا اللہ چنانچہ نوجوان نے کلمہ توحید پڑھا آپ ﷺ نے اسے جنت کی بشارت دی، صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ! ہمارے بچ اس نوجوان کو جنت کی بشارت کیسے؟ ارشاد فرمایا: کیا تم نے ارشاد باری تعالیٰ نہیں سنا کہ ”ذالک لمن خاف مقامی و خاف وعید“ (ابراہیم ۱۲) یہ مرتبہ و مقام اس کے لئے ہے جو میرے سامنے کھڑے ہونے اور میری وعید سے ڈرتا ہو۔

۱۱۸۹۱- ابوہ عبد اللہ، ابوالحسن، عبد اللہ بن محمد بن سفیان، محمد بن سیرین، عبد المجید بن عبد العزیز بن ابی رواد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی: اے داؤد! گناہگاروں کو بشارت دے دو اور صدیقین کو ڈر سناؤ، گو یا داؤد علیہ السلام نے تعجب کیا اور پوچھا یا اللہ! گناہگاروں کو بشارت دوں اور صدیقین کو ڈر سناؤں؟ ارشاد باری تعالیٰ ہوا ہاں گناہگاروں کو بشارت دو کہ کوئی گناہ ایسا نہیں جو میری مغفرت کی پہنچ سے بالاتر ہو اور صدیقین کو ڈر سناؤ کہ وہ اپنے اعمال پر بھروسہ کر کے عجب میں نہ مبتلا ہو جائیں چونکہ میں نے اپنا عدل و انصاف اور احسان جس بندے پر رکھا مگر یہ کہ وہ ضرور ہلاک ہوا۔

۱۱۸۹۲- محمد بن احمد بن عمرہ احمد بن عمر، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، محمد بن یزید بن حمیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد العزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: مغیرہ بن حیم صنفانی رات کو جب نماز تہجد کے لئے مصلے پر کھڑا ہونا چاہتے عمدہ سے عمدہ لباس زیب تن کرتے اور خوشبو لگاتے، پھر مصلیٰ پر کھڑے ہو جاتے اور وہ مکمل تہجد گزار تھے۔

۱۱۸۹۳- احمد بن محمد بن موسیٰ، احمد بن محمد بن محمد بن حسن بغدادی، حسین بن علی بن حید ابوی، ابراہیم بن بشار، سفیان، بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد العزیز بن ابی رواد علم الناس (لوگوں میں سب سے زیادہ علم رکھنے والے) تھے لیکن محدثین نے جب انھیں ترک کر دیا فرمایا: محدثین نے مجھے ترک کر دیا ہے جیسے میں کوئی بھاگنے والا کتا ہوں۔

۱۱۸۹۴- ابوہ عبد اللہ، احمد بن محمد بن عمرو، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسن، ابوعبد الرحمن مقرئ کہتے ہیں، میں نے عبد العزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ سے بڑھ کر کسی کو قیام الیل کا پابند نہیں دیکھا۔

۱۱۸۹۵- عبد الرحمن بن عباس بن عبد الرحمن، ابو حنیفہ محمد بن حنیفہ بن ماہان واسطی، محمد بن سہل، عبد اللہ بن داؤد بن عیینہ کہتے ہیں میں نے اسماعیل بن امیہ کو دیکھا ہے لیکن ابن ابی رواد کی مثل کسی کو نہیں دیکھا۔

مسانید عبد العزیز بن ابی رواد

عبد العزیز بن ابی رواد کبار تابعین سے احادیث روایت کرتے ہیں، ان میں سے عطاء، عکرمہ، نافع، صدقہ بن یسار، ضحاک، مزاحم، علقمہ بن مرثد، عطیہ بن سعد، محمد بن واسع و عبد اللہ بن عمرو غیر ہم سرفہرست ہیں۔

۱۱۸۹۶- محمد بن بصر بن علی بن مخلد، محمد بن یوسف بن طباع، ابو نعیم، عبد العزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہر چکر میں رکن یمانی کا استلام کرتے تھے اور دوسرے رکنوں کا بھی استلام کرتے تھے۔

۱۱۸۹۷- محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، خلاد، عبد العزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے صلوٰۃ اللیل کے بارے میں سوال کیا؟ ارشاد فرمایا: صلوٰۃ اللیل دو رکعت ہے سو جب صبح کے ہو جانے کا تمہیں خوف لاحق ہو جائے تو ایک رکعت پڑھ لو وہ تمہارے لئے قبل والی رکعت کو بھی وتر بنادے گی۔

۱۱۸۹۸- محمد بن احمد، بشر، خلاد، عبد العزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضور اکرم نبی ﷺ تلبیہ یوں کہا کرتے تھے: ”لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ“

۱۱۸۹۹- محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، خلاد، عبد العزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھا خواب نبوت کے نوے حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

یہ مذکورہ بالا ساری احادیث جنہیں ابو نعیم اور خلاد نے عبد العزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمر کی سند سے روایت کی ہیں صحیح متفق علیہ ہیں۔
۱۱۹۰۰- محمد بن علی بن حبیس، ابو شعیبہ حرازی، خالد بن یزید عمری، عبد العزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے تو اضع کرو اور مسکینوں کے ساتھ مل بیٹھا کرو تا کہ تم اللہ تعالیٰ کے ہاں مرتبے والے ہو جاؤ اور تکبر سے نکل جاؤ۔ ۲
نافع اور عبد العزیز کی یہ حدیث غریب ہے، میں نہیں جانتا ہوں کہ عبد العزیز سے خالد بن یزید عمری کے علاوہ کسی اور نے بھی یہ حدیث روایت کی ہو۔

۱۱۹۰۱- قاضی ابو محمد و عبد الرحمن بن محمد مذکور ابو محمد بن حیان، حسین بن ہارون، محمد بن بکار، زافر بن سلیمان، عبد العزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مصائب، امراض اور صدقہ کا چھپانا نیکی کے خزانوں میں سے ہے۔ ۳

نافع اور عبد العزیز کی یہ حدیث غریب ہے نیز زافر مفرد ہیں۔

۱۱۹۰۲- بنان بن احمد مری، جعفر بن عبد اللہ خثلی، عبد اللہ بن ایوب ”ح“ محمد بن عبد اللہ بن سعید، ابراہیم بن محمد بن عرفہ، محمد بن ربیع بن حکم (دونوں) ہشام غسانی، عبد العزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دلوں کو بھی

۱- مسند الامام احمد ۲/۱۲۲ و المعجم الكبير للطبرانی ۱/۲۷۷۔

۲- کنز العمال ۵۷۲۵۔

۳- تاریخ اصبهان ۲/۴۲ و الاحادیث الضعيفة ۲۹۳، ۲۶۳ و کنز العمال ۶۶۴۳۔

زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے، صحابہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! پھر دلوں کو جلاء کیا چیز بخشتی ہے؟ ارشاد فرمایا: قرأت قرآن۔

نافع اور عبدالعزیز کی یہ حدیث غریب ہے اور ابوہشام متفرد ہیں ان کا نام عبدالرحیم بن ہارون واسطی ہے۔
۱۱۹۰۳- حبیب بن حسین، محمد بن ابراہیم بن بطلال، اسحق بن وہب، عبدالرحیم، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب بندہ کوئی جھوٹ بولتا ہے اس جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے فرشتہ بندے سے ایک میل کی مسافت کے برابر دور ہو جاتا ہے۔

عبدالعزیز و نافع کی یہ حدیث غریب ہے نیز عبدالرحیم ان سے متفرد ہیں۔
۱۱۹۰۴- سلیمان بن احمد، حفص بن عمر، ابو حذیفہ، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی کوئی نماز جمعہ پڑھنے آئے اسے چاہیے کہ وہ غسل کر کے آئے۔
نافع کی یہ حدیث صحیح ہے نافع سے یہ حدیث ایک جم غفیر نے روایت کی ہے اور عبدالعزیز کی سند سے عالی صرف ابو حذیفہ کے واسطے سے مروی ہے۔

۱۱۹۰۵- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرزاق، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی انگلی کا گینہ باطن کف کی طرف کر کے رکھتے تھے۔
۱۱۹۰۶- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسحق بن سلیمان، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی انگلی کا گینہ باطن کف میں ہوتا تھا۔ یعنی گینے کو ہتھیلی کی اندرونی جانب موڑ کر رکھتے تھے۔
یہ حدیث نافع سے عبدالعزیز کے علاوہ ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔

۱۱۹۰۷- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن ابراہیم ثقفی، حسن بن صباح، موسیٰ بن داؤد، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے نماز میں جوتے اتار دیے انھیں دیکھ کر صحابہؓ نے بھی جوتے اتار دیے۔
۱۱۹۰۸- ابوہ عبداللہ، محمد بن حسن، "ح" ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، (دونوں) محمد بن مصنفی، سعید بن ولید، مروان بن سالم، ابن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو خصلتیں مسلمانوں کے موزوں کی گردنوں میں نمایاں لنگی ہوئی ہوں گی ان کی نمازیں اور روزے۔

نافع کی یہ حدیث غریب ہے صرف ابن ابی رواد کی سند سے روایت کی ہے اور ان سے روایت کرنے میں مروان متفرد ہیں۔
۱۱۹۰۹- زید بن علی بن ابی بلال مرقی، علی بن بشر بن سلامہ، ابراہیم بن یوسف مصری، عمران بن عیینہ، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب دو آدمی آپس میں سرگوشی کر رہے ہوں ان کی اجازت کے بغیر

۱۔ مسند الشہاب ۱/۱۷۸، ۱/۱۷۹، وتاریخ بغداد ۱/۸۵، ومشكاة المصابيح ۲/۱۶۸، واتحاف السادة المتقين ۳/۳۶۵۔
۲۔ میزان الاعتدال ۵۰۳۹۔
۳۔ الجامع الكبير ۲/۲۵۶۳۔
۴۔ صحيح البخاری ۲/۳۶۰، وفتح الباری ۲/۳۶۰، ۳۷۰۔
۵۔ مسند الامام احمد ۱/۳۳۲۔
۶۔ سنن ابن ماجہ ۲/۷۱، ومشكاة المصابيح ۲/۶۸۸، والاحاديث الضعيفة ۱/۹۰، وتلخيص الحبير ۱/۱۸۳۔

تیسرا آدمی ان کے پاس نہ بیٹھے۔

عبدالعزیز اور عمران کی یہ حدیث غریب ہے نیز ابراہیم بن یوسف عن عمران متفرد ہیں جیسا کہ دارقطنی حافظ ابوالحسن نے ذکر کیا ہے۔

۱۱۹۱۰- ابوہ عبداللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن عمرو بن عباس، مضر بن نوح سلمی، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بندہ کوئی گناہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے گناہ کی وجہ سے بلند مقام عطا کر دیتے ہیں۔ (فائدہ) یعنی وہ گناہ سے فوراً توبہ کر لیتا ہے جسکی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور وہ عند اللہ مرتبہ پالیتا ہے۔ (نافع کی یہ حدیث غریب ہے ہم تک صرف مضر کے واسطے سے پہنچی ہے)

۱۱۹۱۱- محمد بن حسن یقطنی، ابوطاہر بن نقیل، محمد بن عمرو بن عباس کی سند سے بمثل مذکورہ بالا کے حدیث مروی ہے۔

۱۱۹۱۲- ابو عمران بن حمدان، حصن بن سفیان، اسماعیل بن ہود، ابوشام عبدالرحیم بن ہارون غسانی، عبدالعزیز بن ابی رواد (دوسری سند) ابو نعیم اصفہانی عبدالرحمن بن محمد، سہل بن موسیٰ، مسلم بن حاتم ابوحاتم انصاری، بشار بن بکیر حنفی، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عرفہ کی رات کو رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا۔ ارشاد فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر تمہارے اوپر دست شفقت دراز کیا ہے اور تمہارے نیکو کار کے اعمال قبول فرماتے ہیں، نیز اسے عطا بھی کیا ہے جو اس نے مانگا، تمہارے بدکار کو نیکو کار کے سپرد کیا ہے مگر تمہارے درمیان کچھ تبعات کو باقی چھوڑا ہے یہاں سے اللہ کا نام لیکر کوچ کر جاؤ، چنانچہ کل جب میدان عرفات میں اجتماع عام ہوا ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر دست شفقت دراز کیا ہے اور تمہارے نیکو کار کے اعمال قبول فرما لیے اور جو اس سے سوال کیا اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کیا اور تمہارے بدکار کو نیکو کار کے سپرد کیا اور تبعات بھی اور تمہارے درمیان اپنی طرف سے ضمانت دی۔ اللہ تعالیٰ کے نام پر یہاں سے کوچ کر جاؤ، صحابہ کرام نے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ نے کل ہمارے ساتھ غزدہ حالت میں کوچ کیا تھا اور آج آپ خوش و خرم ہیں؟ ارشاد فرمایا: کل میں نے اپنے رب سے ایک چیز کا سوال کیا تھا جو مجھے نہیں ملی تھی۔ چنانچہ دوسرے دن جبریل میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے محمد! اللہ تعالیٰ نے تبعات سے بھی تمہاری آنکھیں ٹھنڈی کر دی ہیں۔

حدیث کا بیان بشار بن بکیر کا مروی شدہ ہے جبکہ ہشام والی سند میں متن حدیث میں اختصار ہے، انہیں یوں فرمایا: جب میدان عرفات میں آنے والے کل کو اجتماع عام ہوا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو فرمایا: تم گواہ رہو کہ میں نے ان کو تبعات و نوافل بھی معاف کر دیئے۔

اس حدیث میں عبدالعزیز عن نافع متفرد ہیں اور اس کا کوئی متابع بھی نہیں ہے۔

۱۱۹۱۳- ابوہ عبداللہ، احمد بن محمد بغدادی، ابوبقاء ہشام بن عبدالملک، بقیہ بن ولید، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے سلام کرنے سے پہلے کلام شروع کر دیا اسکو کلام کا جواب مت دو۔ عبدالعزیز کی یہ حدیث بقیہ کی سند سے غریب ہے۔

۱- الاحادیث الصحیحة ۱۳۹۵. وکنز العمال ۲۴۸۶۳.

۲- مجمع الزوائد ۲۵۶/۳. والدر المنثور ۲۳۰/۱. والالائی المصنوعة ۶۸، ۶۷/۲. وتفسیر الطبری ۱۷۲/۲. وتنزیہ الشریعة ۱۶۹/۱. والفوائد المجموعة ۱۰۳.

۳- عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۲۱۰. والاحادیث الصحیحة ۳۷۹/۲. انحاف السادة المتقین ۲۷۴/۶. وکنز العمال ۲۵۳۳۶.

۱۱۹۱۴- احمد بن جعفر بن سلم خلکی، احمد بن اثار، ابوزید عبدالرحمن بن نافع، حسین بن خالد "ح" محمد بن ابراہیم، حسن بن عبداللہ رقی، محمد بن ولید، حسین بن خالد، "ح" ابو محمد بن حیان، احمد بن رباح، مر جلد بن وداع، حسین، (سب) عبدالعزیز بن ابی رواد نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی صاحب بدعت سے بغض وعداوت کرتے ہوئے اپنا منہ پھیر لیا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن فزع اکبر سے امن دیں گے اور جس نے صاحب بدعت کو سلام کیا، اس سے ہنس لکھ ہو کر ملا اور خوشدلی سے اس کا استقبال کیا گویا اس نے محمد ﷺ کی تعلیمات کو کمتر اور ہلکا سمجھا۔

۱۱۹۱۵- محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابراہیم بن یوسف، عبدالغفار بن حسن بن دینار، محمد بن منصور زاہد (صاحب ابراہیم بن ادھم و سلیمان خواص) عبدالعزیز بن ابی رواد، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے نبی ﷺ کی حدیث مذکورہ بالا بمثلہ مروی ہے۔ نیز اس حدیث میں اضافہ ہے کہ "جس نے صاحب بدعت کی اہانت کی اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں"۔

۱۱۹۱۶- سلیمان بن احمد، محمد بن احمد بن ابی خثیمہ، محمد بن صالح عذری، عبدالعزیز بن ابی رواد، ابورواد، عطاء، حضرت ابو ہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں فساد پھیلنے کے وقت جس نے میری سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھا اس کے لئے ایک شہید کے برابر کا اجر و ثواب ہوگا۔ عطاء سے مروی عبدالعزیز کی یہ حدیث غریب ہے اسی مضمون حدیث کو ابن ابی شیح نے ابن فارس کے واسطے سے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے کما اس کے لئے (۱۰۰) شہیدوں کا اجر و ثواب ہوگا۔

۱۱۹۱۷- ابوہ عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، حسین بن عبدالرحمن، ولید بن صالح، ابو محمد خراسانی، عبدالعزیز بن ابی رواد، عطاء، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر اپنے کسی مسلمان بھائی کے ساتھ اس کی کوئی حاجت پوری کرنے کے لئے چلا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے درمیان اور دوزخ کی آگ کے درمیان سات خندقیں حائل کر دے گا اور ایک خندق کے فاصلے کی مقدار اتنی ہوگی جتنا فاصلہ زمین اور آسمان کے درمیان ہے۔

۱۱۹۱۸- ابوبکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، حسن بن قتیبہ، عبدالعزیز بن ابی رواد، محمد بن عمرو بن مطاء، عمرو بن عطاء، حضرت ابو ہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو حالت مرض میں مرا وہ شہید کا درجہ پا کر مرا اور وہ قبر کے فتنوں سے محفوظ رہے گا اور صبح و شام اس کو جنت کا رزق ملتا رہے گا۔

محمد کے واسطے سے مروی عبدالعزیز کی مذکورہ بالا حدیث غریب ہے۔ ہمیں سند عالی کے ساتھ صرف حسن کے واسطے سے یہ حدیث پہنچی ہے۔

۱- تنزیہ الشریعة ۳۱۳/۱. واللآلی المصنوعة ۱۳۰/۱. والفوائد المجموعة ۵۰۴. والموضوعات لابن الجوزی ۲۷۰/۱.

۲- اتحاف السادة المتقين ۱۳۵/۲، ۱۹۶.

۳- المستدرک ۲۷۰/۳. والمعجم الكبير ۴۵۳/۱۲. والصغير ۳۵/۲. ومجمع الزوائد ۱۹۱/۸. وكشف الخفا ۳۸۸/۲.

۴- سنن ابن ماجہ ۱۶۱۵. والموضوعات لابن الجوزی ۲۱۶/۳. ۲۱۷. ومشكاة المصابيح ۲۵۹۵. وتنزیہ الشریعة ۳۶۳/۲. وللآلی المصنوعة ۲۲۱/۲. وتذكرة الموضوعات ۲۱۶. والكامل لابن عدى ۲۲۰/۱. ۲۲۲. ۲۲۳. ۳۲۲. ۴۳۲/۲. ۹۸۷/۳. ۲۳۳۶/۶. ۲۵۳۳/۷.

۱۱۹۱۹- ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ بن قتیبہ، عبدالعزیز بن ابی رواد، زید بن اسلم، عطاء بن یسار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ملک الموت کا معالجہ (جان کنی) تلوار کی ایک ہزار ضربوں سے بھی زیادہ سخت اور بھاری ہے مرتے وقت ہر مومن کی ہر ہر رگ میں علیحدہ علیحدہ درد ہوتا ہے۔

عبدالعزیز نے حدیث بالا عطاء سے اسی طرح مرسل روایت کی ہے، سند عالی کی صورت میں ہمیں صرف حسن کے واسطے سے پہنچی ہے۔ جبکہ یہی حدیث عبدالعزیز کے علاوہ بقیہ محدثین نے عطاء بن یسار، ابوسعید خدریؓ کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۹۲۰- قاضی ابواحمد، موسیٰ بن اسحاق، وہب بن بقیہ، ہذیل بن حکم ابومنذر رازدی، عبدالعزیز بن ابی رواد، عکرمہ، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے غریب الوطن آدمی کی موت شہادت کی موت ہے۔

عبدالعزیز کی یہ حدیث غریب ہے نیز ہذیل متفرد ہیں۔

۱۱۹۲۱- ابوعلی محمد بن احمد بن حسین، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، عبدالعزیز بن ابی رواد، صدقہ بن یسار کہتے ہیں میں ایک مرتبہ ابن عمرؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: میں حج تمتع کرنا چاہتا ہوں لیکن میرے پاس کوئی اونٹ ہے اور نہ ہی کوئی گائے۔ میں روزے رکھوں یا بکری کو ساتھ لیتا چلوں ان دونوں میں سے آپ کو کیا پسند ہے؟ جبکہ میرے پاس بکری ہے، ابن عمرؓ نے فرمایا: مجھے بکری پسند ہے لہذا اپنے ساتھ لیتے جاؤ۔

۱۱۹۲۲- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، عبدالعزیز بن ابی رواد، صدقہ بن یسار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک سفر میں تھے دوران سفر کچھ لوگوں کو دیکھا کہ انھوں نے اپنی سواریوں پر سرخ اون کے زین پوش ڈال رکھے تھے۔ ارشاد فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ سرخی تمھارے اوپر غالب آرہی ہے (یعنی زیادہ سرخ کپڑے استعمال کر رہے ہو) چنانچہ لوگوں نے چھلانگ لگائی اور سواریوں سے زین پوش اتار دیے۔

عبدالعزیز نے اسی طرح یہ حدیث روایت کی ہے یعنی صدقہ سے مرسل روایت کی ہے جبکہ ان کے علاوہ محدثین نے مسند و متصل روایت کی ہے۔

۱۱۹۲۳- محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، عبدالعزیز بن ابی رواد، بلقمہ بن مرثد، سلیمان بن بریدہ کہتے ہیں ایک مرتبہ یحییٰ بن عمر اور حمید بن عبدالرحمن نے عبداللہ بن عمرؓ کو دیکھا ان میں سے ایک دوسرے سے کہنے لگے: اگر ہم زمین کے خواہ کسی بھی کونے میں ہوں ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ان (ابن عمرؓ) کے پاس آئیں اور ان سے مسائل پوچھیں، چنانچہ وہ دونوں ابن عمرؓ کے پاس آ گئے اور کہنے لگے: ہم لوگ زمین میں چلتے پھرتے رہتے ہیں اور بسا اوقات ایسے لوگوں سے ہماری ملاقات ہو جاتی ہے جو دین کے معاملہ میں باہمی جھگڑتے رہتے ہیں۔ اور بسا اوقات ایسے لوگوں سے بھی ہماری ملاقات ہو جاتی ہے جو تقدیر کا انکار کرتے ہیں فرمایا: جب تم منکرین تقدیر سے ملو انھیں ضرور خبر دو کہ عبداللہ بن عمرؓ ان سے بری الذمہ ہے اور وہ عبداللہؓ سے بری الذمہ ہیں (تین مرتبہ یہ الفاظ دہرائے) پھر

۱۔ المطالب العالیہ ۲۹۱ و کنز العمال ۴۲۱۹۰۔ واللائلی المصنوعة ۲۲۲/۲۔ و تحاف السادة المتقين ۲۷۱/۱۰۔

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۴۲۶/۲۱۔ و مجمع الزوائد ۳۱۷/۲۔ والضغفاء للعقبلی ۲۸۸/۲۔ ۳۶۵/۳۔ ۳۶۶۔ واللائلی

المصنوعة ۳۷۲/۲۔ و تذکرة الموضوعات ۱۲۲۔ والفوائد المجموعة ۲۰۹۔ و تنزیہ الشریعة ۱۷۹/۲۔ و کشف الخفا

۴۰۰/۲۔ و الموضوعات لابن الجوزی ۲۲۱/۲۔ و العلل المتناہیة ۴۰۸/۲۔ ۴۰۹۔ و الاحادیث الضعیفة ۲۲۵۔

۳۔ مسنن ابی داؤد کتاب اللباس باب ۲۰۔ و مسند الامام احمد ۴۶۳/۳۔ و فتح الباری ۳۰۶/۱۰۔ و المصنف لابن ابی شیبہ

فرمایا، ہم ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک خوبصورت نوجوان آدمی عمدہ ہیئت میں اور اتنے کپڑوں میں ملبوس آیا اور وہ شخص رسول اللہ ﷺ کے اتنے قریب آ کر بیٹھا کہ اپنے گھٹنے آپ ﷺ کے گھٹنوں سے ملائے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی دونوں رانوں پر رکھ لیے، اس کے بعد اس نے عرض کیا: اے محمد مجھے بتائیے کہ اسلام کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اسلام یہ ہے کہ تم یہ گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ذات عبادت و بندگی کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر بیت اللہ کے حج کی طاقت رکھتے ہو تو حج کرو، یہ سن کر اس شخص نے کہا: آپ نے سچ فرمایا: ابن عمرؓ فرماتے ہیں ہمیں اس شخص پر تعجب ہوا کہ سوال کرتا ہے اور پھر تصدیق بھی کرتا ہے۔ پھر اس شخص نے عرض کیا: مجھے بتائیے کہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو اور ان کے فرشتوں کو ان کی کتابوں کو، ان کے رسولوں کو اور قیامت کے دن کو دل سے مانو، اور اچھی بری تقدیر پر یقین رکھو، اس شخص نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا: پھر عرض کیا: مجھے بتائیے کہ احسان کیا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی اس طرح کرو گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ کیفیت نصیب نہ ہو تو پھر اتنا تو دھیان میں رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ضرور دیکھ رہے ہیں۔ پھر اسی شخص نے عرض کیا مجھے قیامت کے بارے میں بتائیے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس بارے میں جواب دینے والا سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، (یعنی اس بارے میں میرا علم تم سے زیادہ نہیں) ابن عمرؓ کہتے ہیں ہم نے ان کی بات پر تعجب کیا گویا وہ بہ خوبی جانتا ہے۔ پھر وہ شخص چلا گیا۔ ہم اسے پیچھے سے دیکھتے رہے۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کو میرے پاس لاؤ، چنانچہ ہم نے اس آدمی کی بڑی تلاش کی مگر نامعلوم اسے آسمان کھا گیا یا اسے زمین نگل گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جبریل تھے تمہارے پاس آئے تھے تاکہ تمہیں تمہارا دین سکھائیں۔ میرے پاس جبریل جس شکل و صورت میں آئے ہیں میں نے انہیں ضرور پہچان لیا مگر میں انہیں موجودہ شکل و صورت میں نہیں پہچان سکا ہوں۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے بہت سارے طرق و اسناد سے مروی ہے۔ یہی حدیث امام مسلم نے اپنی صحیح میں علقمہ و سلیمان کی سند سے ذکر کی ہے۔

۱۱۹۲۴- محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، خالد بن موسیٰ، عبدالعزیز بن رواد، ابوسعید، حضرت زید بن ارقم کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی اس طرح کرو گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ کیفیت نصیب نہ ہو تو پھر اتنا تو دھیان میں رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ضرور دیکھ رہے ہیں اور تمہاری حالت یہ ہو گویا کہ تم میت ہو۔

خلاف کے طریق حدیث میں ہے۔

اور اپنے آپ کو مردوں میں گمان کرو اور یہ اضافہ بھی ہے "مظلوم کی بددعا سے بچو چونکہ وہ بہت جلد قبول ہوتی ہے، اس اضافہ میں ابو اسماعیل ایلی متفرد ہیں۔

۱۱۹۲۵- ابو جعفر محمد بن محمد بن احمد مقرئ، حسین بن محمد بن حاتم بن عبدالعزیز باوردی، حفص بن عمر بصری، عبدالعزیز بن ابی رواد، طلق، جابر بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو غریب الوطنی کی حالت میں یا پانی میں ڈوب کر مرا وہ شہید ہے۔

۱- فتح الباری ۱/۱۱۳، ۸/۵۱۳.

۲- مسند الامام احمد ۲/۱۳۲، و مجمع الزوائد ۲/۴۰، ۴/۲۱۸، و الترغیب والترہیب ۱۳/۲۲۵، و اتحاف السادة

المتقین ۲/۱۲۳، ۷/۴۵۳، ۱۰/۵۹.

۳- اللآلی المصنوعة ۲/۷۴، ۲۲۱، و تذکرة الموضوعات ۳/۴۸۰، و الفوائد المجموعة ۲۶۸، و تخریج الاحیاء ۳/۴۸۰.

عبدالعزیز کی یہ روایت بسند طلق غریب ہے ہم تک صرف بارودی، حفص کی سند سے پہنچی ہے۔

۱۱۹۲۶- ابوعلی محمد بن احمد بن واسع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا میں ڈھانپے ہوئے سفید مشکے سے وضو کروں یا اس پانی سے جس سے جماعت مسلمین وضو کرتی ہے؟ دونوں صورتوں میں سے آپ کو کوئی صورت زیادہ پسند ہے؟ ارشاد فرمایا: بلکہ تم اس پانی سے وضو کرو جس سے جماعت مسلمین (عام مسلمان اجتماعی طور پر) وضو کرتی ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کو دین حنیفہ سب سے زیادہ محبوب ہے۔

یہ حدیث خلد نے عبدالعزیز، محمد بن واسع کی سند سے مرسل روایت کی ہے جبکہ حیان بن ابراہیم نے متصل روایت کی ہے۔
۱۱۹۲۷- محمد بن علی بن حمیس، احمد بن یحییٰ حلوانی، محرز بن عون، حیان بن ابراہیم، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ نے فرمایا: کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ ڈھانپے ہوئے جدید مشکے سے وضو کرنا زیادہ پسند ہے یا مطاہر سے؟ ارشاد فرمایا: بلکہ مجھے مطاہر سے وضو کرنا زیادہ پسند ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کا دین واضح حنیف ہے۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کسی کو عام استعمال کا پاک پانی لانے کے لئے بھیجتے۔ چنانچہ نبی ﷺ کو پانی دیا جاتا نوش فرماتے اور مسلمانوں کے ہاتھوں کی برکت کی امید رکھتے۔
حیان بن ابراہیم متفرد ہیں ہم نے صرف محرز کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۹۲۸- ابوبکر طلحی، عبداللہ حضرمی، مسلم بن سلام، ابوبکر بن عیاش، ابن ابی رواد، مجاہد، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رکن یمانی اور رکن حجر کا استلام کرتے تھے: ان دونوں کے علاوہ کسی بھی رکن کا استلام نہیں کرتے تھے۔

(۲۰۱) محمد بن صبیح بن سماک

تبع تابعین میں سے ایک زاہد، بزرگ، دنیا سے کنارہ کشی اور اللہ کے حضور عبادت میں پوری پوری رات کھڑے رہنے والے ابو عباس محمد بن صبیح بن سماک رحمہ اللہ بھی ہیں۔

۱۱۹۲۹- ابو احمد محمد بن احمد غطریفی، حسن بن سفیان، محمد بن علی عینی، اپنے والد علی کے سلسلہ سند سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: پابندی اصول اور ترک فضول ذی عقل کا فعل ہے۔

۱۱۹۳۰- ابو زر محمد بن ابراہیم استر باذی، ابو نعیم عدی، زکریا بن یحییٰ بصری، اسمعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ یحییٰ بن خالد سے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے دنیا کو لذات سے بھر دیا ہے۔ اسکو آفات سے ڈھانپ دیا ہے۔ اسکی جلال چیزوں کو مشقتوں اور موتوں کے ساتھ خلط کر دیا ہے اور اس کے حرام کے نتیجے میں تاوان و ڈنڈے ہیں۔

۱۱۹۳۱- ابو محمد بن حیان، احمد بن محمد بن حمال، احمد بن منصور، عبد اللہ بن صالح، محمد بن یحییٰ بن اہل بغداد کے میرے ساتھیوں میں سے ایک آدمی نے مجھے خط لکھا:

مجھے دنیا کے اوصاف لکھ بھیجے چنانچہ میں نے اس کو لکھا: اما بعد اللہ تعالیٰ نے دنیا کو شھوات سے ڈھانپ رکھا ہے آفات سے اس کو بھر دیا ہے اس کے حلال کو مشقتوں کے ساتھ خلط کیا ہے، اس کے حرام کا نتیجہ تاوان و کوڑے ہیں، اس کے حلال کے متعلق حساب دیا جائے گا اور اس کے حرام کا ارتکاب کر کے عذاب بھگتنا پڑے گا والسلام۔

۱۱۹۳۲- ابو بکر محمد بن عبد الرحمن بن مفضل، محمد بن محمد بن عبد الخالق، عبد الوہاب وراق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمارے نزدیک لوگ تین طرح کے ہو سکتے ہیں۔ زاہد، راغب، صابر، پس زاہد کو دنیا سے جو کچھ مل جائے اس پر اثرائے نہیں اور دنیا کے مافات پر افسوس و حزن نہ کرے۔ رہی بات صابر کی سو اسکا دل دنیاوی بکھیڑوں سے مطمئن ہوتا ہے وہ ظاہر میں زاہد ہے اور باطن میں صابر، نیز وہ زاہد کے کتنے مشابہ ہوتا ہے حالانکہ وہ زاہد ہوتا نہیں اور رہی بات راغب کی سو وہ دنیاوی بکھیڑوں میں اندھا دھند گھسا ہوتا ہے اور اسے شعور تک بھی نہیں ہوتا۔

۱۱۹۳۳- ابو حامد احمد بن محمد بن حسین، عبد الرحمن بن ابی حاتم، ابو بکر بن عبید، حسین، بن علی عجمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: عقلمند کی تمام تر کوشش حصول نجات اور شہوات سے دور بھاگنے میں ہوتی ہے جبکہ بے وقوف کی تمام تر کوشش فکر و لہو و لعب اور طرب و سرور میں ہوتی ہے۔

۱۱۹۳۴- ابو بکر بن محمد بن احمد مؤذن، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن سفیان، علی بن محمد بصری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عباس بن سماک اپنے کلام میں یوں کہا کرتے تھے۔ تعجب ہے اس آنکھ پر جو نیند کی لذت سے لطف اندوز ہو رہی ہوتی ہے حالانکہ موت کا فرشتہ اس کے سر ہانے کھڑا ہوتا ہے۔

۱۱۹۳۵- ابو عبد اللہ، ابوالحسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، ہارون بن سفیان، عبد اللہ بن صالح عجمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: محمد بن حسن کو جب مقام رقبہ کے عہدہ قضاء کی ذمہ داری سونپی گئی میں نے انھیں لکھا: اما بعد ہر حال میں آپ کے دل میں تقویٰ موجود ہونا چاہیے، اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو نعمتوں کا فیضان کیا ہے ان کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ہمہ وقت ڈرتے رہیں، پس ان نعمتوں پر شکر کرنا واجب ہے چونکہ نعمتوں میں ایک طرح کی حجت و دلیل ہے اللہ تعالیٰ آپ کو شکر میں کمی یا کسی گناہ کے ارتکاب کرنے یا

کسی حق میں کوتاہی کرنے پر معاف و درگزر فرمائے۔

۱۱۹۳۶- ابوہ عبداللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن سعید بن اصفہانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سماک کا مجلس میں اختتامی کلام یہ ہوتا تھا کہ وہ واعظین آخرت کی چوٹیوں تک کب پہنچ سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ ہر نفس کے پاس کوئی نہ کوئی فرشتہ موجود ہے گویا کہ آنکھیں اس کو دیکھ رہی ہیں کوئی نہیں نیند سے بیدار ہونے والا۔ کوئی نہیں غفلت کی چادر کو دور پھینکنے والا کوئی نہیں نشے سے افاقہ پانے والا، اپنی پچھاڑ سے کوئی خائف نہیں دنیا کی بہار امید آخرت کے حصے کو زائل کر دیتی ہے۔ بخدا! اگر تو قیامت کو دیکھ لیتا اس کے طوفانی زلزلوں سے تو سراپسی کا شکار ہو جاتا۔ اب آگ اپنے جلائے والوں پر بلند ہو چکی ہے۔ حساب و کتاب قائم ہو چکا ہے میزان نصب کیا جا چکا ہے۔ نمین و شہداء کو پیشی کے لئے حاضر کیا جا چکا ہے اس اجتماع میں تیرا بھی مقام و مرتبہ نمایاں ہونا چاہیے، کیا دنیا کے بعد تو نے آخرت کے علاوہ کہیں اور منتقل ہو جانا ہے؟ افسوس صد افسوس بہت بڑی دوری ہے بخدا ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ کان مواعظ کے سننے سے بہرے ہو چکے، دل منافع جات سے غافل ہو گئے۔ پس مواعظ بھی نفع بخش ثابت نہیں ہو رہے اور نہ ہی وعظ سننے والا مواعظ سے نفع اٹھا رہا ہے۔

۱۱۹۳۷- محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن شعیب، سہل بن عاصم، یوسف بن بہلول، عباد بن کلیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: اما بعد میں نے تجھے لکھا حالانکہ میں دلی طور پر خوش و خرم تھا اور میں دھوکے میں ہوں کہ ایک گناہ نے مجھ پر پردہ کر رکھا ہے، جبکہ دل مطمئن ہے گویا کہ وہ گناہ جسے معاف ہو چکا ہو اور نعمتوں نے دل کو آزمائشوں میں ڈال دیا ہے۔ میں اس پر خوش و خرم ہوں گویا اس کے متعلق ادائیگی حقوق پر مشکور ہوں۔ کاش مجھے شعور ہوتا کہ ان امور کا آخر انجام کیا ہوگا۔

۱۱۹۳۸- ابوالحسن محمد بن عبداللہ، محمد بن یونس مقری، اسماعیل بن ابراہیم بن سمیم نامی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن صبیح بن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ابن آدم، ابھی تک تیرے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ تو اپنے حاسدین کی اطاعت کرے خبردار بخدا! اگر اللہ تعالیٰ نے انھیں تیرا مطیع بنا دیا تو اللہ تعالیٰ تجھے نشانِ عبرت بنا دے گا۔

۱۱۹۳۹- محمد بن شعیب، محمد بن یوسف، اسماعیل بن ابراہیم بن سمیم، محمد بن سماک نے مثل مذکورہ بالا کے وعظ فرمایا۔

۱۱۹۴۰- محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، علی بن ابی مریم، محمد بن حسن، ابراہیم بن سلمہ شععی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے سفید پوشی (تک دست) پر صبر کیا وہ عبادت و بندگی پر زبردہ طاقت و قوت رکھے گا، جو لوگوں سے کنارہ کش رہا وہ لوگوں سے بے نیاز رہے گا۔ جس نے اپنے نفس کو قابو میں رکھا اس کے بدلے میں دائمی مسرت پائے گا۔ جس نے بھلائی کو محبوب رکھا اسے اس کی توفیق مل جاتی ہے۔ جو برائی کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے محبوب رکھتا ہے جس نے آخرت کو چھوڑ کر دنیا کی رضا مندی مول لی اس نے اپنا وافر حصہ گنوا دیا، جس نے آخرت کے حظِ عظیم کے حصول کو اپنا مقصود و مطلوب بنایا اور اس کے لئے صحیح معنوں میں کوشش و سعی بھی کی، دنیا اس کے آگے باز میچہ اطفال ہوگی اور معاصی پر صبر حقیقت میں جلتی پرتیل ڈالنا ہے اور اللہ عز و جل کی اطاعت پر صبر خیر و بھلائی کو فروغ دینا ہے۔

۱۱۹۴۱- ابوہ عبداللہ، احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن سفیان، ہارون، عبداللہ بن صالح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے اپنے ایک بھائی کو لکھا: اما بعد میں تجھے اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں وہ باطن میں تیرا ہم راز ہے اور ظاہر میں تیرا نگہبان ہے۔ شب و روز اللہ تعالیٰ کو اپنے دل میں بسائے رکھ اللہ تعالیٰ کی تجھ سے محبت اس قدر ہوگی جتنا تو اس کے قریب ہوگا۔ خوب جان لے کہ تو بعینہ اللہ تعالیٰ کی سلطنت سے نکل کر غیر کی سلطنت میں نہیں جاسکتا اور نہ ہی اس کی بادشاہت سے نکل کر کسی اور کی بادشاہت میں جاسکتا ہے۔ اللہ کا ڈر زیادہ سے زیادہ رکھ وہ تیرے غم میں اضافہ کرے گا۔ خوب سمجھ لو عظیم گناہ عظیم تر ہوتا ہے بہ نسبت احمق کے گناہ

سے۔ عالم کا گناہ جاہل کے گناہ سے عظیم تر ہوتا ہے اور مالدار کا گناہ تنگدست کے گناہ سے زیادہ بھاری ہوتا ہے ہم ذلیل و رسوا ہو گئے، رسوا اور بے یار و مددگار آدمی سمندر میں نہیں سویا کرتا۔ عیسیٰ علیہ السلام کہہ چکے ہیں کہ ”تم کب تک ذاکرین کے طریق کے اوصاف بیان کرتے رہو گے حالانکہ تم مجسمین کے محلہ میں مقیم ہو، تم اپنی شراب سے پھر بھی نکال دیتے ہو پھر تم حجال کی شرط لگاتے ہو۔ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: مشکیزے میں جب سوراخ ہو جاتا ہے وہ پھر اس قابل نہیں رہتا کہ اس میں شہد رکھا جائے بعینہ اسی طرح تمہارے دلوں میں شقاوت نے سوراخ کر دیے ہیں۔ اب وہ حکمت کو اپنے اندر سمونے کی صلاحیت نہیں رکھتے، اے میرے بھائی کتنے ہی نصیحت کرنے والے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قرب سے مانوس ہو چکے ہیں اور کتنے ہی اللہ سے ڈرانے والے ہیں: حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ پر جرات کرتے ہیں۔ کتنے ہی داعی الی اللہ ہیں فی الواقع وہ اللہ تعالیٰ سے کوسوں دور بھاگنے والے ہوتے ہیں اور کتنے ہی کتاب اللہ کے قاری ہیں جو اللہ کی آیات کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ والسلام

۱۱۹۴۲- ابوہ عبد اللہ، احمد، ابوبکر، عیسیٰ بن محمد بن سعدہ طحی، ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا معرفت باللہ یہ ہے کہ تو کسی گناہ کا ارتکاب کرے جو تیرے رب کی حیاء کو کم کر دے؟

۱۱۹۴۳- محمد بن احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن ابی رجا قرشی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: اے میرے بھائی! اپنے اعمال کو پوشیدہ رکھو پھر ان کے لئے کی گئی اپنی کوشش کو کمتر سمجھو، کہیں تم اعمال کے گھمنڈ میں نہ رہو، سمجھ لو! تم اعمال کی انتہا تک نہیں پہنچ سکتے ہو پس اللہ سے مانگو کہ معاف کر کے تمہارے اوپر احسان کرے۔

۱۱۹۴۴- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شیب، سہل بن عاصم، زہیر بن عباد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن مبارک رحمہ اللہ فرماتے تھے: تعدوا من کتبا الادباج فاجعل نفسک ممایکتبھا تکن تکتب مثلھا۔ (مفہوم واضح نہیں ہے)۔

۱۱۹۴۵- عبد اللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شیب، سہل بن عاصم، عبد اللہ بن محمد بن عقبہ بن ابی صہباء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: تمہیں یہ نقوش ہرگز دھوکے میں نہیں ڈالیں ان کے بارے میں لوگ کتنے غمزہ ہو رہے ہیں نیز ان کی درستی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے ان کی بقاء کس قدر سخت ہے۔

۱۱۹۴۶- ابوالحسن، عبد الرحمن بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، محمد بن محمد بن عبد اللہ، حسن بن حارون، بکر بن ابی جاشم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا:

میں نے ایک مرتبہ عراق سے نکل کر کسی ایک سرحد کی طرف جانا چاہا، اسی دوران میں ایک تاریک پہاڑی پر عازم سفر تھا، اچانک میں نے پہاڑی کی چوٹی پر ایک عامل کو دیکھا جو مخلوق سے الگ تھلگ کنارہ کشی کی زندگی بسر کر رہا تھا۔

اور اپنے رب سے مانوس رہنا چاہتا تھا، میں نے اسے سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا۔ پھر پوچھنے لگا تم کہاں سے آرہے ہو؟ میں نے جواب دیا۔ میں عراق سے آرہا ہوں اور سرحد کو جانا چاہتا ہوں۔ کہا: کیا کسی ایسے امر کی طرف جسکا تمہیں یقین نہیں ہے یا کسی ایسے امر کی طرف جسکا تمہیں یقین نہیں؟ میں نے جواب دیا: بلکہ ایسے امر کی طرف جسکا ہمیں یقین نہیں۔ پھر اس نے سوز و گداز سے ایک آہ بھری میں نے اس سے پرسوز آہ بھرنے کی وجہ پوچھی؟ کہنے لگا: میں نے راحت پسند لوگوں کی عیش و عشرت اور واصلین کی فرحتِ قلوب کو یاد کر کے آہ بھری ہے، میں نے کہا: میں متلاشی ہوں، کہا: کس چیز کا میں نے جواب دیا: تین چیزوں کا، کہا بتائیے کون کونسی؟ میں نے پوچھا: خوف کی دلیل کیا ہے؟ کہا غم و حزن، میں نے پوچھا: شوق کی دلیل کیا ہے؟ کہا، طلبِ معاش میں نے پوچھا: رجاء (امید) کی کیا دلیل ہے؟ کہا، عملِ رجاء کی دلیل۔ میں نے پوچھا: ہم کیوں کمزور ہو گئے؟ جواب دیا: چونکہ تم اللہ تعالیٰ کی عفو و درگزر پر اندھا اعتماد کر بیٹھے ہو

اگر تمہیں انجام و عقوبت کی جھلک دنیا میں دکھادی جائے تم اللہ کی معصیت کو اطاعت میں بدل ڈالو، لیکن اللہ نے معصیت پر پردہ ڈال رکھا ہے پھر ذیل کے اشعار پڑھئے۔

ان كنت تفهم ما اقول وتعقل . فارحل بنفسك ان لربك ترحل

جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ تو اگر سمجھتا ہے تو محض اپنے رب کی خاطر چلو۔

وذرا تشاغل بالذنوب وخله . حتى متى والى متى تتملل

گناہوں میں مصروفیت کو چھوڑ دے اور نال مثل کارستہ چھوڑ دے۔

۱۱۹۳۷- محمد بن احمد بن ابان، ابوہ احمد بن ابان، عبد اللہ بن محمد، حسن بن عبد الرحمن، ابراہیم بن رجا، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: مخلوق تین قسموں میں بٹ کر صبح کرتی ہے، پہلی قسم یہ کہ گناہوں کو چھوڑنا چاہتی ہے اور یہ بھی چاہتا ہے کہ دوبارہ کبھی کسی برائی کی طرف رجوع نہ کرے، یہ قسم کامیاب ہے چونکہ اس قسم کے لوگوں میں توبہ نصوح کا داعیہ پیدا ہو چکا ہے۔ دوسری قسم یہ کہ آدمی گناہ کرتا ہے دوبارہ کرتا ہے پھر سہ بارہ کرتا ہے پھر اس پر غمزدہ ہوتا ہے لیکن پھر گناہ کا ارتکاب کر دیتا ہے لیکن بعد میں اس پر روتا ہے۔ اس کے لئے کامیابی کی امید بھی کی جاسکتی ہے اور ناکامی کا خوف بھی اور تیسری قسم یہ ہے کہ آدمی گناہوں کی ضلالت میں اندھا دھند گھسا ہوتا ہے اور اسے ندامت بھی نہیں ہوتی، ہاں کبھی کبھار اسے ندامت بھی ہو جاتی ہے لیکن گناہوں پر غمزدہ نہیں ہوتا حتیٰ کہ پھر گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے لیکن اس پر روتا بھی نہیں یہ متکبر خائن اور بد بخت ہے اور جنت سے ہٹ کر جہنم میں جانا چاہتا ہے۔

۱۱۹۳۸- ابوہ احمد بن محمد، عبد اللہ بن محمد بن عبید، سلمہ بن شیب، سہل بن عاصم، زہیر بن عباد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: خوب سمجھ لو کہ نصیحت بھرے مواعظ پر پردے پڑے ہوتے ہیں اور فکر مندی ان پردوں کو ہٹا دیتی ہے۔ تیری طلب و فکر وعظ میں زیادہ تر ہونی چاہیے۔ مجھے یہ بھی خوف ہے کہ تمہاری عقل دنیا داری سے الٹی پڑی ہو ایسی حالت میں تمہاری عقل میں وعظ و نصیحت کو کہاں جگہ مل سکتی ہے۔

۱۱۹۳۹- ابوہ عبد اللہ، احمد، عبد اللہ بن محمد، محمد بن حسین، محمد بن داؤد بن عبد اللہ، عبد اللہ بن ابو حواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ایک مرتبہ بصرہ میں داخل ہوا وہاں اپنے ایک جان پہچان والے سے کہا: ایک ایسے اللہ والے کی طرف میری رہنمائی کرو جو اون کے موٹے کپڑے پہنتا ہو۔ طویل خاموشی والا ہوا اور کسی کی طرف سر تک نہ اٹھاتا ہو۔ فرمایا: میں اس سے اپنے مطلوب کے متعلق کچھ کہنے کا منتظر تھا مگر وہ ہے کہ مجھ سے بات تک نہیں کرتا۔ میں اس کے پاس سے نکلا میرا رفیق سفر کہنے لگا یہاں ایک بڑھیا کا بیٹا ہے کیا آپ اس کے پاس چلیں گے؟ چنانچہ ہم بڑھیا کے بیٹے کے پاس گئے۔ بڑھیا کہنے لگی: میرے بیٹے کے پاس جنت و دوزخ کا تذکرہ نہیں کرنا ورنہ تم جنت و دوزخ کا تذکرہ کر کے اسے قتل کر ڈالو گے اس کے علاوہ میرا کوئی اور بیٹا بھی نہیں ہے۔ چنانچہ ہم اس نوجوان کے پاس داخل ہوئے اس نے موٹا لباس پہن رکھا تھا اور طویل خاموشی میں سر جھکائے ہوئے تھا۔ اس نے سر اٹھا کر ہماری طرف دیکھا پھر کہنے لگا: خبردار! لوگوں نے محشر میں کھڑا ہونا ہے جسے وہ سراسر بھول چکے ہیں اور آپس میں اس کا مذاکرہ بھی نہیں کرتے۔ میں نے پوچھا: اللہ آپ پر رحم فرمائے بھلا کس کے حضور کھڑا ہونا ہے؟ سن کر نوجوان کی خوف کے مارے سسکیاں بندھ گئیں اور دیکھتے ہی دیکھتے اسکی روح پرواز کر گئی۔ اتنے میں بڑھیا آگئی اور کہنے لگی تم نے میرے بیٹے کو قتل کر دیا۔ ابن سماک رحمہ اللہ کہتے ہیں اس کی نماز جنازہ کے شرکاء میں میں بھی تھا۔ عبد اللہ کہتے ہیں ابن سماک رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ ایک آدمی کی تعریف کی فرمایا: مصیبت ایک ہی ہے۔ خواہ میت کے ورثاء بے صبری کا مظاہرہ کریں یا صبر کریں مصیبت کے بدلے میں اجر و ثواب ملتا ہے جو میت کی مصیبت سے زیادہ ہوتا ہے۔

۱۱۹۵۰- ابو عاصم احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلف بن ولید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابن سماک رحمہ اللہ ایک قبر پر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: اے قاسم! تو نے خلوت اختیار کر لی، ہم تجھے چھوڑ کر واپس لوٹ گئے، بالفرض اگر ہم تیرے پاس امامت کر لیتے تجھے کچھ نفع نہ پہنچتا۔ پھر فرمایا: بخدا! لوگ اگر دنیا کی عمر کے بقدر کسی قبر کے پاس اقامت کر لیں صاحب قبر کو ان کی طویل اقامت سے ذرہ برابر بھی نفع نہیں پہنچے گا۔ چنانچہ اہل قبور اپنے اگلے ہدف کی طرف کوچ کر چکے ہیں اور تمہیں پیچھے چھوڑ گئے ہیں تم نے بھی کبھی اس منزل کی طرف پیش رفت کرنی ہے پھر تمہیں واپس اس دنیا کی طرف نہیں لوٹایا جائے گا۔

۱۱۹۵۱- سلیمان بن احمد، محمد بن موسیٰ، محمد بن بکار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہارون الرشید نے ابن سماک رحمہ اللہ کو پیغام بھیج کر اپنے پاس منگوا لیا۔ چنانچہ ابن سماک رحمہ اللہ جب ہارون کے پاس داخل ہوئے ہارون کے پاس تحفیٰ بن خالد برکی بھی بیٹھا ہوا تھا، تحفیٰ کہنے لگا: امیر المؤمنین نے آپ کو پیغام بھیج کر منگوا لیا ہے اس وجہ سے کہ انھیں آپ کی اصلاح نفس کی خبر پہنچی ہے اور انھیں خبر ملی ہے کہ آپ کثرت سے اپنے رب کو یاد کرتے ہیں اور آپ عامۃ الناس کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: امیر المؤمنین کو جو ہمارے متعلق اصلاح نفس کی خبر پہنچی ہے یہ صرف اسی وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے گناہوں پر پردہ کر رکھا ہے اگر اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں پر لوگوں کو مطلع کر دے پھر کوئی دل محبت سے ہماری طرف پیش رفت نہ کرے اور پھر کوئی زبان بھی ہماری مدح کے گن نہ گائے، مجھے خوف ہے کہ میں گناہوں پر پڑے ہوئے پردے سے کہیں دھوکہ نہ کھا جاؤں اور لوگوں کی مدح سرائی پر آزمائش میں نہ ڈال دیا جاؤں۔ نیز مجھے یہ بھی خوف لاحق ہے کہ کہیں میں ان دونوں چیزوں (گناہوں پر پڑے پردوں اور لوگوں کی مدح سرائی) کی بدولت ہلاک نہ ہو جاؤں یا میں ان پر اللہ کا شکر نہ کر سکوں اور ہلاکت میں پڑ جاؤں، پھر ابن سماک رحمہ اللہ نے قلم دوات کاغذ منگوا لیا اور ہارون الرشید کو مذکورہ کلام لکھ کر پیش کیا۔

۱۱۹۵۲- سلیمان بن احمد، محمد بن عباس مودب، عبد اللہ بن صالح عجلی کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعودؓ کی اولاد میں سے ایک آدمی ابن سماک رحمہ اللہ کی مجلس میں خاموش اور چپ چاپ ہو کر بیٹھا کرتا تھا۔ ابن سماک رحمہ اللہ نے اس سے خاموشی کی وجہ پوچھی؟ کہنے لگا: میں تو صرف سننے کے لئے بیٹھتا ہوں۔ خاموشی اختیار کرتا ہوں تاکہ وعظ کو اچھی طرح سمجھ لوں اور غیر اللہ کے لئے جو بات بھی کی جاتی ہے اسکا انجام ندامت ہوتا ہے۔ ابن سماک رحمہ اللہ نے کہا: بخدا تو کسی معدن سے لکلا ہے یعنی بہت خلوص والا اور طالب صادق ہے۔

۱۱۹۵۳- سلیمان بن احمد، حسین بن جعفر قنات۔ عبد الحمید بن صالح برجمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن صبیح بن سماک رحمہ اللہ کہتے ہیں سفیان ثوری رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ عزیز مصر کی بیوی کو کوئی حاجت پیش آئی تو عمدہ لباس زیب تن کیا۔ اس کے گھر والے کہنے لگے: کہاں جانا چاہتی ہو؟ جواب دیا: میں یوسف علیہ السلام کے پاس جانا چاہتی ہوں تاکہ ان سے میں اپنی حاجت بیان کر سکوں۔ لوگوں نے کہا: ہمیں تجھ پر خوف ہے کہ تو کہیں فتنہ میں نہ پڑ جائے۔ کہنے لگی ہرگز نہیں۔ یوسف علیہ السلام کے دل میں خوف خدا ہے اور مجھے اس کا کوئی خوف نہیں جس کے دل میں اللہ کا خوف ہو۔ چنانچہ وہ یوسف علیہ السلام کے رستے میں بیٹھ گئی، جب یوسف علیہ السلام کا ادھر سے گزر ہوا ان کی طرف اٹھی اور کہنے لگی: تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے اپنی اطاعت کی بدولت غلاموں کو بادشاہ بنادیا اور بادشاہوں کو معصیت کی بدولت غلام بنادیا، پھر اس نے اپنا مدعا بیان کیا کہ ہمیں ایک ضروری حاجت پیش آگئی ہے جس کی خاطر میں آپ کی معاونت لینا چاہتی ہوں۔ چنانچہ یوسف علیہ السلام نے خادموں کو اس کی حاجت براری کا حکم دیا۔

۱۱۹۵۴- سلیمان بن احمد، احمد بن ثعلب نحوی، احمد بن اعرابی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ کثرت سے ذیل کے اشعار پڑھا کرتے تھے۔

الاجل فی القبور فی خطر . فردہ یوما وانظر الی خطرہ .

ابرزہ الموت من منا کبہ۔ ومن مقاصیرہ ومن حجرہ۔

۱۱۹۵۵- محمد بن احمد، احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، داود بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ کی مجلس کا اختتامی کلام یہ ہوتا تھا۔ کیا بندہ پیش آنے والے دن کے لئے مستعد نہیں تاکہ اس دن کے فقر و فاقہ سے نمٹ سکے، خبردار! ہر محتاج نو جوان قدم بقدم موت کی طرف بڑھتا جا رہا ہے لہذا اسے اپنی جوانی اور شدت قوت دھوکے میں نہ ڈالے رکھے۔

۱۱۹۵۶- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، ابو عبد اللہ، حسین بن عبد الرحمن وراق، ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: میر نے قبیلہ بنی قیس کی ایک عورت کے لڑکے کو ادب سکھایا اسکی ماں نے ڈنڈا بھیجا، جب ڈنڈا اس کے قریب ہوتا وہ سخت ڈر جاتا لڑکے کی ماں کہنے لگی جس نے بھی تقویٰ ترک کیا ہے وہ بیہودگی کے رستے پر چل پڑا۔

۱۱۹۵۷- ابو عبد اللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، ابو جعفر کندی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابن سماک داؤد طائی رحمہ اللہ کے پاس داخل ہوئے، وہ اس وقت کھنڈر گھر میں تھے اور ان پر گرد و غبار پڑا ہوا تھا۔ داؤد نے فرمایا: اپنے نفس کو قید میں رکھو قبل اس کے کہ اس کو قید میں ڈالا جائے اور عذاب میں ڈالے جانے سے پہلے اپنے نفس کو عذاب میں مبتلا رکھو پھر تم قیامت کے دن اپنے عمل کا اجر و ثواب دیکھ لو گے۔

۱۱۹۵۸- محمد بن علی، ابوطحہ محمد تمار کے سلسلہ سند سے بمثل مذکورہ بالا کے مروی ہے۔

۱۱۹۵۹- حمدون بن علی واسطی، علی بن جعد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: فالودہ تمام حلووں کا سردار ہے اور شکر تمام ربط کی سردار ہے۔

۱۱۹۶۰- عبد اللہ بن احمد بن یعقوب مقرنی، احمد بن اسحاق بلخی، ابو عیناء، اصمعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا اس آدمی سے سوال نہ کرو جو سوال کرنے پر تم سے بھاگ جاتا ہو لیکن اس آدمی سے سوال کرو جو تمہیں سوال کرنے کا حکم کرتا ہو۔

۱۱۹۶۱- ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم رازی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سماک رحمہ اللہ نے حمد و صلوة کے بعد ایک مجلس سے وعظ کیا جس میں ہارون الرشید بھی موجود تھا۔ فرمایا: بعد میں آنے والوں کے ایک ہزار آدمی اسلاف کے ایک آدمی کے بھی برابر نہیں۔ یہ لوگ اپنے رب کے ڈر کے مارے ایمان لائے اور ان کے آباؤ اجداد ان تکواریوں سے ڈر کر ایمان لائے، اے ابوبکر! تو نے پاسداری کی انتہاء کر دی تب ہی اللہ مالک الجبار نے تیری مدح کرتے ہوئے فرمایا: اذہمافی الغار (توبہ: ۴۰) جب وہ دونوں (نبی ﷺ و ابوبکر صدیق) غار میں تھے۔ اے عمر! تو والی تو نہیں تھا بلکہ امت کیلئے شفیق باپ کی حیثیت سے تھا اور اے عثمان! تجھے ظلم قتل کیا گیا حتیٰ کہ دفنانے تک تو مظلوم ہی رہا۔ اس آدمی کے بارے میں تیری کیا رائے ہے جو بچنے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کرتا ہو حتیٰ کہ اسی عالم میں بڑھاپے میں وفات پا جائے۔ پس یہ ہیں نماز والے یہ ہیں زمانے کے امام اکبر اور پیشوا اور یہ ہیں اختیار میں سے ایک، ان کی مدح اللہ تعالیٰ نے کی ہے اور انہیں نیکو کاروں کے ٹھکانے میں رہائش عطا کی۔

مسانید محمد بن صبیح بن سماک رحمہ اللہ تعالیٰ

(محمد بن سماک رحمہ اللہ نے چند تابعین سے بھی احادیث روایت کی ہیں ان میں اسماعیل بن ابو خالد، اعمش اور هشام

فہرست ہیں۔

۱۱۹۶۲- ابوبکر احمد بن سندی، حسین بن عمر بن ابراہیم ثقفی، عمر بن ابراہیم بن علی بن سماک، اسماعیل بن خالد، قیس بن ابو حازم کے سلسلہ سند

سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: جس وقت سے عمرؓ اسلام لائے اس وقت سے ہمارے ہر عزت و افتخار سے بلند ہو گئے۔
۱۱۹۶۳- اسماعیل، شعبی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا ہم جماعت صحابہؓ آپس میں یہی تذکرے کرتے رہتے تھے کہ حضرت عمرؓ کی زبان پر کیونہ نازل ہو رہی ہے۔

مذکورہ بالا دونوں حدیثوں میں ابن سماک رحمہ اللہ سے روایت کرنے میں عمر بن ابراہیم مفرد ہیں۔

۱۱۹۶۴- محمد بن عمر بن سلم، محمد بن عبدالعزیز بن محمد، محمد بن سماک، اسماعیل بن ابی خالد، قیس، جریرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اوروں پر رحم و شفقت نہیں کرتا اس پر بھی رحم و شفقت نہیں کی جائے گی۔
اسماعیل کی سند سے یہ حدیث تو ثابت و مشہور ہے لیکن ابن سماک کی سند سے غریب ہے۔

۱۱۹۶۵- محمد بن ابراہیم، محمد بن سفیان بن موسیٰ صغار، محمد بن آدم، محمد بن سماک، اسماعیل بن ابی خالد، عامر:

عبدالرحمن ابزی کہتے ہیں میں نے مدینہ منورہ میں ابن عمرؓ کے پیچھے زینبؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ پڑھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد حضرت زینبؓ پہلی زوجہ مطہرہ تھیں جنہوں نے وفات پائی۔ چنانچہ ابن عمرؓ نے ان کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں، پھر انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ زینبؓ کی میت کو قبر میں داخل کرنے کا حکم دیتی ہیں۔ ازواج مطہرات نے کہلا بھیجا کہ ہم چاہتی ہیں یہ خدمت وہی سرانجام دیں جس نے زینبؓ کو بقید حیات دیکھ رکھا ہو ابن عمرؓ نے فرمایا ازواج مطہرات نے درست اور سچ کہا۔

ابن سماک کی یہ حدیث غریب ہے چونکہ محمد بن آدم مفرد ہیں۔

۱۱۹۶۷- ابواسحاق، ابراہیم بن محمد بن حمزہ، محمد بن جعفر رافعی صابونی، محمد بن ہارون بن محمد بن بکار دمشقی، محمد بن سلیمان تستری، ابن سماک، اعش، سفیان، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی جو قدم بھی اٹھاتا ہے اس کے متعلق پوچھا جائیگا کہ اس کی لذت کیا ہے۔

اعش اور ابن سماک کی یہ حدیث غریب ہے ہم تک صرف اسی سند سے پہنچی ہے۔

۱۱۹۶۸- ابوبکر آجری، محمد بن صبیح بن سماک، ہشام بن عروہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب شام کا کھانا دسترخوان پر حاضر کر دیا جائے اور ادھر اتنے میں نماز کھڑی کی جا چکی ہو تو پہلے کھانا کھا لو۔
یہ حدیث کئی طرق سے مشہور و ثابت ہے لیکن محمد بن سماک کی سند سے غریب ہے۔

۱۱۹۶۹- قاضی ابو محمد بن احمد بن ابراہیم، حسن بن ابان، بھل بن عثمان، محمد بن سماک، محمد بن عمرو، ابوسلمہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن اپنے جسم، مال اور اولاد کے متعلق ہمیشہ آزمائش میں مبتلا رہتا ہے حتیٰ کہ بعد از وفات جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملتا ہے اس کے ذمہ کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔

۱. صحیح مسلم کتاب المساجد ۶۴. وسنن الترمذی ۳۵۳، وسنن الترمذی ۱۱۱/۲. ومسند الامام احمد ۱۱۰/۳.

۲۳۱. وصحیح ابن خزيمة ۹۳۳، ۱۶۵۱...

۲. المستدرک ۳۴۶/۱. والسنن الکبریٰ للبیہقی ۳۷۳/۳. والمصنف لابن ابی شیبہ ۲۳۱/۳. ومشکاۃ المصابیح

۱۵۶۷. وشرح السہ ۲۴۶/۵. والادب المفرد ۴۹۳. وانحاف السادة المتقين ۵۲۶/۹.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔

۱۱۹۷۵- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبد اللہ بن صندل، ابن سماک، ح، محمد بن مظفر، محمد بن احمد بن ثابت، ثابت، محمد بن صبیح بن سماک، جبیر، حسن، ابو ہریرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث قدسی سنائی کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے ابن آدم! فجر اور عصر کے بعد گھڑی بھر کے لئے میرا ذکر کر لیا کرو ان دونوں وقتوں کے درمیان وقت کی میں کفایت کر دوں گا۔ حسن کی یہ حدیث عن ابی ہریرہ غریب ہے حسن سے صرف جبیر نے روایت کی ہے۔

۱۱۹۷۶- محمد بن عمر، ابو عبد اللہ محمد بن قاسم بن زکریا، ہشام بن یونس، محمد بن صبیح بن سماک، ابراہیم بن ابی یحییٰ، ابان، انس کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعا کرتے ہوئے دیکھا درآں حالیکہ آپ نے اپنے ہاتھ مبارک اوپر اٹھائے ہوئے تھے بایں طور کہ ہتھیلیوں کا باطنی حصہ چہرہ اقدس کی طرف تھا۔

محمد کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف ہشام کی سند سے نقل کی ہے۔

۱۱۹۷۷- محمد بن عمرو، محمد بن قاسم، ہشام، محمد بن صبیح، ابراہیم بن ابی یحییٰ، جبیر، عبد اللہ، عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفہ کی رات دعا کرتے ہوئے دیکھا بایں طور کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک مسکین کے کھانا مانگنے کی طرح سینہ مبارک کے پاس اٹھائے ہوئے تھے۔

ابن سماک کی یہ حدیث غریب ہے ہمیں صرف ہشام کی سند سے یہ حدیث پہنچی ہے۔

۱۱۹۷۸- محمد بن ابراہیم بن علی، احمد بن عبد الجبار، محمد بن عبادہ بن موسیٰ، ہیشم و عبد اللہ بن ادریس، یزید بن ابی زیاد، مقسم، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچنے لگوائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں تھے اور احرام بھی باندھا ہوا تھا۔

ابن سماک کی یہ حدیث غریب ہے اور محمد بن عبادہ متفرد ہیں۔

۱۱۹۷۹- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن سماک، یزید بن ابی زیاد، مسیب بن رافع، ابن مسعود کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی میں تیرتی ہوئی مچھلی نہ خریدو چونکہ اس قسم کی خریداری میں دھوکہ (غرر) ہے۔

اس حدیث کا متن و اسناد دونوں غریب ہیں اور ہمیں ابن سماک کی سند سے یہ حدیث صرف احمد بن حنبل کے واسطے سے پہنچی ہے۔

۱۱۹۸۰- محمد بن عمر بن مسلم، سعید بن سعدان، اسحاق بن موسیٰ انصاری، محمد بن صبیح، ابو احوص، عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسکین وہ نہیں جو بار بار تمہارے دروازوں پر چکر کاٹے اور اسے ایک لقمہ یا دو لقمے ایک کھجور یا دو کھجوریں واپس لوٹا دیتے ہوں، صحابہ کرامؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! پھر مسکین کون ہے؟ ارشاد فرمایا مسکین وہ ہے کہ جس کے پاس اتنا مال بھی نہ ہو جو اسے دوسروں سے بے نیاز کر دے اور خود اسے لوگوں سے مانگتے ہوئے حیا آتی ہو اور اس کی ظاہری حالت سے مسکین کا ادراک بھی نہ ہوتا ہو پس ایسے مسکین پر صدقہ کیا جائے۔

ابن سماک کی حدیث بالا غریب ہے چونکہ اسحاق نے ان سے متفرد روایت کی ہے۔

۱۱۹۸۱- محمد بن مظفر، سعید بن سعدان، اسحاق بن موسیٰ انصاری، محمد بن صبیح بن سماک، ابراہیم ہجری، ابواحوص، عبد اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام سے پوچھا کیا تم جانتے ہو کونسا صدقہ افضل ہے؟ صحابہ کرام نے جواب دیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا بہترین صدقہ یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کو عطیہ کے طور پر ایک درہم یا بکری کے دو دھ سے نواز دو۔

۱۱۹۸۲- محمد بن عمر، سعید بن سعدان، اسحاق، محمد بن صبیح، عبد اللہ کی سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچائے، اگرچہ آدمی کھجور صدقہ کر کے آگ سے بچنے کا سامان کیوں نہ کرے۔

(فائدہ) یعنی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی حقیر سمجھ کر ترک نہیں کرنا چاہئے، کیا معلوم ہو سکتا ہے یہی کام آجائے اور جہنم کی آگ سے بچنے کا ذریعہ بن جائے (من المترجم)

مذکورہ بالا حدیث کو ابن سماک و ہجری سے صرف اسحاق نے روایت کیا ہے۔

۱۱۹۸۳- ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، محمد بن ابراہیم بن ابان سراج، یحییٰ بن ایوب، ابن سماک، عنبسہ بن عبد الرحمن، مسلم، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کے کھانے کو تم مت چھوڑو اگرچہ مٹھی بھر صیبر (کھجور پانی سے بنا ہوا حلوا) ہی کیوں نہ کھا لو چونکہ رات کے کھانے کی برکت بھاگ جاتی ہے۔

عنبسہ اور ابن سماک کی یہ حدیث بالا غریب ہے ہم نے صرف یحییٰ بن ایوب کی سند سے نقل کی ہے۔

۱۱۹۸۴- ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، محمد بن محمد بن سلیمان، اسماعیل بن ابراہیم بن اسماعیل بن صبیح، ابراہیم بن اسماعیل بن صبیح، ابن سماک، سفیان ثوری، ابواسحاق، براء رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ”جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر لیٹتے داکمیں ہاتھ کوکان کے نیچے رکھتے پھر یہ دعا پڑھتے: ”اللهم قنی عذابک يوم تبعث عبادک“ یا اللہ جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ اٹھائے گا اس دن اپنے عذاب سے مجھے بچائیو۔

براء رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے لیکن ابن سماک کی سند سے صرف اسی طریق سے مروی ہے۔

۱۱۹۸۵- محمد بن عمر بن مسلم، محمد بن قاسم بن زکریا، هشام بن یونس، محمد بن صبیح بن سماک، ثوری، حجاج بن فرافصہ، مکحول، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حلال طریقہ سے دنیا طلب کی تاکہ وہ دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانے سے بچا رہے، اپنے اہل عیال پر خرچ کرے اور اپنے پڑوسیوں پر رحم دلی و احسان کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اٹھائیں گے اس کا چہرہ چود ہوگی کے چاند کی طرح چمک رہا ہوگا اور جس نے حلال طریقہ سے دنیا طلب کی تاکہ اس کے پاس مال و دولت کی فروانی ہو اور تاکہ دولت مند ہو کہ لوگوں پر فخر کوئے۔ قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا اللہ تعالیٰ اس پر سخت غضبناک ہوں گے۔

۱- مسند الامام احمد ۳۸۸/۱، ۳۴۶، والمعجم الکبیر للطبرانی ۹۵/۱، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۲۲۵/۵، ومجمع

الزوائد ۱۰۵/۳، واتحاف السادة المتقين ۴۷۰/۱۰،

۲- تنزیہ الشریعة ۳۶۷/۱،

۳- المصنف لابن ابی شیبہ ۱۶/۱، واملی الشجرى ۱۷۳/۲، ومشكاة المصابيح ۵۲۰/۷، واتحاف السادة المتقين

۳۱۳/۵، ۱۲۲/۸، وکنز العمال ۹۲۳۵،

مکحول کی یہ حدیث غریب ہے میں نہیں جانتا کہ مکحول سے حجاج کے علاوہ کسی اور نے بھی روایت کی ہو۔

۱۱۹۸۶- محمد بن مظفر، محمد بن احمد، ثابت، محمد بن صبیح بن سماک، اشعث بن سعدی، یعلیٰ بن عطاء، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رضامندی والد کی رضامندی میں ہے۔

۱۱۹۸۷- ابو عبد اللہ محمد بن سلمہ عامری فقیہ، عبد الرحمن بن عبد اللہ محمد بن مقری، علی بن حرب، حسین جعفی، محمد بن سماک، عائد بن بشیر، عطاء، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس امت کا جو فرد اسی سال کی عمر کو پہنچا پامت کے دن اس سے تعرض نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس سے حساب لیا جائے گا بلکہ کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جائے۔

۱۱۹۸۸- محمد بن حمید، ابو یعفی موصلی، حسن بن حماد، حسین جعفی، ابن سماک، عائد بن بشیر، عطاء، حضرت عائشہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جو مکہ مکرمہ کے رستے میں مرا، اس سے چھیڑ چھاڑ کی جائے گی اور نہ ہی اس سے حساب لیا جائے گا۔

۱۱۹۹۰- ابراہیم بن احمد مقری، مرزوی، احمد بن عیسیٰ غطار، ہناد بن سری، حسین بن علی جعفی، ابن سماک، عائد، عطاء، عائشہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ طواف کرنے والوں پر فخر کرتا ہے۔ میرے علم کے مطابق مذکورہ بالا تینوں احادیث کو عطاء سے صرف عائد نے روایت کیا ہے اور عائد سے صرف ابن سماک نے۔

۱۱۹۹۱- ابو عبد اللہ، ابراہیم بن حسن، محمد بن اسحاق، سہل بن نصر، ابن سماک، ہشیم، یزید رقاشی، انس بن مالک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی پکار اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند نہیں بخیر لہفان کے پکار کے، صحابہ کرامؓ نے پوچھا یا رسول اللہ لہفان کیا ہوتا ہے؟ ارشاد فرمایا جو بندہ کسی گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے پھر خوف خدا سے اس کا پیٹ بھر جائے اور جب بھی اسے وہ گناہ یاد آئے بے اختیار اس کے منہ سے یارب! یارب! کی صداکیں بلند ہوتی ہوں۔

۱۱۹۹۲- احمد بن حسین علی تیمی، علی بن مبارک مروزی، سری بن عاصم، محمد بن صبیح بن سماک، ہشیم بن حماد کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ یزید رقاشی کے پاس گیا اور وہ اس وقت رورہے تھے چونکہ انہوں نے چالیس سال سے اپنے آپ کو پیسا سا رکھا ہوا تھا مجھے کہنے لگے اے ہاشم! آؤ اور اندر داخل ہو جاؤ تاکہ ہم سخت گرم دن میں ٹھنڈے پانی پر آنسو بہائیں۔ مجھے حضرت انس بن مالکؓ نے حدیث سنائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو بھی قیامت کے دن وارد ہوگا وہ پیسا سا ہوگا۔

۱۱۹۹۳- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد حسن، محمد بن اسحاق، سہل بن نصر، ابن سماک، ہشیم، یزید رقاشی، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ آدمی جو قیامت کے دن آئے گا وہ پیسا سا ہوگا۔

۱- صحیح ابن حبان ۲۰۲۶: و سنن الترمذی ۱۸۹۹: والمستدرک ۱۵۲/۳: ومجمع الزوائد ۱۳۶/۸: واتحاف السادة المتقين ۳۳۰/۸: وكشف الخفا ۵۲۰/۱: والدر المنثور للسيوطی ۸۸:

۲- الكامل لابن عدى ۱۹۹۲/۵: واللائلى المصنوعة ۷۲/۱: والموضوعات لابن الجوزى ۱۸۱/۱: وكنز العمال ۳۲۶۷۲:

۳- اللائلى المصنوعة ۷۲/۲: وتذكرة الموضوعات ۷۲: والموضوعات لابن الجوزى ۴۱۷/۲: والكامل لابن عدى ۳۳۶/۵: والضعفاء للعقلى ۳۱۰/۳: واتحاف السادة المتقين ۲۷۱/۳:

۴- تاريخ بغداد ۳۳۶۹/۵: ومجمع الزوائد ۲۰۸/۳: والمطالب العالية ۱۱۳۰: والدر المنثور ۲۱۲/۱: والترغيب والترهيب ۱۷۸/۲: وكنز العمال ۱۲۰۰۱:

۵- الكامل لابن عدى ۲۵۶۱/۷: وكنز العمال ۱۰۲۸۰:

۶- الاحاديث الضعيفة ۸۰۳: وكنز العمال ۳۸۹۳۸: وتاريخ بغداد ۳۵۶/۳:

میری سمجھ کے مطابق احادیث بالا کو یزید سے ہیشتم کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا اور ہیشتم سے ابن سماک کے علاوہ بھی کسی نے روایت نہیں کیں۔

۱۱۹۹۴۔ محمد بن حمید، ابراہیم بن عبد اللہ بن ایوب محزومی، یحییٰ بن یعلیٰ بن منصور، سلمہ بن حفص، محمد بن صبیح سماک، مبارک بن فضالہ، حسن، ہمرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو یہ بات معلوم کرنا اچھی لگتی ہو کہ اللہ کے ہاں اس کا کیا مرتبہ ہے پس اسے چاہیے یہ معلوم کرے کہ اس نے اپنے پاس اللہ تعالیٰ کے لئے کیا تیار کر رکھا ہے یعنی کتنے اعمال اپنے پاس رکھے ہیں۔

محمد بن صبیح اور مبارک کی حدیث بالا غریب ہے ہمیں صرف طریق مذکور سے پہنچی ہے۔
۱۱۹۹۵۔ محمد بن عمر بن مسلم، عبد اللہ بن بشر بن صالح، محمد بن آدم، محمد بن صبیح بن سماک، اناج، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نماز جمعہ کو آئے اسے چاہیے کہ وہ غسل کر کے آئے۔
محمد بن صبیح کی حدیث بالا غریب ہے ہمیں صرف محمد بن آدم کے واسطے سے پہنچی ہے۔

۱۱۹۹۶۔ محمد بن عمر، محمد بن قاسم بن زکریا، ہشام بن یونس، محمد بن صبیح بن سماک، ثوری، عبد الملک بن عمیر، ابوسلمہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے سچی بات جو کسی شاعر نے کہی ہو وہ یہ ہے۔
الا کل ما خلا اللہ باطل و کل نعیم لا محالۃ زائل
ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے علاوہ سب کچھ باطل ہے اور لا محالہ لازماً ہر ایک نعمت زائل ہو جانے والی ہے۔

(۴۰۲) محمد حارثی

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک محمد بن نصر حارثی ابو عبد الرحمن بھی ہیں۔ اپنے زمانے میں سب سے بڑے عبادت گزار تھے۔ ہمہ وقت ذکر و فکر میں مشغول رہتے اور ہر وقت خلوت میں حق تعالیٰ کے ہم نشین رہتے، کہا گیا ہے کہ مذاکرہ عہود اور مسامرۃ شہود کا نام تصوف ہے۔

۱۱۹۹۷۔ ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابواسامہ کہتے ہیں محمد بن نصر اہل کوفہ کے بڑے بڑے عبادت گزاروں میں سے ہیں۔

۱۱۹۹۸۔ ابواحمد عظیمی، ابوعوانہ اسفرائینی، یوسف بن سعید مسلم، عبید اللہ بن محمد کرمانی کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ محمد بن نصر حارثی کے پاس گیا اور ان سے کہا آپ کی خلوت نشینی کو دیکھ کر یوں لگتا ہے گویا کہ آپ لوگوں کے ساتھ نشست و برخاست کو اچھا نہیں سمجھتے، انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے ان سے پوچھا کیا آپ کو خلوت سے وحشت نہیں ہوتی؟ کہنے لگے میں کیسے وحشت محسوس کروں حالانکہ میں اس ذات کا ہم نشین ہوں جس نے مجھے دھیان میں رکھا ہوا ہے۔

۱۱۹۹۹۔ ابونعیم اصفہانی، ابو محمد حیان، اسماعیل بن عبد اللہ، اسحاق بن موسیٰ اخطمی، عباد بن کلیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نصر نے فرمایا میں نے بعض کتابوں میں لکھا ہوا پڑھا ہے۔ اے میری تصدیق کرنے والو! اب فرحت میں رہو اور میری یاد میں آسودگی کی زندگی بسر کرو۔

۱۔ الکامل لابن عدی ۴/۱۳۸۰ و کنز العمال ۹۰/۳۰۷۰

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الشعر المقدمۃ ۶، وفتح الباری ۷/۱۵۲

۱۲۰۰۰- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابو جہم عبد القدوس بن بکر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نصر حارثی نے فرمایا علم میں پہلی چیز خاموشی ہے پھر سماع علم، پھر حفظ علم، پھر اس پر عمل پھر علم کا پھیلانا۔

۱۲۰۰۱- ابو بکر بن محمد بن عبد الرحمن بن فضل، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبد اللہ بن خبیب، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نصر حارثی نے فرمایا: اول علم خاموشی ہے پھر سماع علم پھر اس پر عمل اور پھر اس علم کا پھیلانا۔

۱۲۰۰۲- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن ادیس، حسن بن ربیع، ابن مبارک فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ محمد بن نصر حارثی کے ہمراہ کشتی میں سوار تھا، محمد بن نصر کہنے لگے یہ تو ایک باہمی مسابقت ہے ابن مبارک کہتے ہیں وہ ایسی آواز لائے جو خفی اور شععی کی آواز کے مشابہ تھی۔

۱۲۰۰۳- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، عبد الرحمن بن میمون کہتے ہیں میں نے محمد بن نصر حارثی سے حالت سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق سوال کیا جواب دیا اس کی اجازت دی گئی ہے۔ (یعنی حالت سفر میں روزہ افطاری کی اجازت دی گئی ہے)۔

۱۲۰۰۴- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن جعفر، عبد اللہ بن مندہ، ابو بکر مستملی، شہاب بن عباد کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ محمد بن نصر حارثی کی صحبت میں عبادان تک سفر کیا۔ دوران سفر انہوں نے صرف تین باتیں کیں جن میں سے ایک بات یہ تھی کہ انہوں نے ایک آدمی کو کہا: اپنی نماز کو بہتر بناؤ۔

۱۲۰۰۵- ابو بکر بن احمد مؤدب، احمد بن محمد بن عمر، محمد بن عبید، محمد بن حسین، خالد بن زید، طیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نصر نے فرمایا موت نے متقین کے دلوں کو دنیا سے پھیر دیا ہے بخدا! وہ حصول معرفت کے بعد دنیاوی سرور کی طرف کبھی نہیں لوٹیں گے چونکہ ان کا مح نظر موت کی شدت سختی ہے۔

۱۲۰۰۶- محمد بن احمد، عبد اللہ بن محمد بن حسین، زکریا بن عدی، ابن مبارک نے فرمایا محمد بن نصر ”جب موت کو یاد کرتے ان کے اعضاء پر کپکپی طاری ہو جاتی تھی کہ ان کے اعضاء کپکپاتے ہوئے دکھائی دیتے۔“

۱۲۰۰۷- ابو عبد اللہ، محمد بن ابراہیم حروری، حسین بن علی کو فی، ابو غسان عباد بن کلیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نصر حارثی نے فرمایا بے شک اہل بدعت ہدایت کی عمارت کو منہدم کر کے علالت و گمراہی کی تائیس رکھنے لگے ہیں لہذا ان سے بچتے رہو۔

۱۲۰۰۸- ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن محمد بن عباس، سلیم بن شیب، سہل بن عاصم، سعید بن عبد الغفار، مسلم کہتے ہیں کہ مجھ پر کچھ قرضہ تھا یعقوب بن داؤد نے مجھے خط لکھا:

کہ میرے پاس آ جاؤ تاکہ میں تمہارا قرضہ چکا دوں۔ اسی دوران محمد بن نصر حارثی عبادان تشریف لائے۔ اس بارے میں میں نے ان سے مشورہ کیا کہنے لگے: یا مسلم! یا مسلم! (دو مرتبہ پکارا) بخدا! تو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے درآں حالیکہ تجھ پر قرضہ ہو اور تیرے ساتھ دین ہو افضل ہے اس سے کہ تو اللہ سے ملاقات کرے اور تجھ پر کچھ قرضہ نہ ہو، تیرا دین بھی تیرے ساتھ نہ ہو۔

۱۲۰۰۹- ابو بکر محمد بن حیان، احمد بن حسین خداد، احمد بن ابراہیم دورقی، حسن بن ربیع کہتے ہیں مجھے زبیر بن عوام کی اولاد سے ایک آدمی نے واقعہ سنایا کہ میں نے ایک مرتبہ محمد بن نصر حارثی کے ساتھ عبادان سے کوفہ تک سفر کیا۔ دوران سفر انہوں نے کوئی بات نہیں کی میں نے زبیر سے پوچھا جب انہیں قضاے حاجت پیش آتی تو وہ اس وقت کیا کرتے؟ جواب دیا سفر میں ان کے ساتھ ان کا ایک بیٹا بھی تھا۔ چنانچہ جب انہیں قضاے حاجت پیش آتی تو بیٹے کی طرف ایک نظر دیکھ لیتے بیٹا کھڑا ہو جاتا اور وہ حاجت سے فارغ ہو لیتے۔

۱۲۰۱۰- ابو محمد، احمد، جریر بن زیاد کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ محمد بن نصر حارثی کے ساتھ مکہ تک سفر کیا۔ دوران سفر جب بھی کوچ کرنے کی صدا لگائی جاتی دو میل پیشگی آگے چلے جاتے اور نماز میں مشغول ہو جاتے حتیٰ کہ جب اونٹوں کے چلنے کی آہٹ سنتے اسی طرح پیشگی دو میل اور آگے چلے جاتے تا عصر ان کا یہی معمول رہتا پھر جب عصر کی نماز پڑھ لیتے پھر سوار ہو جاتے۔

جریر کہتے ہیں کہ میں نے انہیں گھر میں نماز پڑھتے دیکھا ہے، بسا اوقات اپنی ٹانگ پنڈلی پر رکھ لیتے لیکن کھوٹی کا سہارا نہیں لیتے تھے ان کے لئے ہر سجدہ گاہ میں ایک کھوٹی ہوتی تھی، جریر کہتے ہیں میں نے انہیں ایک ازار (تہبند) میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ ازار کی طرفین باہم شاید باید ہی ملی ہوئی تھیں ان کے پاس ایک تھیلی ہوتی تھی جسے عموماً اپنے کاندھے پر ڈال کر رکھتے تھے اور تھیلی میں مسواک پڑنی ہوتی تھی بسا اوقات میں نے انہیں نماز پڑھتے دیکھا کہ مسواک انکے کاندھے کے درمیان لٹکی ہوتی تھی۔

۱۲۰۱۱- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل کے سلسلہ سند سے عنبر کہتے ہیں محمد بن نصر حارثی میرے پاس چھپتے رہتے، (یعنی لوگوں سے کنارہ کش ہو کر میرے پاس چھپے رہتے)

۱۲۰۱۲- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم، محمد بن عیسیٰ والیبی، عنبر ابورفید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نصر نصف النہار کے وقت قبرستان آتے تھے، میں نے ان سے پوچھا آپ کیا کر رہے ہیں؟ جواب دیتے میں مکروہ سمجھتا ہوں کہ میں اپنی آنکھ کو دنیا میں نیند کے اندر غافل رکھوں۔

۱۲۰۱۳- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد دورقی، حیان بن موسیٰ، عبد اللہ بن مبارک، ابواحوص کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نصر نے قبل از وفات دو سال سے سونا بالکل ترک کر دیا تھا صرف تھوڑا سا قیلوہ کر لیتے تھے آخر میں قیلوہ بھی ترک کر دیا تھا۔

۱۲۰۱۴- ابو عبد اللہ محمد بن احمد، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن ادریس، علی بن محمد طنافسی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک کوئی نے کہا محمد بن نصر حارثی بحالت روزہ چلتے رہتے تھے اور سخت پیاس لگتی تو منکے کے پاس آ جاتے جس میں پانی ٹھنڈا ہو چکا ہوتا، پھر اپنے نفس کو مخاطب کر کے کہتے تو اس پانی کی خواہش رکھتا ہے بخدا اس کو چکھ بھی نہیں سکتا۔

۱۲۰۱۵- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، حسین بن ربیع، یحییٰ بن عبد الملک بن ابی عتبہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ محمد بن نصر کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور یہ سخت گرم دن تھا اتنے میں ایک خادمہ ٹھنڈے پانی سے بھری ہوئی صراحی اٹھائے آئی۔ صراحی کو خادمہ نے کپڑے سے ڈھانپ رکھا تھا کہنے لگی فلاں عورت آپ کو سلام کہتی ہے اور آپ سے یہ ٹھنڈا پانی نوش کرنے کی درخواست کرتی ہے۔ فرمایا اسے رکھ دو چنانچہ وہ خادمہ صراحی ادا دھر رکھ کر باہر نکل گئی محمد بن نصر اٹھے صراحی کا منہ کھولا پھر پانی لیا اور کنویں میں بہا دیا۔

۱۲۰۱۶- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الرحمن بن مہدی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نصر حارثی کہتے ہیں کہ ربیع بن ہشیم نے فرمایا پہلے علم فقہ حاصل کرو اور پھر لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کرو۔

۱۲۰۱۷- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، محمد بن منبہ (عبد اللہ بن مبارک کے بھانجے) عبد اللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نصر حارثی نے آیت کریمہ: فَاِخْذُوْنا هُمْ بِغَتَّةِ هُمْ نے اچانک ان کی دار و گیری کی (اعراف ۹۵) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا بیس سال مہلت دی گئی۔

۱۲۰۱۸- ابو احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسن، ابراہیم بن عبید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نصر حارثی نے فرمایا ہر ایک آدمی صبح کو اپنے اپنے بازار کی طرف چلتا ہے اور اے مسئولین کے نواز نے والے! متقین منافع جات کی تلاش میں نکل جاتے ہیں۔ چنانچہ محمد بن نصر دن چڑھنے تک اپنے روزانہ کے وظیفے سے نہیں اٹھتے تھے ان سے کہا جاتا: اٹھیے لوگوں کو آپ سے کام ہے جواب دیتے مجھے بھی اپنے رب سے اسی طرح کام ہے۔

۱۲۰۱۹- محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابوبکر بن مالک، یونس، محمد بن نصر کہتے ہیں ربیع بن خثیم کے پاس کسی آدمی کا ذکر کیا گیا۔ فرمایا میں ابھی تک اپنے نفس سے راضی نہیں ہوں کہ اس سے فارغ ہو کر کسی اور کی طرف متوجہ ہوں حال یہ ہے کہ لوگ دوسروں کے گناہوں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں جبکہ اپنے گناہوں کے معاملہ میں بے خوف ہیں۔

۱۲۰۲۰- سلیمان بن احمد، بشر بن موسیٰ، عبد اللہ بن صالح، یحییٰ بن عبد الملک بن ابی عتبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نصر حارثی نے اپنے ایک بھائی کو خط لکھا:

اما بعد: تم ابھی دار تمھید میں ہو اور تمہارے آگے دو منزلیں ہیں جن کے سوا کوئی چارہ کار نہیں، تجھے ابھی تک امان کا پردہ ملا نہیں جو تو مطمئن ہو کر بیٹھتا رہے اور نہ ہی تجھے وہ دکھائی دیتا ہے کہ اسے تو قبضے میں کر لے۔ والسلام۔

۱۲۰۲۱- ابوالحسن محمد بن محمد بن عبید بن مسیب ارغینانی، عبد اللہ بن خثیم، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نصر حارثی نے فرمایا جو عامل بھی دنیا میں اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی عمل کرتا ہے اس کے سامنے ایک اور عامل ہوتا ہے جو درجات میں عمل کر رہا ہوتا ہے۔ چنانچہ جب عامل رک جاتا ہے وہ بھی رک جاتے ہیں جب ان سے پوچھا جائے تمہیں کیا ہوا تم نے عمل میں کوتاہی کرنی کیوں شروع کی؟ جواب دیتے ہیں ہمارا پیشوا عامل جو عمل سے رک گیا۔

۱۲۰۲۲- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم، ابو حفص بن ابورسل کوفی، یحییٰ بن حارث بن کعب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن ادریس نے محمد بن نصر حارثی سے پوچھا اے ابو عبد الرحمن! کیا وجہ ہے جو میں آپ کو پراگندہ سردیکھ رہا ہوں؟ فرمایا اے ابو محمد! کیا تمہیں خبر نہیں پہنچی کہ متقدمین اولیاء کرام میں سے ہر ایک اپنے قلب کی اصلاح کی خاطر مارا مارا پھرتا تھا اگرچہ اسے اس مہم کی خاطر پہاڑ کی چوٹی پر کیوں نہ جانا پڑے۔

۱۲۰۲۳- عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، حسن بن موسیٰ، یوسف بن یحییٰ، علی سابی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نصر جاڑے کے سخت سرد دن میں دھوپ کے قریب سائے میں ہو کر بیٹھتے تھے، ان سے کہا جاتا اگر آپ تھوڑے سے ہل کر دھوپ میں ہو جائیں؟ جواب دیتے مجھے ناپسند ہے کہ جس چیز کا مجھے حکم نہیں کیا گیا میں اس کی طرف منتقل ہو جاؤں۔

۱۲۰۲۴- عبد اللہ، احمد، شہاب بن عباد، عبد اللہ بن مصعب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نصر حارثی نے عبادان میں اپنے ایک دوست کو جوتے بھیجے اور کہلا بھیجا کہ میں نے آپ کو جوتے بھیجے ہیں حالانکہ میں جانتا ہوں کہ آپ کا رب ان سے بے نیاز ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ کو علم ہونا چاہئے کہ میرے دل میں آپ کا ایک مقام ہے۔

۱۲۰۲۵- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن ضبل، احمد بن ضبل، عبد القدوس بن بکر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نصر حارثی نے فرمان باری تعالیٰ ”هو اهل التقوى و اهل المنصوة“ اس سے ڈرا جائے وہ اس کے لائق ہے اور وہ مغفرت کرنے کے بھی لائق ہے (المذثر ۵۶) کے بارے میں فرمایا میں اس لائق ہوں کہ بندہ مجھی سے ڈرے اگر بفرض محال وہ ایسا نہ کرے تو میں اس کا اہل ہوں کہ اس کی مغفرت کروں۔

۱۲۰۲۶- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن ضبل، ابوموسیٰ انصاری، عبد الرحمن محارب بنی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نصر حارثی نے فرمایا: بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ اللہ جل شانہ فرماتے ہیں اے ابن آدم! جو کچھ میں جانتا ہوں وہ اگر لوگ بھی جانتے ہوتے تو حقیقت کا بھانڈا پھوٹ کر انکے سامنے ہو جاتا لیکن میں نے تیرے عیوب پر پردہ کر رکھا ہے اور میں تیری مغفرت کرتا رہتا ہوں جب تک کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔

۱۲۰۲۷- ابوہ عبد اللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، محمد بن صبیح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نصر حارثی نے فرمایا: کہا جاتا تھا کہ نیکو کار سے بھوک کو اس طرح اٹھالیا جاتا ہے جس طرح کھانے والے تریڈ پر تر سے۔

(نوٹ) اصل نسخہ میں عبارت اس طرح ہے فی الواقع عبارت میں نقص و کمی ہے جس کی وجہ سے عبارت مذکورہ کا مفہوم و مطلب واضح نہیں لہذا مترجم و دیگر احباب کو معذور سمجھا جائے۔

۱۲۰۲۸- محمد بن عمر بن مسلم، ابو عباس احمد بن محمد خزاعی، بشر بن حارث، معافی بن عمران کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے محمد بن نصر حارثی سے پوچھا کہ میں کہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں؟ جواب دیا اپنے باطن کی اصلاح کرو پھر جہاں چاہو اللہ عز و جل کی عبادت کرو۔

۱۲۰۲۹- ابوہ عبد اللہ، احمد بن حبان، عبد اللہ بن محمد بن عبیدہ، اسحاق بن بہلول، عباد بن کلیب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں، محمد بن نصر، عبد اللہ بن مبارک اور فضیل بن عیاض اکٹھے ہو گئے ہم نے کھانا بنایا محمد بن نصر نے کسی بھی چیز کے متعلق ہماری مخالفت نہ کی، عبد اللہ بن مبارک کہنے لگے آپ نے ہماری مخالفت کیوں نہیں کی، محمد بن نصر نے ذیل کے اشعار پڑھ کر جواب دیا:

واذا صاحب فاصحاباً.. ذا حياء وغفاف وكرم

قوله لك : لا ، ان قلت لا .. واذا قلت نعم قال : نعم

(ترجمہ) اور جب تم کسی کی صحبت میں رہنا چاہو تو ایسے ساتھی کی صحبت اختیار کرو جو صاحب حیا، پاکدامن اور نوازنے والا ہو اگر تم کسی چیز کو ناپسند سمجھو وہ بھی ناپسند سمجھتا ہو اور جب کسی چیز کو پسند کرو وہ بھی پسند کرتا ہو۔

۱۲۰۳۰- ابوبکر بن مک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حسن بن ربیع، ابواحوص کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نصر حارثی نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! ہمیشہ بیدار رہو اور اپنے نفس کی خبر لیتے رہو گویا نفس کو اپنا پوشیدہ دوست بنالو، پس ہر وہ پوشیدہ دوست جو تجھے مسرت نہ بخشنے وہ تیرا دشمن ہے اور تیرے دل کو پتھر بنانا چاہتا ہے لیکن ذاکرین کا اجر واجب ہو جاتا ہے اور اس میں اضافہ بھی ممکن ہے۔

۱۲۰۳۱- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عبد اللہ بن صالح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نصر فرماتے تھے مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ ایک عابد نے اللہ تعالیٰ کی تیس سال تک عبادت کی اور ایک دوسرے عابد نے بیس سال عبادت کی، تیس سال والے پر ہمہ وقت بادل سایہ کیے رہتے اور بیس سال والا بھی اس کے سایہ تلے چلتا رہتا، تیس سال والے نے دوسرے کی طرف التفات کر کے کہا اگر میں نہ ہوتا یہ سایہ تجھے میسر نہ ہوتا۔ چنانچہ فوراً بادل اس کے سر سے ہٹ کر بیس سال والے کے سر پر آ گئے اور تیس سال والا نادام کھڑا دیکھتا ہی رہ گیا۔

۱۲۰۳۲- ابو محمد، احمد، عبد اللہ بن صالح عجلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور ابواحوص محمد بن نصر حارثی کے پاس آئے، محمد بن نصر کہنے لگے مجھے خبر پہنچی ہے کہ بنی اسرائیل کا جو آدمی بھی تیس سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا اسے سایہ مہیا کرنے کے لئے اس کے سر پر بادل منڈلاتے تھے۔ چنانچہ ایک عابد نے تیس سال مسلسل عبادت کی لیکن اس نے کوئی چیز نہ دیکھی جو اسے سایہ فراہم کرتی، اس نے اس امر کی شکایت اپنی والدہ سے کی کہنے لگی اے بیٹے! غور کرو ممکن ہے تم نے دوران عبادت کوئی گناہ کیا ہو تب تمہیں بادلوں نے سایہ فراہم نہ کیا ہو؟ کہنے لگا مجھے علم نہیں کہ تیس سالہ عبادت کے دوران میں نے کوئی گناہ کیا ہو، ماں کہنے لگی اے بیٹے! ایک بات ابھی باقی ہے اگر تو نے اس سے نجات پالی مجھے امید ہے کہ بادل تجھ پر سایہ کریں گے۔ کہنے لگی کیا تو نے کبھی اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائی ہے کہ بغیر فکر مندی کے واپس تو نے لوٹائی ہو؟ عابد نے جواب دیا ایسا تو کثرت سے ہوا ہے۔

۱۲۰۳۳- ابو محمد، جرید بن زیاد، محمد بن نصر نے فرمایا بنی اسرائیل کے ایک عابد نے مسلسل اسی سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی، اسکی ایک جائے نماز تھی کوئی اسرائیلی جرأت کر کے اس کے علاوہ جائے نماز پر کھڑا ہو کر نماز نہیں پڑھتا تھا اور بنی اسرائیل اس کو عابد کی عظمت کے خلاف سمجھتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ ایک اجنبی آدمی آیا اور کچھ پرواہ کئے بغیر جائے نماز پر چڑھ گیا اور نماز شروع کر دی، بنی اسرائیل نے اجنبی کو تعجب سے دیکھنا شروع کر دیا کہ اتنے میں عابد بھی ادھر آ نکلا اور اجنبی کے پہلو میں کھڑا ہو کر اسے کنکھوں سے گھورنے لگا گویا عابد نے اپنی علوشان میں گستاخی سمجھی، اللہ تعالیٰ کو عابد کی یہ ادال پسند نہ آئی اور اس وقت کے نبی کی طرف وحی نازل کی: فلاں عابد کو حکم دو کہ از سر نو عبادت شروع کرے اور اس کے گزشتہ اعمال غارت ہو گئے، جرید بن زیاد کہتے ہیں چونکہ عابد کو عجب کا شمار چڑھ گیا تھا۔

۱۲۰۳۴- ابو محمد، احمد، احمد بن محمد بن عیسیٰ و انسی کہتے ہیں ابواحوص نے مجھے کہا محمد بن نصر کے پاس جاؤ اور انہیں کہو: یہ رب تعالیٰ کی رکوع میں پاکی ہے پھر یہ کلمات کہے: سبحان ربی العظیم وبحمدہ حمداً خالداً مع خلودک حمداً لا منتهی له دون عملک، حمداً لا امد له دون مشینتک، حمداً لا اجر لقائلہ دون رضاک۔ یعنی پاک ہے میرا رب عظمت والا اور اس کی حمد ہے ایسی حمد جو ہمیشہ ہمیشہ اس کے ساتھ رہے جس کی کوئی انتہاء نہیں جس کی کوئی غایت نہیں اور تیری رضا کے علاوہ تیری حمد کے قائل کا کوئی اجر نہیں۔

مسانید محمد بن نصر حارثی

محمد بن نصر حارثی "احادیث نبوی اور آثار صحابہ کو عمل کے لئے حاصل کرتے تھے صرف نقل روایت پر اکتفا کرتے تھے تاہم جو احادیث ان سے سنی گئی ہیں وہ زیادہ تر مرسل ہیں۔
چند ایک احادیث مرسل ذیل میں ہیں۔

۱۲۰۳۵- عبد اللہ بن محمد جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورق، احمد بن یونس، ابواحوص، محمد بن نصر حارثی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت پر گواہی لازماً لاگو نہ کرو سو جس نے میری امت پر گواہی لازم کر دی میں اس سے بری الذمہ ہوں اور وہ مجھ سے بری الذمہ ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہم اہل قبلہ کے بارے میں جو چاہتا ہے راز میں رکھتا ہے۔

ان الفاظ میں یہ حدیث غریب ہے اس کے علاوہ کوئی اور طریق حدیث معروف نہیں ہے۔

۱۲۰۳۶- عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عبد الاعلیٰ بن حماد، بشر بن منصور، عمارہ بن راشد، محمد بن حارثی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا امام (پیشوا) اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے اپنے دامن کو محفوظ رکھتا ہے اور طمع و خواہشات سے بھی اپنے دامن کو بچا کر رکھتا ہے۔

اس حدیث کا بھی مذکور بالا طریق کے علاوہ کوئی اور معروف طریق نہیں ہے۔

۱۲۰۳۷- ابو محمد بن حیان، اسحاق بن ابراہیم، زیاد بن ایوب، حسین بن جھلی، یحییٰ بن عمر ثقفی، محمد بن نصر، اوزاعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کتاب اللہ کی ایک آیت یا دین کی کوئی بات کسی کو سکھائی اللہ تعالیٰ اسے ثواب عظیم عطا فرماتے ہیں اور اسے اس سے بڑھ کر کوئی افضل ثواب نہیں ملے گا۔

۱۲۰۳۸- ابو محمد بن حیان، اسحاق بن ابراہیم، ابو ہشام، حسین بن جھلی، یحییٰ بن عمر ثقفی، محمد بن نصر حارثی، اوزاعی کے سلسلہ سند سے مروی

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے اللھم انی اسألك التوفیق لمحابک من الاعمال یا اللہ! میں تجھ سے تیرے پسندیدہ اعمال کی توفیق کا سوال کرنا ہوں و صدق التوکل علیک اور تجھ پر پختہ بھروسہ رکھنے، و حسن الظن بک اور تجھ سے حسن ظن رکھنے کی توفیق کا سوال کرتا ہوں۔

میرے علم کے مطابق محمد بن نصر کے علاوہ اوزاعی سے مذکورہ بالا دونوں حدیثیں ان الفاظ میں کسی اور نے روایت نہیں کی ہیں اور محمد بن نصر سے یحییٰ کے علاوہ بھی کسی اور نے روایت نہیں کیس نیز حسین متفرد ہیں۔

۱۲۰۳۹- عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن عیینہ بن مالک، ابن مبارک، محمد بن نصر حارثی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے ہر ایک کو یہ بات محبوب تر ہونی چاہئے کہ ادنیٰ گناہ بھی اس سے ہٹا دیا جائے۔

میں نہیں جانتا کہ یہ حدیث محمد بن نصر سے ان الفاظ میں ابن مبارک کے علاوہ کسی اور نے روایت کی ہو، اصل بات یہ ہے کہ محمد بن نصر اور ان جیسے دیگر اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندوں کا مذاق روایت حدیث نہیں تھا۔ چنانچہ یہ حضرات اولیاء کرام جب کسی کو وعظ و نصیحت کرتے صرف متن حدیث بیان کر دیتے اور براہ راست یوں کہتے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جسے اصطلاح اصول حدیث میں حدیث مرسل سے تعبیر کیا جاتا ہے اس لئے یہ حضرات سند حدیث کی طرف چنداں توجہ نہیں دیتے تھے۔ دوسرا ان کا مح نظر صرف اور صرف عمل ہوتا تھا اور اس زمانے میں محدثین سند کا شدت کے ساتھ اہتمام کرتے تھے بدون سند کے حدیث کو تلقی بالقبول کا مرتبہ حاصل نہیں ہوتا تھا۔ چنانچہ محمد بن نصر حارثی کی مرویات کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے۔ (مع اضافہ من المترجم)۔

(۴۰۲) محمد بن یوسف اصفہانی

اولیاء تبع و تابعین کرام میں سے ایک ہر وقت عبادت اللہ کے لئے کوشاں رہنے والے، دنیا سے کنارہ کش اور دل و دماغ میں محض آخرت کی فکر اجاگر کرنے والے محمد بن یوسف اصفہانی بھی ہیں جنہیں عروس الزہاد (زاهدوں کے دولہا) کا خطاب دیا گیا ہے۔ کہا گیا ہے کہ تصوف دنیاوی فکر سے اخروی فکر کی طرف منتقل ہونے، دنیوی خلل و رکاوٹ سے نقل مکانی کرنے اور دنیاوی قید سے رہائی پا کر آخرت کی طرف کوچ کرنے کا نام ہے۔

۱۲۰۴۰- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، مسلم بن عمام، عبد الرحمن بن عمرو کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یحییٰ بن سعید قطان فرماتے تھے میں نے محمد بن یوسف اصفہانی سے افضل کسی آدمی کو نہیں دیکھا۔

۱۲۰۴۱- عبد اللہ بن مسلم، رستہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن مہدیؒ کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن یوسف اصفہانی کی مثال نہیں دیکھی۔

۱۲۰۴۲- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، درہم بن مطاہر اصفہانی، عبد اللہ بن علاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں۔ میرے نزدیک محمد بن یوسف سفیان پر مقدم ہیں۔ یحییٰ بن سعید سے کہا گیا کہ آپ محمد بن یوسف کو سفیان پر مقدم کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا اگر تم انہیں دیکھ لو یقین کر لو گے کہ واقعہ وہ اس مرتبہ و مقام کے لائق ہیں، درہم کہتے ہیں میں نہیں جانتا ہوں کہ محمد بن یوسف نے کبھی بھولے سے بھی دنیا کا ذکر کیا ہو۔

درہم کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ محمد بن یوسف کو ابواء مقام میں اونٹنی پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ یہ اونٹنی انہیں فضیل بن عیاض نے خرید کر ہدیہ کی تھی۔ چنانچہ اونٹنی پر کچاوا کسا ہوا تھا اس کے ایک حصے میں کچھ سامان رکھا ہوا تھا اور دوسرے حصے میں محمد بن یوسف بیٹھے

ہوئے تھے فرمانے لگے یہ سامان بعض مزدوروں نے ادھر رکھ دیا ہے۔

۱۲۰۴۳۔ عبد اللہ بن جعفر، عصام، عبد اللہ بن علی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن یوسف سے بہتر کبھی کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ امام احمد بن حنبل کہنے لگے اے ابوسعید! کیا یہ وہی آدمی ہے جس کے علم و فضل کا کثرت سے ذکر کیا جاتا ہے؟ یحییٰ بن سعید نے جواب دیا: جی ہاں یہ وہی علم و فضل والے ہیں۔

۱۲۰۴۴۔ ابو محمد بن حیان، احمد بن یحییٰ بن زہیر، محمد بن منصور طوسی، عبید بن جاد، عطاء بن مسلم حلی کہتے ہیں محمد بن یوسف اصفہانی بیس سال تک میرے پاس آتے جاتے رہے لیکن میں انہیں نہیں پہچان سکا، دروازے پر آتے اور کہتے اجنبی آدمی سوال کرتا ہے پھر واپس نکل جاتے حتیٰ کہ ایک دن میں نے انہیں مسجد میں دیکھا کسی نے کہا یہ محمد بن یوسف اصفہانی ہیں میں نے کہا یہ تو بیس سال سے ادھر آتے جاتے ہیں میں انہیں نہیں پہچان سکا۔

۱۲۰۴۵۔ ابو محمد بن حیان، احمد بن جعفر جمال، ابو حاتم، ابن مبارک کہتے ہیں میں نے ابن ادریس سے کہا میں بصرہ جانا چاہتا ہوں، وہاں پر کسی افضل آدمی کے بارے میں میری رہنمائی کیجئے، انہوں نے محمد بن یوسف اصفہانی کے پاس جانے کو کہا میں نے پوچھا وہ کہاں سکونت پذیر ہیں؟ فرمایا مصیصہ میں تاہم ساحلوں پر بھی آ جاتے ہیں۔ چنانچہ عبد اللہ بن مبارک بصرہ تشریف لائے محمد بن یوسف کے متعلق بڑا پوچھا مگر کہیں پتا نہ چلا، ابن مبارک کہنے لگے یہ بھی آپ کے فضل و مرتبہ میں سے ہے کہ آپ لوگوں میں معروف نہ ہوں۔

۱۲۰۴۶۔ ابو اسحاق ابراہیم بن عبد اللہ اصفہانی، محمد بن اسحاق ثقفی، ابو یحییٰ، عبد اللہ بن جناد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مبارک نے اہل مصیصہ کے ایک آدمی سے پوچھا کہ کیا تم محمد بن یوسف اصفہانی کو جانتے ہو؟ آدمی نے منفی میں جواب دیا عبد اللہ بن مبارک کہنے لگے اے محمد بن یوسف! یہی تیرا عظیم مرتبہ و مقام ہے کہ لوگوں میں تو معروف نہیں۔

۱۲۰۴۷۔ ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن احمد، بن جعفر، احمد بن عصام کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ عبد اللہ بن مبارک محمد بن یوسف کو عروں العباد (عبادت گزاروں کا دولہا) کا خطاب دیتے تھے۔

۱۲۰۴۸۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ایک خراسانی شیخ، عبد اللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن ادریس سے پوچھا میں محمد بن یوسف اصفہانی کو کہاں تلاش کروں؟ جواب دیا جہاں علم و فضل کی غالب امید ہو، میں نے کہا تب تو وہ جامع مسجد میں ہوں گے، چنانچہ میں نے انہیں تلاش کیا بالآخر انہیں جامع مسجد میں پایا۔

۱۲۰۴۹۔ عبد اللہ، احمد، عباس بن ولید، ابن مہدی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف نے فرمایا اگر یہ تمہاری زمین ملنے لگے نظر تک مجھے دونوں کے بدلے میں مل جائے مجھے پھر بھی مسرت نہیں ہوگی، ابن مہدی کہتے ہیں ایک مرتبہ محمد بن یوسف مکہ کی طرف نکلے، ان کے پاس ایک سودینار تھے تھوڑا آگے پہنچے نہیں پائے تھے کہ ان کے کجاوے میں صرف ایک چادر اور تھوڑا سا زور اور راہ تھا باقی سب کچھ اللہ تعالیٰ کے راستے میں خیرات کر دیا۔

۱۲۰۵۰۔ عبد اللہ، احمد، عبد الجبار طائی، ایک آدمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف اصفہانی نے فرمایا میں ایک مرتبہ قزوین میں تھا، وہاں میرے پاس ایک آدمی بیٹھتا تھا جس کی قزوین اور ری میں کثیر جائداد تھی جب اس نے واپس جانا چاہا تنہائی میں مجھ سے ملا، کہنے لگا مجھے آپ سے ایک ضروری کام ہے میں نے پوچھا بھلا کیا ضروری کام ہے؟ کہنے لگا میری ایک بے مثال بیٹی ہے اور دنیا میں میری صرف وہی اولاد ہے اس کے علاوہ کوئی اور نہیں جبکہ میری یہ وسیع جائداد ہے پھر آپ جس طرف چاہیں نکل جائیں خواہ مکہ میں جائیں یا مدینہ منورہ میں، میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو عافیت بخشے اگر مجھے اس کام کی خواہش ہوتی بخدا میں ضرور کر لیتا، وہ آدمی کہتا ہے میں نے محمد بن جعفر سے پوچھا بھلا آپ کو ایسا کرنے میں کیا رکاوٹ تھی؟ جواب دیا میں ناپسند کرتا ہوں کہ کوئی امر مجھے نفع بخش چیز (یعنی

عبادت خدا تعالیٰ) سے غافل کرے، میں اس کی جائیداد کو کیا کرتا حالانکہ میں اس سے بہتر جائیداد کا اپنے والد سے وارث بنا تھا میں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔

۱۲۰۵۱- ابو محمد، احمد، عبدالرحمن بن مہدی کہتے ہیں محمد بن یوسف نے مجھے بتایا کہ ایک مرتبہ قطرب بن عبادان سے میرے پاس آدمی آئے میں نے ان سے پوچھا آپ نے عبادان کو کیسا پایا؟ جواب دیا وہ بستی آپ کے لئے خالی ہو چکی ہے۔

۱۲۰۵۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابو محمد بن ابی حاتم، احمد بن سنان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالرحمن بن مہدی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ محمد بن یوسف رمضان کے علاوہ کسی اور مہینے میں عبادان تشریف لے گئے وہاں بستی کو خالی دیکھا فرمانے لگے تیرے لئے بستی خالی ہو چکی ہے، پس سفید اور پیلی (زرد) ہو جا، یعنی اچھی اور بہتر ہو جا۔

۱۲۰۵۳- عبداللہ بن محمد کہتے ہیں کہ محمد بن یحییٰ نے تنہائی میں مجھ سے کہا کہ مجھے ایک آدمی نے بتایا کہ میں نے محمد بن یوسف کو اپنی کتابیں دفناتے ہوئے دیکھا ہے اور ساتھ ساتھ کہتے جا رہے تھے اللہ کا خوف کرو تو قاضی ہو تو تھا کیا؟ اللہ کا خوف کرو کہ تو مفتی تھا، تھا کیا؟ اللہ ہے ڈر کہ تو محدث ہو بھلا تیری حقیقت کیا ہے؟

۱۲۰۵۴- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عمرو بن عاصم کلابی کہتے ہیں کہ محمد بن یوسف اور ان کے مریدین جب آرام کر لیتے نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے۔

۱۲۰۵۵- ابو محمد، احمد، عبدالرحمن بن مہدی، محمد بن یوسف جمال ابو عباس، اپنے کسی شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ ابوسفیان صالح بن معدی کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ یہودیہ کے رستے پر محمد بن یوسف کے ہمراہ تھا دوران سفر انہیں ایک نصرانی ملا، نصرانی کو انہوں نے سلام کیا اور اچھا خاصا اس کا اکرام کیا، میں نے ان کے برتاؤ کو دیکھ کر تعجب کیا۔ چنانچہ جب وہ اس سے فارغ ہو کر واپس ہوئے میں نے ان سے اس برتاؤ کے متعلق پوچھا: کہنے لگے تم نہیں جانتے کہ اس نصرانی نے میرے بھائی کے ساتھ کیا برتاؤ کیا تھا؟ میں نے پوچھا اس نے آپ کے بھائی کے ساتھ کیا برتاؤ کیا تھا؟ کہنے لگے یہ آدمی رقبہ کا رہنے والا ہے ایک مرتبہ میرا بھائی نوے عابدوں سمیت اس کی بستی میں ٹہرا، نصرانی نے اپنے غلام سے کہا جاؤ دیکھو بستی میں کون آیا ہے؟ غلام واپس لوٹا اور اسے خبر دی کہ بستی میں کچھ ایسے لوگ آئے ہیں جن کے چہروں سے بھلائی ٹپک رہی ہے۔ چنانچہ نصرانی ان لوگوں کے پاس آیا اور اپنی فراست سے ان میں خیر و بھلائی کو پہچان لیا اپنے گھر واپس لوٹا اور ایک لاکھ درہم عابدین کے پاس اٹھالایا اور ان تک پہنچا دیئے اور کہا اس رقم سے استعانت لیتے رہو، عابدین میں سے صرف ایک نے یہ رقم قبول کرنے سے انکار کیا باقی سب نے قبول کر لی۔

۱۲۰۵۶- ابو محمد بن حیان، احمد، عمرو بن عاصم کلابی، ایک اصفہانی آدمی نے بتایا کہ ایک مرتبہ کردوں نے اہل اصفہان کی بکریوں پر غارتگری ڈالی، کسی نے کردوں سے کہا بھلا تم کیوں بکریوں کو لوٹ کر لے جا رہے ہو؟ کردوں نے جواب دیا، اے آدمی ہم تمہاری بکریاں واگزار کرتے ہیں لیکن اس شرط پر کہ تو بکریوں کے اس ریوڑ سے محمد بن یوسف کی بکریوں کو الگ کرے گا، چونکہ ہمیں خوف لاحق ہے کہ کہیں ہمیں ان کی بددعا نہ لگ جائے وہ آدمی کہتا ہے کہ میں نے محمد بن یوسف کی بکریوں کو الگ کر دیا پس صرف انہی کی بکریوں کا ریوڑ سلامت رہا باقی بکریوں کو کرد ہانک کر لے گئے۔

۱۲۰۵۷- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی، حکیم خراسانی کہتے ہیں کہ محمد بن یوسف اصفہانی کے پاس ان کے گھر والوں کی طرف سے سال بھر میں صراط ستر دینار آتے، پھر محمد بن یوسف ساحل پر آتے وہاں سے مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے، پھر مکہ سے سرحدوں کی طرف چلے جاتے اور انہیں دیناروں کو خرچ کرتے رہتے۔

۱۲۰۵۸- ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق ثقفی، ابو یحییٰ، عبید بن جناد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف اصفہانی

نے خلف بن غنم سے پوچھا مفضل بن مھصل، محمد بن نصر اور عمار بن سیف نے کیا کیا؟ جواب دیا وہ تو اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے، پوچھا ابن مبارک کا کیا بنا؟ جواب دیا ہمیں ابھی ابھی خبر ملی ہے کہ وہ بھی دنیا سے رخصت ہو گئے، فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون، یہ حضرات اپنے راستے پر چل بے اور صرف ہم اس دنیا کا گھاس پھوس باقی رہ گئے۔

۱۲۰۵۹- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، یعقوب بن ابراہیم دورقی، یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ محمد بن یوسف فرمایا کرتے ابو عامر دنیا سے کوچ کر گئے فلاں بھی چلا گیا فلاں بھی چلا گیا صرف میں دنیا کے خس و خاشاک میں آتا جاتا ہوں۔

۱۲۰۶۰- عبد اللہ بن جعفر، احمد بن عصام، عبد اللہ بن علی، یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رستے میں میرے سامنے سے محمد بن یوسف تشریف لائے، میرے پاس سے گزر گئے تھوڑے آگے جا کر میری طرف التفات کیا پھر فرمایا اے یحییٰ! ہیشتم بھی دنیا سے رخصت ہو گئے فلاں اور فلاں بھی دنیا سے کوچ کر گئے صرف ہم دنیا کے کوڑے کرکٹ میں چلتے پھرتے رہ گئے ہیں۔

۱۲۰۶۱- محمد بن سفیان بن ابراہیم، محمد بن عمرو، احمد بن عصام کے سلسلہ سند سے بمثل روایت مذکورہ بالا کے مروی ہے۔

۱۲۰۶۲- ابو عثمان سعید بن یعقوب، احمد بن مہدی، علی بن ابی ازہر فلسطینی کہتے ہیں کہ محمد بن یوسف، ابو اسحاق فزاری کی وفات کے بعد مصیصہ تشریف لائے لوگوں سے ابو اسحاق کی قبر کے پارے میں پوچھا لوگوں نے انہیں قبر بتادی، چنانچہ جب قبر پر کھڑے ہوئے تو ابو اسحاق کی قبر اور ایک دوسری قبر کے درمیان تھوڑی سی کشادگی دیکھی (احمد کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ دوسری قبر مخلد بن حسین کی تھی) فرمانے لگے اس کشادگی میں کسی مومن کی کتنی اچھی قبر بن سکتی ہے؟ ہمیں گمان ہوا کہ وہ اس کشادگی میں اپنی قبر بنائے جانے کی تمنا کر رہے ہیں۔ چنانچہ اسی رات انہیں شدید بخار ہو گیا بارہ یا تیرہ دن نہیں گزرے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے اور انہیں دو قبروں کے درمیان کشادگی میں مدفون ہوئے۔

۱۲۰۶۳- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن ابی رجا، محمد بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ محمد بن یوسف مصیصہ میں ایک جنازے کے ساتھ نکلے۔ قبرستان میں انہوں نے ابو اسحاق فزاری اور مخلد بن حسین کی قبروں کے درمیان کشادگی دیکھی، فرمایا کاش اگر کوئی آدمی مرجاتا ان دونوں قبروں کے درمیان مدفون ہوتا۔ چنانچہ لگ بھگ دس دن ہی گزرے تھے کہ محمد بن یوسف دنیا سے کوچ کر گئے اور جس جگہ کی طرف انہوں نے اشارہ کیا تھا اسی میں مدفون ہوئے۔

۱۲۰۶۴- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، ابو یحییٰ، عبید کہتے ہیں میں نے محمد بن یوسف اصفہانی سے کہا کہ ہمارے ہاں ایک آدمی ہے جو اپنے آپ کو بڑا عالم سمجھتا ہے اور ایسی ایسی باتیں کرتا ہے جو لوگوں میں کھلبلی اور ہڑبونگ مچا دیتی ہے۔ محمد بن یوسف نے فرمایا غلو کرنے والے ہلاک ہو جائیں کیا وہ ایسا علم رکھتا ہے جس سے سفیان ثوری جاہل رہے؟ کیا وہ ایسا علم رکھتا ہے جس سے مکحول اور سلیمان بن موسیٰ بھی جاہل رہے؟ یعنی یہ سب ڈھکوسلا ہے جس کی مطلق حقیقت نہیں۔

۱۲۰۶۵- عبد اللہ بن جعفر، احمد بن عصام، سلیمان بن معاویہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ محمد بن یوسف اصفہانی نے بغداد کا شام سفر کیا۔ ان کے ایک رفیق سفر کا بیان ہے کہ دوران سفر انہوں نے ایک دن بھی یہ بات نہیں کی صرف ایک دن ایک یہودی کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا اس سے اعراض کر کے یہ شعر پڑھا:

بعداً ومسبحاً من ہالک .. یا قومة النار علی نفسہ

اللہ تعالیٰ ہلاک ہونے والے کو اپنی رحمت سے دور رکھے۔ اے جہنمیو! تاف ہے اس پر۔

۱۲۰۶۶- ابو محمد بن حیان، محمد بن سعید بن یحییٰ کی سند سے مثل مذکور بالا کے روایت مروی ہے۔

۱۲۰۶۷- عبد اللہ بن جعفر، احمد بن عصام، محمد بن عصام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف ذیل کے اشعار اکثر زبان زد رکھتے تھے:

ومر بدار المترفین وقل له.. الا ابن ارباب المدائن والقری

اتر آنے والوں سے جا کر کہہ دو کہاں ہیں شہروں اور بستیوں والے۔

ومر بدار العابدین وقل لهم.. الا قطع الموت التنصب والاذی

عبادت گزاروں کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ خبردار! موت سے تکلیف واذیت ختم کر دی ہے۔

۱۲۰۶۸- علی بن یعقوب موزن، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالرحمن بن عمر، رستہ کہتے ہیں ایک مرتبہ محمد بن یوسف معدانی مجھے مکہ کے رستہ میں ملے اور انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا پھر دائیں بائیں دیکھا اور یہ اشعار پڑھے:

ومر بدار المترفین وقل له.. الا ابن ارباب المدائن والقری

ومر بدار العابدین وقل لهم.. الا قطع الموت التنصب والاذی

۱۲۰۶۹- محمد بن عبدالرحمن بن فضل، محمد بن جعفر، محمد بن جنید بن عمرو مولیٰ ابن مبارک کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ ابن مبارک کسی انسان سے متاثر ہوئے ہوں، مجز محمد بن یوسف کے، ابن مبارک محمد بن یوسف کے سچے عاشق تھے۔

۱۲۰۷۰- عبداللہ بن جعفر، احمد بن عصام کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ:

عبداللہ بن مبارک کے پاس مکہ مکرمہ میں کچھ لوگ آئے اور سماع حدیث کی درخواست کی، ابن مبارک نے حدیث گوئی سے انکار کر دیا، پھر فرمایا مجھے حدیثیں سنانے سے محمد بن یوسف نے روک دیا ہے۔

۱۲۰۷۱- عبداللہ بن جعفر، احمد بن عصام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ صلت بن زکریا کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ محمد بن یوسف کے ہمراہ اہواز کے رستے میں تھا۔ جب ہم قصر و شہادہ جرد میں ٹہرے، محمد بن یوسف سحری کے وقت مجھ سے کہنے لگے جاؤ اور مکاری سے کہو کہ کوچ کی تیاری کرو، صلت بن زکریا کہتے ہیں میں مکاری کے پاس گیا، اسے پیغام پہنچا دیا اچانک دیکھتا ہوں کہ اسے بچھونے ڈس دیا ہے، میں نے واپس آ کر محمد بن یوسف کو اطلاع کی، کہنے لگے اس سے کہو میرے پاس آئے میں مکاری کے پاس گیا اور اس سے کہا تمہیں محمد بن یوسف بلارہے ہیں، مکاری نے اٹھنے کی ہمت نہ سمجھی، میں نے دوبارہ واپس آ کر محمد بن یوسف کو اطلاع کی کہ اسکے لئے اٹھنا ممکن نہیں اسے سخت تکلیف ہے محمد بن یوسف نے فرمایا اسے کہو ہمت کرے، میں واپس مکاری کے پاس گیا اور اسے سہارا دیکر لے آیا چنانچہ مکاری ٹانگ ٹھیسے ٹھیسے آ گیا، محمد نے فرمایا جس جگہ بچھونے ڈسا ہے اس جگہ ہاتھ رکھو، مکاری نے ہاتھ رکھا، پھر شیخ نے کچھ پڑھ کر دم کیا اسی لمحے مکاری کا درد جاتا رہا، بعد میں میں نے ان سے پوچھا اے ابو عبداللہ! آپ نے کیا پڑھ کر دم کیا ہے؟ جواب دیا سورت فاتحہ۔

یوسف بن زکریا کہتے ہیں بحر ان میں محمد بن یوسف ہمارے ہاں تشریف لائے جب ان کی آمد کی اطلاع لوگوں کو ہوئی محدثین کا دریا ان کے پاس اٹھ آیا لیکن محمد بن یوسف ایک جگہ کی طرف چل پڑے جسے اس العین کہا جاتا ہے یہ جگہ فوجی سرحد نہیں تھی بہر حال وہاں مہینہ بھر قیام کیا جب وہاں تشریف لائے حسن بن عتبہ نے ان سے کہا آپ نے یہاں کیوں اقامت اختیار کی؟ جواب دیا یہاں مجھے کوئی جانتا ہے اور نہ ہی میں کسی کو جانتا ہوں۔ یوسف بن زکریا کہتے ہیں محمد بن یوسف کسی متعین نان بابائی سے کھانا نہیں خریدتے تھے جب ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی کہنے لگے اگر میں کسی ایک نان بابائی سے کھانا خریدنا شروع کر دوں تو مجھے پہچان لے گا اور پھر مجھ پر احسان و محبت کرنے لگے گا، اس طرح میں اپنے دین کو ذریعہ معاش بناؤں گا۔

۱۲۰۷۲- ابو محمد بن حیان، محمد بن حسن مہلب، محمد بن عامر، ابوسفیان، صالح بن مہران کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف نے فرمایا دنیا یا تو اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے یا سراسر ہلاکت ہی ہلاکت اور آخرت یا تو اللہ تعالیٰ کی عفو ہے یا آگ ہی آگ۔

۱۲۰۷۳- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شیب، سہل بن عاصم، کرم بن عنبرہ مصیعی، محمد بن یوسف اصفہانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو اسحاق فزاری نے فرمایا آخرت یا تو پناہ ہے یا سراسر ہلاکت یا غفو ہے یا آگ ہی آگ۔

۱۲۰۷۴- عبد اللہ بن محمد بن عباس، سلمہ، سہل بن عاصم، کرم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف ہم شرب لوگوں کا ذکر کر رہے تھے، کہنے لگے کہاں ہے صالح بھائی کی مثال؟ تمہارے اہل نے تمہاری میراث تقسیم کر لی جبکہ وہ تنہا تیری قبر پر پڑا تیرے لئے دعائیں مانگ رہا ہے اور تو زمین کے طبقات کے درمیان ہے۔

۱۲۰۷۵- عبد اللہ، سلمہ، سہل، علی بن ازہر، سعید بن عبد الغفار کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن یوسف سے کچھ وصیت کرنے کی درخواست کی فرمایا: اپنی اس حالیہ گھڑی کو اہم ترین سمجھو۔

۱۲۰۷۶- ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن مندہ، ابراہیم بن عامر، ابوسفیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا حصہ دنیا میں لے لیا وہ رسوا ہوا۔

۱۲۰۷۷- ابو محمد بن حیان، ابو بکر بن جارود، محمد بن عامر، ابوسفیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف نے فرمایا وہ ذات جو بذات خود فیصلے کرنے والی ہے اس کے خلاف کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں وہ یکتا اور باقی رہنے والا ہے اسی کی طرف مخلوق نے لوٹنا ہے۔

۱۲۰۷۸- عبد اللہ بن جعفر، احمد بن عصام، ابان بن ابی حصیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف نے ایک آدمی کے ساتھ مواخات قائم کر رکھی تھی اسے زرارہ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا اس نے تجارت کرنی شروع کر دی جب محمد بن یوسف کو پتا چلا انہوں نے اسے خط لکھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد! اے میرے بھائی مجھے پتا چلا ہے کہ تم نے تجارت شروع کر دی، خوب سمجھ لو تم سے پہلے تجار (تاجر کی جمع) کب کے مر چکے ہیں (والسلام)۔

۱۲۰۷۹- عبد اللہ، احمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف نے حکم بن بردہ کو خط لکھا اے میرے بھائی! اس اللہ عزوجل سے ڈرو جس سے انتقام لینے کی کوئی طاقت نہیں رکھتا، حکم کو آخری خط میں لکھا اگر ہو سکے تو اپنی عمر کا خاتمہ حج سے کرو اس لئے کہ حاجی کے ادنیٰ مرتبہ و مقام کے بارے میں روایت ہے کہ حاجی جب حج کر کے واپس لوٹتا ہے وہ گناہوں سے اتنا پاک و صاف ہو جاتا ہے کہ جیسے اس کی ماں نے اس کو گناہوں سے پاک جنم دیا تھا۔

۱۲۰۸۰- عبد اللہ، احمد، عبد اللہ بن مصقلہ کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ محمد بن یوسف کو مکہ میں دیکھا مجھ سے فرمایا: اگر تم سے ہو سکے کہ ہر سال بیت اللہ کے حج کی فضیلت حاصل کر سکو تو ایسا ضرور کرو چونکہ صفحہ ہستی پر بیت اللہ کے طواف سے بڑھ کر کوئی عمل افضل نہیں ہے۔

۱۲۰۸۱- ابو محمد بن حیان، ابو محمد بن ابی حاتم، ابن عاصم مسلمہ، عبد اللہ بن جعفر، احمد بن عصام، ابو بشر معمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف نے ایک عورت سے کمرہ کرائے پر لیا ہوا تھا۔ رات کو انہیں شہرتے تھے مالکن مکان کا بیان ہے کہ محمد بن یوسف عشاء کے بعد تشریف لاتے اور کمرے میں داخل ہوتے فوراً دروازہ بند کر دیتے اور طلوع فجر کے قریب قریب کمرے سے نکل جاتے، پھر تا عشاء واپس نہ لوٹتے، مالکن کہتی ہے: ایک رات اتفاقاً میں نے ان کے کمرے میں جھانک کر دیکھا کیا دیکھتی ہوں کہ ان کے پاس ایک روشن چراغ رکھا ہوا ہے حالانکہ کمرے میں چراغ کا نام و نشان تک نہ تھا۔ چنانچہ محمد بن یوسف قلبی فراغت سے بھانپ گئے کہ مکاؤں والے انکے پوشیدہ احوال پر مطلع ہو چکے ہیں اگلے ہی دن کمرے سے ایسے نکلے کہ واپس لوٹنے کا نام تک نہ لیا۔

۱۲۰۸۲- عبد اللہ، احمد، محمد بن ہلال کہتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ فضیل بن عیاض محمد بن یوسف سے ملاقات کرنے کے خواہشمند تھے۔ محمد بن یوسف بھی فضیل بن عیاض سے ملاقات کرنے کے خواہشمند تھے، لیکن دونوں بزرگوں کو ملاقات کا اتفاق نہیں ہو رہا تھا۔ چنانچہ

ایک مرتبہ دونوں کی بصرہ کی کسی گلی میں ملاقات ہوگئی فضیل بولے: کیا آپ محمد بن یوسف ہیں؟ محمد بن یوسف انہیں دیکھ کر بولے: کیا آپ فضیل بن عیاض ہیں؟ چنانچہ دونوں حضرات سسکیاں بھر بھر کر رونے لگے حتیٰ کہ دونوں غشی کھا کر گر پڑے لوگ فضیل کو پہچان کر اٹھا لے گئے لیکن محمد بن یوسف دھوپ چڑھے تک وہیں پڑے رہے۔

۱۲۰۸۳- عبد اللہ، احمد کہتے ہیں میرے ایک بھائی نے حکایت کی ہے کہ محمد بن یوسف اکثر فرماتے تھے میں آدھی رات کو چلنے کا عادی ہوں پس میں آج لوگوں کی مختلف گھاٹیوں پر ہوؤں گا۔

۱۲۰۸۴- عبد اللہ بن جعفر، ابو محمد بن حیان، ہارون بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف نے معدان بن حفص کو خط لکھا:

السلام علیکم! میں آپ کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں اور اپنے لئے بھی، اے معدان! دنیا سے بقدر ضرورت لو، اور موت کی تیاری میں مصروف رہو، اللہ سے ہر وقت مدد کے خواہاں رہو۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی توفیق عطا فرمائے، والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

محمد بن یوسف نے اپنے ایک بھائی کو خط لکھا: اما بعد! میں آپ کو اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں ضرورت و حاجت کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو، اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو متقی و پرہیزگار بنائے، اے میرے بھائی! امیدوں کو کوتاہ رکھو عمل میں خوب مبالغہ پیدا کرو، چونکہ ہمارے اور تمہارے سامنے قیامت کا ہولناک منظر ہے جس کی وجہ سے انبیاء و رسل کی حالت بھی دگرگوں ہوگی۔

۱۲۰۸۵- ابو عبد اللہ، احمد بن محمد عمرو، ابو علی بن عمیرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی کا بیان ہے کہ محمد بن یوسف نے فرمایا جب تمہارے نفس میں حرکت پیدا ہونے لگے کسی زندہ دل عبادت گزار کے پاس چلے جاؤ۔

۱۲۰۸۶- ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، ابراہیم، حسن بن موسیٰ محمد بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ محمد بن یوسف نے فرمایا جب تمہارا نفس متحرک ہونے لگے کسی اللہ والے کے پاس چلے جاؤ۔

۱۲۰۸۷- ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن عامر، ابوسفیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف اصفہانی نے فرمایا اس زمانے میں فضیل کی تلاش ناممکن ہے، ہاں البتہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کی سلامتی کو طلب کیا جائے۔

محمد بن نعمان کہتے ہیں حکام نے ان کی طرف مصیصہ میں مال بھیجا تھا تا کہ مجاہدین میں تقسیم کریں، انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا پھر اس کے بعد انہوں نے مذکورہ بالا کلام فرمایا تھا۔

۱۲۰۸۸- ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن کثیر، سلمہ بن غفار کے سلسلہ سند سے عبد اللہ خوارزمی کہتے ہیں کہ محمد بن یوسف نے فرمایا اگر ایک آدمی کسی دوسرے آدمی کے متعلق سنے کہ وہ اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا مطیع و فرمانبردار ہے وہ سن کر غمگین ہو جائے۔

۱۲۰۸۹- عبد اللہ، محمد بن احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سلمہ بن غفار، محمد بن عیسیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف نے فرمایا اہل بصرہ کے ایک آدمی نے کہا اگر ایک آدمی کسی دوسرے آدمی کے متعلق سنے کہ وہ اس سے زیادہ اللہ کا مطیع ہے رشک سے اس کا دل پھٹ جائے تو یہ کوئی عجیب بات نہیں ہے۔

۱۲۰۹۰- عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سلیمان بن ربیع، سعید بن عبد الغفار کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور محمد بن یوسف اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی دوران محمد بن علاء بن مسیب کا بصرہ سے محمد بن یوسف کو خط ملا۔ انہوں نے خط پڑھا اور فرمایا کیا تم دیکھتے

نہیں ہو کہ محمد بن علاء نے کتنی عجیب بات لکھی ہے؟ چنانچہ میں نے خط پڑھا اس میں لکھا تھا:

اے میرے بھائی! جو آدمی اللہ تعالیٰ کو محبوب رکھتا ہے وہ گمنامی کو بھی محبوب رکھتا ہے۔

۱۲۰۹۱- عبد اللہ بن جعفر، احمد بن عصام، عبد الرحمن بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی کہتے ہیں میں نے محمد بن یوسف کو موسم سرما و گرما دونوں میں دیکھا کہ پلک جھپکنے کے برابر بھی بستر پر پہلو نہیں رکھتے تھے، جاڑے کی راتوں میں جب طلوع فجر ہوتا انگڑائی لیتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوتے اور آنکھیں مل لیتے۔

۱۲۰۹۲- عبد اللہ بن احمد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ محمد بن یوسف اپنے ایک بھائی کے ساتھ باغ میں تھے، تھوڑی دیر میں محمد باغ سے نکل کر میرے پاس تشریف لائے اور زینے سے چڑھ کر اوپر آنا تھا اس دوران میں نے ان کے چہرے کی رنگت کو متغیر دیکھا اپنے نفس کے بارے میں فرمایا کرتے تھے، کینہ اور دینداری جسد واحد میں جمع نہیں ہو سکتے۔

۱۲۰۹۳- عبد اللہ، احمد، یوسف بن زکریا کہتے ہیں محمد بن یوسف نے ایک آدمی کو مکہ مکرمہ میں ساز و سامان بیچتے ہوئے دیکھا، اسے فرمایا احتیاط کرو اللہ تعالیٰ کہیں تمہیں حرم پاک میں لوگوں کو دھوکہ دیتے ہوئے نہ دیکھ لے اور پھر تم اللہ تعالیٰ کے غضب کے سزاوارتہ بن جاؤ۔ یوسف بن زکریا کہتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ یوسف بن محمد نے محمد بن یوسف اصفہانی سے مکہ میں اقامت اختیار کرنے کی درخواست کی فرمایا: مکہ سے آدمی دھتکارا جائے اس سے مجھے زیادہ محبوب ہے کہ آدمی باہر سے مکہ میں کھینچ کر لایا جائے۔

۱۲۰۹۴- عبد اللہ، احمد، عبد الرحمن بن عمر ^{رحمہم اللہ} سند سے مروی ہے کہ عبد الرحمن بن مہدی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرا بیٹا ابراہیم حج بیت اللہ کے لئے چلا گیا، مکہ مکرمہ میں محمد بن یوسف سے اس کی ملاقات ہو گئی محمد کہنے لگے اپنے والد کو میرا سلام کہنا بعد از سلام کہ جو کچھ کر رہے ہو یہ بہت برا ہے۔ چنانچہ ابراہیم واپس لوٹا اس نے مجھے محمد بن یوسف کا پیغام پہنچا دیا، اس کے بعد تقریباً ایک مہینہ نیم مریض کی حالت میں ہو گیا۔ میں نے دل ہی دل میں خیال کیا ممکن ہے کہ محمد بن ابراہیم کو کسی آدمی نے میری شکایت کی ہو یا میرے متعلق انہوں نے کوئی خواب دیکھا ہو اسی کشمکش میں کچھ عرصہ بعد وہ میرے پاس تشریف لائے، مجھے ہاتھ سے پکڑ کر چلنا شروع کر دیا حتیٰ کہ مجھے نماز مغرب کے فوت ہو جانے کا خوف لاحق ہوا، ہم ایک جگہ بیٹھ گئے وہاں میں نے ان سے پوچھا اے ابو عبید اللہ! میرے بیٹے ابراہیم نے آپ کا فلاں پیغام مجھے پہنچایا تھا، محمد بن یوسف کہنے لگے: مجھے خبر پہنچی تھی کہ تم درس حدیث کے لئے مجالس منعقد کر رہے ہو میں نے کہا: اگر آپ پسند کرتے ہیں کہ میں ترک کردوں تو میں درس حدیث کی مجالس کے ترک پر قسم اٹھاتا ہوں کہ میں آئندہ ایسا کبھی نہیں کروں گا فرمایا: بلکہ لوگوں کو حدیثیں سناؤ، اور انہیں علم سکھلاؤ لیکن جب تمہارے ارد گرد لوگوں کا مجمع لگ جائے دیکھ لیا کرو کہ اس وقت تمہارے دل کی کیا کیفیت ہے۔

۱۲۰۹۵- عبد اللہ، احمد کہتے ہیں میں نے اپنے بھائی محمد کو کہتے سنا کہ ایک مرتبہ محمد بن یوسف کشتی میں سوار تھا کہ اچانک ٹیکس وصول کرنے والوں کے پاس سے ان کا گزر ہوا۔ کارندوں نے انہیں روک کر پوچھا تمہارے پاس کیا مال ہے؟ محمد نے جواب دیا تلاشی لے لو، چنانچہ سرکاری کارندوں نے تلاشی لی مگر انہیں کچھ نہ ملا، کارندوں نے دوبارہ سختی سے تلاشی کی مگر پھر انہیں مایوسی ہوئی حالانکہ محمد بن یوسف کے پاس ساٹھ دینار تھے، چنانچہ جب ہم کشتی سے باہر نکلے ہمارے ایک ساتھی نے ان سے پوچھا اے ابو عبید اللہ! آپ نے دوران تفتیش کیا پڑھ لیا تھا؟ فرمایا کہ میں نے کچھ کلمات پڑھ لئے تھے جو فی الحال مجھے بھول گئے ہیں۔

۱۲۰۹۶- عبد اللہ، احمد، سلیمان بن داؤد کہتے ہیں میں نے محمد بن یوسف کو بصرہ میں دیکھا کہہ رہے تھے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا قیامت کے دن مومن کے نامہ اعمال کا عنوان ”الثناء الحسن“ ہوگا، میں نے پوچھا اے ابو عبید اللہ کس نے یہ بات آپ سے بیان کی؟ فرمایا عبد اللہ نے، سلیمان کہتے ہیں میں ایک مرتبہ بصرہ کی ایک مسجد میں داخل ہوا مسجد میں محمد بن یوسف کو دیکھا وہ اس وقت قاضی عبید اور محمد

کے پاس کھڑے تھے، ان کے چہرے کا رنگ متغیر ہو رہا تھا آنکھوں سے آنسو ڈبڈب رہے تھے میں نے ان کے قریب ہو کر پوچھا اگر آپ آنکھوں سے آنسو بہا دیں؟ فرمایا جب تک آنکھوں کے بیچ آنسو ڈبڈباتے رہیں تب تک غم و حزن باقی رہتا ہے جو بہہ پڑیں غم و حزن بھی رخصت ہو گیا، میں ان کے پاس سے ہو کر یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمن بن مہدی کے پاس آیا دونوں حضرات نے مجھ سے پوچھا آج تم نے کیا استفادہ کیا؟ میں نے جواب دیا میں نے آج محمد بن یوسف کو دیکھا ہے اور فلاں فلاں سے استفادہ کیا دونوں بزرگ کہنے لگے اگر تم آج صرف محمد بن یوسف کا دیدار کر لیتے یہی تمہیں آج کے دن کے استفادہ کی کفایت کر دیتا۔

۱۲۰۹۷- ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن یزید، ابراہیم بن عامر، ابوسفیان کا بیان ہے کہ محمد بن یوسف اکثر ذلیل کا شعر پڑھتے تھے:

اذا كنت في دار الهوان فانما.. يسجيك من دار الهوان اجتنابها

جب تم دنیا کے دار میں بستے ہو تو اس سے نجات تمہیں صرف اس کا اجتناب ہی دے گا۔

۱۲۰۹۸- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن عباس، سلمہ بن شیب، سحرل بن عاصم، ابومروان طبری، حکم بن محمد کا بیان ہے محمد بن یوسف نے ابو حسن اٹھب کو لکھا کہ ایک ایک گھڑی کو غنیمت سمجھ اور اس سے غافل مت رہو چونکہ جب تم ہر گھڑی کو غنیمت سمجھو گے تو غیر اللہ سے غافل رہو گے۔

۱۲۰۹۹- ابوہ عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، ابراہیم بن سعد، اصفہانی کا بیان ہے کہ محمد بن یوسف اصفہانی نے اپنے کسی مرید کو خط لکھا:

جو بھی ہمیں سلام بھیجے اسے ہمارا سلام پہنچا دو اور اپنی آخرت کے لئے توشہ تیار کر لو اور اپنی دنیا سے کنارہ کش رہو، موت کے لئے تیاری کرو اور خوب سمجھ لو تم نے آگے جا کر عظیم تر ہولناکیوں کا سامنا کرنا ہے حتیٰ کہ ان ہولناکیوں سے انبیاء اور رسول بھی پریشان ہو جائیں گے۔

۱۲۱۰۰- اپنے والد عبداللہ سے اور ابو محمد بن حیان، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد حمید بن عبدالرحمن بن یوسف اصفہانی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا کے ایک خط میں لکھا پایا:

کہ جو خط انہیں ان کے بھائی محمد بن یوسف نے لکھا تھا:

السلام علیکم! میں آپ کے سامنے اللہ عزوجل کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اما بعد! میں تمہیں دنیا کے عارضی ٹھکانے سے ڈراتا ہوں چونکہ اصل دارالاقامہ آخرت کا دار ہے، بالآخر تم نے دنیا کے پیٹ میں چلا جانا ہے وہاں پھر تمہارے پاس دو فرشتے منکر نکیر نے آنا ہے وہ تجھے اللہ کے حکم سے زندہ کر کے بٹھائیں گے، پس اگر اللہ تعالیٰ نے تیرا ساتھ دیا تب تجھے کچھ فکر نہیں اور نہ ہی تجھے وحشت و فاقہ لاحق ہوگا اور اگر اللہ نے وہاں تمہارا ساتھ نہ دیا پھر میں برے انجام سے اپنے لئے بھی اور تیرے لئے بھی اللہ کی پناہ مانگتا ہوں پھر عالم برزخ کے بعد تجھے حشر سے بھی واسطہ پڑے گا۔ نیز نفع ضرور بھی ہونا ہے اس وقت زمین اپنے باسیوں سے خالی ہو جائے گی اور آسمان بھی اپنے رہائشیوں سے خالی سنسان پڑے ہوں گے۔ تمام پوشیدہ اسرار ظاہر ہو جائیں گے آگ کو دھونکا دیا جائے گا اور میزان قائم کر دیا جائے گا فرمان باری تعالیٰ: وجسیء بالنیین

والشهداء وقضى بينهم بالحق "انبیاء کرام اور شہداء عظام لائے جائیں گے اور ان کے درمیان حق کا فیصلہ کیا جائے گا (زمر ۶۹) تب کہا جاوے گا "الحمد لله رب العالمین" پس اس وقت کتنے ہی رسوا ہوں گے اور کتنوں کی پردہ پوشی کر دی جاوے گی۔ کتنے ہی ہلاک ہونے والے ہوں گے اور کتنے ہی نجات پانے والے ہوں گے اور کتنے ہی عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے اور کتنے ہی غریق رحمت ہوں گے۔ اے کاش! میں اپنے حال سے واقف ہوتا اور اس دن تیرے حال سے بھی مجھے واقفیت ہوتی، پس اس موقع پر تمام تر لذات ماند پڑ جاتی ہیں، لہذا شہوات کو یکسر ترک کر دو اور اپنی امیدوں کو کوتاہ رکھو، آخرت کے متلاشی لوگ بیدار ہیں اور غافل لوگ بے فکر پڑے ہیں، اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے اور ہمارے دلوں سے دنیا کو نکال دے اور آخرت کی محبت کوٹ کوٹ کر بھر دے چونکہ ہمیں صرف اور صرف آخرت کی فکر سے نفع مل سکتا ہے۔

۱۲۱۰۱- عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ایک اصفہانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد الرحمن بن مہدی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ محمد بن یوسف کے کسی بھائی نے انہیں خط لکھا کہ جس میں ان سے اعمال کی شکایت کی گئی تھی، محمد بن یوسف نے بھائی کو جواب لکھا مجھے تمہاری شکایت موصول ہو چکی ہے حال یہ ہے کہ مرتکب معصیت کو چاہیے کہ برے انجام کا انکار نہ کرے سو جس آزمائش میں فی الحال لوگ مبتلا ہیں یہ محض گناہوں کی نحوست کی وجہ سے ہے۔

مسانید محمد بن یوسف اصفہانی

محمد بن یوسف اصفہانی کا تعلق اولیائے کرام سے ہے جن کی عنایت عظیم تر ہوئی سوانحی مرویات کی تعداد کم ہے انہوں نے اپنی زندگی احسان و عیان میں گزاری اور حق نے ان کی حفاظت فرمائی اور مناظرہ و بیان سے دور رہے۔

تاہم انہوں نے یونس بن عبید اور اعمش (دونوں تابعی ہیں) حماد بن سلمہ، حماد بن زید، ثوری، صالح مزنی، عمر بن صبیح وغیرہم حضرات محدثین سے احادیث روایت کی ہیں ان کی اکثر مرویات مرسل ہیں ان کی چند ایک مرویات ذیل میں ہیں:

۱۲۱۰۲- ابن مضاء، زہیر بن عباد، محمد بن یوسف، عابد زہد اصفہانی، اعمش، زید بن وہب کہتے ہیں کہ مجھے عبد اللہ بن مسعود نے وصیت کی تم بروز جمعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک ہزار بار ورد شریف پڑھنا نہ چھوڑو اور درود شریف یوں پڑھ لیا کرو: اللہم صلی علی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

۱۲۱۰۳- ابو محمد بن حیان کا بیان ہے کہ میں نہیں سمجھتا کہ محمد بن یوسف نے کوئی حدیث مسند روایت کی ہو، علاوہ ایک حدیث کے جو علی بن سعید عسکری نے روایت کی ہے۔

۱۲۱۰۴- احمد بن محمد بن ابی سلمہ، عبد اللہ بن عمران اصفہانی، عامر بن حماد اصفہانی، محمد بن یوسف اصفہانی، عمر بن صبیح، ابان، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین شہروں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن منبرز برجد میں تبدیل کر دے گا عسقلان، اسکندریہ اور قزوین کو۔

(۴۰۳) یوسف بن اسباط

اولیاء تبع و تابعین میں ایک بزرگ، صاحب نشاط، صراط مستقیم کی طرف سبقت لے جانے والے یوسف بن اسباط بھی ہیں، مرقع علم خوف تھے دنیا کی فضولیات سے کنارہ کش رہتے تھے۔
کہا گیا ہے کہ تصوف حصول ترقی درجات کے لئے اپنے آپ کو مزین کرنا اور ملاقات حق باری تعالیٰ کے لئے غیر کا دل سے صفایا کرنا ہے

۱۲۱۰۵- محمد بن ابراہیم، عبد اللہ بن جابر طرطوسی، عبد اللہ بن خبیق کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ یوسف بن اسباط مرض میں مبتلا ہوئے۔ معالجہ کے لئے طبیب ان کے پاس گیا کہنے لگا علاج کروانے میں کوئی حرج نہیں، یوسف نے فرمایا جس شے کا مجھے خوف لاحق رہتا ہے میں چاہتا ہوں وہ مجھے ابھی پیش آجائے (یعنی جان کنی کی تختی یا کچھ اور)

۱۲۱۰۶- محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن بن قتیہ، مسیب بن واضح کا بیان ہے کہ میں نے یوسف بن اسباط سے زہد کے متعلق پوچھا؟ فرمایا زہد یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیزوں سے بھی پرہیز کرو اور اگر تم نے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کا ارتکاب کیا تو اللہ تعالیٰ اس پر تمہیں سخت عذاب دیگا۔

۱۲۱۰۷- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن ولید، عبد اللہ بن خبیق، تمیم بن سلمہ کا بیان ہے کہ میں نے یوسف بن اسباط سے غایت زہد کا پوچھا؟ فرمایا جو تمہیں مل جائے اس پر اترنا نہیں اور جو ہاتھ سے نکل جائے اس پر افسوس نہ کرو، میں نے پوچھا غایت تو وضع کیا ہے؟ فرمایا غایت تو وضع یہ ہے کہ اگر تم اپنے گھر سے باہر نکلو جس سے بھی ملو اسے اپنے سے بہتر سمجھو۔

۱۲۱۰۸- ابو یعلیٰ حسین بن محمد زبیری، محمد بن مسیب، عبد اللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط نے فرمایا دنیا کا فروں اور ظالموں کا عشرت کدہ ہے۔ فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول زرین ہے دنیا مردار چیز کی طرف ہے سو جو اپنے آپ کو دنیا داری میں کھپانا چاہتا ہو وہ بس کتوں کی صحبت پر اکتفا کر لے۔

۱۲۱۰۹- اپنے والد عبد اللہ سے وہ ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، حسین بن منصور، علی بن محمد طنافسی، سہل ابو حسن کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط نے فرمایا بالفرض آج کل اگر کوئی آدمی حضرت ابوذر، حضرت سلمان، اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہم کی طرح تارک دنیا ہو، ہم اسے زہد نہیں کہیں گے، چونکہ زہد وہی ہے جو حلال محض سے بھی کنارہ کشی کرے اور آج کل حلال محض کا امتیاز مشکل ہے۔

۱۲۱۱۰- یعلیٰ حسین بن محمد، محمد بن مسیب، عبد اللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط نے شعیب بن حرب سے فرمایا طلب حلال فرض ہے جبکہ نماز باجماعت سنت ہے۔

۱۲۱۱۱- ابوہ عبد اللہ، عمر بن عبد اللہ بن عمر مہجری، عبد اللہ بن خبیق کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: مجھے تعجب ہے کہ اللہ کے خوف کے باوجود آنکھ غفلت کی گہری نیند سوتی ہے اور حساب و کتاب کے یقین کے باوجود قلوب غافل ہیں اللہ تعالیٰ نے دلوں کو ذکر کی جگہیں بنایا ہے لیکن دل خواہشات نفس کی جگہیں بن گئے ہیں اور خواہشات دلوں کو فاسد کر دیتی ہیں اور خواہشات اموال کو تلف کر دیتی ہیں اور چہروں کی رونقوں کو بگاڑ دیتی۔ خواہشات کو دلوں سے کوئی چیز نہیں نکالتی بجز بے قرار کر دینے والے خوف یا بے چین کر دینے والے شوق کے۔

۱۲۱۱۲- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، موسیٰ بن سعید، محمد بن مہاجر، سعید بن حرب کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط نے فرمایا جاہ و ریاست سے کنارہ کشی (زہد) دنیا کی کنارہ کشی سے زیادہ سخت و بھاری ہے۔

۱۲۱۱۳- ابو یعلیٰ حسین بن محمد، محمد بن مسیب، عبد اللہ بن ضبیق کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط نے فرمایا بخدا میں نے ایسے فساق و فجار لوگوں کو پایا ہے جو اپنی خرافات پر بدستور برقرار رہنا چاہتے ہیں جبکہ آج کل کے قراء اپنے دین پر برقرار رہنے میں اپنی توہین سمجھتے ہیں۔ یوسف بن اسباط نے مجھے وصیت کی: قراء سو میں سے ہونے سے بچو!

۱۲۱۱۴- ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن معدان، عبد اللہ بن ضبیق، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سفیان ثوری کا بیان ہے کہ رزین نے فرمایا آجکل کے قراء کی مثال کھوٹے درہم جیسی ہے کہ جب اسے کسوٹی پر پرکھا جاتا ہے اس کی کھوٹ ظاہر ہو کر رہ جاتی ہے۔ ابو یوسف کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ابو رزین کو غریق رحمت کرے یا بالفرض اگر وہ ہمارا زمانہ پالیتے ضرور کہتے کہ یہ قراء تو یوم حساب پر ایمان ہی نہیں رکھتے۔

۱۲۱۱۵- ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن ولید، عبد اللہ بن ضبیق کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط نے فرمایا میں نے ابو اسحاق فزاری کو لکھا مجھے خبر پہنچی کہ آپ اہل جفاء سے مانوس ہو گئے ہیں۔ انہوں نے جواب لکھا میں اس حدیث کا کیا کروں میں نے دوبارہ انہیں لکھا آپ اس کی حکایت نہ کریں حتیٰ کہ وہ آپ کو نہ بیان کرے۔

۱۲۱۱۶- محمد بن ابراہیم، عبد اللہ بن جابر، عبد اللہ بن ضبیق کا بیان ہے کہ میں نے یوسف بن اسباط سے پوچھا آپ نے عبد اللہ بن مبارک کو اپنے پاس آنے کی اجازت کیوں نہ دی کہ آپ کو سلام کر لیتے؟ جواب دیا میں ڈرتا ہوں کہ میں ان کے حق کی خاطر کھڑا نہ ہوں حالانکہ میں ان سے محبت کرتا ہوں۔

۱۲۱۱۷- ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن احمد، مسیب بن واضح کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ عبد اللہ بن مبارک یوسف بن اسباط کے پاس تشریف لائے لیکن ابو یوسف بن اسباط نے انہیں اندر آنے کی اجازت مرحمت نہ فرمائی، میں نے یوسف بن اسباط سے پوچھا بھلا آپ نے انہیں اندر آنے کی اجازت کیوں نہیں دی؟ فرمایا اگر میں انہیں اندر آنے کی اجازت دے دیتا تو مجھے ضرور ان کے حق کی خاطر کھڑا ہونا پڑتا حالانکہ فی الواقع میں ان کے حق کو پورا نہ کر سکتا۔

۱۲۱۱۸- حسین بن محمد، محمد بن مسیب، عبد اللہ بن ضبیق کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا مجھے خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ کہیں عوام الناس کو علماء کے گناہوں کے بسبب عذاب نہ دے دے۔ فرمایا سفیان نے ایک آدمی کے ہاتھ میں کاپی دیکھ کر فرمایا جس چیز سے چاہو مزین ہوتے رہو اللہ تعالیٰ تمہاری عاجزی و انکساری میں اضافہ کرے۔

۱۲۱۱۹- حسین بن محمد، محمد بن مسیب، عبد اللہ بن ضبیق کا بیان ہے کہ تمام اشیاء کی تین حیثیتیں ہیں، واضح حلال، واضح حرام اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبهات چیزیں ہیں پس مومن جب حلال تک رسائی پانے کا کوئی رستہ نہیں پاتا تو مشتبهات میں پڑ جاتا ہے۔

۱۲۱۲۰- حسین بن محمد، محمد بن مسیب، عبد اللہ بن ضبیق، وہیب بن ہذیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط فرماتے ہیں کبھی یوں کہا جاتا تھا اس آدمی جیسا عمل کرو جسے صرف اپنے عمل کی بدولت نجات ملنے کی توقع ہو اور اس آدمی جیسا توکل کرو جسے بس صرف تقدیر میں لکھے ہوئے کے ملنے کی توقع ہو، یوسف بن اسباط نے فرمایا حسن بصری تیس سال مسلسل نہیں بنے اور چالیس سال تک مزاح نہیں کیا اور حسن بصری نے فرمایا میں نے ایسے نفوس قدسیہ کو پایا ہے جن کے نزدیک میں صرف ایک چور ہوتا تھا۔

۱۲۱۲۱- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن ولید، عبد اللہ بن ضبیق کے سلسلہ سند سے یوسف بن اسباط کہتے ہیں میں نے دیکھ سے عرض کیا بسا اوقات گھر میں مجھے کوئی ایسی چیز پیش آ جاتی ہے جس سے میں ڈر جاتا ہوں فرمایا اے یوسف! جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اس سے

ہر چیز ڈرتی ہے، یوسف فرماتے ہیں اس کے بعد میں کبھی کسی چیز سے نہیں ڈرا۔

۱۲۱۲۲- عبد اللہ بن محمد، محمد بن احمد بن معدان، ابراہیم بن سعید جوہری، ابو توبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط نے فرمایا جس نے کسی ظالم کے لئے بقاء کی دعا کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو پسند کیا۔

۱۲۱۲۳- عبد اللہ بن محمد، اسحاق بن ابراہیم، احمد بن ابو حواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قرسانی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ یوسف بن اسباط کے پاس شروع شروع کا پھل کہیں سے آیا۔ انہوں نے پھل دھو کر اپنے سامنے رکھ لیا پھر فرمایا دنیا اس لئے نہیں پیدا کی گئی کہ اس کی طرف دیکھا جائے دنیا تو اسلئے پیدا کی گئی ہے تاکہ اس کو ذریعہ وسبب بنا کر آخرت کی طرف دیکھا جائے۔ (یعنی مقصود تو آخرت ہے اور دنیا اس مقصود تک پہنچنے کا ذریعہ وسبب ہے) (توبی)

۱۲۱۲۴- حبیب، فضیل بن احمد بن اسماعیل، سعدان بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا اے ابا جان! کیا حذیفہ مرغشی کے پاس علم تھا؟ جواب دیا ان کے پاس بہت بڑا علم تھا اللہ تعالیٰ انہیں اچھا بنائے۔

۱۲۱۲۵- ابو یعلیٰ زبیری، محمد بن مسیب، عبد اللہ بن ضبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ وہ عمل قبول نہیں فرماتے جس میں ذرہ برابر بھی ریاء شامل کر لیا گیا ہو۔ ایک اور موقع پر یوسف نے فرمایا صحابہ کرام و تابعین اللہ تعالیٰ سے معافی کا سوال کرنا پسند فرماتے تھے۔ یوسف اکثر کہا کرتے یا اللہ! مجھے اپنے نفس کی پہچان عطا فرما، اور میرے دل سے اپنی امید ختم نہ کرنا۔

۱۲۱۲۶- ابو یعلیٰ، محمد بن مسیب، عبد اللہ بن ضبیق عبد اللہ بن عبد الغفار کرمانی، جعفر رقی کا بیان ہے کہ میں نے یوسف بن اسباط کو خط لکھ کر چند مسائل دریافت کرنا چاہے۔ انہوں نے مجھے جواب دیا کہ تم نے جو پوچھا کہ عارف باللہ کو عارف بالنفس بھی ہونا چاہیے، سو عارف باللہ جمع معارف میں اللہ کا مطیع ہوتا ہے اور عارف بالنفس وہ ہوتا ہے جو اپنی نیکیوں کے بارے میں بھی عدم مقبولیت کا خوف دل میں رکھتا ہو، فرمان باری تعالیٰ ہے ”یؤتون ما آتوا قلوبہم و جملۃ“ (مومنون ۶۰) اور جو لوگ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں ان کے دل کپکپاتے رہتے ہیں یعنی جو کچھ وہ عطا کرتے ہیں پھر ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں یہ عند اللہ نا مقبول نہ ہو جائے۔

۱۲۱۲۷- احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ، حسین بن منصور، علی طنافسی، ابو سہل حسن نے کہا میں ایک مرتبہ یوسف بن اسباط کے پاس بیٹھا ہوا تھا، فرمایا حذیفہ کو خط لکھو:

اما بعد! میں تجھے تقویٰ اللہ کی وصیت کرتا ہوں اور اس عمل کی وصیت کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں سکھایا ہے اور جہاں تمہیں اللہ کے سوا کوئی نہ دیکھتا ہو وہاں مراقبہ کرنے کی وصیت کرتا ہوں، اور آخرت کی تیاری کرنے کی وصیت کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں، موت جب آ جاتی ہے تب نہ امت کرنا بے فائدہ ہے، اپنے سر سے غفلت کی چادر اتار پھینک، خواب غفلت سے بیدار ہو جا، پانچ چڑھالو چونکہ دنیا ساقین کی گزر گاہ ہے شک کرنے والوں میں سے مت ہو جا، اور ان لوگوں میں سے مت ہو جا جو گفتار کے غازی کردار کے صفر ہیں۔ ہمارا اللہ کے ہاں ایک مقام ہے جس کے متعلق وہ سوال کرے گا، نیز میں تمہیں آنکھوں کی نوٹ کشی کی وصیت کرتا ہوں اور کانوں کو حق کی طرف لگائے رکھنے کی وصیت بھی کرتا ہوں۔

جان لو! اس امت کے منافقین اہل دین کے ساتھ جسموں کی حد تک شریک رہے، اور خواہشات میں ان سے جدا رہے، حق کی خاطر کم کوش تھے اور اپنے افعال کی خباثت

چھوڑتے نہیں، محض ریاء سے کام لیتے تھے اعمال کی حقیقت ترک کر دی تھی بلا صحت انکے اعمال میں کثرت تھی، اللہ تعالیٰ نے انہیں ابدی پھل سے محروم رکھا، خوب سمجھ لو اے میرے بھائی عمل کے بجائے زبانی کلامی پلاؤ بے حقیقت ہوتا ہے، ہم بھی اس زمانے میں اہل زمانہ جیسے ہو گئے ہیں، حالانکہ جو بھی ایسا ہوگا سو وہ ہلاکتوں کی طرف پیش رفت کر چکا، نیز کان لگانے والے قاریوں سے بچتے رہو اور مجلسی علماء سے بھی بچتے رہو، اللہ تعالیٰ ہمیں اتباع کی توفیق عطا فرمائے والسلام۔

۱۲۱۲۸- ابو یعلیٰ حسین بن محمد، محمد بن حسین، عبد اللہ بن خبیب کا بیان ہے کہ حذیفہ مرثی نے مجھے کہا کہ یوسف بن اسباط نے مجھے خط لکھا پھر مثل مذکور بالا کے ذکر کیا، ہاں اس روایت میں تھوڑا سا اضافہ ہے کہ منافقین حصول مال کی خاطر عاجزی کر لیتے تھے اور جب ان کے باطل خیالات و نظریات کے خلاف پیش قدمی کی جاتی ہے تو خاموشی اختیار کر لیتے ہیں اور زریب وزینت کو دیکھ کر اترانے لگتے ہیں اور ایک دوسرے کے سامنے بری بات و برا فعل کر لیتے ہیں ایک دوسرے کو ٹوکتے نہیں مد اہنت سے کام لیتے ہیں۔

۱۲۱۲۹- ابو نعیم اصفہانی، حسین بن محمد، محمد بن حبیب، عبد اللہ بن خبیب، ابن ابی درداء کا بیان ہے کہ حذیفہ مرثی نے مجھے بتایا کہ یوسف بن اسباط نے ایک مرتبہ مجھے خط لکھا اما بعد!

اس سال ہمیں کثیر امور کا سامنا کرنا پڑا ہے، ان کی ایک نشانی یہ ہے کہ وہ امور بہرہ اور گونگا کر دیتے تھے۔ ہم ایسی قوم کے سامنے پڑے رہے جو بھلائی کو برائی اور برائی کو بھلائی سمجھتی تھی اور حالت انہیں بدستور باقی ہے اگر ان لوگوں کے بچ کوئی صاحب بصیرت خدا نخواستہ آ بھی جائے اور وہ اسے بھی اندھا کر دیتے ہیں، گویا آنکھوں کی بصارت ختم ہو چکی کانوں کی شنوائی جاتی رہی، ہمارے زمانے میں کوئی نجات نہیں پائے گا الا ماشاء اللہ۔

۱۲۱۳۰- حسین بن محمد، محمد بن مسیب، طاہر کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط فرماتے ہیں بخدا! میرے ہاتھ پاؤں کا کٹ جانا مجھے امراء کے عطیات قبول کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

۱۲۱۳۱- حسین بن محمد، محمد بن مسیب، طاہر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط فرماتے تھے کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم سے بذریعہ وحی پوچھا: کیا تم جانتے ہو میں نے تمہیں اپنا خلیل کیوں منتخب کیا ہے؟ اس لئے کہ تم لوگوں کو عطا کرتے ہو اور ان سے کچھ لیتے نہیں ہو۔

۱۲۱۳۲- محمد بن ابراہیم، عبد اللہ بن جابر طرسوی، عبد اللہ بن خبیب، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سفیان ثوری نے فرمایا وہ آدمی فقیہ نہ بن سکا جس نے آزمائش کو نعمت اور آسائش کو مصیبت نہ سمجھا۔

۱۲۱۳۳- ابو عبد اللہ ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسین، عبد اللہ بن خبیب کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط نے فرمایا جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ وہ ہمیں درس حدیث دیتا ہے اسے وعظ و نصیحت نہ کرو چونکہ اس میں وعظ کے لئے کوئی جگہ باقی ہی نہیں رہی۔

۱۲۱۳۴- ابو محمد بن حیان، محمد بن حیان، ابراہیم بن سری، محبوب بن موسیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط نے شعیب بن حرب سے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ طلب رزق حلال فرض ہے اور نماز باجماعت سنت ہے۔

۱۲۱۳۵- حسین بن محمد، محمد بن مسیب، عبد اللہ بن خبیب، موسیٰ بن طریق کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط نے مجھے کہا: اگر تمہیں کوئی آدمی

قرض دیتا ہو اور وہ اس کو عیب سمجھتا ہو وہ اگر تمہیں قرضہ دے گا تمہیں رسوا کرے گا۔

۱۲۱۳۶- حسین، محمد، ابن ضیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو جعفر حذاء کا بیان ہے کہ میں نے یوسف بن اسباط کو خط لکھ کر ان سے حجاز مقدس کی طرف نقل مکانی کا مشورہ لیا، انہوں نے مجھے جواب میں لکھا جو تم نے حجاز کی طرف نقل مکانی کا تذکرہ کیا ہے سو تمہارا مقصد بھلائی ہونا چاہئے میں تمہاری جگہ کو بھلائی کے لئے محفوظ ترین مقام سمجھتا ہوں۔ میں اچھا نہیں سمجھتا کہ کوئی آدمی بارش سے بھاگے اور پر نالے کے نیچے کھڑا ہو جائے، سنو! کوئی جگہ بذات خود اچھی نہیں ہوتی ہر جگہ کی اچھائی کا دار و مدار اس میں رہنے والوں کے بل بوتے پر ہوتا ہے۔ اگر رہنے والے اچھے ہیں تو وہ جگہ بھی اچھی ہے مانوس کرنے والے اور راحت بخشنے والے ختم ہو چکے، اگر اللہ نے تیرے قول و عمل میں سچائی پائی مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے بہتری کا معاملہ کرے گا اگرچہ فی الوقت حالت یہ ہے کہ صدق دنیا سے اٹھالیا گیا ہے۔

۱۲۱۳۷- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، عبد الوہاب بن عبد الحکم وراق، ثنی بن جامع کے سند سے روایت ہے کہ ابو جعفر حذاء کہتے ہیں کہ میں نے شعیب بن حرب سے یوسف بن اسباط کے بارے میں سوال کیا شعیب کہنے لگے میں اس امت میں یوسف سے مقدم کسی کو نہیں سمجھتا، نیکی کے دس حصے ہیں نو حصے نیکی طلب حلال میں ہے اور ایک حصہ باقی امور میں، نیکی کے نو حصے تنہا یوسف بن اسباط نے لوٹ لئے اور دسویں حصے میں سارے لوگوں کو شریک کر لیا۔

۱۲۱۳۸- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، مؤمل بن شام مصیصی کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط فرماتے ہیں میں کسی سورت کی قرأت کرنا چاہتا ہوں پھر دیکھتا ہوں اس میں کیا احکام آئے ہیں لیکن میں تسبیح و تہلیل کی طرف مائل ہو جاتا ہوں، ان سے کسی نے پوچھا اے ابو محمد! اس سورت میں کیا کیا احکام آئے ہیں؟ فرمایا ایک آدمی کسی سورت کو پڑھنا شروع کرتا ہے اب اگر اس کا عمل اس سورت کے مطابق نہ ہو وہ سورت اول تا آخر برابر اس پر لعنت کرتی رہتی ہے لہذا مجھے پسند نہیں کہ قرآن مجھ پر لعنت کرے۔

۱۲۱۳۹- احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ بن مندہ، ابو عمران طرسوسی، ابو یوسف متولی کا بیان ہے کہ حذیفہ نے یوسف کی طرف یا یوسف نے حذیفہ کی طرف خط لکھا:

امام بعد! جس نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور یہ قرآن پر دنیا کو ترجیح دینے لگا اس نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو مذاق و ٹھٹھا بنا لیا اور جس آدمی نے بدون ترک گناہ کے فضائل طلب کئے وہ دھوکے میں پڑا ہوا ہے حالانکہ افضل یہ ہے کہ آدمی بھلائی پر کار بند رہے اور گناہوں کو ترک کرے۔

۱۲۱۴۰- احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ، حسین بن منصور، علی بن محمد طنافسی، سہل، ابوالحسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط نے فرمایا عمل کثیر کے بجائے قلیل تقویٰ اچھا ہے اور قلیل تواضع کثیر محنت و مشقت سے اچھی ہے۔

۱۲۱۴۱- ابو عبد اللہ، ابراہیم بن محمد حسن، عبد اللہ بن ضیق کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ یوسف بن اسباط کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک اس علاقے کا امیر آگیا۔ اس نے اپنے سر پر شاش کی بنی ہوئی ٹوپی پہن رکھی تھی امیر نے یوسف سے کوئی مسئلہ پوچھا فرمایا بے شک ہمارے استاذ سفیان ثوری اس آدمی کو فتویٰ نہیں دیتے ہیں جس کے سر پر اس جیسی ٹوپی ہو، چنانچہ امیر نے سر سے ٹوپی اتار کر زمین پر رکھ دی پھر یوسف نے اسے فتویٰ دیا۔

۱۲۱۴۲- ابو عبد اللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبد اللہ بن ضیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ موسیٰ بن طریف کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ مکہ میں شعیب بن حرب کے ساتھ تھا۔ انہیں یوسف بن اسباط کے رحلت کی خبر ملی کہنے لگے اے موسیٰ! جو جھوٹ بولنا چاہتا ہو وہ بولے۔ چونکہ یوسف کے بعد اب دنیا میں ایسا کوئی نہیں رہا جس سے حیا کی جائے۔

۱۲۱۴۳- ابوہ عبد اللہ، ابراہیم، حارث، عبد اللہ بن خبیب، بشار کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط نے مجھے وصیت کی کہ عمل کی صحت و سقم میں امتیاز نہ کرو اور صحت عمل کو سیکھو میں نے عرصہ بائیس سال میں صحت عمل کو سیکھا ہے۔

۱۲۱۴۴- ابو نعیم اصفہانی، ابوہ عبد اللہ، ابراہیم، عبد اللہ، موسیٰ بن طریف کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط نے فرمایا عرصہ چالیس سال میں جو بات بھی میرے دل میں کھٹکی میں نے اسے ترک کر دیا۔

۱۲۱۴۵- ابوہ، ابراہیم، عبد اللہ بن خبیب کا بیان ہے کہ یوسف نے فرمایا میں ایک مرتبہ مقام ”سخ“ سے پیدل چل کر مصیصہ آیا اور میرا تھیلا میرے کاندھے پر رہا، جو نہی میں شہر میں داخل ہوا دیکھا کہ یہ آدمی اپنی دکان سے کھڑا ہو کر مجھے سلام کر رہا ہے اور یہ ادھر سے آ کر مجھے سلام کر رہا ہے گویا لوگوں میں ایک قسم کی ہلچل سی مچ گئی، میں نے اپنا تھیلا اٹھا مارا اور مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نماز کی نیت کر لی، مگر یہاں بھی لوگوں نے میرا پیچھا نہ چھوڑا کوئی مجھے مسجد کی کھڑکی سے دیکھ رہا ہے اور کوئی کسی اور طرف سے حتیٰ کہ ایک آدمی کود کر میرے بالکل سامنے آ گیا۔ میں نے دل ہی دل میں کہا یہ لوگ مجھے نہیں چھوڑیں گے، پس ابھی میرا پسینہ بھی خشک نہیں ہوا تھا کہ اپنا تھیلا اٹھایا اور اسی حالت میں میں واپس ”سخ“ لوٹ آیا پھر میں کئی سال تک مصیصہ واپس نہیں گیا۔

مسانید یوسف بن اسباط

یوسف بن اسباط نے چوٹی کے محدثین کو پایا ہے جن میں حبیب بن حیان، محل بن خلیفہ، سری بن اسماعیل، عائذ بن شریح، سفیان ثوری، زائدہ وغیرہم سرفہرست ہیں۔ انکی سند سے مروی چند احادیث ذیل میں ہیں:

۱۲۱۴۶- محمد بن خثیم، یوسف بن موسیٰ بن عبد اللہ مرزوی، عبد اللہ بن خبیب، یوسف بن اسباط، حبیب بن حبان، زید بن وہب، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ صادق و صدوق ہیں، نے ارشاد فرمایا بے شک تم میں سے ہر ایک کو اپنی ماں کے بطن میں چالیس دن تک جمع کیا جاتا ہے۔

زید بن وہب کی یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے لیکن حبیب کی سند سے غریب ہے۔

۱۲۱۴۷- سلیمان بن احمد، عثمان بن عبد اللہ سامی، یوسف بن اسباط، محل بن خلیفہ، ابراہیم نخعی، علقمہ، اسود بن زید، ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جیسے تنگی رزق کا سامنا کرنا پڑا اور اس نے ہر ایک سے اس کا شکوہ کیا اور صبر بھی نہ کیا اس کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے پاس اوپر نہیں جائے گا۔ جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر سخت غضبناک ہوں گے۔

ابراہیم، علقمہ، اور اسود کی یہ حدیث غریب ہے ہمیں صرف یوسف کی سند سے پہنچی ہے اور بقول سلیمان، عثمان مفرد ہیں۔

۱۲۱۴۸- محمد بن مظفر، احمد بن زنجویہ، عثمان بن عبد اللہ عثمانی، یوسف بن اسباط، زائدہ، غالب بن عبید اللہ، زید بن وہب، عبد اللہ بن مسعود و ابو سعید رضی اللہ عنہما کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جیسے تنگی رزق کا سامنا کرنا پڑا اور وہ ہر ایک سے اس کا شکوہ کرتا ہے صبر بھی نہیں کرتا، اس کی کوئی نیکی اللہ تعالیٰ کے پاس نہیں پہنچے گی اور جب اللہ تعالیٰ سے ملے گا اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوں گے۔

یہ حدیث احمد بن زنجویہ نے عثمان سے اسی طرح روایت کی ہے نیز عثمان کثیر الوہم ہیں اور انکی قوت یادداشت بھی کمزور ہے۔

۱۲۱۴۹- ابو محمد بن حیان، قاسم بن محمد بن عمر بن جنید، ابوہام، ابو احوص، یوسف بن اسباط، ایک بھری، انس بن مالک کے سلسلہ سند سے

مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی اپنی وسعت سے عطا کرے زیادہ اجر والا نہیں ہے اس سے جو کوئی حاجت قبول کرتا ہو۔

ابراہیم کہتے ہیں میری یوسف بن اسباط سے ملاقات ہو گئی، انہوں نے مجھے یہ حدیث عائذ بن شریح کے واسطے سے سننے میں یوسف کے علاوہ اس کا کوئی راوی نہیں جانتا ہوں۔

۱۲۱۵۰- ابو عمر و عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن دلیل بن سابق، عبد اللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، عائذ بن شریح، انس بن مالک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عطا کرنے والا لینے والے سے بڑا اجر نہیں پاتا بشرطیکہ لینے والا صحیح معنوں میں محتاج ہو۔

۱۲۱۵۱- ابو بکر بن محمد بن حمید، احمد بن محمد بن عبد الخالق، ابو ہمام، ابو احوص، یوسف بن اسباط، عائذ بن شریح، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرات ابو بکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے، وہ سب قرأت ”الحمد للہ رب العالمین“ سے شروع کرتے تھے۔

ابو ہمام کہتے ہیں ایک مرتبہ یوسف بن اسباط سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے مجھے یہ حدیث عائذ، انس کی سند سے سنائی۔
۱۲۱۵۲- ابو احمد بن محمد بن اسحاق حافظ، محمد بن مسیب، عبد اللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، اعمش، عمارہ بن عمیر، صلہ بن زفر، حذیفہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے تھے۔

ثوری کی یہ حدیث غریب ہے اور بقول حافظ یوسف مفرد ہیں۔
۱۲۱۵۳- ابو بکر بن خالد، ابو ربیع، حسین بن حیشم، مسیب بن واضح، یوسف، سفیان ثوری، سلمہ بن کہیل، ابی عبیدہ، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے ضرورت و کفایت سے زیادہ مکان بنایا قیامت کے دن اس کی گردن پر لاد دیا جائے گا۔

۱۲۱۵۴- سلیمان بن احمد، محمد بن عبد الباقی مصیعی، مسیب بن واضح، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، منکدر، جابر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر رزق سے اس طرح بھاگے جس طرح کہ وہ موت سے بھاگتا ہے اسے رزق اس طرح تلاش کرے گا جس طرح موت اسے تلاش کر لیتی ہے۔

۱۲۱۵۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو مسلم، محمد بن معمر، ابو بکر بن ابی عاصم، مسیب بن واضح، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، ابو اسحاق سہمی، سعید بن وہب، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں کی خاطر مدارات کرنا عین صدقہ ہے۔

۱- مجمع الزوائد ۱۰۱/۳، والترغیب والترہیب ۶۰۰/۱، واتحاف السادة المتقين ۲۹۹/۹، والدر المنثور ۳۶/۱.

والمعجم الكبير للطبرانی ۴۲۳/۱۲.

۲- أمالی الشجرى ۲۰۳/۲، والاحادیث الضعيفة ۱۷۵، وتخريج الاحیاء ۲۳۱/۳.

۳- كشف الخفاء ۲۱۸/۲، والاحادیث الصحيحة ۹۵۲، وکنز العمال ۵۰۰.

۴- عمل اليوم والليلة لابن السنی ۳۲۰، والصحيح ابن حبان ۲۰۷۵، ومجمع الزوائد ۱۷۸/۱، وتاریخ بغداد ۵۸/۸، والدر

المنتشرة ۱۴۲، وكشف الخفاء ۲۸۰/۲، والعلل المتناهية ۲۲۳/۲.

یوسف عن ثوری متفرد ہیں۔

۱۲۱۵۶- محمد بن مظفر، احمد بن یوسف بن اسحاق کجی، عبد اللہ بن ضبیق، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، ابواسحاق سمیع، سعید بن وہب، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سے سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی کسی کاہن یا نجومی کے پاس آیا اور پھر اس کی بات کی دل سے تصدیق کر لی، اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی تعلیمات کا کفر کیا۔

ثوری کی یہ حدیث ابواسحاق، ہبیرہ بن مریم، عبد اللہ بن مسعود کی سند سے غریب ہے۔

۱۲۱۵۷- ابوہ عبد اللہ، عمر بن عبد اللہ حضرمی ایلمی، عبد اللہ بن ضبیق، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، محمد بن حجاج، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اپنی ازواج کے پاس چکر لگاتے پہلے ایک کے پاس جاتے، پھر دوسری کے پاس پھر ان سے اپنی حاجت پوری کر کے آخر میں ایک ہی مرتبہ غسل کر لیتے۔

اس حدیث میں یوسف ثوری سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۱۲۱۵۸- سلیمان بن احمد، احمد بن زکریا، شاذان بھری، ابوبکر بن محمد حلبی، یوسف بن اسباط، سفیان، محمد بن ابوحجاج، قتادہ، انس، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حیا والے اعضاء کبھی نہیں دیکھے۔

اس حدیث میں برکت سفیان سے اور سفیان شاذان سے روایت کرنے میں متفرد ہیں جبکہ ان کے علاوہ دیگر محدثین نے یہ

حدیث برکت، یوسف، حماد، محمد بن حجاج کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۲۱۵۹- ابویعلیٰ حسین بن محمد زبیری، محمد بن مسیب ارغیانی، عبد اللہ بن ضبیق، یوسف، زائدہ بن قدامہ، عبد اللہ بن عثمان بن خثیم، عبد الرحمن بن سابط، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں تمہیں بے وقوفوں کی امارت سے اللہ کی تعالیٰ کی پناہ میں دیتا ہوں، کعب نے پوچھا یا رسول اللہ بے وقوفوں کی امارت کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا غریب میرے بعد کچھ امراء ہوں گے جو ان کے پاس گیا اور ان کے کذب کو دل سے تسلیم کیا اور ظلم پر ان کی مدد بھی کی وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں، ایسے لوگ قیامت کے دن حوض کوثر پر بھی میرے پاس وارد نہیں ہوں گے اور جو آدمی ان کے پاس نہ گیا اور نہ ہی ان کے جھوٹ کو تسلیم کیا اور نہ ہی ظلم پر ان کی مدد کی ایسے لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، یہ لوگ قیامت کے دن حوض کوثر پر بھی میرے پاس وارد ہوں گے۔ اے کعب بن عجرہ! وہ آدمی جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے جسم کی پرورش حرام سے ہوئی اور ہر وہ جسم جس کی پرورش حرام سے ہوئی ہو اس کے لئے آگ زیادہ بہتر ہے اے کعب بن عجرہ! روزہ ڈھال ہے نماز برہان ہے اور صدقہ گناہ کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو، اے کعب بن عجرہ! لوگ صبح کرتے ہیں ان میں سے بعض اپنے نفس کو خرید کر (عذاب خداوندی) سے آزاد کرنے والے ہوتے ہیں اور بعض اپنے نفس کو بیچ کر ہلاک کرنے والے ہوتے ہیں۔

اس حدیث کو نہ کو رسیاق میں صرف خثیم نے چلایا ہے نیز خثیم متفرد بھی ہیں جبکہ ان سے اعلام روایت کرتے ہیں۔

۱۲۱۶۰- ابویعلیٰ، محمد بن مسیب، عبد اللہ بن ضبیق، ابن اسباط، سری بن اسماعیل، شععی، کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ گھر سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ تمہارا رب کیا کہہ رہا ہے؟ صحابہ کرام نے جواب دیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کہتا ہے: جس نے وقت پر نماز پڑھی اور پھر نماز کے حق کو ہلکا اور خفیف سمجھ کر ضائع نہ کیا وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں آجاتا ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے اور جس نے وقت پر نماز نہ پڑھی اور پھر اس کے حق کو بھی ہلکا اور خفیف سمجھ کر ضائع کیا اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں اس کا کوئی عہد نہیں، اگر اللہ تعالیٰ چاہے اس کی مغفرت کرے اور اگر چاہے اسے عذاب دے۔

یہ حدیث شعیبی سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے لیکن سری کی سند سے میری سمجھ کے مطابق صرف یوسف نے روایت کی ہے۔

۱۲۱۶۱- حسین بن محمد زبیری، محمد بن مسیب، عبد اللہ بن ضبیق، یوسف بن اسباط، عزری، عبد اللہ بن زحر، علی بن یزید، قاسم، ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک ایک آدمی ایسی کوئی بھلائی کی بات کر دیتا ہے جس کے متعلق وہ نہیں جانتا کہ اللہ کی رضا مندی سے وہ کہاں تک پہنچ جاتی ہے، پس اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے لئے جنت واجب کر دیں گے۔ ایک آدمی برائی کی ایسی کوئی بات کر دیتا ہے جس کے متعلق وہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کے غضب سے تا قیامت وہ کہاں تک پہنچ جاتی ہے، پس اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم کو واجب کر دیتے ہیں۔

عبید اللہ بن زحر اور عزری کی یہ حدیث غریب ہے عزری کا نام محمد بن عبید اللہ کوئی ہے۔

۱۲۱۶۲- ابو عبد اللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن سندی اتطاکی، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبد اللہ، ابن عمر، کعب احبار کا بیان ہے کہ فرشتوں نے اولاد آدم اور انکے گناہوں کا تذکرہ کیا۔ فرشتوں سے کہا گیا کہ بالفرض اگر تم اولاد آدم کی جگہ ہو جاؤ تو تم بھی ان جیسے اعمال کا ارتکاب کرو گے، چلو تم اپنے میں سے دو فرشتوں کا انتخاب کرو، چنانچہ فرشتوں نے ہاروت اور ماروت کا انتخاب کیا ان سے کہا گیا کہ زمین پر چلے جاؤ اور میرے ساتھ شریک نہیں ٹھہرانا اور نہ زنا کرنا ہے اور نہ ہی چوری کرنی ہے میرے اور میری مخلوق کے درمیان واسطہ رسول ہوتا ہے جبکہ میرے تمہارے درمیان کوئی رسول نہیں ہوگا۔ چنانچہ وہ دو فرشتے جس دن زمین پر اترے وہ دن بھی پورا نہیں کر پائے تھے کہ حرام کا ارتکاب کر بیٹھے۔

یہ حدیث سالم اور ابن عمر کی سند سے مرفوعاً غریب ہے۔

۱۲۱۶۳- ابراہیم و حسین بن محمد، محمد بن مسیب، عبد اللہ بن ضبیق، یوسف بن اسباط، خارجہ بن احمد، عبد الرحمن، اپنے والد سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز پر رہنمائی نہ کروں جس سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے؟ صحابہ کرام نے جواب دیا یا رسول اللہ ضرور ہماری رہنمائی کیجئے، ارشاد فرمایا: طبیعت کے ناپسند کرنے کے باوجود پورا اور مکمل وضو کرنا، مسجد کی طرف زیادہ سے زیادہ قدموں کا اٹھنا، ایک نماز پڑھ لینے کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں لگے رہنا (پھر تین بار فرمایا) یہی حقیقی رباط ہے۔

علاء کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے اور اسے مالک و اسماعیل بن جعفر اور دیگر محدثین نے بھی روایت کیا ہے لیکن خارجہ کی سند سے غریب ہے اور ہم نے صرف یوسف کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۲۱۶۴- ابراہیم بن محمد یحییٰ، محمد بن مسیب، برکہ بن محمد حلبی، یوسف بن اسباط، اسرائیل، فضیل بن عمرو، مجاہد، ابن عمر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولد الزنا جنت میں داخل نہیں ہوگا اور نہ اس کا بیٹا اور نہ ہی اس کا پوتا۔

یوسف کہتے ہیں کہ یہ حدیث سمجھ سے بالاتر تھی، ابو اسرائیل مجھ سے کہنے لگے آپ کیا کہہ رہے ہیں یہ عجیب بات ہے؟ مجھے ایک دوسری حدیث پہنچی ہے کہ ولد الزنا کی اولاد نو پشتوں تک جنت میں داخل نہیں ہوگی، ابو اسرائیل کا نام اسماعیل بن اسحاق ملانی کوئی ہے حکم سے روایت کرتے ہیں اور ثوری نے ان سے حدیث روایت کی ہیں اور ابو نعیم بھی ان سے روایت کرتے ہیں۔

۱۲۱۶۵- ابو بکر محمی، محمد بن عبد اللہ حضرمی، عبید بن یعیش "ح" احمد بن عبد اللہ بن محمود، عبد اللہ بن وہب، ابو سعید، عبد الرحمن بن محمد محارب، یوسف بن اسباط، منہال بن جراح، عبادہ بن نسی، عبدۃ الرحمن بن غنم، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا اور مجھے وصیت کی، اے معاذ موسم سرما میں فجر کی نماز ابدھیرے میں پڑھ لینا، اور نماز میں قرأت اتنی مقدار تک طویل کرو جس کی لوگ طاقت رکھتے ہوں اور لوگوں کو اکتاہٹ میں مت ڈالو، جب سورج زائل ہو جائے تب ظہر کی نماز پڑھو اور عصر کی نماز پڑھو درآں حالیکہ سورج سفید و صاف ستھرا ہو اور نماز مغرب اس وقت پڑھو جب سورج غروب ہو چکے اور تاریکی کے پردوں میں چھپ جائے اور عشاء کی نماز اس وقت پڑھو جب رات کا ایک حصہ گزر چکے۔ چونکہ رات طویل ہے۔ موسم گرما میں فجر کی نماز سفیدی کر کے پڑھو چونکہ گرمیوں کی راتیں چھوٹی ہوتی ہیں اور ظہر کی نماز اس وقت پڑھو جب سورج کی دھوپ سفید پڑ جائے اور ہوا چلنے لگے چونکہ دوپہر کو لوگ سو جاتے ہیں انہیں تھوڑی مہلت دوتا کہ جماعت پالیں اور عصر، مغرب، عشاء کی نمازیں موسم سرما و گرما میں ایک ہی وقت پر پڑھو۔

عبادہ کی یہ حدیث عبد الرحمن سے مروی غریب ہے۔ ہم نے صرف منہال بن جراح کی سند سے نقل کی ہے اور وہ جزری ہے۔
۱۲۱۶۶- ابو یعلیٰ و ابراہیم بن محمد، محمد بن مسیب، عبد اللہ بن خبیب، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، جعفر بن محمد، محمد، حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کے اسلام کی خوبی میں سے ہے کہ وہ لایعنی (فضول) باتوں کو ترک کر دے۔

ثوری اور جعفر کی یہ حدیث غریب ہے میری سمجھ کے مطابق یوسف متفرد ہیں حالانکہ یوسف نے ایک دوسری سند میں علی بن حسین کی جگہ علی بن ابی طالب کا نام لیا ہے اور صحیح علی بن حسین ہے۔

۱۲۱۶۷- ابو یعلیٰ و ابراہیم بن محمد، محمد بن مسیب، عبد اللہ بن خبیب، یوسف بن اسباط، سفیان، عون، ابن ابی حنیفہ، عبد الرحمن بن سمرہ، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا کوئی آدمی کسر نفسی کا شکار نہ ہو جب لوگ اس کو قتل کرنے کے درپے ہوں اور وہ قاتل سے کہہ رہا ہو کہ میرے اور اپنے گناہ کا مستحق نہ بن کہیں تو آدم کے بیٹے جیسا نہ ہو جائے پس قاتل دوزخ کی آگ میں جلے گا اور مقتول جنت میں عیش و عشرت کرے گا۔

ثوری اور عون کی حدیث غریب ہے یہ حدیث ہمیں صرف یوسف بن اسباط کے واسطے سے پہنچی ہے۔

۱۲۱۶۸- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، محمد بن مسیب، عبد اللہ بن خبیب، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، حبیب ابی ثابت، ابی ذر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! جب ایک آدمی پوشیدہ کوئی عمل کر رہا ہو کہ اسی دوران اس پر کوئی مطلع ہو جائے اور عامل خوش ہو جائے، (کیا یہ بھی دکھلا دیا ہے) ارشاد فرمایا: اس کے لئے دو ہراجر ہے ایک پوشیدہ عمل کرنے کا اور دوسرا علانیہ عمل کرنے کا۔

یہ حدیث ابوصالح اور ابو ذر کے واسطے سے یوسف کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کی۔ نیز سفیان ثوری سے بھی صرف یوسف نے روایت کی ہے، پھر محدثین کا ثوری پر اختلاف ہوا ہے۔ چنانچہ یحییٰ بن ناجیہ نے یوں بیان کی ہے کہ یہ حدیث ابو مسعود سے مروی ہے جبکہ قبیصہ نے اپنی روایت میں کہا ہے یہ حدیث مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے اور ابوشان نے یوں سند بیان کی ہے ابوشان، حبیب، ابو

صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، فی الواقع محفوظ سند یوں ہے ثوری، حبیب ابو صالح مرسل۔

۱۲۱۶۹- ابراہیم بن محمد، محمد بن مسیب، عبد اللہ بن خبیب، یوسف بن اسباط، سفیان، محمد بن عمرو، ابوسلمہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت کے فقراء، اغنیاء سے ایک سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

محمد بن عمرو اور ثوری کی یہ مشہور حدیث ہے، قد مر غیر مرۃ۔

۱۲۱۷۰- محمد بن علی بن حبیش، یوسف بن موسیٰ بن عبد اللہ مرزوی، عبد اللہ بن خبیب، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، ابراہیم تیمی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں میرے قوت (غذا و خوراک) کی مقدار ایک صاع کے بقدر تھی اب میں اس مقدار میں اضافہ نہیں کروں گا تا وقتیکہ اللہ تعالیٰ سے میری ملاقات ہو جاوے۔

دارقطنی کے قول کے مطابق ابن حبیش نے یہ حدیث اسی طرح روایت کی ہے اور سند ثوری، ابراہیم کے طریق سے بیان کی ہے، نیز یہ حدیث ہمیں ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے سند ذیل سے بھی بیان کی، محمد بن مسیب عبد اللہ بن خبیب، یوسف بن اسباط، حبیب بن حبان، ابراہیم تیمی، ابو ذر رضی اللہ عنہ کہ مذکورہ بالا روایت بمثلہ روایت کی مگر اس طریق میں اتنا اضافہ ہے کہ ”ہر مہینہ میں“۔
یعنی عہد نبوی میں ایک مہینہ کے لئے میرا قوت صرف ایک صاع ہوتا تھا۔

۱۲۱۷۱- ابراہیم و حسین بن محمد، محمد بن مسیب، عبد اللہ بن خبیب، یوسف بن اسباط، عباد بصری، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کچھ آدمی گزر رہے ہوں ان میں سے ایک آدمی نے کچھ بیٹھے ہوئے لوگوں کو سلام کیا ان میں سے صرف ایک آدمی نے سلام کا جواب دے دیا کافی ہو جائے گا۔
زید اور عباد کی حدیث بالا غریب ہے ہمیں صرف یوسف کی سند سے پہنچی ہے۔

۱۲۱۷۲- محمد بن علی، حسین بن محمد بن حماد، مسیب بن واضح، یوسف بن اسباط، مالک بن مغول، منصور، خثیمہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گناہ پرند امت توبہ ہے۔
منصور کی حدیث بالا غریب ہے اور مالک سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔

۱۲۱۷۳- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، محمد بن مسیب، عبد اللہ بن خبیب، یوسف بن اسباط، خارجہ بن مصعب، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ہر شے زندہ آدمی سے منقطع ہو جائے وہ میت ہے۔
میرے علم کے مطابق خارجہ متفرد ہیں جبکہ یہی حدیث عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے عطاء، ابو واقد لیثی کی سند سے روایت کی ہے اور وہی صحیح اور مشہور ہے۔

۱- اتحاف السادة المتقين ۲/۵۷۶. وکنز العمال ۲۵۲۹۹.

۲- سنن ابن ماجہ ۴/۲۵۲. ومسند الامام احمد ۳/۶۱۷. ۴۲۳. ۴۳۳. والسنن الكبرى للبيهقي ۱۰/۱۵۴. والمستدرک

۳- ۲۴۳/۴. ومسند الحميدى ۱۰۵. والمعجم الصغير للطبراني ۳۳/۱. وأمالى الشجرى ۱/۱۹۵. ۱۹۶. وتاريخ أصبهان

۱/۱۳۰. ۲۰۹. وكشف الخفا ۳/۵۱. وتنزيه الشريعة ۲/۴۳۶. ۷۹۷. وفتح الباری ۱۱/۱۰۳. والترغيب والترهيب

۴/۹۷. ۹۸. واتحاف السادة المتقين ۲/۵۷۶.

۳- کنز العمال ۱۵۶۳۰.

۱۲۱۷۴- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، محمد، عبد اللہ بن خبیب، یوسف بن اسباط، حماد بن سلمہ، ابو عمران جونی، عبد اللہ بن صامت، ابو ذر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے پوچھا تم اپنے درمیان شہید کسے کہتے ہو؟ صحابہ کرام نے جواب دیا، جو حالت جنگ میں اسلحہ سے مر جائے۔ ارشاد فرمایا کتنے ہی لوگ اسلحہ سے مر جاتے ہیں حالانکہ وہ شہید نہیں ہوتے اور نہ ہی قابل تعریف ہوتے ہیں اور کتنے ہی ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اپنے بستر پر طبعی موت مر جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ صدیق اور شہید کے مرتبہ پہ فائز ہوتے ہیں۔

یہ حدیث ان الفاظ اور اس اسناد میں غریب ہے صرف یوسف کی سند سے نقل کی ہے۔

۱۲۱۷۵- ابو نعیم اصفہانی، حسین بن محمد زبیری، محمد بن مسیب، عبد اللہ بن صامت، ابو ذر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لوگ بھوکے ہو جائیں گے اس وقت تیری کیا کیفیت ہوگی حتیٰ کہ تو اپنے بستر سے اٹھ کر مسجد میں آنے کی بھی طاقت نہیں رکھتا ہوگا، اور نہ ہی اپنی مسجد سے اٹھ کر اپنے گھر آنے کی طاقت رکھتا ہوگا۔ میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں ارشاد فرمایا: صبر کرے گا پھر فرمایا: جب لوگ مرنے لگیں گے اس وقت تیری کیا کیفیت ہوگی حتیٰ کہ قبر کے لئے جگہ بھی غلام کے بدلے خریدی جائیگی؟ میں نے جواب دیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا اس وقت تو صبر کرے گا پھر فرمایا جس وقت لوگ آپس میں گتھم گتھا ہو کر ایک دوسرے کو قتل کریں گے اس وقت تیری کیا کیفیت ہوگی، میں نے جواب دیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، ارشاد فرمایا: جن لوگوں میں سے تو ہے ان کے ساتھ الحاق کیا جائے میں نے پوچھا اگر یہ فتنے مجھ پر چڑھ دوڑیں؟ ارشاد فرمایا تب اپنے گھر میں بند رہو، میں نے پوچھا ان فتنوں میں مجھے زبردستی داخل کر دیا جائے تو؟ ارشاد فرمایا اپنے گھر ہی میں بند رہو اگرچہ تمہیں خوف ہو کہ تلوار تمہیں چکا چونڈ کر دے گی۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس وقت ہم اپنا اسلحہ نہ اٹھالیں؟ ارشاد فرمایا پھر تو تم فتنے میں برابر کے شریک ہو گئے۔

حماد سے مروی یوسف کی حدیث بالا غریب ہے۔

۱۲۱۷۶- ابراہیم بن محمد، محمد، عبد اللہ بن خبیب، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، مسلمہ بن کہیل، ابو عبیدہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ضرورت اور کفایت سے زیادہ مکان بنایا قیامت کے دن زبردستی اس کی گردن پر لاد دیا جائے گا۔

۱۲۱۷۷- ابن اسباط، زائدہ بن قدامہ، عبد اللہ بن عثمان بن خثیم، عبد الرحمن بن سابط، سفیان ثوری، جابر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں تمہیں بے وقوفوں کی امارت سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتا ہوں۔ انہوں نے پوچھا وہ کیا ہے؟

۱۲۱۷۸- ابراہیم بن محمد، محمد بن مسیب، عبد اللہ بن خبیب، یوسف بن اسباط، عزری، صفوان بن سلیم، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگ سے داغنے کو اور گرم کھانے کو ناپسند (مکروہ) سمجھتے تھے، اور ارشاد فرماتے: تم لوگ ٹھنڈا کھانا کھایا کرو چونکہ وہ برکت والا ہوتا ہے۔ خبردار! گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی ہوتی تھی جس سے رات کو سوتے وقت تین تین مرتبہ سرمہ لگاتے تھے۔

۱۲۱۷۹- ابو یعلیٰ زبیری، محمد بن مسیب، عبد اللہ، یوسف، سفیان، اعمش، خثیمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کسی آدمی کو تجارت یا امارت کا شوق ہوتا ہے۔ اس پر سات آسمانوں کے اوپر سے اللہ تعالیٰ مطلع ہو جاتے ہیں اور فرماتے ہیں

میرے اس بندے کو اس خیال سے پھیر دو، چونکہ اگر میں نے اس کے لئے اس امر کا فیصلہ کر دیا تو میں اسے آگ میں داخل کروں گا، تب وہ چوکیدار کے رحم و کرم پر ہوگا حالانکہ چوکیداری کرنے والا اس سے مستغنی ہوتا ہے۔

اعمش کی سند سے مروی ثوری کی یہ حدیث غریب ہے۔ یہ حدیث شعبہ نے حکم، مجاہد، ابن عباس کی سند سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ ۱۲۱۸۰- ابو یعلیٰ، محمد، عبد اللہ، یوسف، ابی طالب، عبد الوارث، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انہوں نے آیت کریمہ ”ادفع بئالتی ہی احسن“ اچھے طریقے سے دفاع کیجئے (فصلت ۳۴) کے بارے میں فرمایا: کوئی آدمی اپنے بھائی سے کہے: اگر تو جھوٹا ہے میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ تجھے معاف کر دے۔ اگر تو سچا ہے تو بھی میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرمائے۔ ۱۲۱۸۱- ابو محمد، ابو یعلیٰ، محمد بن مسیب، عبد اللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، مفضل بن مھلصل، مغیرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیمؑ نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت علیؑ مجھے ابو بکر و عمرؓ سے زیادہ محبوب ہیں۔ ابراہیمؑ نے فرمایا اس طرح کی باتیں لے کر ہمارے پاس مت بیٹھو، خوب سن لو! اگر حضرت علیؑ تجھے سن لیتے بخدا! تیری کمر میں خوب کئے لگاتے۔

۱۲۱۸۲- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن محمد، عبد اللہ، یوسف بن اسباط، محمد بن عبد العزیز تیمی کوئی، مغیرہ، ام موسیٰ کہتی ہیں: حضرت علیؑ کو خبر پہنچی کہ ابن سبا انہیں حضرات ابو بکر و عمرؓ پر فضیلت دیتا ہے۔ حضرت علیؑ نے اسے قتل کرنے کا ارادہ کر لیا، ان سے کسی نے کہا، کیا آپ اس آدمی کو قتل کرنے کے درپے ہیں جو آپ کی فضیلت و جلالت کا معترف ہے؟ فرمایا جس شہر میں میں نے سکونت اختیار کی ہے وہ اس شہر میں نہیں رہ سکتا۔

عبد اللہ بن خبیق کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث ہیشم بن جمیل کو سنائی، کہنے لگے بخدا! حضرت علیؑ نے ابن سبا کو تاقیامت مدائن کے کسی علاقے میں جلا وطن کر دیا تھا۔

۱۲۱۸۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، عباس بن احمد سامی، مسیب بن واضح، یوسف بن اسباط، سفیان، حجاج، یزید رقاشی، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ فقر کفر ہو جائے اور قریب ہے کہ حسد تقدیر پر بھی سبقت لے جائے۔

(۴۰۴) ابواسحاق فزاریؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک تارک الدنیا، دنیاوی عیش و عشرت سے دور رہنے والے، دنیا کو بازیچہ اطفال سمجھنے والے، جہاد کے دلدادہ ابواسحاق ابراہیم فزاری رحمہ اللہ بھی ہیں، اہل سنت والجماعت کے نامور امام اور اخیر المومنین فی الحدیث تھے اور اہل بدعت کی ناک میں نکیل ڈالنے والے تھے۔

۱۲۱۸۴- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبیش، اسحاق بن عبید اللہ بن مسلمہ ”ح“ ابراہیم بن عبد اللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق ثقفی، محمد بن عمرو بن عباس باہلی، سفیان بن عیینہ کا بیان ہے کہ ہارون الرشید نے ابواسحاق فزاری سے کہا: اے شیخ تقرب الی اللہ میں آپ کا ایک اعلیٰ مقام ہے۔ ابواسحاق نے جواب دیا قیامت کے دن یہ مقام مجھے اللہ تعالیٰ سے کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

۱- تاریخ اصفہان ۲۹۰/۱۔ ومشکاة المصابیح ۵۰۵/۱۔ واتحاف السادة المتقين ۵۲/۸۔ ۱۴۲۔ ۱۵۰۔ والضعفاء للعقبلی

۲- الدر المنثور ۱۴۳۔ والعلل المتناہیة ۳۲۰/۲۔ وتخریج الاحیاء ۲۸۴/۳۔ ۲۲۹۔

۳- تہذیب الکمال ۱۶۷/۲۔ والجرح ۱۲۸/۱۔ والتاریخ الكبير ۳۲۱/۱۔

۱۲۱۸۵- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعید جوہری، ابواسامہ کا بیان ہے کہ میں نے فضیل بن عیاض کو فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی، دیکھا کہ آپ کے پہلو میں تھوڑی سی خالی جگہ ہے، میں جلدی سے چلا تا کہ اس خالی جگہ میں بیٹھ جاؤں۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہ ابواسحاق فزاری کے بیٹھنے کے لئے جگہ ہے۔ ابراہیم کہتے ہیں میں نے ابواسامہ سے پوچھا ان دونوں بزرگوں میں سے کون افضل ہے؟ جواب دیا فضیل اپنے نفس کے آدمی تھے جبکہ ابواسحاق فزاری عامۃ الناس کے آدمی تھے۔

عطاء کا بیان ہے کہ میں نے ابواسحاق فزاری سے کہا جو آدمی آپ کو مارے آپ اسے گالی کیوں نہیں دیتے؟ فرمایا اگر میں اسے گالی دوں تب تو میں بیہودہ گوئی کا مرتکب ہو جاؤں گا، جب ابواسحاق فزاری دنیا سے رخصت ہوئے عطاء کو گہرا صدمہ ہوا، پھر کہنے لگا اہل اسلام کو جتنا صدمہ ابواسحاق فزاری کی موت سے ہوا ہے اتنا صدمہ کسی اور کی موت سے نہیں ہوا، عطاء کہتے ہیں مصیبت سے ایک آدمی آیا اور سرعام تقدیر کا انکار کرنے لگا۔ ابواسحاق نے اسے پیغام بھیجا کہ ہمارے پاس سے کوچ کر جاؤ ورنہ تمہاری خیر نہیں، محمد بن اصفہانی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ امام اوزاعی نے ایک حدیث سنائی کہ کسی آدمی نے پوچھا کہ آپ کو یہ حدیث کس نے سنائی ہے؟ جواب دیا مجھے یہ حدیث صادق مصدوق ابواسحاق ابراہیم فزاری نے سنائی ہے۔

۱۲۱۸۶- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، ابو قتادہ عبید اللہ بن سعید، محمد بن عبد الرحمن بن مہدی کا بیان ہے کہ اوزاعی اور فزاری دونوں امام فی السنۃ تھے۔ جب تم شامی کو اوزاعی و فزاری کا ذکر کرتے دیکھو تو اس کے پاس اطمینان سے چلے جاؤ چونکہ یہ حضرات سنت میں امامت کا درجہ رکھتے تھے۔

۱۲۱۸۷- ابو علی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابواسحاق فزاری کہتے ہیں کہ اوزاعی نے ایک آدمی کے بارے میں فرمایا جو سوال کر رہا تھا کہ کیا آپ مومن برحق ہیں؟ فرمایا اس مسئلہ کے متعلق سوال کرنا بدعت ہے اور اس پر گواہی قائم کرنا نفع فی الدین ہے جبکہ ہمارے دین میں ہمیں اس کا مکلف نہیں بنایا گیا، اور نہ ہی ہمارے نبی نے اسے

مشروع کیا ہے۔ نیز اس مسئلہ میں بعض جھگڑا ہے اور جھگڑا و منازعت بدعت ہے۔ تیری اپنے نفس پر گواہی تجھے اس بارے میں باہم حقیقت نہیں فراہم کرے گی، اور نہ ہی یہ کہ تو نے گواہی ترک کی تو تو ایمان سے نکل جائے گا، اگر تم سے کوئی تمہارے ایمان کے متعلق سوال کرے گا اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اس جیسا شک کر رہا ہے لیکن وہ اپنے علم سے اللہ تعالیٰ سے منازعت کرنا چاہتا ہے اور یہ اقرار کرنا چاہتا ہے کہ اس کا اور اللہ کا علم برابر سزا بر ہے، ہاں سنت پر مضبوطی سے جمے رہو، جن امور سے علماء و اسلاف نے توقف کیا ہے تو بھی اس پر توقف کر اور جس امر کے متعلق انہوں نے کوئی قول کیا ہے تو بھی قول کر، جن امور سے رک گئے تو بھی رک جا، اسلاف کے راستے پر چلتے رہو، چونکہ ان کے راستے میں گنجائش ہے۔ اہل شام اس بدعت سے بالکل غافل تھے حتیٰ کہ اہل عراق نے ہر بدعت ان کی طرف پھینک دی ہے حالانکہ اس بدعت کو اہل شام کے علماء و فقہاء نے بار بار دہی کر دیا ہے، حتیٰ کہ اہل شام کے قلوب اس بدعت سے سراسر بھر چکے ہیں ان کی زبان زد ہو کر یہ بدعت رہ گئی، آپس میں اختلاف کرنے لگے، میں مایوس نہیں ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس بدعت کے شر کو دفع کر دے، بالفرض یہ بھلائی ہے جسے تم نے اپنے لئے مختص کر لیا ہے اسلاف اس سے غافل رہے، تو پھر وہ اپنے لئے بھلائی گویا ذخیرہ ہی نہ کر سکے، جبکہ یہ باطل ہے۔ حالانکہ اسلاف تو اللہ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام ہیں، اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کو اپنے نبی کے لئے منتخب کیا ہے اور انہیں میں اپنے نبی کو بھیجا ہے حتیٰ کہ قرآن میں کیا ہی ان کے عمدہ اوصاف بیان کئے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراہم رکعاً سجداً یبتغون فضلاً من اللہ رضواناً (فتح ۲۹) محمد اللہ کے رسول ہیں اور وہ پاکباز نفوس قدسیہ کافروں کے خلاف بہت سخت ہیں جبکہ آپس میں نرم دل ہیں اے مخاطب! تو انہیں رکوع

فرائض کا تعلق ایمان سے نہیں ہے۔ ایمان کبھی کبھی بلا عمل کے بھی طلب کر لیا جاتا ہے، لوگ صحابہ کے ایمان کے مقابلہ میں فضیلت نہیں رکھتے ان کا نیکو کار و بدکار ایمان میں برابر ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہمیں پہنچا ہے کہ ایمان کے ستر بے اوپر یا ساٹھ بے اوپر درجے ہیں پہلا درجہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا ہے اور کمتر درجہ رستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا ہے، جبکہ حیا بھی ایمان کا ایک بڑا درجہ ہے فرمان باری تعالیٰ ہے:

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے وہی دین مقرر کر دیا ہے جس کے قائم کرنے کا اس نے نوح کو حکم دیا تھا اور جو (بذریعہ وحی) ہم نے تیری طرف بھیج دیا ہے اور جس کا تاکید حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو دیا تھا کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا، سو دین تصدیق کا نام ہے اور تصدیق ایمان و عمل ہے اللہ تعالیٰ نے ایمان کو قول و عمل سے تعبیر کیا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

۱۲۱۸۸- ابو محمد بن حیان، ابو عباس، ابو شیط، محمد بن ہارون، ابوصالح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابواسحاق فزاریؒ نے فرمایا: بعض لوگ اس کی تعریفیں کرنا چاہتے ہیں حالانکہ وہ عند اللہ مجھڑ کے پر کے بھی برابر نہیں، (غالباً اپنے بارے میں عاجزی کر کے مثال دی ہے)

۱۲۱۸۹- ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن مندہ، محمد بن ولید قرشی، محمد بن فضالہ، (خوف خدا کے مارے چلنے کی بھی قدرت نہیں رکھتے تھے)

عبداللہ غنوی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابواسحاق فزاریؒ فرماتے ہیں: اگر کوئی آدمی ہر حال میں الحمد للہ کہتا ہے تو اگر کوئی نعمت ہے شکر ہوگا اور کوئی مصیبت ہے تو تسلی ہوگی۔

ابو اسحاق فزاری نے تابعین اور ائمہ حدیث سے احادیث روایت کی ہیں، تابعین کرام میں عبدالملک بن عمیر و اسماعیل بن ابی خالد و عطاء بن سائب و عیسیٰ بن سعید و موسیٰ بن عقبہ و هشام بن عروہ و سہل بن ابی صالح و یونس بن عبید و سلیمان تیمی و ابن عون و خالد حذاء و عبیدطویل، ابان بن ابی عیاش و غیر ہم سرفہرست ہیں اور فزاری سے ائمہ حدیث میں سے سفیان و اوزاعی روایت کرتے ہیں۔
ان کی سند سے مروی چند احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۲۱۹۰۔ ابو بکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، عبداللہ ملک بن عمیر، جابر بن سمرہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک غزوہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مغرب کی سمت سے کچھ لوگ آئے، انہوں نے صوف کے کپڑے پہن رکھے تھے، وہ لوگ آپ سے ایک ٹیلے کے پاس ملے، وہ لوگ کھڑے رہے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں میں بھی آپ کے پاس آیا۔ میں آپ اور ان لوگوں کے درمیان کھڑا ہو گیا، اس دوران میں نے چار کلمات یاد کئے جنہیں میں اپنے ہاتھ پر گن لیتا ہوں، ارشاد فرمایا (کچھ لوگ) جزیرہ عرب میں جہاد کریں

گے اللہ اسے فتح کر دے گا، پھر مقام قادس میں جہاد کریں گے اسے بھی اللہ فتح کر دے گا، پھر روم میں جہاد کریں گے اس میں بھی اللہ تعالیٰ فتح کر دے گا، اور پھر دجال سے جہاد کریں گے اللہ تعالیٰ اس پر بھی فتح عطا فرمائے گا، نافع کہتے ہیں کہ ہمیں جابر نے بتایا کہ ہم دجال کو کہیں بھی نہیں دیکھتے، جب تک روم فتح نہیں ہوتا وہ اس وقت تک نہیں نکلے گا۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے اور عبد الملک بن عمیر و جابر کی سند سے ایک جم غفیر نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۲۱۹۱- ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، معاویہ بن عمیر، ابواسحاق، اسماعیل بن ابی خالد، عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند گروہوں پر بددعا کی اور یوں فرمایا: اللہم منزل الكتاب، سریع الحساب، ہازم الاحزاب، اللہم اہزمہم وذلزلہم۔ اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے، جلدی حساب لینے والے، گروہوں کو شکست سے دو چار کرنے والے، یا اللہ ان گروہوں کو شکست سے دو چار کر دے اور انہیں جھجھوڑ ڈال۔

یہ حدیث صحیح ثابت اور متفق علیہ ہے۔

۱۲۱۹۲- ابو علی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، اعمش، ابوسفیان، جابر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندے اور کفر کے درمیان امتیاز ترک مصلوۃ ہے، یعنی ایمان اور کفر میں فرق کرنے والی چیز نماز ہے۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے اعمش سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔

۱۲۱۹۳- ابو علی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، اعمش، ابوسفیان، جابر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان تمہاری اس زمین سے مایوس ہو چکا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے، لیکن جو تم شمار کرتے ہو اس سے وہ راضی ہے۔ (یعنی ایک دوسرے کی تحقیر کرتے ہو)۔

امام احمد نے یہ حدیث معاویہ بن عمرو، ابواسحاق کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۲۱۹۴- محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق، اعمش، ابوصالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زانی زانیہ نہیں کرتا جس وقت کہ وہ زنا کرتا ہے درآں حالیکہ وہ مومن ہو، چور چوری نہیں کرتا جس وقت کہ وہ چوری کرتا ہے درآں حالیکہ وہ مومن ہو، شرابی شراب نہیں پیتا جس وقت کہ وہ شراب پیتا ہے درآں حالیکہ وہ مومن ہو اور توبہ پیش کی ہوئی ہوتی ہے۔ یعنی زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا، چور چوری کرتے وقت اور شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں ہوتا، حدیث تشدید پر محمول ہے۔

۱۲۱۹۵- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، اعمش، ابوصالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ کرنے سے کبھی مال کم نہیں ہوا بجز ابو بکر کے مال کے۔ اعمش کی یہ حدیث غریب ہے اور حدیث میں استثناء "بجز ابو بکر کے مال کے" کا ذکر صرف ابواسحاق نے کیا ہے۔

المستدرک ۳/۴۳۰

۱- صحیح مسلم، ۳/۱۳۶، ۵/۱۲۲، ۸/۱۰۴، ۹/۱۷۴، و صحیح البخاری ۳/۵۳، ۵/۶۲، ۵/۱۲۲، ۸/۱۰۴،

۹/۱۷۴، و مسند الامام احمد ۳/۳۵۳، ۳۸۲۳۵۵، و فتح الباری ۷/۳۰۶، ۱۱/۱۳۹، ۱۹۳،

۲/۳۶۸، و مجمع الزوائد ۳/۲۸۵، ۱۰/۵۴،

۲۹/۶۹، و مسند الامام احمد ۲/۲۳۵، ۳۸۶، و سنن الترمذی ۲۳۲۵،

۱۲۱۹۶- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، "ح" اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، (دونوں) کثیر بن عبیدہ، بقیہ بن ولید، ابواسحاق فزاری، اعمش، ابوصالح، ابو ہریرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے پوچھا: یا رسول اللہ! ایک آدمی کسی عمل میں مصروف ہو کہ اسی دوران اس پر کوئی مطلع ہو جائے اور وہ اسے برائے سمجھے ارشاد فرمایا: یہی عمل ہے کہ اس کا اسے دہرا اجر ملتا ہے۔

ابو فزاری کی یہ حدیث غریب ہے اور بقیہ متفرد ہیں، یہی حدیث سعد بن بشیر نے اعمش سے روایت کی ہے۔

۱۲۱۹۷- محمد بن علی، احمد بن عبید اللہ انطاکی، علی بن بکار بن ہارون، ابواسحاق فزاری، اعمش، ابوصالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ آزاد کردہ غلام ولونڈیاں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ہر دن اور ہر رات دوزخ کی آگ سے آزاد کرتا ہے اور ہر مسلمان کی کوئی نہ کوئی مقبول دعا ہوتی ہے، پس مسلمان وہ دعا کرتا ہے کہ فوراً قبول ہو جاتی ہے۔

فزاری و اعمش کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسی طریق سے نقل کی ہے۔

۱۲۱۹۸- حسین بن محمد، محمد بن ہارون، زید بن سعید، ابواسحاق فزاری، اعمش، ابوصالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دھر (زبانہ) کو گالی مت دو چونکہ اللہ تعالیٰ ہی دھر ہے۔ اعمش و فزاری کی یہ حدیث غریب ہے میرے علم کے مطابق ہم تک صرف زید کی سند سے پہنچی ہے۔

۱۲۱۹۹- ابو علی محمد بن احمد بن حسین، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو "ح" احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، مسیب بن واضح، (دونوں) ابواسحاق فزاری، اعمش، ابوصالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تم بدترین آدمی اس کو پاؤ گے جو ان لوگوں کے پاس آئے ایک چہرے سے اور دوسرے لوگوں کے پاس جائے الگ چہرے سے، ابو معاویہ نے کہا کہ ان لوگوں کے پاس آئے دوسروں کی بات لے کر اور ان کے پاس جائے پہلوں کی بات لے کر۔ اعمش کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے، اعمش سے بہت سارے محدثین نے روایت کی ہے۔

۱۲۲۰۰- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، اعمش، زید بن وہب، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کی خلق کو اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع کیا جاتا ہے، پھر وہ اتنی ہی مدت تک جمے ہوئے خون کی شکل میں رہتا ہے اور پھر اتنی ہی مدت تک گوشت کا لوتھڑا ہوتا ہے پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے پھر اس کی طرف چار کلمات کے ساتھ فرشتہ بھیجا جاتا ہے۔ پس کہا جاتا ہے اس کی موت کا مقررہ وقت لکھو اس کا رزق لکھو، لکھو کہ شقی ہو گا یا سعید، پس بے شک تم میں سے کوئی ایک اہل جنت کا سائل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ذراع کا فاصلہ رہتا ہے کہ اس کی شقاوت اس پر سبقت لے جاتی ہے کہ وہ اہل نار جیسا کوئی عمل کر بیٹھتا ہے جس کی وجہ سے وہ دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے، تم میں سے کوئی اہل جہنم جیسا عمل کرتا رہتا ہے کہ اس کے اور جہنم کے درمیان صرف ایک ذراع کا فاصلہ رہتا ہے کہ اس کی خوش بختی اس پر سبقت لے جاتی ہے کہ وہ اچانک اہل جنت جیسا عمل کر بیٹھتا ہے جس کی وجہ سے وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے اعمش سے ایک جم غفیر نے روایت کی ہے۔

۱۲۲۰۱- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، اعمش، زید بن وہب، حذیفہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو حدیثیں سنائی ان میں سے ایک کا تو میں مشاہدہ کر چکا ہوں اور دوسری کا میں منتظر

ہوں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حدیث سنائی فرمایا: بے شک امانت مردوں کے دلوں کی جڑ میں نازل کی گئی ہے۔ پھر قرآن مجید نازل کیا گیا پس قرآن مجید خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں امانت کے اٹھ جانے کے بارے میں حدیث سنائی، ارشاد فرمایا: ایک آدمی گہری نیند سوتا ہے کہ امانت اس کے دل سے اٹھالی جاتی ہے پس امانت کا اثر آبلے کی طرح رہ جاتا ہے جس طرح (کوئی آدمی) انگارہ اپنی ٹانگ پر لڑھکاتا ہے جس سے آبلے پڑ جاتے ہیں پھر تم اسے پھولا ہوادیکھتے ہو حالانکہ اس میں کوئی چیز نہیں ہوتی، پس صبح کو لوگ بیع و شراء کرتے ہیں، قریب نہیں کہ کوئی آدمی امانت ادا کرنے حتیٰ کہ کہا جاتا ہے کہ فلاں قبیلے میں فلاں آدمی امانت دار ہے۔ پھر اس آدمی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ کتنی داناتی والا ہے، وہ کتنا عقلمند ہے، وہ کتنے مرتبے والا ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہوتا، حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک زمانہ گزر چکا ہے کہ مجھے پروا نہیں ہوتی تھی کہ میں تم میں سے کس کے ساتھ بیع و شراء کروں کہ اگر وہ نصرانی ہے اس کی بیع مجھ پر عامل واپس لوٹا دے گا، اور اگر وہ مسلمان ہے تو ضرور اس کا دین مجھ پر لوٹا دے گا، سورہی بات آج کی تو میں صرف فلاں اور فلاں کے ساتھ بیع و شراء کرتا ہوں۔

اعمش کی یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے۔

۱۲۲۰۳۔ سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن محمد بن ابی موسیٰ انطاکی، عبدالرحمن بن سہم انطاکی، ابواسحاق فزاری، اعمش، ابی وائل، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ذوالحجہ کے دس ایام میں عمل سے کسی ایام کا عمل افضل نہیں ہے۔ کسی نے پوچھا جہاد فی سبیل اللہ بھی افضل نہیں؟ ارشاد فرمایا: ہاں جہاد فی سبیل اللہ بھی افضل نہیں، مگر جس آدمی کا جہاد فی سبیل اللہ میں عمدہ گھوڑا مر جائے اور اللہ کے راستے میں اس کا اپنا خون بھی بہ جائے (وہ عمل افضل ہے)۔

اعمش کی یہ حدیث غریب ہے اور فزاری متفرد ہیں حالانکہ حدیث فی نفسہ صحیح ثابت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سارے صحابہ نے روایت کی ہے۔

۱۲۲۰۴۔ ابونعیم اصفہانی، ابوعباس احمد بن ابراہیم کندی بغدادی، سعید بن عجب، شعبہ بن عمرو سکونی، بقیہ، ابواسحاق فزاری، اعمش، شقیق، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک اپنے کسی دوست سے وعدہ کرے اسے چاہیے کہ وعدے کو نبھائے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے وعدہ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ایک عطیہ ہے۔

اعمش کی یہ حدیث غریب ہے اور فزاری متفرد ہیں میری سمجھ کے مطابق فزاری سے صرف بقیہ نے روایت کی ہے۔

۱۲۲۰۵۔ محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمر، ابواسحاق فزاری، اعمش، صالح، عمران بن حنین رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اپنی اونٹنی دروازے کے ساتھ باندھی اور میں اندر داخل ہو گیا، اس وقت آپ کے پاس اہل یمن کا ایک وفد آیا آپ نے فرمایا: اے اہل یمن بشارت قبول کر لو جب کہ تمہارے بھائیوں یعنی بنو قحیم نے نہ قبول کی، کہنے لگے: یا رسول اللہ ہم نے قبول کر لی، فی الحال ہم آپ کے پاس دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ ہم آپ سے اس کائنات کے متعلق پوچھتے ہیں کہ ابتداء میں اس کی کیا کیفیت تھی ارشاد فرمایا: ابتداء میں صرف اللہ تھا اور اس کے علاوہ

۱۔ صحیح البخاری ۱۲۹/۸، ۶۶/۹، وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۲۳۰، وفتح الباری ۳۸/۱۳۔

۲۔ فتح الباری ۳۵۹/۲، وسنن الترمذی ۷۵۷، وسنن ابن ماجہ ۱۷۲۷، ومسند الامام احمد ۲۲۳/۱، ومشکاۃ المصابیح ۱۳۶۰۔

۳۔ مجمع الزوائد ۱۶۶/۳، واتیحاف السادة المتقين ۲۶۲/۲، ۲۶۳، ۵۰۵/۷، ۵۰۶، والمطالب العالیہ ۹۰۶، وکشف الخفا ۷۳/۲۔

اور کوئی چیز نہیں تھی، اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا پھر اللہ جل شانہ نے ہر چیز لوح محفوظ میں لکھ دی، پھر اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اتنے میں ایک آدمی میرے پاس آیا اور کہنے لگا اپنی اونٹنی کو پکڑو وہ بھاگ چکی ہے۔ میں باہر نکلا کیا دیکھتا ہوں کہ اونٹنی کافی دور جا چکی ہے بخدا! مجھے یہ پسند تھا کہ میں اونٹنی کو جانے دوں۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے امام احمد بن حنبل نے معاویہ، ابواسحاق فزاری کی سند سے روایت کی ہے ابو عوانہ وغیرہ نے یہ حدیث اعمش سے بملہ روایت کی ہے مسعود نے یہ حدیث بریدہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور روایت میں مسعودی مفرد ہیں۔

۱۲۲۰۶- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسین بن سمیع، موسیٰ بن ایوب نصیبی، ابواسحاق فزاری، اعمش، شقیق بن سلمہ، عروہ، حضرت عائشہؓ کی روایت ہے فرماتی ہے: میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں غسل کر لیتے تھے۔

یہ حدیث غریب ہے فزاری عن اعمش مفرد ہیں۔

۱۲۲۰۷- ابواسحاق، ابراہیم بن محمد بن حمزہ، محمد بن علی، ابواسحاق فزاری، موسیٰ بن عقبہ، سالم، ابونصرانی، موسیٰ بن عمر بن عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ نے مجھے خط لکھا کہ میں نے پڑھا اس میں لکھا تھا:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک غزوے میں دشمن کے ساتھ بڑھ بیٹھ ہو گئی۔ تاہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً حملہ نہ کیا بلکہ زوال آفتاب تک انتظار کیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور لوگوں کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: اے لوگوں! دشمن کے ساتھ دو چار ہاتھ کھیلنے کی تمنا نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو، ہاں جب دشمن کے ساتھ تھم گتھا ہو جاؤ پھر صبر سے کام لو اور خوب جان لو کہ جنت تکواریں کے سائے تلے ہے، پھر فرمایا: اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے، بادلوں کے چلانے والے اور دشمن کے گروہوں کو شکست سے دو چار کرنے والے دشمن کو شکست سے دو چار کر دے، اور ان کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے۔

۱۲۲۰۸- ابواسحاق ابراہیم بن محمد، محمد بن ابراہیم، حسن بن محمد بن حماد، مسیب بن واضح، ابواسحاق فزاری، موسیٰ بن عقبہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کے درمیان دوڑ کا مقابلہ کروایا جنہیں دوڑ لگوا کر چھریا بنانا مقصود تھا، چنانچہ آپؐ نے گھوڑے مقام حصاء سے چھوڑے اور دوڑ کا آخری نشان ثنیۃ الوداع مقرر کیا گیا تھا، ابواسحاق فزاری کہتے ہیں میں نے موسیٰ سے پوچھا یہ تقریباً کتنی مسافت بنتی ہے؟ جواب دیا تقریباً چھ یا سات میل، اور جن گھوڑوں کو چھریا (دبلا) نہیں کیا گیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان بھی دوڑ لگوائی اور انہیں ثنیۃ الوداع سے چھوڑا تھا، اور دوڑ کا آخری نشان مسجد بنی رزق مقرر کیا، ابواسحاق کہتے ہیں میں نے پھر پوچھا: ان دونوں جگہوں کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ موسیٰ نے جواب دیا، لگ بھگ ایک میل، ابن عمر بھی دوڑ لگانے والوں میں شامل تھے۔

موسیٰ بن عقبہ کی یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ بخاری نے عبید اللہ، معاویہ، فزاری کی سند سے روایت کی ہے اور مسلم نے ابن جریج، موسیٰ کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۲۲۰۹- عبد اللہ بن محمود بن محمد، عبد الغفار بن احمد حمصی، مسیب بن واضح، ابواسحاق، موسیٰ بن عقبہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک غزوہ میں) صلوٰۃ الخوف پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ چنانچہ مجاہدین کی ایک جماعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے کھڑی ہو گئی اور ایک جماعت دشمن کے درمیان حائل رہی، آپ نے پیچھے کھڑی جماعت کو ایک رکعت اور دو سجدے نماز پڑھائی پھر یہ دوسروں کی جگہ چلے گئے اور دوسرے آکر آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے انہیں بھی ایک رکعت اور دو سجدے نماز پڑھائی۔ پھر آپ نے سلام پھیر کر اپنی نماز مکمل کر لی اور دوسری دونوں جماعتوں نے ایک ایک رکعت الگ الگ پڑھ لی۔

موسیٰ کی یہ حدیث صحیح ثابت اور متفق علیہ ہے۔

۱۲۲۱۰- ابو عمرو بن حمدان، حسین بن سفیان، عبد اللہ بن عون، ابواسحاق فزاری، سہیل بن ابی صالح، ابوصالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو آدمی ایسے ہیں کہ دوزخ کی آگ میں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے کہ ایک دوسرے کو ضرر پہنچائیں، صحابہ کرام نے پوچھا: کون یا رسول اللہ؟ ارشاد فرمایا: وہ مومن جو کسی کافر کو قتل کر دے اور پھر خود درست رہے (یعنی شریعت پر قائم رہے)۔

حسن کا بیان ہے کہ ہمیں حیان بن موسیٰ نے عبد اللہ بن مبارک، ابواسحاق فزاری کی سند سے مثل مذکور بالا کے حدیث سنائی۔
۱۲۲۱۱- محمد بن ابراہیم، ابو عمرو بن مسیب بن واضح، ابواسحاق فزاری، سہیل بن ابی صالح، ابوصالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں تاقیامت بھلائی رکھ دی گئی ہے۔
سہیل اور فزاری کی یہ حدیث صحیح اور مشہور و ثابت ہے۔

۱۲۲۱۲- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبد الرحمن بن صالح، ابراہیم بن محمد، ہشام بن عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی گئی کہ یہاں ایک آدمی آیا ہوا ہے جو دعویٰ کرتا ہے کہ اس سے زنا سرزد ہو گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ مجنون ہے اسے چھوڑ دو، چنانچہ تھوڑی دیر ہی گزری کہ کنوئیں میں جا گرا۔
ہشام بن عروہ کی یہ حدیث غریب ہے، ہم نے صرف اسی طریق سے روایت کی ہے اور ابراہیم میرے نزدیک فزاری ہی ہو سکتے ہیں اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

۱۲۲۱۳- عبد اللہ بن محمود بن محمد، عبد الغفار بن احمد، مسیب بن واضح، ابواسحاق فزاری، یحییٰ بن سعید انصاری، محمد بن یحییٰ بن حبان، ہشام بن عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا۔
۱۲۲۱۴- محمد بن علی، ابو عمرو بن مسیب بن واضح، ابواسحاق فزاری، یحییٰ بن سعید انصاری، محمد بن یحییٰ بن حبان، ابو عمرو کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ زید بن خالد جہنی کا بیان ہے کہ خیبر میں ایک آدمی مر گیا۔ صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا، ارشاد فرمایا: اپنے اس ساتھی پر نماز جنازہ پڑھ لو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم سن کر صحابہ کرام کے چہروں کا رنگ تبدیل ہو گیا، جب آپ نے صحابہ کی کیفیت دیکھ لی تو ارشاد فرمایا: اس آدمی نے اللہ کے راستے میں ہوتے ہوئے بھی دھوکہ دہی سے کام لیا ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام نے اس کے ساز و سامان کی تلاشی لی، اچانک انہوں نے یہودیوں کے ہاروں میں سے ایک ہار پایا، بخدا اس کی قیمت دو درہموں سے زیادہ نہیں تھی۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الامارۃ باب ۳۶۔ و مسند الامام احمد ۲/۲۴۰۔ و المستدرک ۲/۷۲۔

۲۔ صحیح البخاری ۳/۳۳۸۔ ۱۰۳، ۱۵۲۔ و صحیح مسلم، کتاب الزکاة باب ۶۔ و فتح الباری ۶/۵۴۔

۳۔ المستدرک ۲/۱۲۷۔ و السنن الکبریٰ ۸/۱۰۱۔ و المعجم الکبیر للطبرانی ۵/۲۶۲۔ ۲۶۳۔ و دلائل النبوة للبیہقی ۴/۲۵۵۔

والمؤطا ۳۵۸۔

یحییٰ بن سعید کی یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے یحییٰ سے بہت سارے لوگوں نے روایت کی ہے۔

۱۲۲۱۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، عطاء بن مسیب، مقسم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت کریمہ: **هَذَا كِتَابُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ** (جاثیہ: ۲۹) ہمارا یہ نوشتہ تمہارے اوپر حق بیان کرتا جا رہا ہے کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ہر ایک چیز اللہ تعالیٰ کے ہاں لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے کرانا کاتبین لوگوں کے اعمال کو شمار میں رکھتے ہیں پھر ان اعمال کو لوح محفوظ میں سے نقل کرتے ہیں پس فرمان باری تعالیٰ **هَذَا كِتَابُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ** کا مفہوم ہے۔

۱۲۲۱۶- عبد اللہ بن محمود، عبد الغفار بن احمد حمصی، مسیب بن واضح، ابواسحاق فزاری، عاصم، شعبی، جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو گھر والوں سے غائب ہوئے طویل عرصہ گزر جائے اور وہ واپس گھر والوں کے پاس آنا چاہتا ہو تو اچانک ان کے پاس رات کو نہ آدھمکے۔

۱۲۲۱۷- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، یونس بن عبید، عمرو بن سعید، ابو زرعہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر سن کر ماننے و اطاعت کرنے اور ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی کرنے پر بیعت کی، ابو زرعہ کا بیان ہے کہ جریر رضی اللہ عنہ جب کسی سے کوئی چیز خریدتے تو فرماتے جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اس سے ہمیں تم سے لی ہوئی چیز زیادہ محبوب ہے، جریر رضی اللہ عنہ اس بات سے اپنی خریداری کو مکمل کرنا چاہتے۔

۱۲۲۱۸- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، یونس، اسود بن سریع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شرکت کرنے کے لئے نکلا، چنانچہ مشرکین کے ساتھ ہماری ٹڈ بھینٹ ہو گئی مسلمانوں نے جلد بازی کی اور مشرکین کے بچوں کو قتل کرنے لگے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر پہنچی تو ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا کہ انہوں نے بچوں کو قتل کرنا شروع کر دیا ہے، خبردار، بچوں کو مت قتل کرو، خبردار! بچوں کو مت قتل کرو، ایک صحابی کہنے لگے یا رسول اللہ! کیا یہ بچے مشرکین کی اولاد نہیں ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے جو افضل لوگ ہیں وہ مشرکین کی اولاد نہیں ہیں؟ ہر نفس مولود کو فطرت اسلام پر پیدا کیا جاتا ہے حتیٰ کہ یہ فطرت ان کی زبان سے بھی نکلتی ہے، پھر ان کے والدین انہیں یہودی بنادیتے ہیں یا نصرانی۔ جریرؓ کی یہ حدیث متفق علیہ ہے اور اسود کی سند سے یہ حدیث مشہور و ثابت ہے۔

۱۲۲۱۹- ابو علی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، ابن عون، ابن سیرین، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: آدم علیہ السلام نے آپس میں مناظرہ کیا، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: آپ نے لوگوں کو بد بختی سے دوچار کیا کہ آپ نے انہیں جنت سے نکالا، آدم علیہ السلام نے فرمایا: آپ وہی موسیٰ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے لئے منتخب کیا اور آپ پر تو رات نازل کی۔ کیا آپ نے تورات میں نہیں لکھا پایا کہ وہ نری تقدیر کا فیصلہ تھا، مجھے پیدا کرنے سے پہلے ہی جو طے پایا گیا تھا؟ چنانچہ آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر سبقت لے گئے۔ پھر محمد بن سیرین نے فرمایا: تمہیں تعجب میں نہ مبتلا کرے کہ اللہ تعالیٰ پہلے ہر چیز کا علم رکھتا ہے پھر اس نے لکھا۔

۱۲۲۲۰- محمد بن علی، محمد بن حماد، مسیب بن واضح، ابواسحاق فزاری، ابن عون، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خیبر سے مجھے اتنی عمدہ زمین ملی کہ اس سے افضل مال میرے پاس اور کچھ نہیں تھا، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ! میں نے اتنی عمدہ زمین پائی ہے جس سے افضل میرے پاس کوئی مال نہیں ہے۔ اس کے بارے

میں آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: اگر تم چاہو تو اصل زمین اپنے پاس رو کے رکھو اور اس کے غلے کو صدقہ کرتے رہو، چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ اس زمین سے حاصل شدہ غلہ صدقہ کر دیتے اور زمین نہیں بیچی، عمر رضی اللہ عنہ غلہ فقراء، اقرباء، غلاموں کو آزاد کرنے، جہاد فی سبیل اللہ اور مسافروں کی مد میں صرف کرتے، اس آدمی پر کوئی حرج نہیں جو اس جائداد کی سرپرستی قبول کر لے کہ اس سے حاصل شدہ غلے سے خود بھی کھائے اور اپنے کسی دوست کو بھی کھلائے لیکن متمول بننے کی نہ سوچے، نہ وہ بیچی جائے نہ کسی کو ہبہ کی جائے اور نہ ہی اس میں وراثت جاری ہو، ابن عون کہتے ہیں میں نے یہ حدیث ابن سیرین سے ذکر کی کہنے لگے: کہ مال کمانے کی دھن میں نہ لگا رہے۔ یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۲۲۲۱- محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، سلیمان تیمی، ابو عثمان نہدی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سلیمان نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی مٹی کو چالیس دن تک خمیرہ کیے رکھا۔ اسی وجہ سے زندہ مردے سے نکلتا ہے اور مردہ زندے سے۔ فزاری نے یہ حدیث اسی طرح موقوفاً روایت کی ہے۔

۱۲۲۲۲- ابو نعیم، سلیمان بن احمد، ہاشم بن مرشد طبرانی، ابوصالح فراء، ابواسحاق فزاری، حسن بن عبید اللہ، یزید بن ابی مریم، ابوجوزاء کہتے ہیں میں نے حسن بن علیؑ سے پوچھا، آپ جیسے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں موجود تھے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سیکھا ہے؟ فرمایا: میں نے آپؐ کو ارشاد فرماتے سنا: جو چیز تمہیں شک و شبہ میں ڈالے اسے چھوڑ دو اور اس چیز کو بجالاؤ جس میں تمہیں کوئی شک و شبہ نہ ہو بے شک برائی قلق و اضطراب ہے بھلائی دل کا اطمینان ہے، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پانچ نمازیں سکھیں اور کچھ کلمات سیکھے جنہیں میں پانچ نمازوں کے بعد کہہ لیتا ہوں، وہ کلمات یہ ہیں، اللھم اھدنی فیمن ھدیت و عافنی فیمن عافیت و تولنی فیمن تولیت و بارک لی فیما اعطیت، وقتی شرماء قضیت انک تقضی و لا یقضی علیک، انہ لا یذل من والیت، تبارکت و تعالیت (ترجمہ) یا اللہ! مجھے اپنے ہدایت یافتہ بندوں میں شامل کر لے اور جنہیں تو نے عافیت بخشی ہے ان کے ساتھ مجھے بھی عافیت عطا فرما اور جن لوگوں کو تو نے اپنی سرپرستی میں لے رکھا ہے ان میں برکت ڈال اور جس شرکاء تو نے فیصلہ کر دیا ہے اس سے مجھے بچالے بے شک تو ہی فیصلے کرتا ہے جبکہ تیرے خلاف فیصلے نہیں کئے جاتے، شان یہ ہے کہ جس نے تیرے ساتھ دوستی کر لی اسے تو ذلیل و رسوا نہیں کرتا اور تو بزرگی والا ہے اور تیرا مرتبہ بہت بلند ہے۔

یہ حدیث ابواسحاق سمعی و علاء بن صالح و شعبہ و حسن بن عمارہ سب نے یزید سے روایت کی ہے۔

۱۲۲۲۳- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق، حمید، انس بن مالک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس ہوئے، مدینہ کے قریب پہنچے تو ارشاد فرمایا بے شک مدینہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو ہر سفر میں تمہارے ساتھ رہتے تھے اور ہر وادی تمہارے ساتھ مل کر طے کرتے تھے صحابہ کرام نے پوچھا: کیا وہ اس وقت مدینہ میں ہیں؟ ارشاد فرمایا کہ ہاں وہ فی الحال مدینہ میں ہیں انہیں عذر نے (تمہارے ساتھ سفر کرنے سے) روک رکھا ہے۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۲۲۲۴- محمد بن علی، ابو عمرو، مسیب، ابواسحاق فزاری، خالد بن حذاء، حکم، بن اعرج کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، وہ کہتے ہیں ہم نے حدیبیہ کے موقع پر اس امر پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی کہ ہم نہیں بھاگیں گے ہم نے موت پر بیعت نہیں کی تھی۔

۱- مسند الامام احمد ۳/۳۴۱۔ وصحیح ابن حبان ۱۶۲۳۔ ودلائل النبوة للبیہقی ۵/۲۶۷۔ والمصنف لابن ابی شیبہ

۱۴/۵۴۶۔ وفتح الباری ۸/۲۶۲۔

ابن مغفل کی یہ حدیث ثابت ہے۔

۱۲۲۲۵- ابو بکر آجری، جعفر فریابی، مسیب بن واضح، ابواسحاق، ابوجحان بن قعقاع بن حکیم، ابوصالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، شہید قتل ہوتے وقت اتنا ہی درد محسوس کرتا ہے جتنا تم میں سے کوئی ایک چٹکی کا درد محسوس کرے۔

ابوصالح سے مروی ہے کہ قعقاع کی یہ حدیث مشہور و ثابت ہے۔

۱۲۲۲۶- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن ابی موسیٰ، عبید بن ہشام، ابواسحاق فزاری، مغیرہ، ابواسحاق، عاصم، بن ضمرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا و تر فرض نہیں لیکن وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہیں۔ سلیمان کے قول کے مطابق عبید بن فزاری متفرد ہیں۔

۱۲۲۲۷- سلیمان بن احمد، جعفر بن سلیمان بن حاجب انطاکی، ابوصالح فراء، ابواسحاق فزاری، عبدالرحمن بن اسحاق، حسن بصری، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے ہمراہ جہاد میں نہ جاؤں؟ ارشاد فرمایا اے ام سلیم! اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر جہاد فرض نہیں کیا ہے، کہنے لگیں میں زخیوں کا علاج معالجہ کروں گی اور پانی پلانے کی خدمت سرانجام دوں گی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں ٹھیک ہے تب جاسکتی ہو۔ سلیمان کے قول کے مطابق ابوصالح اس حدیث میں ابواسحاق فزاری سے متفرد ہیں۔

۱۲۲۲۸- ابوسعید محمد بن علی بن محارب نیشاپوری، محمد بن ابراہیم بوشنجی، ابوصالح فراء، ابواسحاق فزاری، سفیان ثوری، اعمش، ابوصالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہلاکت ہے عربوں کے لئے اس فتنہ سے جو قریب ہو چکا ہے وہ آدمی کامیاب ہو جس نے اپنے ہاتھوں کو روک رکھا۔

۱۲۲۲۹- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، عبید اللہ، نافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غزوہ احد کے موقع پر مجھے بھی لڑکوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوے میں شرکت کرنے کے لئے مجھے اجازت نہ دی اور انکار کر دیا۔ اس وقت میری عمر چودہ سال تھی پھر اگلے ہی سال غزوہ خندق کے موقع پر مجھے آپ کے سامنے پیش کیا گیا اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے غزوہ میں شرکت کرنے کے لئے اجازت دے دی۔

نافع سے مروی عبید اللہ وغیرہ کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے۔

۱۲۲۳۰- ابوبکر بن خلاد، حارث، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، اسماعیل بن امیہ، لیث بن ابی سلیم، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دشمن کے علاقے کی طرف قرآن مجید کو ساتھ لے کر مت سفر کرو مجھے خوف ہے کہ قرآن مجید کو تم سے دشمن نہ چھین لے۔

۱- سنن الترمذی ۱۶۶۸، ۲۹۷/۲، مسند الامام احمد ۲۹۷/۲، سنن ابن ماجہ ۲۸۰۲، والترہیب والترغیب ۳۱۶/۲۔

۲- الاحادیث الصحیحة ۹۶۰۔

۳- مجمع الزوائد ۳۲۴/۵۔

۴- صحیح البخاری ۱۶۸/۳، ۲۳۱، ۲۰۹/۹، صحیح مسلم کتاب الفتن ۱، ۲، وفتح الباری ۱۳/۱۳، ۱۱۰۔

۵- مسند الامام احمد ۱۰۶/۲، صحیح مسلم، کتاب الامارۃ باب ۲۴، وکنز العمال ۲۳۳۶، ۲۸۶۳۔

نافع کی یہ حدیث مشہور و ثابت ہے، نافع سے موسیٰ بن عقبہ نے بھی آخرین میں روایت کی ہے۔

(۴۰۵) مخلد بن حسینؑ

اولیاء جمع و تابعین کرام میں سے ایک اللہ والے، دل و زبان کو ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تروتازہ رکھنے والے مخلد بن حسین رحمہ اللہ بھی ہیں۔

۱۲۲۳۱- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح، ولید بن مسلم کا بیان ہے کہ اہل مغرب کے افضل ترین علماء جو باقی رہے ہیں وہ ابو اسحاق فزاری، مخلد بن حسین اور عیسیٰ بن یونس ہیں۔

۱۲۲۳۲- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، عبد اللہ بن محمد بن عبید، محمد بن بشیر، دعاء کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ مخلد بن حسین کے پاس صالحین کے اخلاق کا تذکرہ چل پڑا انہوں نے ذیل کا شعر پڑھا:

لا تعرضن بذکرنا فی ذکرہم .. لیس الصحیح اذا مشی کالمقعد

ترجمہ: صالحین کے ذکر میں ہمارا ذکر ہرگز مت چھیرو چونکہ آدمی صحت مند نہیں ہوتا جب اپاہج کی طرح چل رہا ہو۔

۱۲۲۳۳- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے مخلد بن حسین سے ایک کوئی کی شکایت کی، فرمایا: تمہارا مدارات سے کیا واسطہ؟ میں اس وقت نرمی کرتا ہوں جب یہ لوٹڈی نرمی کرتی ہے، ایک جشیہ لوٹڈی کی طرف اشارہ کیا جو ان کے گھوڑے کے بال درست کر رہی تھی، پھر فرمایا پچاس سال سے میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی جس سے مجھے بعد میں معذرت کرنا پڑے۔

۱۲۲۳۴- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن زکریا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مخلد بن حسین نے فرمایا کہ ایک مرتبہ جب میں ہارون الرشید امیر المومنین کے پاس گیا، مجھے کہنے لگا ہشام آپ کا کیا لگتا ہے؟ میں نے جواب دیا وہ میرے بھائیوں کا باپ تھا۔

۱۲۲۳۵- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن زکریا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مخلد بن حسین نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو عمل بھی بندوں کے لئے مستحب قرار دیا ہے شیطان دو چیزوں کو لے کر ضرور آڑے آجاتا ہے کسی ایک کو کار آمد بنانے میں ضرور کامیاب ہو جاتا ہے یا تو اس عمل میں غلو کر دیتا ہے یا کوتاہی۔

مسانید مخلد بن حسینؑ

مخلد بن حسین نے زیادہ تر احادیث ہشام بن حسان سے روایت کی ہیں چند ایک ذیل میں ہیں۔

۱۲۲۳۶- محمد بن احمد بن ابراہیم ابواحمد، حلف بن عمرو، مسلم بن ابی سلیم، مخلد بن حسین، ہشام بن حسان، محمد بن سید بن، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النجم میں سجدہ تلاوت کیا۔ آپ کے ساتھ حاضر ہونے والے جنوں اور انسانوں نے بھی سجدہ کیا۔

محمد بن سیرین کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسی طریق سے نقل کیا ہے۔

۱۲۲۳۷- محمد بن احمد بن ابراہیم ابواحمد، حلف بن عمرو، مسلم بن ابی سلیم، مخلد بن حسین، ہشام بن حسان بن محمد بن سیرین ابو ہریرہ رضی اللہ

عنه کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی یوں نہ کہے ”کھیتی میں نے اگائی“ لیکن یوں کہو ”کھیتی میں نے کاشت کی“ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے فرمان باری تعالیٰ نہیں سنا: افرایتم ماتحرون ء انعم نزرعونہ“ (واقعہ ۶۳، ۶۴) الآیۃ ۔

ترجمہ: مجھے خبر دو جس کھیتی کو تم نے کاشت کیا ہے کیا تم نے اسے اگایا ہے؟

۱۲۲۳۸- سند مذکور سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت برا کھانا ہے اس ویسے کا جس میں مالداروں کو دعوت دی جائے اور فقراء کو روک دیا جائے اور جس نے دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ۔
۱۲۲۳۹- مخلد بن ہشام نے حفصہ بن سیرین، انس رضی اللہ عنہ کی سند سے حدیث روایت کی ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہ کہنے لگیں یا رسول اللہ: انس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے، آپ نے ان کے لئے یوں دعا فرمائی یا اللہ! اس کے مال اور اولاد کو بڑھا دے اور اسے ان میں برکت عطا فرما، حضرت انس کا بیان ہے کہ میں نے اپنے ہاتھ سے اپنے ایک سو پچیس بیٹے، پوتے اور پڑپوتے دفن کئے ہیں۔ صرف ایک کو میں نے نہیں دفن کیا، اور میری زمین سال میں دو مرتبہ پھل لاتی ہے حالانکہ پورے شہر میں کسی کی زمین سال بھر میں دو مرتبہ پھل نہیں لاتی۔

سلیمان کے قول کے مطابق مخلد بن ہشام متفرد ہیں۔

(۴۰۶) حذیفہ بن قبادہ

اولیاء تبع تابعین میں سے ایک عابد متواضع دنیا سے کنارہ کش حذیفہ بن قبادہ مرثی صاحب سفیان ثوری ہیں۔

۱۲۲۴۰- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابو حواری، مضاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حذیفہ مرثی نے فرمایا: دلوں کی دو قسمیں ہیں ایک وہ دل جو ہمہ وقت سوال کرنے کی دھن میں رہا بسا رہتا ہے۔ دوسرا وہ دل جو ہر وقت توفیق لگائے رکھتا ہے میں نے یہ بات ابو سلیمان کو سنائی وہ کہنے لگے ہر وہ دل جو توفیق رکھے کہ جب بھی دروازہ کھٹکھٹایا جائے کوئی انسان آئے گا اور اسے عطا کرے گا یہ دل فاسد ہے۔

۱۲۲۴۱- ابو عبد اللہ، ابو حسن بن ابان، ابو یزید رقی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حذیفہ بن قبادہ نے فرمایا ایک اللہ والے سے پوچھا گیا۔ آپ شہوات نفس کے بارے میں کیا کرتے ہیں؟ اس نے جواب دیا سطح زمین پر مجھے بدترین چیز شہوت نفس لگتی ہے، بھلا میں نفس کو یہ شہوت کیسے دے سکتا ہوں؟

۱۲۲۴۲- ابو یعلیٰ حسین بن محمد زبیری، محمد بن مسیب، ارغیانی، عبد اللہ بن ضبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حذیفہ مرثی نے فرمایا، اگر میرے پاس کوئی آدمی آکر کہے: قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اے حذیفہ تیرا عمل قیامت کے دن پر ایمان لانے والے جیسا نہیں بخدا! میں اس سے کہوں گا اے آدمی! تو اپنی قسم کا کفارہ ادا نہ کر چونکہ تو حانت نہیں ہوا تیری قسم درست ہے۔

۱۲۲۴۳- ابو حسن احمد بن محمد بن مقسم، احمد بن عبد الکریم فزاری، عبد اللہ بن ضبیق، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے مروی ہے۔ حذیفہ بن قبادہ مرثی نے فرمایا: اگر میں پسند کروں کہ فلاں آدمی مجھ سے اللہ فی اللہ بغض وعداوت رکھتا ہے بخدا! میں اس کی محبت اپنے نفس پر واجب کر دوں۔

۱۲۲۳۴- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن بن عبد الملک، ابو عمران موسیٰ بن عبد اللہ طرسوی، ابو یوسف غسولی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حذیفہ بن قنادہ مرثی نے یوسف بن اسباط کو خط لکھا اما بعد!

بے شک جس آدمی نے قرآن کی تلاوت کی اور پھر آخرت پر دنیا کو ترجیح دی فی الواقع اس نے قرآن کے ساتھ مذاق و ٹھٹھا کیا اور جس کو نوافل ترک دنیا سے زیادہ محبوب ہوں مجھے خوف ہے کہ وہ محروم ہی رہے گا اور نیکیاں برائیوں سے زیادہ ہمارے لئے ضرر رساں ہیں، والسلام۔

۱۲۲۳۵- حسین بن محمد، محمد بن مسیب، عبد اللہ بن خبیب کا بیان ہے کہ حذیفہ بن قنادہ مرثی نے فرمایا اگر تجھے افضل عمل پر اللہ تعالیٰ کے عذاب دینے کا خوف نہیں ہے فی الواقع تو ہلاک ہو گیا، عبد اللہ کہتے ہیں کہ حذیفہ نے مجھے کہا اگر آسمان سے کوئی فرشتہ نازل ہو کر مجھے خبر دے کہ میں اپنی آنکھوں سے دوزخ کی آگ نہیں دیکھوں گا اور سیدھا جنت میں داخل ہو جاؤں گا الا یہ کہ اللہ کے حضور سوال و جواب کے لئے میری پیشی ہوگی، سوال و جواب کے بعد بلا چوں چرا کے جنت میں داخل ہو جاؤں گا بخدا! میں کہوں گا مجھے جنت کی کوئی ضرورت نہیں بس اللہ کے حضور پیشی نہ ہو۔ پھر فرمایا ایک آدمی کسی کے خوف کے مارے کوئی برا عمل کرتا ہے اور ایک آدمی کسی بندے سے لالچ کی خاطر کوئی برا عمل کرتا ہے میرے نزدیک یہ دونوں برابر ہیں۔

۱۲۲۳۶- حسین بن محمد، محمد بن مسیب، عبد اللہ بن خبیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حذیفہ بن قنادہ مرثی نے مجھے فرمایا ممکن ہے کبھی تجھے کوڑے کے ڈھیر پر حکمت پڑی ہوئی اٹھے وہاں سے بھی حکمت کو ضرور حاصل کرو، عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات ابن ابی الدرداء کو سنائی کہنے لگے حذیفہ نے سچ کہا ہم خود کوڑا کرکٹ کے ڈھیر ہیں حذیفہ ہمارے نزدیک صاحب حکمت ہے۔ حذیفہ بن قنادہ مرثی نے ایک موقع پر فرمایا اگر کسی آدمی کو خودکشی کرنے اور فتنہ کے دنوں میں کسی عورت سے شادی کرنے کا اختیار دیا جائے بخدا! میں خودکشی کو ترجیح دوں گا۔

۱۲۲۳۷- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن خبیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط کہتے ہیں کہ حذیفہ بن قنادہ مرثی نے مجھے فرمایا قساوت قلب (پتھر دل ہونا) کی مصیبت سے بڑھ کر اور کوئی مصیبت نہیں ہے۔

۱۲۲۳۸- ابو یعلیٰ بریدی، محمد بن مسیب ارغیانی، عبد اللہ بن خبیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن ابی الدرداء نے مجھے کہا میں نے ایک مرتبہ جعفر کے پاس حذیفہ بن قنادہ مرثی کو دیکھا فرما رہے تھے اے عبد اللہ! مؤمنین کے لئے مناسب نہیں ہے کہ اللہ سے انہیں کوئی چیز غافل کر دے نہ فقر نہ مالداری نہ صحت اور نہ ہی مرض، پھر حذیفہ بن قنادہ مرثی نے جعفر سے کہا: کاش ہمارے اندر دو خصلتیں نہ ہوتیں پوچھا وہ کون کون سی؟ فرمایا ہم خوشی کے موقع پر اللہ تعالیٰ سے غافل نہ ہوتے اور ہم اپنے دین کو ذریعہ معاش نہ بناتے۔ فرمایا: کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان پر صبر کرنا کوڑے کھالینے سے بھی زیادہ سخت و گراں ہیں۔

۱۲۲۳۹- ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن ولید، عبد اللہ بن خبیب، یوسف بن اسباط کا بیان ہے کہ حذیفہ مرثی نے مجھے کہا: جب تم کسی اکیلے آدمی کو بیٹھے ہوئے دیکھو تو غور کر لو کہ وہ کیوں بیٹھا ہے؟ اگر اس لئے بیٹھا ہے تاکہ اس کے پاس کوئی اور آکر بیٹھے تو اس کے پاس نہ بیٹھا جائے۔

۱۲۲۵۰- حسن بن محمد، محمد بن مسیب، عبد اللہ بن خبیب، حذیفہ مرثی نے فرمایا: اگر تجھے خوف نہیں کہ اللہ تعالیٰ تجھے تیرے افضل عمل پر عذاب دے گا تو تو ہلاکت میں پڑا ہوا ہے یعنی عمل صالح کر کے آدمی بے خوف نہ ہو جائے بلکہ عدم مقبولیت کا خوف ہر وقت اسے دامن گیر رہے۔ (من المترجم)

فرمایا فجار و سفہاء سے اپنے آپ کو بچاؤ خبردار! اگر تم نے انہیں مقبولیت بخشی گویا کہ تم ان کے فسق و فجور سے راضی ہو فرمایا: اچھی بات سن کر اس پر عمل نہ کرنا بھی گناہ ہے۔

۱۲۲۵۱- حسین بن محمد، محمد بن مسیب، عبد اللہ بن ضیق، ابو فیض، عبد اللہ بن عیسیٰ رقی کا بیان ہے کہ حذیفہ نے مجھے فرمایا: کیا تم ایسا کر سکتے ہو کہ صرف دو حرفوں میں ساری کی ساری بھلائی جمع کر لو، میں نے پوچھا وہ کیسے؟ فرمایا: خیر و بھلائی کے لئے سرگرداں رہنا اور عمل کو خالصۃً لہ کرنا۔

۱۲۲۵۲- حسین بن محمد، محمد بن مسیب، عبد اللہ بن ضیق، موسیٰ بن علاء کا بیان ہے کہ حذیفہ نے مجھے فرمایا: اے موسیٰ اگر تین خصلتیں تجھ میں موجود ہوں تو آسمان سے نازل ہونے والی ہر بھلائی میں تیرا حصہ ہو گا وہ تین خصلتیں یہ ہیں تیرا عمل خالصۃً لہ ہو، لوگوں کے لئے وہی کچھ پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرو، اور روٹی کا ٹکڑا اپنی قدرت کے مطابق دوسروں کو دیتے رہو۔

۱۲۲۵۳- عثمان بن محمد عثمان، محمد بن احمد بغدادی، ابو حسین علی بن حسن بن علی بغدادی، ابو حسن بن ابو ورد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی کا بیان ہے ہم علی بن یحکار کے پاس آئے، انہیں کہا کہ حذیفہ عرشی نے آپ کو سلام کہا ہے جواب دیا وعلیکم السلام، میں انہیں تیس سال سے پہچانتا ہوں کہ وہ حلال محض کھارہے ہیں، فرمایا: میں بناوٹ و نمائش سے کام لوں تب میں اللہ کی نظروں سے گرجاؤں گا۔

۱۲۲۵۴- حسین بن محمد، محمد بن مسیب، عبد اللہ بن ضیق، یوسف بن اسباط کا بیان ہے کہ حذیفہ نے فرمایا ہمیں خبر پہنچی ہے کہ مطرف بن شحیر نے کسی اپنے جان پہچان والے آدمی کو سنا وہ یوں دعا کر رہے تھا یا اللہ: میری اجل میں اضافہ نہ کرنا، مطرف نے فرمایا: یہ آدمی عارف بالنفس ہے۔

۱۲۲۵۵- ابو عبد اللہ، ابراہیم بن محمد حسن، محمد بن یزید مستملی، حذیفہ عرشی نے فرمایا: میں ایک مرتبہ مقام رقبہ سے ستویں چنے والوں کے پاس سے گزرا، ایک آدمی کو دیکھا دو لڑکے کھڑے تھے اور وہ ان کی طرف یکسر متوجہ تھا اور اس آدمی نے جواب دیا میں نے اپنے دل کی اصلاح اسی میں پائی ہے میں نے کہا: میں تجھے دو لڑکوں کی طرف متوجہ دیکھ رہا ہوں کیا تم ان سے محبت کرتے ہو؟ جواب دیا میں بہت گراں سمجھتا ہوں کہ کسی کی محبت میرے دل کو اللہ تعالیٰ کی محبت سے لمحہ بھر کے لئے غافل کر دے لیکن میں ان دونوں لڑکوں پر رحم و شفقت کر رہا ہوں۔

۱۲۲۵۶- ابو عبد اللہ، ابراہیم بن محمد حسن، عبد اللہ بن ضیق، خلف بن تمیم، ابو احوص کا بیان ہے کہ میں نے قبیلہ بکر بن وائل میں ایسے پانچ پاکباز نفوس قدسیہ کو دیکھا ہے کہ ان جیسا میں نے کبھی کسی کو نہیں دیکھا وہ ابراہیم بن ادھم، یوسف بن اسباط، حذیفہ بن قتادہ، بھیم عجمی اور ابو یونس عونی ہیں۔

۱۲۲۵۷- ابو عبد اللہ، عبد اللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم، عبد الصمد بن محمد عبادانی، بشر بن حارث کے بارے میں نظر شدید رکھتے تھے اور اپنے پیٹ میں صرف وہی چیز داخل کرتے جس کے متعلق انہیں ایک سو ایک فیصد حلال ہونے کا یقین ہوتا، بالفرض اگر انہیں سو فیصدی حلال محض میسر نہ ہوتا تو مٹی پھاٹک لیتے تھے، پھر بشر نے ان حضرات کو نمبردار گنا، وہ حضرات ابراہیم بن ادھم، سلیمان بن خواص، علی بن فضیل، یمان ابو معاویہ اسود، یوسف بن اسباط، وھیب بن ورد، داؤد طائی، اور حذیفہ عرشی رحمہم اللہ ہیں۔

۱۲۲۵۸- محمد بن علی، عبد الرحمن بن ابی و صافہ عسقلانی، عبد اللہ بن ضیق، موسیٰ بن علاء کہتے ہیں کہ حذیفہ بن قتادہ نے فرمایا: ایک مرتبہ سفیان ثوری نے مجھے کہا میں اپنے پیچھے ترکہ میں بیس ہزار درہم چھوڑوں مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں لوگوں کے سامنے محتاجی کا ہاتھ پھیلاؤں۔

۱۲۲۵۹- محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابو بکر بن عبید، حسین بن محبوب، فیض، حذیفہ عرشی، عمار، اعمش کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم مجاہد

کے پاس تھے کہنے لگے دل کی مثال ایسی ہے اور انہوں نے اپنی ہتھیلی پھیلائی، جب آدمی کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے پھر یوں ہو جاتا ہے انہوں نے ایک انگلی بند کی پھر دوسری پھر تیسری پھر چوتھی انگلی بند کی اور پھر انگوٹھے کو پانچویں انگلی کی جڑ میں لے آئے فرمایا اس طرح اس کے دل پر مہر لگ جاتی ہے تم میں سے کون دیکھتا ہے کہ اس کے دل پر مہر لگی ہوئی ہے۔

(۴۰۷) ابو معاویہ اسودؓ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک رزائل سے دور بھاگنے والے، افضل وادلیٰ پر عمل کرنے والے ابو معاویہ اسود بھی ہیں۔
۱۲۲۶۰- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن فضیل عکی کا بیان ہے ایک مرتبہ ابو معاویہ مسلمانوں کے لشکر کے ساتھ جہاد میں شریک ہوئے، دوران جنگ مسلمانوں نے ایک قلعے کا محاصرہ کر لیا جس کا جرنیل بے مثال قوت کا حامل تھا اور اس جرنیل میں ایک یہ بھی خوبی تھی کہ جس کا نشانہ لے کر پتھر مارتا اس کو ضرور لگتا تھا اس لئے بہت سارے مسلمان زخمی ہو گئے تھے، مجاہدین نے ابو معاویہ کو اس کی شکایت کی، ابو معاویہ نے آیت کریمہ ”و ما رمیت اذ رمیت و لکن اللہ رمی“ جو وقت آپ نے کنکریاں ماریں آپ نے نہیں ماریں لیکن اللہ تعالیٰ نے وہ کنکریاں ماریں تھیں“ تلاوت کی پھر فرمایا: مجھے اس سے پوشیدہ رکھو، تھوڑی دیر گزری فرمایا: تم جرنیل کے کس جگہ تیر لگنا پسند کرو گے؟ مجاہدین نے کہا اس کے آگے تناسل میں، پھر فرمایا: اے میرے رب تو نے یہ خوبی سن لیا جس چیز کا مجاہدین نے مجھ سے سوال کیا ہے، ان کا مطلوب مجھے عطا فرما پھر ابو معاویہ نے جرنیل کے آگے تناسل کا نشانہ لیکر بسم اللہ پڑھ کر تیر مارا چنانچہ تیر سر مو برابر بھی خطانہ ہوا اور سیدھا نشانے پر جا کر لگا اور جرنیل نیچے گر گیا، ابو معاویہ نے فرمایا: لو تمہارا مطلوب تمہیں مل گیا ہے احمد بن فضیل کا بیان ہے کہ ایک دن ابو معاویہ کسی رستے سے گزر رہے، راستے میں انہیں لوہے کے بیس دانے ملے انہیں اٹھا لیا اور پھر قبلہ رو ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد کہنے لگے اے میرے مالک! جو رزق تو نے مجھے عطا کیا ہے اب مجھے اس پر شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرما جس دن تو نے مجھے پیدا کیا ہے اس دن سے لیکر تا قیامت تیرا شکر ادا کرتا رہوں میں آج کے دن کا بھی شکر نہیں ادا کر سکوں گا۔

۱۲۲۶۱- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری کا بیان ہے کہ میں نے ابو معاویہ اسود سے کہا اے ابو معاویہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں توحید کی نعمت کتنی عظیم الشان عطا فرمائی ہے، ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ یہ نعمت عظمیٰ ہم سے نہ چھینے، ابو معاویہ نے فرمایا: منعم کا حق ہے کہ وہ منعم علیہ پر اپنی نعمت تمام کرے۔

۱۲۲۶۲- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن اسحاق، احمد بن ابی حواری، احمد بن ودیع کا بیان ہے کہ ابو معاویہ اسود نے فرمایا: میرے تمام احباب مجھ سے افضل ہیں۔ ان سے کسی نے پوچھا اے ابو معاویہ یہ کیسے؟ فرمایا میرے سارے احباب مجھے اپنے اوپر فضیلت دیتے رہتے ہیں اور جو مجھے اپنے اوپر فضیلت دیتا ہے وہ مجھ سے افضل ہے۔

۱۲۲۶۳- عمر بن احمد بن شاہین، عبد اللہ بن داؤد، داؤد کا بیان ہے کہ جب علی بن فضیل دنیا سے رخصت ہوئے ابو معاویہ اسود طرسوس سے مکہ مکرمہ جانے لگے تاکہ وہاں جا کر علی بن فضیل کے والد محترم فضیل بن عیاض سے ان کی تعزیت کریں، چنانچہ ابو معاویہ نے مکہ جا کر فضیل سے بیٹے کی وفات پر تعزیت کی اور بغیر حج کیے واپس لوٹ آئے فضیل نے اس موقع پر فرمایا مکہ میں جتنے لوگ بھی آئے مجھے کسی پر رشک نہیں ہوا، بجز ابو معاویہ اسود کے حالانکہ وہ مردہ کتا جسے ٹانگ سے پکڑ کر کھینچا جاتا ہے مجھے اس پر بھی رشک آ جاتا ہے۔

۱۲۲۶۴- فقیہ علی بن فضیل بغدادی، احمد بن جعفر بن محمود، ابن ابی عوام، ابو بکر بن عبد الرحمن عنان عوفی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو معاویہ اسود آدھی رات کے وقت فرمایا کرتے: جس نے دنیا کو مقصد اکبر بنایا کل کو قبر میں بھی اس کا غم دو چند ہوگا جو دنیا سے ڈرتا رہا وہ تنگدل ہوگا، اے مسکین! اگر تو اپنے نفس کے لئے دائمی راحت و آرام چاہتا ہے پھر رات کو اتنی قلیل مقدار میں سو جس سے تو اپنے نفس کو

بہلا سکے، اس دین خیر خواہ کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے قبول کر، اپنے بعد آنے والوں کے رزق کی سوچ میں نہ پڑ چونکہ تجھے اس کا مکلف نہیں بنایا گیا، ہاں اپنے نفس کو آخرت کے لئے تیار کرنا کہ حق باری تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو کر سوال و جواب کر سکے، ہر چیز پر اعمال صالحہ کو مقدم کر، اعمال کے لئے جلدی کر اور پھر جلدی کر موت کے نازل ہونے سے پہلے، جب تیری روح تیرے گلے تک پہنچ جائے گی تیری تمام تمنائیں اس وقت خاک میں مل جائیں گی، ابھی سے اس حال میں رہو گویا کہ سانس تمہارے گلے میں اٹکا رہ گیا ہے اور ابھی نکلنا چاہتا ہے گویا کہ تو سکرات موت میں مغموم ہے جب کہ تیری وہ حاجات جو تیرے اہل و عیال سے وابستہ تھیں منقطع ہو کر رہ جائیں گی، تو اس وقت اپنے اہل و عیال کو اپنے ارد گرد صرف کھڑا ہی دیکھے گا اور تو صرف اپنے عمل کے قبضہ میں ہو کر رہ جائیگا پس صبر تمام امور پر غالب ہے اس میں اجر عظیم ہے، پس اللہ عز و جل کے ذکر کو اپنے ہر سانس میں باندھ لو، اپنی نیت کو خالص رکھو پھر ابو معاویہ اسود رو پڑے، حتیٰ کہ رونے سے ان کی ہچکیاں بندھ گئیں، پھر دردناک آہ بھر کر کہتے، خوف در خوف اس دن سے جس دن میرا رنگ متغیر ہو جائے گا اور میری زبان لڑکھڑا جائے گی اور میرا توشہ کم پڑ جائے گا۔ ابو معاویہ سے کسی نے پوچھا یہ خوبصورت کلام کس کا کہا ہوا ہے؟ جواب دیا حکیم الحکماء علی بن فضیل کا۔

۱۲۲۶۵- احمد بن جعفر، ابو معبد، احمد بن مہدی کا بیان ہے کہ ابو معاویہ جب رات کے وقت بیدار ہوتے اٹھ کر پانی نوش فرماتے اور کہتے اللہ والوں کو جو مصیبت دنیا میں پہنچتی ہے وہ تو ان کے لئے باعث ضرر نہیں اللہ تعالیٰ ہر مصیبت کے بدلے میں جنت عطا فرمائے گا۔
۱۲۲۶۶- محمد بن عمر بن مسلم، عبد اللہ بن بشر بن صالح، یوسف بن سعید، ابراہیم بن مہدی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو معاویہ اسود نے فرمایا اہل اللہ کو دنیا میں جو مصیبت بھی پیش آئی اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ جنت کی شکل میں عطا فرمائیں گے۔

۱۲۲۶۷- محمد بن احمد بن شاہین، عبد اللہ بن ابودرداء، ابو حمزہ نصر بن فرج کا بیان ہے کہ ابو معاویہ اسود کے خادم سے جب پوچھا جاتا کہ ابو معاویہ اکثر کوئی بات کیا کرتے تھے؟ تو وہ جواب دیتا، ابو معاویہ اکثر فرمایا کرتے اہل اللہ کو دنیا میں جو بھی مصیبت پیش آئے گی اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں انہیں جنت عطا فرمائیں گے۔

۱۲۲۶۸- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابو موسیٰ بن ثنی، عمرو بن اسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو معاویہ اسود نے فرمایا: سرپٹ آخرت کی تلاش میں لگے رہو اور ہمیشہ عاجزی سے کام لو، مومنین کو جو مصیبت بھی دنیا میں پیش آئے گی اللہ تعالیٰ اس کا چہرہ آخرت سے کریں گے۔

۱۲۲۶۹- ابو عبد اللہ، ابو حسن احمد بن محمد بن عمر، ابو بکر بن عبید، حسین بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ ابو معاویہ اسود نے فرمایا اہل دنیا خواہ نیکو کار ہوں یا بدکار سب کے سب مکھی کے پر سے بھی کمتر شے کے پیچھے اندھا دھند پڑنے ہوئے ہیں۔ ایک آدمی نے ان سے پوچھا بھلا مکھی کے پر سے بھی کمتر کوئی چیز ہے؟ ابو معاویہ نے جواب دیا: دنیا۔

۱۲۲۷۰- ابو عبد اللہ، احمد، عبد اللہ بن محمد بن سفیان، بکر بن عبید، حسین بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ ابو معاویہ اسود نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے امر کو بجالانے والوں اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند و عالیشان مرتبہ پر فائز ہوتا ہے۔

(۴۰۸) سعید بن عبد العزیزؒ

اولیاء تبع تابعین میں سے ایک پاکدامن، رزائل سے کوسوں دور بھاگنے والے، راتوں کو اٹھ کر رونے والے اور اللہ تعالیٰ کے خوف کو ہمہ وقت دامن گیر رکھنے والے سعید بن عبد العزیزؒ بھی ہیں۔

۱۲۲۷۱- محمد بن علی بن جیش، عبد اللہ بن محمد بغوی، عباس بن حمزہ، احمد بن ابو حواری، ابو عبد الرحمن اسدی کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن عبد العزیز سے پوچھا اے ابو سعید! نماز میں آپ کو یہ کیسا رونا آ جاتا ہے؟ فرمایا: اے بھٹے! تمہیں اس سوال سے کیا غرض؟ میں نے کہا۔ اے چچا جان تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی کچھ نفع پہنچائے، فرمایا: میں جب بھی نماز میں کھڑا ہوتا ہوں جہنم کی ہولناکی میرے سامنے آ جاتی ہے۔ ۱۲۲۷۲- سلیمان بن احمد، ابو زرہ عبد الرحمن بن عمرو دمشقی، ابو مسعر کا بیان ہے کہ ایک آدمی سعید بن عبد العزیزؒ سے کہنے لگا: اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز فرمائے، سعید کہنے لگے بلکہ اللہ تعالیٰ مجھے جلدی اپنی رحمت کی طرف لے جائے۔

مسانید سعید بن عبد العزیزؒ

سعید بن عبد العزیزؒ نے تابعین کی ایک بڑی جماعت سے احادیث روایت کی ہیں جن میں زہری، وزید بن اسلم و اسماعیل بن عبید اللہ بن ابی مہاجر و مکحول و سلیمان بن موسیٰ سرفہرست ہیں چند مرویات ذیل میں ہیں:

۱۲۲۷۳- سلیمان بن احمد، ابو عامر محمد بن ابراہیم ثوری، سلیمان بن عبد الرحمن دمشقی، قاری عبد اللہ بن کثیر طویل، سعید بن عبد العزیز، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دس ذی الحجہ) قربانی کے دن جمرہ کو کنکریاں ماریں اور ارشاد فرمایا: یہ حج اکبر کا دن ہے۔

۱۲۲۷۴- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابراہیم بن ہشام، یحییٰ عسانی، سعید بن عبد العزیز، اسماعیل بن عبید اللہ، ام درداء، ابو درداء رضی اللہ عنہما کے سلسلہ سند سے روایت ہے ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان المبارک کے مہینے میں سفر پر نکلے اور ان دنوں میں شدت کی گرمی تھی حتیٰ کہ ہمارے بعض ساتھی گرمی کی شدت سے بچنے کے لئے اپنا ہاتھ سر پر رکھ لیتے، اس دن ہم میں صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو روزہ تھا۔

۱۲۲۷۵- سلیمان بن احمد، محمد بن عبد اللہ حضرمی، ابراہیم بن احمد خزاعی، علی بن حسن بن شقیق، سعید بن عبد العزیز تنوخی، سلیمان بن موسیٰ، زہری، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے رستے میں (بدن پر) لگنے والا غبار قیامت کے دن چہروں کی سفیدی (نور) ہوگا۔

۱۲۲۷۶- عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، یحییٰ بن صالح، وحاطی، سعید بن عبد العزیز، اسماعیل بن عبد اللہ، قیس بن حارث، صابحی، ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تمہارے اس امیر کے علاوہ کسی کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔

۱۲۲۷۷- عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، عبد الرحمن بن یحییٰ بن اسماعیل بن عبید اللہ، ولید بن مسلم، ام درداء، ابو درداء رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان المبارک کے مہینے میں سفر پر نکلے اور ان دنوں میں شدت کی گرمی تھی یہاں تک کہ ہمارے بعض ساتھی گرمی کی شدت سے بچنے کے لئے اپنا ہاتھ سر پر رکھ لیتے اور ہم میں صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عبد اللہ بن رواحہؓ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔

۱- تہذیب الکمال ۵۳۹/۱۰. و طبقات ابن سعد ۴۶۸/۷. و التاريخ الكبير ۱۶۵۹. و الجرح ۱۸۳. و الجمع ۱۷۵/۱. و الکاشف ۱۸۳. و المیزان ۲۴۳/۲.

۱۲۲۷۸- سعید بن عبد العزیز تنوخی، سلیمان بن موسیٰ، زہری، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے رستے میں لگنے والا غبار قیامت کے دن چہروں کا نور ہوگا۔

۱۲۲۷۹- عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، عبد الرحمن بن یحییٰ بن اسماعیل بن عبید اللہ، ام درداء، ابودرداء رضی اللہ عنہما کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے تعلیم قرآن پر کمان تک بھی لی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی بجائے جہنم کی آگ سے بنائی گئی کمان اس کے گلے میں ڈالیں گے۔

۱۲۲۸۰- عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، ہشام بن عمار، ولید، سعید بن عبد العزیز، یونس بن حلیس کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مسلمہ بن مخلد کو خط لکھا: ۲۔

کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے پوچھو کہ کیا انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے ”وہ امت بابرکت نہیں ہوئی جس میں حق قائم نہ کیا جاتا ہو کہ کمزور طاقتور سے اپنا پورا پورا حق لے لے بائیں طور کہ حق لینے والا ظلم کا مرتکب نہ ہو“ سوا اگر عبد اللہ بن عمرو تمہیں اثبات میں جواب دیں کہ واقعہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لسان نبوت سے یہ حدیث سنی ہے تو فی الفور انہیں قاصد کی سواری پر سوار کر کے میرے پاس بھیج دو۔ چنانچہ عبد اللہ بن عمرو حضرت امیر معاویہؓ کے پاس تشریف لے گئے۔ معاویہؓ نے ان سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے؟ فرمایا جی ہاں، میں نے سنی ہے، معاویہؓ نے فرمایا: میں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنی ہے جس طرح آپ نے سنی ہے۔

۱۲۲۸۱- سلیمان بن احمد، ابو ذر عد دمشقی، ابو مسر، سعید بن عبد العزیز، اسماعیل بن عبید اللہ، مجتبیٰ بن مطعم کی اولاد کا ایک آدمی، ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں بنی اسرائیل کے دو آدمیوں کا واقعہ سناؤں؟ ان میں سے ایک کو بنی اسرائیل دین، علم اور اخلاق کے اعتبار سے افضل ترین سمجھتے اور دوسرے کو کمتر اور اپنے نفس پر انتہائی ظلم کرنے والا سمجھتے، چنانچہ ایک مرتبہ افضل کے پاس کمتر کا ذکر کیا گیا، افضل نے کہا اللہ تعالیٰ اس کی ہرگز مغفرت نہیں کرے گا، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: کیا تو نہیں جانتا کہ میں ارحم الراحمین ہوں، کیا تو نہیں جانتا کہ میری رحمت میرے غصہ پر سبقت لے جاتی ہے؟ حالانکہ اس کمتر کے لئے میں نے اپنی رحمت واجب کر دی ہے اور اس افضل کے لئے عذاب؟ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لہذا تم اللہ تعالیٰ کے خلاف قسمیں نہ کھایا کرو، اور اللہ تعالیٰ کے متعلق بدگمانی سے کام مت لو۔

اسماعیل کی یہ حدیث غریب ہے، ہمیں صرف سعید کی سند سے پہنچی۔

۱۲۲۸۲- سلیمان بن احمد، محمد بن ہارون بن بکار دمشقی، عباس بن عثمان دمشقی، ولید بن مسلم، سعید بن عبد العزیز، مکحول کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کعب احبار سے کہا: کیا میں تمہیں ابوقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان نبوت سے سنی ہوئی احادیث نہ سناؤں؟ کعب احبار نے جواب دیا جی ہاں، ضرور سنائیے، چنانچہ دونوں نے ایک متعین رات میں امیر معاویہؓ کے کسی چبوترے میں جمع

۱۔ کنز العمال ۲۸۴۱۔ و تاریخ ابن عساکر ۳۰/۳۔

۲۔ المعجم الكبير للطبرانی ۳۸۵/۱۹۔ والمصنف لابن أبي شيبة ۲۱/۳۔ والترغيب والترهيب ۱۷۱/۳۔ و کنز العمال ۵۶۰۷۔ ۵۶۰۶۔

ہونے کا وعدہ کر لیا، چنانچہ دونوں حضرات مقررہ رات میں متعین چبوترے میں پہنچ گئے اور ان کے پاس لوگوں کا ایک بڑا جمگھٹا لگ گیا، ابو ہریرہؓ پوری رات حدیثیں سناتے رہے اور یوں کہتے رہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو قاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہاں تک کہ اسی عالم میں صبح کر دی، اس دوران کعب صرف تین حدیثوں کا اضافہ کر سکے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک مرتبہ سلیمان علیہ السلام اپنے درباریوں کے ساتھ جارہے تھے کہ اچانک ایک عورت کے پاس سے گزرے جو اپنے بیٹے کو ”لادین“ کہہ کر پکار رہی تھی، سلیمان علیہ السلام کھڑے ہو گئے اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کا دین ظاہر و باہر ہے، سلیمان علیہ السلام نے عورت کے پاس اپنا قاصد بھیجا تا کہ بیٹے کو ”لادین“ کہنے کی وجہ دریافت کرے۔ چنانچہ عورت کہنے لگی، میرا شوہر سفر پر چلا گیا تھا اس کا ایک شریک دوست ہے جو دعویٰ کرتا رہتا ہے کہ میرا شوہر مر چکا ہے اور اس نے وصیت کی ہے کہ میرا جو بھی بیٹا پیدا ہو اس کا نام ”لادین“ رکھا جائے، چنانچہ سلیمان علیہ السلام نے دوست شریک کو پیغام بھیج کر اپنے پاس بلوایا اور اس سے کہا اس عورت کے شوہر کو تو نے ہی قتل کیا ہے، شریک نے اعتراف کر لیا، سلیمان علیہ السلام نے اسے بھی قصاصاً قتل کرادیا۔

(۴۰۹) سلیمان خواص

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک سلیمان بن خواص رحمہ اللہ بھی ہیں محبت باری تعالیٰ میں ہمیشہ سرشار رہے۔ ۱۲۲۸۳- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن ضبل، فریابی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا مجلس کی نمایاں شخصیات میں اوزاعی، سعید بن عبد العزیز اور سلیمان خواص تھے۔ اوزاعی مجلس میں زاہدین کا تذکرہ کرنے لگے پھر فرمایا ہم اس زمانے میں ان جیسا کسی کو نہیں پاتے، سعید بن عبد العزیز بولے میں نے سلیمان خواص سے بڑا زاہد کسی کو نہیں دیکھا حالانکہ سلیمان اس مجلس میں موجود تھے اور سعید بن عبد العزیز کو ان کی موجودگی کا علم نہیں تھا۔ بات سنتے ہی سلیمان خواص نے سر اوپر اٹھایا اور مجلس سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اوزاعی نے سعید کو مخاطب کر کے کہا: بڑا افسوس ہے! سمجھتے نہیں ہو کہ تمہارے منہ سے کیا نکل رہا ہے تم ہمارے ہم نشین کو اذیت پہنچا رہے ہو چونکہ تم نے ان کے سامنے ان کی تعریف و تذکیہ کر دیا ہے۔

۱۲۲۸۴- ابو عبد اللہ، ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، ابو ہاشم، احمد بن ابو حواری، مضاء بن عیسیٰ کا قول ہے کہ ایک مرتبہ سلیمان خواص، ابراہیم بن ادھم کے پاس سے گزرے دیکھا کہ لوگ ابراہیم کی اضافت میں مشغول ہیں اور ان کا اعزاز و اکرام کر رہے ہیں۔ سلیمان نے فرمایا یہ اعزاز و اکرام تو بہت اچھا ہے بشرطیکہ آپ کا یہ اکرام آپ کی دینداری کی وجہ سے نہ کیا جا رہا ہو۔

۱۲۲۸۵- ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن مندہ، محمد بن یوسف کا بیان ہے کہ سلیمان خواص نے فرمایا: میں کھانا کیسے کھاؤں حالانکہ میں امید کے علاوہ کسی چیز کو جانتا ہی نہیں ہوں۔

۱۲۲۸۶- محمد بن احمد بن عمر، ابو بکر بن سفیان، محمد بن ہارون، یعقوب بن کعب، اسحاق شامی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ سلیمان خواص بیروت میں تھے کہ ان کے پاس سعید بن عبد العزیز بشریف لائے۔ سعید کہنے لگے میں آپ کو اس وقت تاریکی میں کیوں دیکھ رہا ہوں؟ سلیمان نے جواب دیا قبر کی تاریکی اس سے زیادہ سخت ہوگی، پھر پوچھا آپ تنہا کیوں ہیں کیا آپ کا کوئی ساتھی نہیں؟ فرمایا: میں ناپسند کرتا ہوں کہ میرا کوئی دوست یا ساتھی ہو جو میرے ساتھ یہاں اٹھے بیٹھے اور میں اس کے حقوق کی ادائیگی کا انتظام و انصرام نہ کر سکوں، سعید کہنے لگے: یہ دراہم لے لیجئے اور ان سے اپنا کام چلائیے فرمایا: اے سعید جس چیز کی آپ کو پیشکش کی ہے میرا نفس تو اسکی پیشکش نہیں کر رہا، الا یہ کہ کوئی مشقت پیش آجائے، ورنہ میں تو محتاج ہو گیا، فی الحال مجھے ان کی چنداں ضرورت نہیں، سعید نے اوزاعی سے اس واقعہ کا تذکرہ کیا، اوزاعی کہنے لگے سلیمان کو اپنے حال پر چھوڑ دو، بخدا اگر وہ اسلاف میں ہوتے تو آنے والوں کے لئے ایک

علامت ہوتے۔

۱۲۲۸۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد، ابو بکر بن سفیان، محمد بن ہارون، یعقوب بن کعب، کعب کا بیان ہے کہ سلیمان خواص نے فرمایا کسی نے مجھے کہا لوگوں کو آپ سے شکایت ہے کہ جب آپ لوگوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو آپ انہیں سلام نہیں کرتے فرمایا: بخدا میں اپنی برتری تمہارے اوپر ظاہر کرنے کے خیال سے ایسا نہیں کرتا ہوں بلکہ اسوقت میرے دل دماغ پر خیالات (یعنی خوف خدا اور فکر آخرت) کا ایسا ہجوم وارد ہو جاتا ہے کہ میں سلام سے غافل ہو جاتا ہوں۔

۱۲۲۸۸- ابو عبد اللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن عبید، احمد بن ابراہیم، محمد بن کثیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سلیمان بن خواص نے فرمایا ایک آدمی کا بیٹا مر گیا۔ لوگ اسے تسلی دینے کے لئے اس کے پاس حاضر ہوئے وہ آدمی کہنے لگا بخدا! میرے بیٹے کی موت محض اللہ تعالیٰ کی رضا ہے، عمر بن عبد العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رضا ہے یا صبر کرنا ہے، (یعنی جو ہو گیا سو ہو گیا اب صبر ہی کرنے والی بات ہے) سلیمان بن خواص نے صبر رضا کے بعد ہے چونکہ رضایہ ہے کہ آدمی مصیبت پیش آنے سے پہلے ہی ہر حال پر راضی ہے اور صبر تو جب ہوتا ہے جب مصیبت نازل ہو چکے۔

(۴۱۰) سالم خواص

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک سالم بن میمون خواص رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ہیں۔

۱۲۲۸۹- احمد بن محمد بن جعفر، حسن بن ہارون بن سلیمان، حسن بن شاذان نیشاپوری، مؤمل بن احباب، قعنبی اکبر اسماعیل بن مسلم کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا گویا کہ قیامت قائم ہو چکی ہے اور ایک آواز لگانے والا آواز لگاتا ہے خبردار سن لو! سابقین کھڑے ہو جائیں۔ آواز سن کر سفیان ثوری کھڑے ہوئے پھر آواز لگائی سنو! سابقین کھڑے ہو جائیں آواز سن کر سالم خواص کھڑے ہوئے۔ منادی نے سہ بارہ آواز لگائی سنو! سابقین کھڑے ہو جائیں، آواز سن کر ابراہیم بن ادھم کھڑے ہوئے، قعنبی کہتے ہیں کہ میں نے اس خواب کی تعبیر وہ نکالی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مجھے پہنچی ہے اور سند مع متن یہ ہے، قعنبی، حماد بن سلمہ، حمید، انس کی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر زمانے کا کوئی نہ کوئی سابق ہوتا ہے (سابق بمعنی قطب و ابدال)۔ یعنی سالم خواص، سفیان ثوری اور ابراہیم بن ادھم رحمہم اللہ اپنے اپنے زمانے کے سابق ”قطب و ابدال“ تھے۔

۱۲۲۹۰- ابو محمد بن حیان، محمد بن خطاب، محمد بن ادريس، عمرو بن اسلم طرسوسی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سالم خواص فرماتے تھے، لوگوں کی تین تسمیے ہیں، اول وہ لوگ جو صفات میں فرشتوں کے مشابہ ہیں، دوم وہ لوگ جو چوپایوں کی مانند ہیں۔ سوم وہ لوگ جو عادات و خصائل میں شیاطین کے مشابہ ہیں، پس فرشتہ صفت لوگ مومنین ہیں جو دن و رات اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مستغرق رہتے ہیں اور مطیعین سے محبت کرتے ہیں اور جو لوگ چوپایوں کی مانند ہیں انہیں بس صرف کھانے، پینے شادی اور نیند کی فکر لگی رہتی ہے، پس یہ لوگ بالکل ڈنکر ہیں اور جو لوگ شیاطین کے مشابہ ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو صبح و شام ہر وقت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کھپتے ہیں۔ ان تینوں اقسام کے لوگوں کو ان کے اعمال کا پورا پورا اجر ملے گا۔

۱۲۲۹۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو عباس احمد بن علاء، احمد بن محمد بن یحییٰ رازی، یوسف بن حسین، احمد بن ابو حواری کا بیان ہے کہ سالم خواص نے فرمایا جس چیز کی طرف تو پناہ لینا چاہتا ہے اس کی طرف میں بھی پناہ لوں ہاں اگر تم اپنے معاملہ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرو تو یہ تمہیں کافی ہوگا۔

۱۲۲۹۲- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عمران، ابو حاتم، عمرو بن خالد کا بیان ہے کہ میں نے سالم بن میمون خواص کو ذیل کے اشعار پڑھتے سنا:

أرى الدنيا لمن هي في يديه.. عذاباً كلما كوت لديه

میں دنیا دار کے لئے دنیا کو ایک عذاب سمجھتا ہوں جب بھی دنیا اس کے پاس بڑھ رہی ہو۔

تھین المکرمین لها بصغر.. وتكرم كل من هانت عليه

تو اس دنیا کا اکرام کرنے والوں کو حقارت سے رسوا کرتا ہے اور جسے دنیا رسوا کرتی ہے اس کا تو اکرام کرتا ہے۔

فدع عنك فضولاً تعش حميداً.. وقدما كنت محتاجاً اليه

اپنے قریب سے فضول چیزوں کو دور کر دے آسائش میں زندگی گزارے گا گویا تو کبھی اس کا محتاج ہوا ہی نہیں۔

۱۲۲۹۳- عبد اللہ بن محمد، محمد بن عمران، ابو حاتم، عمرو بن اسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سالم بن میمون اکثر ذیل کا شعر پڑھتے تھے:

يا صاحب الرزق تفكر في العجب.. سبب الرزق وللرزق سبب.. كلما تسأل فأجمل في الطلب

اے رزق کے تلاش کر نیوالے غور و فکر کر عجب نہیں کہ رزق کا بھی ایک سبب ہے، جب بھی تو رزق طلب کرے اچھی طرح سے

طلب کر۔

۱۲۲۹۴- ابوہ عبد اللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن عبید، محمد بن ادريس، عمرو بن اسلم، سالم بن میمون خواص اکثر ذیل کا شعر

پڑھتے تھے:

فانك مهما تعط بطنك سؤلها.. وفرجك نالا منتهى اللوم اجمعا

بے شک تو کبھی اپنے پیٹ اور شرمگاہ کو ان کا مطلوب دے دیتا ہے جس سے وہ دونوں ملامت کی انتہا تک پہنچ جاتے ہیں۔

۱۲۲۹۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن عبد السلام، یونس بن عبد الاعلیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سالم خواص

نے عبد اللہ بن مبارک کے ذیل کے اشعار پڑھے:

رأيت الذنوب تمت القلوب.. ويتبعها الذل ازمانها

میں نے دیکھا کہ گناہ دلوں کو مردہ کر دیتے ہیں پھر ان کے نتیجے میں عمر بھر کی رسوائی پلے پڑ جاتی ہے۔

وترك الذنوب حياة القلوب.. فاختر لنفسك عصيانها

اور گناہوں کا ترک دلوں کی زندگی ہے سوائے مخاطب! تیرے نفس کی بھلائی گناہوں کی خلاف ورزی میں ہے۔

وهل يذل الدين الا الملوک.. واحبار سوء ورهبانها

اور دین کو صرف بادشاہوں، برے علماء اور جاہل صوفیوں نے ذلیل کیا ہے۔

وباعوا النفوس ولم يربحوا.. يبيعهم كل اثمائها

اور انہوں نے اپنے نفسوں کو بیچ ڈالا مگر اپنی بیع سے پورے ثمن کا نفع نہ اٹھا سکے۔

لقد رتع القوم في حقه.. يمين لدى العقل اثيانها

قوم نے آسودہ زندگی اپنے حق کی خاطر گزارنا چاہی اور اس کا بجالانا عقل کے نزدیک ایک طرح کی قسم تھی۔

۱۲۲۹۶- ابو نعیم اصفہانی، اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری، احمد بن ثعلبہ عامل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سالم

خواص نے فرمایا: میں قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتا تھا لیکن اس کی تلاوت نہیں پاتا تھا میں نے اپنے نفس کو مخاطب کر کے کہا: اے نفس!

قرآن کی تلاوت یوں کر گویا کہ تو جبرائیل کی زبان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتے ہوئے سن رہا ہے پس تلاوت میں اضافہ ہونے لگا، میں نے پھر اپنے نفس سے کہا: قرآن کو یوں پڑھ جیسے کہ تو اس کا تکلم کر رہا ہے پس پھر تلاوت میں اور اضافہ ہوا۔

۱۲۲۹۷- ابوہ عبداللہ، احمد بن احمد بن سکس، ابو ابراہیم بن جنید، عبداللہ بن محمد، ابن عائشہ، سالم خواص، فرات بن سائب، زاذان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ کعب بن احبار نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو ایک چٹیل میدان میں جمع فرمائے گا، اتنے میں فرشتے نازل ہوں گے اور صف بندی کر لیں گے، پھر اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا اے جبرائیل میرے پاس جہنم لیتے آؤ، چنانچہ جبرائیل جہنم کو لا کر حاضر کریں گے اور جہنم کو ستر ہزار لگاموں کے ساتھ کھینچا جا رہا ہوں گا پھر راوی نے طویل حدیث بیان کی۔

مسانید سالم خواص

سالم نے مالک بن انس، ابن عیینہ اور قاسم بن معن سے احادیث روایت کی ہیں۔

۱۲۲۹۸- سلیمان بن احمد، محمد بن نصر قطان، عبداللہ بن ذکوان دمشقی، سالم خواص، سفیان بن عیینہ، زہری، ابو ادریس، ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

زہری کی یہ حدیث غریب ہے میری سمجھ کے مطابق سفیان سے صرف سالم نے روایت کی ہے۔

۱۲۲۹۹- ابو محمد عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن سعد واسطی، اسحاق بن رزق، سالم خواص، مالک بن انس، جعفر بن محمد، اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایک دن میں ایک سو مرتبہ ”لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین“ پڑھا، اسکی قبر میں ایک فرشتہ بھیجا جائے گا جو اسے مانوس کرتا رہے گا، اس میں بے نیازی پیدا ہو جائیگی اور اسکے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔

مالک سے مروی سالم کی یہ حدیث غریب ہے۔

۱۲۳۰۰- ابو بکر محی، احمد بن حماد بن سفیان، محمد بن عوف و عیسیٰ بن ہلال، سالم بن میمون خواص، سلیمان بن حبان احمد ابو خالد، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم، سہل بن ابی خثیم رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت ابو بکر، عمر اور عثمان (رضی اللہ عنہم) وفات پا جائیں اگر تو مرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو مر جانا۔

اسماعیل بن ابو خالد کی یہ حدیث غریب ہے اور میرے علم کے مطابق اسماعیل سے صرف ابو خالد نے روایت کی ہے۔

۱۲۳۰۱- سلیمان بن احمد، حسن بن علی بن عمری، عمرو بن اسلم حصی، سالم بن میمون خواص، عطاء، عبداللہ بن عمری، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی بازار میں یہ دعاء پڑھی ”لا الہ الا اللہ و خدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد و هو علی کل شیء قدير“ اس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔

سالم سے مروی عبداللہ کی یہ حدیث غریب ہے اور علی بن عطاء متفرد ہیں۔

۱۲۳۰۲- فضیل بن زیاد، اوزاعی، عبیدہ بن ابی لبابہ، ابوسلمہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی کا نبی صلی اللہ

۱- المستدرک ۵۰۰/۱. والمصنف لابن ابی شیبہ ۲۰۸/۱۰، ۲۰۹.

۲- الغلل المتناہیة ۱۹۹/۱. والمجروحین ۳۲۵/۱. ومیزان الاعتدال ۳۳۸۱.

۳- المعجم الكبير للطبرانی ۳۰۰/۱۲. عملہ اليوم واللیلة لابن السنی ۱۷۸. واتحاف السادة المتفین

صلی اللہ علیہ وسلم پر بطور قرض کے ایک جوان اونٹ تھا، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اونٹ لینے کے لئے مطالبہ کرنے لگا اور کہنے لگا جی ہاں، ہم نے آپ کو اسی لئے قرضہ دیا ہے مجھے ابھی اونٹ کی ضرورت ہے۔ گویا وہ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اصرار کرنے لگا، صحابہ کرامؓ نے چاہا کہ اس آدمی کو جھڑکیں اور اسے تنبیہ کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کو چھوڑ دو چونکہ حق کا طلب گار نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے زیادہ معذور ہے اس کو اس کا قرضہ ادا کر دو اور اسکے لئے اونٹ خرید لاؤ، صحابہ کرامؓ نے فرمایا ہم اس کے اونٹ سے افضل و اعلیٰ اونٹ پاتے ہیں (اس کے اونٹ جیسا اونٹ ہمیں نہیں مل پاتا) ارشاد فرمایا افضل و اعلیٰ ہی خرید لاؤ اور اسے لا کر دے دو، بے شک تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرضہ ادا کرنے میں سب سے افضل ہو۔

سلسلہ بن کھیل کی سند سے مروی یہ حدیث صحیح ثابت ہے لیکن عبدہ اور اوزاعی کی سند سے غریب ہے۔

۱۲۳۰۳۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، عبید بن قاری، ابو محمد مسلم، زاہد، قاسم بن معن، امینہ بنت معن، عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت کے اکثر مونگے عقیق کے ہوں گے۔
قاسم کی یہ حدیث غریب ہے ہمیں صرف اسی طریق سے پہنچی ہے۔

۱۲۳۰۴۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمود بن فرج، ابو حفص عمر بن علی بیرونی، سالم بن میمون، مسلم بن خالد زنجی، اسماعیل بن امیہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! تم نے ہر ایک نگہبان سے اس کے ماتحتوں (رعیت) کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ پس آدمی اپنے گھر والوں پر نگہبان ہے اور عورت ان چیزوں کی نگہبان ہے جن کی ذمہ داری اس کو سونپی گئی ہو، خواہ وہ چیز اس کے شوہر کا مال ہو یا کوئی اور چیز، اس عورت سے ان چیزوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور غلام بھی اپنے آقا کے مال پر نگہبان ہے۔ غلام سے اس کے آقا کے بارے میں سوال کیا جائے گا خبردار! تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحتوں (رعیت) کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

نافع کی یہ حدیث ثابت و مشہور ہے نافع سے بہت لوگوں نے یہ حدیث روایت کی ہے، اسی طرح یہ حدیث بہت سے لوگوں نے زہری سے سالم، ابن عمرؓ کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۲۳۰۵۔ عبد اللہ بن محمد، عبد اللہ، عمر بن علی، سالم بن میمون، ربیع بن بدر، ابن جریج، عطاء، ابن عباس رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (وضو کرتے وقت) کلی کر دو اور ناک میں پانی ڈالا کرو نیز کانوں کا تعلق سر سے ہے۔ (یعنی سر کا مسح کرتے وقت ساتھ ساتھ کانوں کا بھی مسح کر لیا کرو)۔

ابن جریج کی یہ حدیث مضمضہ اور استنشاق کے متعلق غریب ہے، میرے علم کے مطابق ربیع کے علاوہ ابن جریج سے یہ حدیث کسی اور نے روایت نہیں کی۔

۱۔ صحیح البخاری، ۱۵۳/۳، وصحیح مسلم، کتاب المساقاة، ۱۲۰۔

۲۔ الموضوعات لابن الجوزی، ۵۸/۳، ومیزان الاعتدال، ۳۳۷/۳، ولسان المیزان، ۲۳۷/۳، وتنزیہ الشریعة، ۲۷۶/۲۔
وللآلئ المصنوعة، ۱۳۷/۲۔

۳۔ سنن الدارقطنی، ۹۹/۱، ۱۰۲۔

(۳۱۱) عباد بن عباد خواص

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک راتوں کو اٹھ اٹھ کر رونے والے، اپنے نفس کا تزکیہ کرنے والے ابو عبدہ عباد بن عباد خواص رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

۱۲۳۰۶- ابو قاسم بکیر بن جناح بخاری، حبیب بن نصر مہلبی، عبد اللہ بن محمد بن قیس، محمد بن حسین، جعفر بن جبر بن فرقد، حماد بن واقد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عباد بن عباد فرماتے تھے غم و حزن دلوں کی ستھرائی ہے۔ فکر مندی کے مواقع میں تم لوگ غم و حزن سے کام لیا کرو، پھر عباد رونے لگے۔

۱۲۳۰۷- ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن ابی ایوب، محمد بن عمر بن غزی، ابو مسلم صوری کا بیان ہے کہ عباد بن عباد نے اپنے مریدوں کو خط لکھا۔ چنانچہ انہیں وعظ و نصیحت کرتے ہوئے لکھا:

عقلندی سے کام لو اور عقلندی اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ ہے، قریب ہے کہ عقلندی ہی کا انتخاب ہونے لگے لیکن یہ بھی سنو! بہت سارے ایسے عقلند ہیں جو اپنے دلوں کو تعمق میں مشغول رکھتے ہیں جس میں سراسر ان کے لئے نقصان ہے حتیٰ کہ حق کو بھول بیٹھے گویا کہ وہ حق کو سرے سے جانتے ہی نہیں۔ حال یہ ہے کہ اگر تمہارے بھائی تمہیں راضی کرنے کی کوشش کریں تم خیر خواہ نہیں بنے اور اگر تم سے بغض و عداوت رکھیں تم ان کی غیبت کرنے لگ جاتے ہو حالانکہ یہ بات واضح ہے کہ بغض و عداوت کر کے تم ورع نہیں پاسکتے ہو اور نہ ہی تم رضامندی کی حالت میں ان کی خیر خواہی کے خواہاں ہو، تم ایسے زمانے میں چل رہے ہو جس میں تقویٰ معدوم ہوتا نظر آ رہا ہے اور خشوع و خضوع میں کمی کا شکار ہوتے جا رہے ہیں چونکہ اہل زمانہ نے علم حاصل تو ضرور کیا مگر پھر علم کو بگاڑ ڈالا ہے۔ وہ پسند کرتے ہیں کہ حاملین علم کے لقب سے دنیا میں معروف ہوں جبکہ وہ ناپسند سمجھتے ہیں کہ عمل کے ضائع کرنے میں وہ معروف ہوں۔ پس خواہش نفس کی پیروی کر کے نافرمانی کے مرتکب ہوئے تاکہ داخلی خطا کو بنا سنوار کر لوگوں کے سامنے پیش کریں، پس ان کے گناہ بخشش کے سزا وار نہیں، نیز انہوں نے اعمال میں کوتاہی کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کیا، پس سائل کیسے ہدایت یافتہ ہو سکتا ہے جب رہنمائی ہی حیران کن ہو، دنیا سے گہری محبت رکھتے ہیں جبکہ جہنم کو سراسر ناپسند کرتے ہیں پس اے میرے بھائیو! یہ اہل زمانہ دنیاوی عیش و عشرت میں دنیا داروں کے شریک ہیں ہاں اگر چہ زبانی کلامی ان کے خلاف ہی کیوں نہ ہوں۔

۱۲۳۰۸- سلیمان بن احمد، محمد بن حسین بن قتیبہ، محمد بن خلف عسقلانی، رواد بن جراح، عباد بن عباد، اوزاعی، یحییٰ بن عبید اللہ، عبید اللہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو دو چہروں والا (چغلی) کو پھانسی کی بات دوسرے کو پہنچانے والا) ہوگا قیامت کے دن جہنم کی آگ سے بنی ہوئی اس کی دوزبانی ہوں گی۔

۱۲۳۰۹- ابو محمد بن حیان، احمد بن محمد بن شریح، محمد بن یحییٰ نیشاپوری، ابو مسھر، عباد خواص، ابو بکر بن ابی مریم، ہشتم بن مالک طائی رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے جو ذیل میں ہے:

اللهم اجعل حبک احب الاشياء الی واجعل خوفک اخوف الاشياء الی واقطع عنی حاجات الدنیا بالشوق الی لقائک واذا اقررت اعین اهل الدنیا من دنیا هم فاقر عینی من عبادتک .
ترجمہ: یا اللہ! اپنی محبت تمام اشیاء کی محبت سے بڑھ کر مجھے عطا فرما اور اپنا خوف مجھے تمام اشیاء کے خوف سے بڑھ کر عطا فرما، اور مجھ سے دنیا بھر کی حاجات منقطع کر دے اور مجھے اپنی ملاقات کے شوق میں مشغول کر دے اور جب تو اہل دنیا کی آنکھیں انہیں ان کی دنیا عطا کر کے ٹھنڈی کرے تو میری آنکھیں اپنی عبادت سے ٹھنڈی کرے۔

(۴۱۲) عبد اللہ بن عمریؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک عابد، زاہد، محبت خدا سے سرشار ہو کر جنگلوں میں نکل جانے والے عبد اللہ بن عبد العزیز عمری رحمہ اللہ بھی ہیں۔

۱۲۳۱۰- ابو بکر احمد بن جعفر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو جعفر حذاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عبد الرحمن (عبد اللہ عمری) نے فرمایا: قرآن مجید کی تلاوت کثرت سے کیا کرو چونکہ قرآن مجید تمہیں جنت کی طرف کھینچ کر لے جائے گا۔

۱۲۳۱۱- ابو عبد اللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد، اسماعیل بن ابی حارث، یحییٰ بن ایوب کہتے ہیں ہمارے ایک ساتھی کا بیان ہے کہ مالک بن انس نے عبد اللہ بدوی کو خط میں لکھا:

آپ بدوی (جنگلی) ہو کر رہ گئے ہیں کاش! اگر آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے پاس ہوتے عبد اللہ عمری نے مالک کو جواب میں لکھا میں آپ جیسے آدمی کے ساتھ گفتگو کرنا مکروہ سمجھتا ہوں۔

۱۲۳۱۲- ابو عبد اللہ، احمد بن محمد، عبد اللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ مرزوی کا بیان ہے کہ مجھے عبد اللہ عمریؒ کے بارے میں خبر ملی ہے کہ وہ ہمیشہ اپنی کتابوں کے ساتھ چمے رہتے اور ہمہ وقت خلوت میں بیٹھ کر کتاب میں نظر جمائے رکھتے۔ کسی نے اس بارے میں ان سے پوچھا فرمایا: قبر سے بڑھ کر کوئی چیز بھی نصیحت دینے والی نہیں اور تنہائی سے بڑھ کر سلامتی والی چیز کوئی نہیں اور کتاب سے بڑھ کر زیادہ مانوس کرنے والی بھی کوئی چیز نہیں۔

۱۲۳۱۳- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابو بکر بن سفیان، ابو یزید نمیری، ابو یحییٰ زہری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن عبد العزیز عمری نے وفات کے وقت فرمایا: میرے رب کی نعمت ہے کہ میں صبح کو سات دراہم کے علاوہ کسی چیز کا مالک نہیں ہونگا اور وہ میری ذاتی ملکیت ہیں، میرے رب کی نعمت ہے کہ اگر ساری کی ساری دنیا میرے پاؤں تلے ڈال دی جائے اور اسے لینے سے کوئی چیز رکاوٹ نہ ہو مگر یہ کہ میں اپنے پاؤں کو اس سے ہٹانے کی پوری کوشش کروں گا۔

۱۲۳۱۴- محمد بن احمد، ابو عبد اللہ، ابو بکر، قاسم بن ہاشم، محمد بن عبد اللہ حذاء کا بیان ہے عمریؒ نے فرمایا دنیا و آخرت دونوں برابر ہیں جس میں جھکاؤ ہوگا اسی میں مشغولیت ہوگی۔

۱۲۳۱۵- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد الغفار بن احمد حمصی، مسیب بن واضح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابو عبد الرحمن عمری زاہد

منیٰ کی مسجد میں منبر کا ایک پایا پکڑے کھڑے تھے اور ہاتھ سے اشارہ کر کے زبان سے ذیل کے اشعار پڑھ رہے تھے:

لله در ذوی العقول.. والحرص فی طلب الفضول

عقل مندوں کی بھلائی اللہ ہی کے لئے ہے اور حرص فضول چیزوں کی طلب میں بڑھتی جا رہی ہے۔

سلا ب اکیسیۃ الأرا مل.. والیتامی والکھول

بیواؤں، یتیموں اور بوڑھوں کے ماتمی پکڑے

والجامعین المکثرین.. من الخیانة والغلول

اور مال کی کثرت کو جمع کرنے والے خیانت اور دھوکہ کر کے

وضعوا عقولهم من الدنیا.. بمدرجۃ السیول

انہوں نے دنیا سے اپنی عقلوں کو الگ بہتے ہوئے سیلابوں کی تیز رو میں رکھ دیا ہے۔

ولہوا باطراف الفروع.. واغفلوا علم الاصول

فضول چیزوں میں کھپتے جا رہے ہیں اور اصول کے علم سے غافل ہیں۔

وتتبعوا جمع الحطام.. وفارقوا اثر الرسول

اور دنیاوی ساز و سامان کو جمع کرنے میں خوب کوشش کرتے ہیں اور رسول کی حدیث سے بالکل الگ تھلگ ہیں۔

ولقد راوا غیلان رب.. الدھر غولا بعد غول

تحقیق انہوں نے زمانے کے دھوکے بہت دیکھ لیے ہیں۔

۱۲۳۱۶- عبد اللہ بن محمد، عبد اللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شیب، سہل بن عبید بن جناد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمری نے فرمایا:

اے میرے رب! ہماری توبہ قبول فرما اور ہمارے عوام اور خواص کی بھی توبہ قبول فرما، اے میرے رب! ہمیں سچی توبہ کرنے والا بنادے

اور ہمیں جھوٹا نہ بنانا، پھر فرمایا بخدا میں اپنے آپ کو جھوٹا ہی سمجھتا ہوں۔

۱۲۳۱۷- احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن علی ابار، بشر بن حکم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سفیان ثوری کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ عمری جو

کہ ایک نیک آدمی ہیں کے پاس گیا۔ مجھے دیکھ کر کہنے لگے میرے پاس جتنے بھی لوگ آئے ہیں آپ سے زیادہ محبوب مجھے کوئی نہیں ہوا

لیکن آپ کے اندر ایک عیب ہے میں نے پوچھا وہ کونسا؟ فرمایا تم حدیث سے محبت کرتے ہو کیا حدیث موت کا تو شہ نہیں یا کہ وہ منت

موت ہے؟

۱۲۳۱۸- ابوہ عبد اللہ، ابو الحسن بن ابان، عبد اللہ بن محمد بن عبید، ابو منذر اسماعیل بن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عبد الرحمن عمری

زاہد نے فرمایا تیری تیرے نفس سے غفلت یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ سے غافل رہے اور تو جس چیز کو سمجھے کہ یہ اللہ کی مغفوض چیز ہے پھر تو اس کو

تجاوز کر جائے تو امر بالمعروف ونہی عن المنکر نہ کرے چونکہ تجھے اس کا خوف ہے جو تجھے نہ کوئی نفع پہنچا سکتا ہے نہ کوئی ضرر، فرمایا: جس

نے مخلوق سے ڈر کر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کیے اس کے دل سے خوف خدا چھین لیا جائے گا، بالفرض اگر وہ اپنی اولاد یا اپنے

غلام کو کوئی امر کرے تو وہ بھی اس کے حکم کو خفیف و ہلکا سمجھیں گے۔

۱۲۳۱۹- ابو احمد غطریفی، عمران بن موسیٰ، اسحاق بن بھلول، ابو جعفر حافظ کا بیان ہے کہ ایک دن میں عمری کے پاس گیا میں نے ان سے

پوچھا آپ نے لوگوں سے کنارہ کشی کیوں اختیار کی ہے؟ کہنے لگے اگر تم بھی لوگوں سے کنارہ کشی کی طاقت رکھتے ہو تو ضرور کرو، میں نے

کہا کیا میں کنارہ کشی برداشت کر لوں گا؟ فرمایا، ہاں گزارہ کر کے برداشت کر لو اور دیکھو تم عمل کس کے لئے کرتے ہو، پھر کہنے لگے کیا

میں تمہیں کچھ اشعار نہ سناؤں میں نے کہا جی ہاں، ضرور سنائیے پھر انہوں نے ذیل کے اشعار پڑھے:

ومالی من عبد ومالی ولیدہ .. وانی لفی فضل من اللہ واسع
مجھے غلام لونڈیوں سے کیا سروکار میرے اوپر تو اللہ کا وسیع فضل و کرم ہے۔

بنعمة ربی لا اريد معیسة .. سوی قصد عیش من معیسة قانع

میں اپنے رب کے فضل و کرم سے کسی معیشت کا درپے نہیں ہوں، ہاں صرف اتنی معیشت کا قصد کرنا ہے جس پر قناعت ہو سکے۔

ومن يجعل الرحمن فی قلبه الغنی .. یعش فی غنی من طیب العیش واسع
جس نے اللہ بے نیاز کو دل میں بسالیا وہ بے نیازی کے عالم میں اچھی زندگی بسر کرتا ہے۔

اذا کان دینی لیس فیہ غمیزة .. ولم اتشره بعض تلک المطامع

جب میرا دین بے عیب ہوگا اور ان طمع کی جگہوں میں آنکھ اٹھا کر نہ دیکھوں

ولم تستملنی مرزیات من الهوی .. ولم اتخشع امرء اذا بضائع

اور جب میں مہلک خواہشات سے زچ نہ ہوں اور کسی سرمایہ دار آدمی سے مرعوب بھی نہ ہوں

ضنینا بحق اللہ فی حل ماله .. بخیلأ بقول الزور غیر موادع

اللہ تعالیٰ کے حق میں اپنے مال سے بخل کرتا ہوا اور چھوٹی بات کہہ دیتا ہوا اور مشورہ بھی نہ لیتا ہو۔

۱۲۳۲۰- محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، محمد بن حرب مکی کا بیان ہے کہ ابو عبد الرحمن عمری ہمارے ہاں مکہ میں تشریف لائے، انہیں دیکھ کر لوگ ان کے پاس جمع ہونے لگے حتیٰ کہ مکہ کے بڑے بڑے لوگ بھی ان کے پاس آگئے، جب انہوں نے بیت اللہ کے چاروں طرف عظیم الشان بنی ہوئی عمارتوں کو دیکھا باواز بلند پکارا اٹھے اے مضبوط محلات والو! قبروں کی وحشت ناک تاریکی کو یاد کرو، اے عیش و عشرت والو! کیڑے، پیپ اور مٹی میں جسموں کے بوسیدہ ہو جانے کو یاد کرو، اتنے میں عمری پر نیند کا غلبہ ہو گیا وہ سو گئے۔

۱۲۳۲۱- سلیمان بن احمد، اسحاق بن احمد خزاعی، زبیر بن بکار، سلیمان بن محمد بن عروہ، عبد اللہ بن عبد العزیز عمری نے فرمایا: ایک مرتبہ موسیٰ بن عیسیٰ نے مجھے کہا امیر المؤمنین ہارون الرشید کو خبر پہنچی ہے کہ آپ امیر المؤمنین کو گالیاں دیتے ہیں اور اس کے لئے بددعا کرتے ہیں بھلا آپ نے ایسا کرنا کیوں کر مباح سمجھ لیا؟ میں نے جواب دیا رہی بات ہارون کو گالیاں دینے کی بخدا! وہ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے چونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کی قرابت داری ہے، رہی بات اس کو بددعا دینے کی بخدا! میں نے اس کو جو کچھ کہا وہ یوں نہیں کہا: یا اللہ! وہ (ہارون الرشید) ہمارے کاندھوں پر بھاری بوجھ بن چکا ہے، ہمارے بدن اس کو اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتے، وہ ہماری آنکھوں کا کوڑا بن چکا ہے جس کی وجہ سے ہماری آنکھیں جھپکنے ہی نہیں پار ہیں وہ ہمارے مونہوں میں کڑوا گھونٹ بن چکا ہے ہم اسکو موت سمجھ کر اپنے حلقوں میں لپ کے لپ ٹھونے جارہے ہیں، یا اللہ! ہمارے اور اس کے درمیان تفریق کر دے۔

لیکن میں نے اس کے لئے تو یوں دعا کی ہے: یا اللہ! اس کا نام رشید جو رکھا گیا یہ اگر اس کی رشد و ہدایت سے پڑا ہے تو اس کی رشد و ہدایت میں اور اضافہ کر دے اور اگر اس کا نام رشید کسی اور وجہ سے رکھا گیا ہے تو اللہ! اس پر رجوع فرما، یا اللہ! اسلام کی حسن تدبیر میں ہر مومن پر اس کا ایک حق ہے اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کی قرابت و رشتہ داری ہے اے اللہ! ہر قسم کی بھلائی کو اس کے قریب تر کر دے اور ہر قسم کی برائی کو اس سے دور کر دے اور اسے ہمارے لیے سعادت مند بنادے اور اس کو اس کے اپنے لیے ہمارے لیے درست کر دے۔ موسیٰ بن عیسیٰ کہنے لگا ابو عبد الرحمن پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اے عمری مجھے آپ سے ایسا ہی گمان تھا۔

۱۲۳۲۲- حسین بن محمد، عبدالرحمن بن ابی حاتم، محمد بن خالد، احمد بن ابی حواری کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے ابو عبدالرحمن عمری کو کچھ وعظ و نصیحت کرنے کی عرض کی، انہوں نے زمین سے ایک چھوٹی سے کنکری اٹھائی اور کہنے لگے، اس کنکری کے بقدر بھی اگر تیرے دل میں تقویٰ موجود ہو وہ اہل زمین کی نماز سے بہتر ہے۔ آدمی نے مزید نصیحت کرنے کی درخواست کی فرمایا: جیسے تم پسند کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کل بھی موجود رہے اسی طرح آج بھی اس بات کو پسند کرو۔

مسانید عبداللہ عمریؒ

عمریؒ نے محدثین کی ایک بڑی جماعت سے احادیث روایت کی ہیں اور تابعین میں سے ابوطوالہ کو انہوں نے پایا ہے اور ابراہیم بن سعد سے روایت کی ہے تاہم ان کی چند ایک مرویات ذیل میں ہیں۔

۱۲۳۲۳- سلیمان بن محمد، ابو ہارون موسیٰ بن محمد بن کثیر شریفی، عبدالملک بن ابراہیم حربی، عبداللہ بن عبدالعزیز عمری، ابوطوالہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم میں پکڑ کر پھینکنے والے فرشتے فاسقین قرآن کی طرف تیزی سے بڑھیں گے بہت بتوں کے پجاریوں کے، تم کہو گے بتوں کے پجاریوں سے پہلے مسلمانوں سے کیوں ابتداء کی جارہی ہے؟ جواب دیا جائے گا جاننے والا نہ جاننے والے کی طرح نہیں ہوتا۔

ابوطوالہ کی یہ حدیث غریب ہے اور ان سے روایت کرنے میں عمری متفرد ہیں۔

۱۲۳۲۴- قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، عبدان بن محمد بن عیسیٰ مرزوی، قتیبہ بن سعید، جابر بن مرزوق حربی، عبداللہ بن عبدالعزیز عمری، ابوطوالہ انصاری، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا کے معاملہ میں اپنے سے اوپر والے کو دیکھا اور دین کے معاملہ میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھا اللہ تعالیٰ اسے صابر و شاکر نہیں لکھیں گے اور جس نے دنیا کے معاملہ میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھا اور دین کے معاملہ میں اپنے سے اوپر والے کو دیکھا اللہ تعالیٰ اسے صابر و شاکر لکھیں گے۔

۱۲۳۲۵- احمد بن جعفر نسائی، ابومحمد بن حبان، جعفر بن محمد فریابی، قتیبہ بن سعید، جابر بن مرزوق، عبداللہ بن عبدالعزیز عمری، ابوطوالہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی گناہ کیا اور پھر یہ سمجھا کہ اگر اللہ اس کو عذاب دینا چاہے تو عذاب دے اور اگر اس کی مغفرت کرنا چاہے تو مغفرت کر دے اللہ تعالیٰ کے ذمے لازم ہو جاتا ہے کہ اس کی مغفرت کرے۔

۱۲۳۲۶- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ بن رزین حلی، عبید بن جناد حلی، عبداللہ بن عبدالعزیز عمری عابد، ابراہیم بن سعد، عبید بن ابی رابط، عبداللہ بن عبدالرحمن، عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو، میرے بعد انہیں گالیوں سے نشانہ مت بناؤ، سو جس نے میرے صحابہ سے محبت کی اس نے میری

۱۔ الترغیب والترہیب ۱/۱۲۳۔ واتحاف السادة المتقين ۳/۳۶۸۔ وکنز العمال ۵/۲۹۰۰۵۔ وکشف الخفا ۱/۵۳۳۔

وتخریج الاحیاء ۴/۱۷۱۔ وتذکرۃ الموضوعات ۸۱۔

۲۔ واتحاف السادة المتقين ۹/۱۳۲۔ والاحادیث الضعيفة ۳۳/۶۲۸۳۔ وکنز العمال ۲۲۸۳۔

۳۔ مجمع الزوائد ۱۰/۲۱۱۔ والمستدرک ۴/۲۴۲۔ واتحاف السادة المتقين ۵/۵۹۔ والاحادیث الضعيفة ۳۲۵۔

محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے میرے صحابہ سے بغض و عداوت کی اس نے میری عداوت کی وجہ سے ان سے بغض و عداوت کی، جس نے میرے صحابہ کو اذیت پہنچائی فی الواقع اس نے مجھے اذیت پہنچائی اور جس نے مجھے اذیت پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے پکڑے۔

۱۲۳۲۷- سلیمان بن احمد، ابو بکر بن مالک، ابراہیم بن عبد الرحیم بن دیونہ، ابراہیم بن اسحاق حجازی، عبد اللہ بن عبد العزیز عمری، سالم بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو مبادا وہ وقت آجائے کہ تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور تمہاری دعا قبول نہ ہو، تم استغفار کرو اور تمہاری مغفرت نہ ہو، یہودی علماء اور عیسائی راہبوں نے جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترک کر دیا ان کے انبیاء کی زبانی اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت بھیجی، پھر ان علماء پر نازل ہونے والی بلاء اور مصیبت نے پوری قوم بنی اسرائیل کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

(۴۱۳) ابو حبیب بدوی

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک دنیا سے بے تعلق و کنارہ کش ابو حبیب بدوی بھی ہیں۔

۱۲۳۲۸- عبد اللہ بن محمد، عبد الرحمن بن محمد بن حماد، احمد بن خلف، ابو عبد اللہ اعرابی کا بیان ہے کہ سفیان ثوری نے فرمایا کہ ابو حبیب بدوی مجھے کہنے لگے اے سفیان: کیا تم نے کبھی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے بھلائی دیکھی ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا، کہنے لگے، جب تم نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے بھلائی دیکھی ہی نہیں پھر تم اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو کیوں ناپسند کرتے ہو؟ فرمایا: اے سفیان! جب کبھی اللہ تعالیٰ اپنی عطا، روک دیتے ہیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بخل سے کام لیا یا عطایات کا اس کے پاس فقدان ہو گیا ہے بلکہ وہ بندے کو مہلت دے کر آزمانا چاہتا ہے۔

۱۲۳۲۹- محمد بن علی، عبد اللہ بن جابر رملی، عبد اللہ بن ضیق، ابو فیض کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سفیان ثوری کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ ابو حبیب بدوی کے پاس آیا، میں نے انہیں سلام کیا اس سے پہلے میں نے انہیں نہیں دیکھا تھا مجھے کہنے لگے کیا تم وہی سفیان ثوری ہو جس کے بارے میں تعریفی کلمات کہے جاتے ہیں؟ میں نے کہا، جی ہاں، میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ جو کچھ کہا جاتا ہے اس میں برکت کرے، مجھے کہا: اے سفیان! ہم نے بھلائی صرف اللہ ہی کی طرف سے دیکھی ہے میں نے کہا: جی ہاں، ابو حبیب نے فرمایا: پھر کیا وجہ ہے کہ ہم اللہ کی ملاقات کو ناپسند سمجھتے ہیں؟ پھر فرمایا: اے سفیان! بسا اوقات اللہ تعالیٰ تجھے کبھی اپنی عطا سے محروم کر دیتے ہیں وہ اس وجہ سے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بخل سے کام لیا ہے یا عطایا کی اس کی ہاں کی ہو گئی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو عطایا سے محروم کر کے اس کا امتحان لینا چاہتے ہیں، سفیان کہتے ہیں پھر ابو حبیب مجھے چھوڑ کر اپنے کام میں مصروف ہو گئے۔

۱- سنن الترمذی ۳۸۶۲، ومسند الامام احمد ۵/۵۴، وصحیح ابن حبان ۲۲۸۴، واتحاف السادة المتقين ۲/۴۲۳، ۲۲۳.

وشرح السنة ۱۳/۷۰، ومشكاة المصابيح ۶۰۰۵.

۲- السنن الكبرى للبيهقي ۱۰/۹۳، وسنن ابن ماجه ۴/۴۰۰، والترغيب والترهيب ۳/۲۳۳، واتحاف السادة المتقين

۸/۷، والکامل لابن عدی ۶/۲۳۰۰.

(۴۱۴) احمد موصلیؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک احمد موصلیؒ بھی ہیں جنہوں نے مشاہدہ حق کیا اور بھلائی کی طرف ہو جانے میں سبقت کی۔ ۱۲۳۳۰- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن ابی حبان، احمد بن ابو حواری، جعفر بن محمد بن احمد میمون کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں احمد موصلیؒ کے پاس آیا، میں نے ان سے کہا میں آپ کو ایک حدیث ہدیہ کرتا ہوں کہنے لگے، بہت دوری ہے فرمایا: ہاں اگر تم مزید کچھ لائے ہو جس پر میں عمل کر لوں ورنہ حدیث سناؤ میں اس پر سسکیاں لے لے کر مرجاؤں، میں نے کہا: مجھے ابو عالیہ کی سند سے خبر ملی ہے کہ ابو عالیہ کہتے ہیں میں نے بعض کتابوں میں ایک بات لکھی ہوئی پڑھی ہے جس نے میری نیند اڑا دی اور مجھ سے تمام خواہشات کو ختم کر دیا ہے۔ اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ والوں کی جماعت! میں نے کہا اس جنت کے لئے تیاری کرو جس میں سرخ زبرجد جڑے ہوئے ہیں جن پر جنت کی نہریں بہتی ہیں جس میں موتی، یاقوت اور بے مثال لؤلؤ ہوں گے، اس جنت کی باڑ پیلے رنگ کے زبرجد کی ہونگی، ان نہروں پر جنت کے پھلدار درختوں کے پھل لٹک رہے ہوں گے۔ جب احمد موصلیؒ پر غشی طاری ہو گئی میں انہیں وہیں چھوڑ کر چلا آیا۔

(۴۱۵) ابو مسعود موصلیؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک معانی بن عمران ابو مسعود موصلیؒ بھی ہیں، علم کے نور سے منور تھے اور اللہ تعالیٰ کے رستے میں دل کھول کر خرچ کیا کرتے تھے۔

۱۲۳۳۱- ابو احمد محمد بن احمد غطرنی، محمد بن خروم، مسدد، علی بن خشرم، بشر حافی کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے مجھ سے پوچھا آپ معانی بن عمران کے اتنے زیادہ عاشق کیوں ہیں؟ میں نے جواب دیا میں ان کا عاشق کیوں نہ ہوؤں حالانکہ ثوری انہیں یا قوتہ کا خطاب دیتے ہیں۔ میں ان کے پاس ایک دن حاضر خدمت ہوا اچانک انہیں اس وقت دو بیٹوں کی موت کی خبر سنائی گئی، وہ حیوہ باندھے بیٹھے تھے حیوہ کھولا بھی نہیں تھا کہ اسی حالت میں پوچھا کیا میرے دو بیٹے کسی پر ظلم ڈھاتے ہوئے مارے گئے یا مظلوم ہو کر مارے گئے؟ کسی نے جواب دیا بلکہ مظلوم ہو کر مارے گئے۔ چنانچہ انہوں نے حیوہ کھولا اور سجدے میں گر پڑے پھر سجدے سے سر اٹھایا اور پوچھا بتائیے ان کی موت کا کیا قصہ ہے۔

۱۲۳۳۲- عبد اللہ بن محمد، ابو یعلیٰ موصلی، محمد بن حسین، محمد بن مودود موصلی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معانی بن عمران سے کسی نے پوچھا اس آدمی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو اشعار کو کاٹ کاٹ کر پڑھے جیسے یوں کہے:

هو عمرک فافنه فیما شنت

وہ تیری اپنی عمر ہے جس میں چاہے اسے فنا کر۔

یعنی شعر کا ایک ہی مصرعہ پڑھے اور دوسرا مصرعہ نہ پڑھے۔

(روایت میں صرف اتنی ہی بات مذکور ہے یعنی سائل کا سوال تو مذکور ہے اور معانی بن عمران کا اظہار خیال اور انکی رائے مذکور نہیں۔)

مسانید ابو مسعود موصلی

۱۲۳۳۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، عبد اللہ بن محمد بن نعمان، حسین بن بشر کوفی، معانی بن عمران، مغیرہ بن زیاد، عطاء، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو چار رکعت پڑھتے، پھر تھوڑا آرام کرتے اور پھر نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے، حتیٰ کہ مجھے دیکھ کر ان پر رحم آ جاتا میں ان سے کہتی، یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف نہیں کر دیے ہیں؟ ارشاد فرمایا: کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

عطاء کی یہ حدیث غریب ہے اور مغیرہ بن زیاد متفرد ہیں اور وہ موصلی ہیں۔

۱۲۳۳۴- احمد بن ابراہیم بن یوسف، احمد بن مہدی، عیسیٰ بن ابراہیم، معانی بن عمران، اسامہ بن زید، زہری، عروہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام دو ٹوک ہوتا تھا۔ میرے علم کے مطابق زہری سے یہ حدیث صرف اسامہ نے روایت کی ہے۔

۱۲۳۳۵- ابو نعیم اصفہانی، قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، علی بن حسین بن جنید، محمد بن عمار موصلی، معانی بن عمران، صالح بن ابی جعفر، زہری سالم، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں غیر شادی شدہ نوجوان آدمی تھا اور رات مسجد میں بسر کرتا تھا۔ بسا اوقات مجھے اختلام بھی ہو جاتا تھا، رات کے وقت مسجد میں کتے آتے جاتے مسجد میں نہ پانی بہایا جاتا اور نہ ہی پانی کے چھینٹے مارے جاتے۔

زہری کی یہ حدیث غریب ہے اور پانی کے بہانے اور چھینٹے مارنے کے الفاظ زہری سے صرف صالح نے روایت کئے ہیں۔
۱۲۳۳۶- ابو حسن علی بن احمد بن علی مصیصی، ہشتم بن خالد مصیصی، عبد الکبیر، معانی بن عمران، معانی بن عمران، سفیان، ابواسحاق، حارث، علی، عبد الکبیر، اسماعیل بن عیاش عبد العزیز بن عبید اللہ، محمد بن علی، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک بردباری سے آدمی صائم، نهار اور قائم اللیل کا درجہ پاسکتا ہے اسے نامہ اعمال میں جبار لکھا جاتا ہے حالانکہ وہ صرف اپنے گھر والوں کا مالک ہوتا ہے۔

۱۲۳۳۷- علی بن احمد مصیصی، ہشتم بن خالد، عبد الکبیر بن معانی، معانی بن عمران، حسن بن عمارہ، طلحہ بن مصرف، مصعب بن سعد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام پر اپنے آپ کو برتر سمجھتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری مدد نہیں کی جاسکتی مگر تمہارے ضعیفوں کے ساتھ اور ان کی دعا و خلاص کے ساتھ۔

۱۲۳۳۸- عبد الکبیر بن معانی، محمد بن طلحہ، طلحہ بن مصرف، مصعب بن سعد، سعد بن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ سند سے روایت مذکورہ بالا مروی ہے۔

۱۲۳۳۹- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن محمد بن عزیز موصلی، صبح بن دینار بلوی، معانی بن عمران، اسرائیل، سفیان ثوری، منصور، مجاہد، عائشہ

۱- مسند الامام احمد ۶/۱۳۸. والسنن الکبیر للبیہقی ۳/۴۰۷. و مسنن ابی داؤد ۹/۴۸۳.

۲- المستدرک ۱/۶۰. وصحیح ابن حبان ۴۸۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۸/۱۹۸. والمطالب العالیۃ ۱/۲۵۵، ۲/۲۶۷.

۳- الترغیب والترہیب ۳/۴۰۴. ومجمع الزوائد ۸/۲۴.

۴- صحیح البخاری ۴/۴۴. والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/۳۸. والترغیب والترہیب ۳/۱۴۹. ومشکاۃ المصابیح

رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بالفرض اگر صبر کوئی آدمی ہوتا تو صاحب کرم و قابل تعریف ہوتا۔

ثوری کی یہ حدیث غریب ہے اور معانی متفرد ہیں۔

۱۲۳۴۰۔ علی بن احمد بن علی، ہیشتم بن خالد، عبد الکریم بن معانی، معانی بن عمران، حسن بن عمارہ، حکم، مجاہد، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر دنیا کی قیمت اللہ کے نزدیک چھڑ کے پر کے برابر بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ تک کبھی نہ پلاتے۔

۱۲۳۴۱۔ سلیمان بن احمد، ہیشتم بن خالد مصیعی، عبد الکبیر بن معانی بن عمران، معانی بن عمران، ابن لہیعہ، ابن اسود، عروۃ بن زبیر، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بلال رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کہنے لگے فلاں عورت مر گئی اور راحت و آرام میں چلی گئی یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہو گئے اور ارشاد فرمایا: راحت وہی آدمی پاتا ہے جس کی مغفرت ہو جائے۔ ابن لہیعہ کی یہ حدیث غریب ہے اور سلیمان کے قول کے مطابق معانی متفرد ہیں۔

۱۲۳۴۲۔ ابو عمرو محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن عبد اللہ بن عمران، معانی بن عمران، حسن بن حی، ابراہیم بن مہاجر، ابوبکر بن حفص، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت اچھی نبوت ہے کہ آدمی اپنے حق کے پیچھے مرجائے۔

معانی متفرد ہیں اور ابوبکر کا نام عبد اللہ بن حفص بن عمر سعد بن ابی وقاص ہے۔

۱۲۳۴۳۔ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن عبید اللہ بن عمار، معانی بن عمران، سفیان ثوری، حجاج بن فرافضہ، ابی عمران جونی، جناب رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک تم اکٹھے رہو قرآن پڑھتے رہو اور جب تم اختلاف کرنے لگو تو کھڑے ہو جاؤ۔

ابو عمران کی یہ حدیث ثابت و مشہور ہے۔ ابو عمران سے یہ حدیث حماد بن زید، حارث بن عبید ابو قتادہ سلام بن ابی مطیع اور رھارون بن موسیٰ نخوی نے روایت کی ہے۔

۱۲۳۴۴۔ ابو عمران بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن عبد اللہ بن عمارہ، معانی بن عمران، اوزاعی، حارث بن یزید، عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر، مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا کوئی عامل ہو وہ اپنے لئے رہاں گاہ کو کیا جکتا ہے۔

حارث متفرد ہیں عبد الرحمن سے اور یہ حدیث ابن لہیعہ نے حارث سے بمثلہ روایت کی ہے اور یوں متن حدیث ہے جس نے اس کے علاوہ کہیں سے پایادہ دھوکہ باز اور چور ہے۔

۲۳۴۵۔ ابوبکر بن احمد بن حماد بن سفیان، محمد بن عبد اللہ بن عمارہ، معانی بن عمران، اوزاعی، قتادہ، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے

۱۔ کنز العمال ۶۵۰۴۔ واتحاف السادة المتقين ۶/۹۔ وتخریج الاحیاء ۶۱/۳۔

۲۔ کشف الخفا ۲/۲۲۹۔ وکنز العمال ۶۲۱۰۔

۳۔ کنز العمال ۱۰۳۵۱۔ ۱۰۳۵۱۔ ۳۲۷۷۱۔

۴۔ مسند الإمام أحمد ۱/۱۸۴۔ ومجمع الزوائد ۲/۲۳۴۔ والاحادیث الصحیحة ۶۹۷۔

۵۔ مسند الامام أحمد ۳/۳۱۳۔ والمعجم الكبير للطبرانی ۲/۱۷۶۔ وکنز العمال ۲۸۰۵۔

مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل بدعت بدترین مخلوق ہیں۔

اوزاعی سے ان الفاظ حدیث میں معافی مفرد ہیں، عیسیٰ بن یونس نے بھی یہ حدیث اوزاعی سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۲۳۴- سلیمان بن احمد، احمد بن حمدون موصلی، محمد بن عمار موصلی، معافی بن عمران، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت میمونہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جنین (ذبح شدہ گائے بھینس کے پیٹ سے زندہ بچ نکلنے والا) کے بارے میں سوال کیا گیا: ارشاد فرمایا: اسے ذبح کر لو اور ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لے لو اور پھر کھا لو۔ اس حدیث میں ہشام زید سے روایت کرنے میں مفرد ہیں اور زید سے معافی جیسا کہ سلیمان نے کہا ہے۔

(۴۱۶) سباع موصلی

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک ابو محمد سباع موصلی بھی ہیں، فضول سے کنارہ کش اور وصول میں ہمہ وقت کوشاں رہے، کہا گیا ہے کہ تصوف باطنی گندگیوں سے پاکی حاصل کرنے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ انس و محبت پیدا کرنے کا نام ہے۔ ۱۲۳۷- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عمر بن بحر اسدی، احمد بن ابو حواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سباع موصلی نے فرمایا: داؤد علیہ السلام نے فرمایا اے میرے معبود! تو نے مجھے ہاتھ پاؤں کو پانی کے ساتھ پاک و صاف کرنے کا حکم دیا ہے لیکن میں اپنے دل کو کس چیز سے پاک و صاف کروں؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی نازل کی: اے داؤد! اپنے دل کو غم و حزن سے پاک و صاف کرو۔

۱۲۳۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، اسحاق بن ابراہیم اعظمی، احمد بن ابو حواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مضاء نے سباع موصلی سے پوچھا: اے ابو محمد! میں کس چیز کے ذریعے لوگوں میں زہد تک پہنچ سکتا ہوں؟ جواب دیا انس و محبت کے ذریعے۔

(۴۱۷) فتح بن سعید

اولیاء تبع تابعین میں سے ایک فتح بن سعید بھی ہیں، اپنے اختیار کو ٹھکرا دینے والے تھے اور خدائی امتحان و آزمائش کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔

۱۲۳۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو زر محمد بن ابراہیم استرابازی، محمد بن قارن، ابو حاتم، محمد بن روح، ابراہیم بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ فتح موصلی کے سر میں شدید درد ہو گیا۔ کہنے لگے اے میرے رب! تو نے مجھے انبیاء والی آزمائش میں مبتلا کیا ہے اس کا شکریہ ہے کہ میں آج رات چار سو رکعات نوافل پڑھوں۔

۱۲۴۰- عمر بن احمد بن شاہین، عباس بن عباس بن مغیرہ جوہری، قاسم بن مغیرہ، ابو بکر بن عفان، بشر بن حارث کا بیان ہے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ فتح موصلی کی ایک کسن بیٹی کو کپڑے دستیاب نہ ہو سکے جس سے وہ بقدر ضرورت اپنے بدن کو نہ مستور کر سکی، فتح سے کہا گیا کیا آپ کسی ایسے آدمی کو نہیں پاتے جو اسے کپڑے پہنادے؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا اور فرمایا میں اسے اسی حالت میں رہنے دینا چاہتا ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ اس کے کپڑے کی عدم دستیابی اور میرے صبر کو دیکھ لے، چنانچہ جب جاڑے کا موسم ہوتا اپنے اہل و عیال کو ایک جگہ جمع کر کے بٹھا دیتے اور اپنی چادر ان پر تان کر کھڑے ہو جاتے، پھر کہتے: یا اللہ! تو نے مجھے فقر میں مبتلا کیا ہے، میں اپنے اہل و عیال کو فقر میں مبتلا کرتا ہوں اور تو نے مجھے بھوکا رکھا ہے میں ان کو بھوکا رکھتا ہوں اور تو نے مجھے کپڑے نہیں عطا کئے میں بھی ان

۱- تاریخ أصبھان ۹۰/۲. ومیزان الاعتدال ۸۱۳۰. ولسان المیزان ۱۱۸۰/۵. وکنز العمال ۱۰۹۵. ۱۱۲۶.

۲- مجمع الزوائد ۴۳/۵. وکنز العمال ۴۰۹۹/۱.

کو کپڑے نہیں دیتا ہوں، بھلا میں کس وسیلے سے تجھ تک رسائی حاصل کروں؟ یہ سب کچھ تو اپنے اولیاء احیاء سے کر رہا ہے کیا کوئی ایسی صورت ہے کہ میں انہیں دیکھ کر خوش ہو جاؤں۔

۱۲۳۵۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو عمر محمد بن عبد اللہ بن محمد، محمد بن عبد اللہ بن معروف، سہل بن علی دوری، ابو عمران موسیٰ بن عیسیٰ بھصاص، ابو نصر بشر بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فتح موصلیٰ نے فرمایا: جس نے اپنے دل پر کڑی نظر رکھی وہ محبوب باری تعالیٰ کی فرحت سے سرفراز ہوگا اور جس نے اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنی خواہش نفس پر ترجیح دی اسے بھرپور اللہ تعالیٰ کی محبت ملے گی اور جس نے اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کا شوق جمائے رکھا اللہ کی محبت کے علاوہ ہر چیز سے کنارہ کشی پائی اللہ تعالیٰ کے حق کی رعایت کی اور غیب میں اللہ کا خوف دل میں جمائے رکھا اس تمام کے نتیجے میں وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار سے سرفراز ہوگا۔

۱۲۳۵۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابو موسیٰ عمران بن موسیٰ، طرسوی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ فتح موصلیٰ دو بچوں کے پاس سے گزرے۔ ان میں سے ایک کے پاس روٹی کا ٹکڑا تھا جس پر اس نے شہد لگا رکھا تھا اور دوسرے کے پاس بھی روٹی کا ایک ٹکڑا تھا جس پر اس نے سالن اور چٹنی لگا رکھی تھی، چٹنی والے نے شہد والے سے کہا: مجھے اپنی روٹی سے کھلاؤ، شہد والا بولا اگر تو میرا کتا ہے تو پھر میں تجھے کھلاؤں، اس نے کہا جی ہاں میں تیرا کتا ہی سہی، چنانچہ شہد والے نے اپنی روٹی سے اسے بھی ایک ٹکڑا کھلا دیا اور پھر اس کے منہ میں ایک دھاگہ ڈالا، اور اسے کھینچنے لگا، فتح نے فرمایا اگر تو اپنی ہی روٹی پر راضی رہتا اس کا کتانہ بنتا؟ ابو موسیٰ کہتے ہیں دنیا کی مثال بھی اسی طرح ہے۔

۱۲۳۵۳- ابو عبد اللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابو بکر بن عبید، عبد الرحیم بن یحییٰ، عثمان بن عمارہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں کہیں سفر پر چلا گیا جس کی وجہ سے میں کافی عرصہ غائب رہا۔ جب میں واپس آیا تو سالم دورقی کی دکان پر فتح موصلیٰ سے میری ملاقات ہو گئی، فتح نے مجھ سے پوچھا اے بھڑی جتنا عرصہ تم غائب رہے اس دوران تم نے کیا کچھ دیکھا؟ میں نے کہا: میں نے اس دوران عجائب کثیرہ دیکھیں اور مختلف قسم کی خبریں سنیں، چنانچہ فتح موصلیٰ نے ایک دردناک چیخ ماری، میں نے کہا: آپ خبر کا نام سنتے ہی چیخ اٹھے اگر آپ قیامت کا مشاہدہ کر لیں یا قیامت والے کا مشاہدہ کر لیں اس وقت آپ کا کیا حال ہوگا؟ چنانچہ فتح نے سسکیاں بھر بھر کر رونا شروع کر دیا، پھر جونہی دوکان سے چھلانگ ماری غشی کھا کر گر پڑے، ہم انہیں جلدی جلدی اٹھا کر دوکان کے اندر لے آئے حتیٰ کہ عصر تک مسلسل بیہوش رہے، پھر جب ہم عصر کی نماز پڑھ چکے تب فتح موصلیٰ نے افاقے کا سانس لیا اور آنکھ کھولی، مجھ سے کہنے لگے تم نے کیسے کہا؟ میں نے کہا خاموشی اختیار کیجئے، عبد الرحیم کہتے ہیں میں نے عثمان سے پوچھا آپ نے انہیں کیوں جھڑکا؟ عثمان کہنے لگے مجھے خوف تھا کہ اگر میں نے بات دہرا دی تو کہیں میں انہیں قتل نہ کر دوں۔

۱۲۳۵۴- محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، عبد اللہ بن محمد بن سفیان، حسین بن علی، یزید بن صدائی کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے فتح موصلیٰ سے دعا کرنے کی درخواست کی، کہنے لگے یا اللہ! ہمیں اپنے عطایا عطا فرما اور ہمارے گناہوں پر سے اپنے پردے نہ اٹھا اور ہمیں اپنے فیصلے پر راضی رہنے کی توفیق عطا فرمایا۔

۱۲۳۵۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابو بکر بن سفیان، رباح بن جراح عبدی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ فتح موصلیٰ اپنے ایک دوست عیسیٰ تمار کے پاس آئے لیکن اسے گھر پر نہ پایا، خادمہ سے کہا: میرے بھائی کا صندوق میرے پاس نکال کر لاؤ، چنانچہ خادمہ نے صندوق لا کر ان کے سامنے رکھ دیا، فتح موصلیٰ نے صندوق سے دو درہم نکالے اور واپس آ گئے، کچھ دیر بعد عیسیٰ تمار گھر واپس لوٹا، خادمہ نے فتح موصلیٰ کے آنے اور دو درہم لینے کی خبر دی، عیسیٰ تمار کہنے لگا: اگر تو واقعی سچ کہہ رہی ہے تو پھر تو آزاد ہے عیسیٰ نے جب واقعہ کی تفتیش کی تو بات سچ ثابت ہوئی اور وہ خادمہ (کوئد جی) آزاد ہو گئی۔

۱۲۳۵- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، ہارون بن عبد اللہ، سیار، محمد بن عبد الرحمن بن حبیب طفاوی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں فتح موصلی کے پاس گیا، دیکھا تو وہ مزدوری پر آگ جلارہے تھے، فتح کا تعلق عرب سے تھا شریف عابد زہد آدمی تھے، رحمہ اللہ تعالیٰ۔

مسانید فتح موصلی

فتح موصلی نے عیسیٰ بن یونس اور ان کے ہم عصروں کو پایا ہے اور عیسیٰ سے احادیث روایت کی ہیں۔

۱۲۳۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن ابراہیم بن جعفر، ابو بکر عطار، محمد بن ہارون ہاشمی، ابو حفص بن ہشیرہ بشرحانی کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ اپنے ماموں بشرحانی کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اسی اثنا میں دروازے پر دستک ہوئی۔ ماموں نے مجھے کہا: دیکھو دروازے پر کون ہے؟ میں نکلا دیکھا کہ ایک بوڑھے میاں اون کا جبہ پہنے ہوئے، سر پر تہبندرکھے اور ہاتھ میں ایک چھاگل اٹھائے کھڑے ہیں۔ کہنے لگے ابو نصر سے جا کر کہو آپ کا بھائی ابو بکر آپ کی تلاش میں آیا ہے، ابو حفص کہتے ہیں میں نے اندر آکر ماموں کو بتا دیا اور ان بوڑھے میاں کی صفت بھی ان سے بیان کر دی، میرے ماموں جلدی سے باہر نکلے اور انہیں سلام کیا اور ہاتھ سے پکڑ کر بڑے میاں کو اندر لے آئے پھر ان سے بات چیت شروع کر دی۔ پھر ان سے پوچھا آپ کیوں یہاں تشریف لائے؟ فرمانے لگے: ایک حدیث میں نے اور آپ نے عیسیٰ بن یونس سے غسل کے متعلق سنی ہے، مجھے اس کے بارے میں کچھ شک ہو گیا ہے، چنانچہ میرے ماموں فٹ سے اٹھے اور بستہ اٹھا لائے اس سے تلاش کر کے ایک کاپی نکالی، پھر اس میں نظر کر کے پڑھنے لگے: ہمیں حدیث سنائی عیسیٰ بن یونس نے، اشعث بن عبد الملک، محمد بن سیرین، ابو ہریرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنی عورت کی چار گھائیوں کے درمیان بیٹھ جاتا ہے اور پھر کوشش کرتا ہے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ بوڑھے میاں کہنے لگے: اب مجھ سے سن لیجئے تاکہ میں غلطی نہ کروں، ماموں نے کہا اچھا سنا دیجئے، بوڑھے میاں بولے: یہ حدیث عیسیٰ بن یونس نے سنائی، اشعث بن عبد الملک، محمد بن سیرین، ابو ہریرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی اپنی عورت کی چار گھائیوں کے درمیان بیٹھ جاتا ہے اور کوشش کر لیتا ہے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ پھر بوڑھے میاں نے میرے ماموں کو سلام کیا اور واپس لوٹ گئے، میں نے ماموں سے پوچھا یہ کون بزرگ تھے؟ جواب دیا یہ فتح موصلی تھے۔

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب آدمی بیوی سے صحبت کے لئے اس کی ناگوں کے درمیان بیٹھ جاتا ہے اور پھر مرد کی شرمگاہ کا حشفہ عورت کی شرمگاہ میں چھپ جاتا ہے انزال خواہ ہو یا نہ ہو غسل واجب ہو جاتا ہے چونکہ ایک حدیث صحیح ہے کہ جب مرد عورت کی شرمگاہ میں مل جائے اور مرد کی شرمگاہ کا حشفہ عورت کی شرمگاہ میں چھپ جائے خواہ انزال ہو یا نہ ہو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ تفصیل کے لئے کتب فقہ کی کتاب الطہارۃ دیکھ لی جائے۔

(۴۱۸) اسد بجلی

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک عابد، زہد، مخلص، اور اللہ کے حضور ہر وقت سجدہ ریز ہونے والے اسد بجلی بھی ہیں کوئی ہیں اور عزیز الحدیث ہیں۔

۱۲۳۵۸- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن صدقہ، ہارون بن اسحاق، محمد بن عبد الوہاب، عبادی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ سفیان ثوری اسد بن عبیدہ کے پاس سے گزرے۔ ثوری نے انہیں سلام کیا مگر انہوں نے سلام کا جواب نہ دیا، سفیان واپس لوٹے اور پوچھا: اے اسد میں آپ کے پاس سے گزرا اور آپ کو سلام کیا مگر آپ نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا۔ چنانچہ اسد نے انہیں بتایا کہ میں تھوڑا مشغول تھا اور مزید اعتذار کر دیا، لیکن سفیان ثوری نے ان کی عذریائی پر قناعت نہ کی، اسد کہنے لگے اے سفیان! ایسا نہیں کہ میں اللہ سے زیادہ جانتا ہوں۔

مسانید اسد بجلی

۱۲۳۵۹- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن صدقہ، علی بن محمد بن ضیاء، خلف بن تمیم، اسد بن عبیدہ، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا نام لیا کرو اور مجھے کنیت سے نہ پکارو۔
۱۲۳۶۰- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن محمد، احمد بن محمد بن صدقہ، علی بن محمد بن ابو ضیاء، خلف بن تمیم، اسد بن عبد اللہ، اسماعیل بن مسلم، محمد بن منکدر، جابر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو پاکلی میں بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے پاس اس کا بیٹا بھی تھا۔ اس نے سراو پر اٹھایا اور کہنے لگی: یا رسول اللہ! کیا اس کے لئے بھی حج ہے؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں، اس کے لئے بھی حج ہے اور تمہارے لئے اجر و ثواب ہے۔

(۴۱۹) بشر آمی

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک ہر حال میں اللہ سے راضی رہنے والے بشر آمی بھی ہیں۔
۱۲۳۶۱- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن صدقہ، محمد بن منصور قریشی کا بیان ہے کہ میں نے معروف کرخی سے پوچھا: کیا اس شہر میں کوئی ایسا انسان ہے جو ابدال کی صفات کا حامل ہو؟ معروف تھوڑی دیر خاموش رہے پھر بولے ہاں ان صفات کا حامل ایک آدمی ہے جسے بشر آمی کہا جاتا ہے۔

حلف بن تمیم کہتے ہیں: بشر آمی کہتے تھے میں تری پر گھسیٹا جاؤں مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں خشکی پر گھسیٹا جاؤں۔
۱۲۳۶۲- سلیمان بن احمد بن محمد بن صدقہ، ابراہیم بن راشد آمی، خالد بن یزید مقری، بشر آمی، فضیل بن مرزوق، ولید بن بکیر، عبد اللہ بن محمد عدوی، علی بن زید، سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے آج کے دن اس جگہ اور اس شہر میں جمعہ فرض کیا ہے۔ میں نے غفلت کر کے جمعہ کو ترک کیا حالانکہ اس کا امام موجود تھا برابر ہے کہ ظالم تھا یا عادل اللہ تعالیٰ اس کے امور متفرقہ کو جمع نہ کرے اور اس کے معاملہ میں برکت نہ فرمائے خبردار! اس کی نماز قابل قبول ہے اور نہ ہی زکوٰۃ، نہ روزہ اور نہ ہی حج، کوئی عورت کسی مرد سے بے خوف نہیں ہو سکتی اور نہ ہی کوئی دیہاتی کسی مہاجر سے اور نہ ہی کوئی فاسق و فاجر آدمی مگر یہ کہ ہو اس کا سلطان جس کی تلوار کوڑے سے خوفزدہ ہوں۔

(۴۲۰) ابوربیع سارح

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک راتوں کو حق تعالیٰ کے حضور بیدار رہنے والے ابوربیع سارح رحمہ اللہ بھی ہیں۔
۱۲۳۶۳- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن ابراہیم بن علی، موسیٰ بن حسن کوئی، ابوربیع رشیدی، ادیس بن یحییٰ خولانی کا بیان ہے کہ ابوربیع سارح نے ہمیں پوچھا: سکران (نشے میں دھت) پر حد کب قائم کی جاتی ہے؟ ہم نے جواب دیا: جب اسے نشے سے افاقہ ہو جائے، فرمایا: دنیا کا نشہ جسے چڑھ جائے اسے افاقہ ملتا ہی نہیں۔
۱۲۳۶۴- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابو حریش، ابوربیع، سعید بن ابراہیم خولانی کا بیان ہے کہ ایک آدمی ابوربیع سارح سے کہنے لگا: مجھے اسم

۱- صحیح البخاری ۳۸۷۱، ۸۶۲۳، ۱۰۳۲۳، ۴۲۶۱، و صحیح مسلم، کتاب الآداب ۱، ۲، ۴، ۸، ۱۰، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱

اعظم سکھائیے فرمایا: کیا تمہارے پاس قلم و دوات اور کاغذ ہے؟ کہا جی ہاں: میرے پاس ہے فرمایا پھر لکھو: بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اللہ تعالیٰ تمہاری ہر حاجت پوری کرے گا۔

۱۲۳۶۵- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، زیاد بن ایوب، ابوربیع صوفی، جلیل ابو علی کا بیان ہے کہ حبیب ابو محمد کہتے تھے آدمی کی خوش قسمتیت ہے کہ جب وہ مرتا ہے تو اس کے ساتھ ساتھ اس کے گناہ بھی مر جاتے ہیں۔

۱۲۳۶۶- احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ بن مندہ، عبد الرحمن بن سلیمان، احمد حواری، ابوربیع صوفی کہتے ہیں جب مجھ سے داؤد طائی کا ذکر کیا گیا مجھے شوق ہوا کہ میں ان کے احوال کو تفصیلی دیکھوں، چنانچہ میں عشاء کے بعد ان کے پاس آیا اجازت لی پوچھا کون ہے؟ میں نے جواب دیا ایک پرہیزگار ہے جو رات گزاری کے لئے کوئی جگہ نہیں پاتا، کہا اللہ کا نام لیکر داخل ہو جاؤ، چنانچہ میں ان سے سوالات کرنے لگا، انہوں نے مجھے کہا اہل اللہ فضول باتوں کو ناپسند کرتے تھے، سو میں خاموش ہو گیا، جب صبح ہوئی میں نے ان سے کچھ وصیت کرنے کی درخواست کی، فرمایا اگر تمہاری والدہ بقید حیات ہے ان کی خدمت کرو اور لوگوں سے اس طرح بھاگو جس طرح تم شیر سے بھاگتے ہو مگر جماعت کی نماز ترک نہ کرو۔

۱۲۳۶۷- ابو احمد محمد بن احمد غطریفی، جبیر بن محمد وراق، ابو حاتم عبدہ بن سلیمان مروزی، ابوربیع، ایک آدمی، ابو حمزہ، ابو جعفر، نے آیت کریمہ ”اولئک یجزون العرفۃ بما صبروا“ یہ لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر کے بدلے میں بالا خانے دیئے گئے۔ کی تفسیر کے بارے میں فرمایا: یعنی ان لوگوں نے دنیا میں فقر و فاقہ پر صبر کیا اس کے بدلے میں اب انہیں بالا خانے دیئے گئے۔

۱۲۳۶۸- ابو محمد بن جیان، ابو بکر بن مکرم، مسرف بن سعید، حسن بن یحییٰ بن آدم، یحییٰ بن آدم کا بیان ہے کہ ایک ہر تہہ ہم حماد بن زید کے پاس تھے اور وہ اس وقت ایک دکان پر تھے اور کچھ لوگوں سے گفتگو کر رہے تھے کہ اتنے میں ابوربیع اعرج سوار ہو کر آگئے اور کہہ رہے تھے رستے سے بچو رستے سے بچو! حماد نے فرمایا: اے ابوربیع تمہیں کیا ہوا؟ ابوربیع نے جواب دیا اے ابو اسماعیل میں تمہیں جانوروں کے مالکان کے ساتھ گفتگو کرتا دیکھ رہا ہوں، کہیں آپ یعنی ان کے رنگ میں نہ رنگ دیئے جائیں، حماد کہنے لگے اے ابوربیع! میرے پاس تمہارے لئے کچھ نعمتیں ہیں ابوربیع نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے نعمتیں مسلمانوں کے فقراء کے پاس تلاش کرو چونکہ قیامت کے دن ان کے پاس عظیم سرمایہ ہوگا۔ حدیث سن کر حماد بن زید پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

(۴۲۱) علی بن فضیلؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک علی بن فضیل بن عیاض رحمہ اللہ بھی ہیں، اللہ تعالیٰ کے خوف سے ہمیشہ سرشار رہے انہوں نے جسم و جوانی کو اللہ کی محبت میں پکھلا دیا۔

۱۲۳۶۹- ابو نعیم اصفہانی: احمد بن علی ثنی، عبد العزیز بن یزید کا بیان ہے کہ فضیل بن عیاض نے فرمایا: ایک دن میرا بیٹا علی شدید رونے لگا میں نے پوچھا اے بیٹے تمہیں کیا ہوا؟ جواب دیا مجھے خوف ہے کہ قیامت کے دن ہم جمع نہیں ہو سکیں گے۔

۱۲۳۷۰- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن ابراہیم احمد بن علی، عبد الصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل نے فرمایا ایک رات میں نے اپنے بیٹے علی کو جھانک کر دیکھا وہ اس وقت گھر کے صحن میں تھا اور زبان مقال سے کہے جا رہا تھا، دوزخ کی آگ، دوزخ کی آگ سے کیسے خلاصی مل سکتی ہے۔

۱۲۳۷۱- محمد بن علی، ابو یعلیٰ موصلی، عبدالصمد بن یزید، اسماعیل طوسی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم فضیل کے پاس تھے اور وہ بیہوش پڑے ہوئے تھے۔ جب افاقہ ہوا کہنے لگے: آپ پر اللہ کا شکر ہے جو اللہ نے آپ سے جان لیا، اسماعیل طوسی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم فجر کی نماز باجماعت پڑھ رہے تھے اور ہمارے ساتھ علی بن فضیل بھی کھڑے تھے۔ امام نے سورۃ رحمن کی آیت ۵۶ تلاوت کی، ”فیہن قاصرات الطرف“ جنت میں آنکھیں نیچی رکھنے والی حوریں ہوں گی، جب امام نے سلام پھیرا میں نے کہا اے علی! کیا آپ نے نہیں سنا امام نے کیا قرأت کی ہے؟ پوچھا کیا قرأت کی ہے؟ میں نے کہا ”فیہن قاصرات الطرف“ اور ”حور مقصورات فی الخیام“ گوری رنگت کی حوریں جلتی خیموں میں رہنے والیاں ہیں، علی کہنے لگے مجھے ان آیات سے ماقبل والی آیات نے مشغول کر لیا تھا ”یرسل علیکم شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران“ تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑا جائے گا پھر تم مقابلہ نہ کر سکو گے۔ (رحمن ۳۵)

۱۲۳۷۲- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، سلمہ بن عفان، محمد بن حسین کا بیان ہے کہ علی بن فضیل بن عیاض گئی رات تک نماز پڑھتے رہتے تھے، تھکاوٹ کی وجہ سے گھٹ کر بستر پر پہنچتے پھر اپنے والد کی طرف متوجہ ہو کر کہتے ابا جان! عبادت گزار مجھ پر سبقت لے گئے۔

۱۲۳۷۳- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد دورقی، محمد بن شجاع ابو عبداللہ، سفیان بن عیینہ کہتے ہیں میں نے فضیل اور ان کے بیٹے علی سے زیادہ خوف خدا سے سرشار کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۲۳۷۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز جروی، محمد بن عثمان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ علی بن فضیل سفیان بن عیینہ کی مجلس حدیث میں تھے کہ دوران درس سفیان نے ایک ایسی حدیث بیان کی کہ جس میں دوزخ کی آگ کا ذکر تھا۔ علی بن فضیل کے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا علی حدیث سن کر سسکیاں بھر بھر کر رونے لگے کاغذ دور پھینکا اور غشی کھا کر گر پڑے، سفیان ان کی طرف متوجہ ہوئے کہنے لگے اگر مجھے علم ہوتا کہ تم بھی یہاں موجود ہو میں یہ حدیث نہ سناتا، کافی دیر کے بعد علی بن فضیل کو افاقہ ہوا۔

۱۲۳۷۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، جروی، محمد بن ابی عثمان، فضیل بن عیاض کہتے ہیں: میں نے اپنے بیٹے علی سے کہا کاش زمانہ ہمیں دشواری میں نہ ڈالتا فرمایا: علی واپس پلٹا اور بازار کی طرف چل پڑا کہ حملہ کر دے، میرے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے مجھے اس کے بارے میں اطلاع دی۔ میں اس کی طرف چل دیا اور اسے واپس لایا میں نے کہا اے بیٹے! میں یہ کچھ تو نہیں چاہتا۔

۱۲۳۷۶- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر، عبداللہ، جروی، محمد بن ابی عثمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض کا بیان ہے کہ علی میرے اونٹوں پر سوار ہو جاتا اور اپنے کھانے کی مقدار کم کر دی تھی اور وہ کرایہ لینے والوں کے پاس مجبوس ہو کر رہ گئے۔ چنانچہ فضیل ان کے پاس آئے اور کہنے لگے کیا تم یہ کچھ کر رہے ہو علی کے ساتھ؟ ہماری ایک بکری تھی جو کوفہ میں تھی اس نے کسی امیر کی کوئی معمولی سی چیز کھالی تھی اسکے بعد علی نے اس بکری کا دودھ چھوڑ دیا اور نہیں پیا، کہنے لگے ہمیں علم نہیں کہ آپ کا بیٹا ہے۔

۱۲۳۷۷- ابوبکر، عبداللہ، جروی، محمد بن ابی عثمان، فضیل بن عیاض کا بیان ہے کہ اہل خانہ نے دودیناروں کے بدلے میں جو خریدے، ام علی کہنے لگیں! میں ہر انسان کے لئے اس سے دو نکیاں بناؤں گی، چنانچہ علی ایک نکیہ لیتے اور دوسری صدقہ کر دیتے حتیٰ کہ قریب تھا کہ انہیں خالی پیٹ رہنے کی وجہ سے بیماری لگ جاتی۔

۱۲۳۷۸- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، ابو یعلیٰ موصلی، عبدالصمد بن یزید، فضیل بن عیاض کا بیان ہے کہ علی نے ایک مرتبہ کہا: اے ابا جان! اس ذات سے سوال کیجئے جس نے دنیا میں مجھے اور آپ کو عطا کیا ہے وہ آخرت میں بھی مجھے اور آپ کو عطا کرے، اور اللہ تعالیٰ سے مانگیے کہ ہمیں آخرت میں بھی جمع کر دے۔ اس روز مکمل ٹونے دل کی حالت میں رہے پھر غمگین ہو کر رو پڑے، پھر کہنے لگے اے میرے

رب! کون ہے جو غم و حزم میں میری مدد کرے۔

۱۲۳۷۹- ابو نعیم اصفہانی، عبد الرحمن بن عباس، ابراہیم بن اسحاق حربی، ابن ابی زیاد، شہاب بن عباد کا بیان ہے کہ لوگ علی بن فضیل کی عیادت کے لئے جوق در جوق آئے اور علی اس وقت منیٰ میں تھے فرمایا: اگر مجھے یقین ہو جائے کہ میں ظہر تک باقی رہوں گا تو یہ میرے اوپر بہت گراں ہے۔

۱۲۳۸۰- احمد بن محمد بن موسیٰ، ابن مہدی، احمد بن سعید بن مسیب، سعید بن اسیب کا بیان ہے کہ فضیل بن عیاض نے اپنے بیٹے علی سے فرمایا: اس وقت امیر المومنین کے لئے بیت اللہ کے قریب سے ہجوم ختم ہو چکا ہے چونکہ امیر المومنین طواف کرنا چاہتے ہیں لہذا اٹھو اور اس وقت کو غنیمت سمجھو تا کہ سہولت سے ہم بھی طواف کر لیں، علیؑ نے جواب دیا اے ابا جان! کیا ہم ظلم کی خلوت کو غنیمت سمجھیں، فضیل کہنے لگے: یا اللہ! میں نے بڑی کوشش کی کہ علی کو ادب سکھا دوں لیکن میں اس پر قادر نہیں ہوا ہوں اے اللہ! تو ہی اس کو میرے لئے ادب سکھا دے۔

۱۲۳۸۱- ابو عبد اللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن عبید، محمد بن ادریس، عمران بن موسیٰ کا بیان ہے کہ علی بن فضیل نے فرمایا: کون ہے سخت ترین دنوں میں زندہ رہنے والا؟ پھر فرمایا: تم اپنے آپ کو قیامت کے دن کی بری چیز سے بچالو۔

۱۲۳۸۲- ابو محمد بن حیان، عمر بن بحر، احمد بن حواری، ابو سلیمان کا بیان ہے کہ علی بن فضیل سورۃ القارعة نہیں پڑھ سکتے تھے اور نہ ہی ان کے پاس پڑھی جاتی تھی چونکہ خوف خدا کا ان پر شدید غلبہ ہوتا تھا سن کر فوراً بے ہوش ہو جاتے تھے۔

مسند علی بن فضیل بن عیاضؑ

علی بن فضیل نے عبد العزیز بن ابورواد اور سفیان بن عیینہ وغیرہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

۱۲۳۸۳- ابراہیم بن محمد بن حمزہ و محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلواتی، احمد بن عبد اللہ بن یونس، علی بن فضیل بن عیاض، عبد العزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک انصاری نے خواب میں دیکھا کہ ان سے خواب میں پوچھا گیا تم کو کس چیز کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے؟ انصاری نے کہا آپ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم تینتیس مرتبہ تسبیح کریں، تینتیس مرتبہ تحمید کہیں اور چونتیس مرتبہ تکبیر کہیں۔ یہ سب مل کر سو ہو جائیں گی، کہا گیا پچیس مرتبہ سبحان اللہ کہو، پچیس مرتبہ الحمد للہ، پچیس مرتبہ اللہ اکبر اور پچیس مرتبہ لا الہ الا اللہ کہو یہ سب مل کر سو ہو جائیں گے، صبح کو انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب کا ذکر کیا، ارشاد فرمایا ایسے ہی کرو جیسے کہ انصاری نے کہا ہے۔

علی اور عبد العزیز کی یہ حدیث غریب ہے اور احمد بن یونس مفرد ہیں۔

(۴۲۲) بشر بن سریؑ

اولیاء تبع تابعین میں سے ایک ابو عمر بشر بن سری بصری بھی ہیں، کشادہ منہ والے تھے مکہ میں سکونت اختیار کی اور مکہ کے عبادت گزاروں میں سے تھے۔

۱۲۳۸۴- ابو حامد بن جہلہ، محمد بن اسحاق بن حاتم بن لیث جوہری، محمود بن غیلان کا بیان ہے کہ بشر بن سری ابو عمرو بصری کشادہ منہ والے

۱- سنن النسائی ۷۶/۳

۲- تہذیب الکمال ۱۲۲/۳. وطبقات ابن سعد ۵۰۰/۵. والتاریخ الكبير ۷۵/۱۲. والکاشف ۱۵۵/۱. والمیزان

۳۱۷/۱. وتہذیب التہذیب ۳۵۰/۱

تھے اور انہوں نے مکہ میں سکونت اختیار کی۔

۱۲۳۸۵- محمد بن علی بن حمیش، عبد اللہ بن محمد بغوی، عباس بن حمزہ نیشاپوری، احمد بن ابو حواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن سری ابو عمرو فرماتے تھے: محبت کی علامتوں میں سے یہ نہیں کہ تم اس چیز کو پسند کرتے ہو جسے تمہارا محبوب ناپسند کرتا ہو۔

۱۲۳۸۶- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی حواری کا بیان ہے کہ میں نے ابو صفوان سے پوچھا کہ کوئی صورت آپ کو پسند ہے؟ آدمی بیٹھ کر فکر مند ہو جائے یا کھانا کھا کر نماز پڑھنے لگ جائے؟ ابو صفوان نے جواب دیا آدمی کھانا کھائے اور پھر کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگ جائے اور اپنی نماز میں فکر مند رہے۔ یہ صورت مجھے زیادہ ناپسند ہے احمد بن ابو حواری کہتے ہیں یہ بات میں نے ابوسلیمان کوسنائی کہنے لگے: ابو صفوان نے سچ کہا کہ غیر نماز میں فکر مند ہونے سے نماز میں فکر مند ہونا افضل ہے۔ نماز میں فکر مندی دو عمل ہیں، اور ایک عمل سے دو عمل یکبارگی افضل ہیں احمد بن ابو حواری کہتے ہیں یہی بات میں نے بشر بن سری کے سامنے رکھی انہوں نے مسجد حرام سے رائی کے دانے کے برابر ایک کنکری اٹھائی، پھر کہنے لگے اگر تجھے اس کنکری کے بقدر بھی بھوک لگے وہ طائفین کے طواف، مصلین کی نماز اور حاجیوں کے حج سے افضل لگتی ہے۔

مسانید بشر بن سری

بشر بن سری نے ائمہ حدیث سے احادیث روایت کی ہیں جن میں ثوری، مسعر، حماد بن زید اور حماد بن سلمہ وغیرہم سر فہرست ہیں۔

۱۲۳۸۷- محمد بن عیسیٰ مؤدب، محمد بن ابراہیم بن زیاد، محمود بن غیلان، بشر بن سری، سفیان، ابی حصین، ابو عبد الرحمن سلمی، علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے حضرت علیؑ فرماتے ہیں مجھے خروج مذی کی بہت شکایت ہوتی تھی، میں نے ایک آدمی کو کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھئے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مذی میں وضوء ہے۔

ثوری کی یہ حدیث غریب ہے اور بشر ثوری سے متفرد ہیں اور ابو حصین کا نام عثمان بن عاصم کوئی ہے۔

۱۲۳۸۸- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن لیث جوہری، ابن ابی عمر، بشر بن سری، مسعر، قتادہ، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی صفوں کو درست (سیدھا) رکھا کرو چونکہ صفوں کو درست و سیدھا رکھنے سے نماز تمام ہوتی ہے۔

مسعر کی حدیث غریب ہے اور بشر متفرد ہیں۔

۱۲۳۸۹- ابو حامد بن جبہ، محمد بن اسحاق، محمد بن ابی عمر، بشر بن سری، حماد بن سلمہ، ثابت، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی کا نام کچھ عجیب طرز کا تھا۔ عمرؓ نے اس کا نام تبدیل کر کے جمیلہ رکھ دیا، لیکن لونڈی جمیلہ نام کو ناپسند کرتی تھی، عمرؓ نے فرمایا چلو میرے تیرے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو فیصلہ کر دیں وہ مجھے منظور ہے۔ چنانچہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو جمیلہ ہے اس پر حضرت عمرؓ نے لونڈی کو عار دلائی۔

ان الفاظ میں یہ حدیث غریب ہے حماد سے صرف بشر نے روایت کی ہے۔

۱۲۳۹۰- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن زکریا عابدی، سعید بن عبد الرحمن مخزومی، بشر بن سری، سفیان ثوری، حبیب بن ابی

ثابت، عطاء بن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منی سے مزدلفہ اپنے اہل خانہ کے ضعیف افراد کے ہمراہ تشریف لائے۔

بشر بن سری متفرد ہیں۔

۱۲۳۹۱- ابو علی محمد بن احمد بن حسن، حسین بن عمر بن ابراہیم، محمد بن اسحاق بلخی، بشر بن سری، محمد بن ثابت بنانی، ثابت بنانی، شہر بن حوشب ام سلمہؓ کہتی ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ”انہ عمل غیر صالح“ (ہود ۳۶) پڑھتے سنا ہے۔
ثابت بنانی کی یہ مشہور حدیث ہے۔

ثابت بنانی سے یہ حدیث تابعین میں سے داؤد بن ابی ہند اور ائمہ حدیث اورن کے علاوہ عبدالعزیز بن مختار، عثمان بن مطر و موسیٰ بن خلف و ہارون بن موسیٰ نے بھی روایت کی ہے، محمد بن ثابت سے یہ حدیث بشر کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کی۔
۱۲۳۹۲- محمد بن احمد بن حسن، حسین بن عمر، محمد بن اسحاق، بشر بن سری، وعباد بن عوام، ہارون اعور، بدیل بن میسرہ، عبداللہ بن شقیق، عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”فروح وریحان“ پڑھا۔ (آیت کی ایک قرأت اسی طرح ہے) ہارون کی یہ مشہور حدیث ہے، ہارون سے شعبہ نے بھی روایت کی ہے اور جعفر بن اسماعیل ضعی نے بھی روایت کی ہے۔

۱۲۳۹۳- محمد بن ابراہیم، اسحاق بن احمد خزاعی، محمد بن ابی عمر، بشر بن سری، حماد بن سلمہ، ابی مہزم، ابو ہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہمارے سامنے ٹڈیوں کا ایک بڑا غول آیا ہم کوڑوں اور ڈنڈوں کے ساتھ انہیں مارنے لگ گئے حتیٰ کہ ٹڈیاں ہمارے ہاتھوں میں گرنے لگیں، ہم نے کہا ہم انہیں کیا کریں گے چونکہ ہم حالت احرام میں ہیں، ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: ارشاد فرمایا انہیں کھانے میں کچھ حرج نہیں چونکہ وہ سمندر کا شکار ہیں۔

یہ حدیث احرام کے الفاظ میں غریب ہے، حماد اور ابو مہزم کے علاوہ کسی نے اس طرح روایت نہیں کی ابو مہزم کا نام یزید بن سفیان ہے۔
۱۲۳۹۴- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن حجاج، عبداللہ بن محمد بن عمران، محمد بن یحییٰ، ابو عمر، بشر بن سری، حماد بن سلمہ، علی بن زید، سعید بن مسیب، ابوسعید خدریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں بدترین چور وہ ہیں جو نماز میں چوری کرتے ہیں صحابہ کرام نے پوچھا: یا رسول اللہ! نمازی چوری کیسے کرتا ہے؟ ارشاد فرمایا: نہ رکوع کا اچھی طرح سے اہتمام کرتا ہے اور نہ ہی سجدے کا۔

علی بن زید متفرد ہیں اور ابن جدعان ہیں پھر علی سے حماد متفرد ہیں۔

۱۲۳۹۵- محمد بن علی، اسحاق بن احمد، محمد بن ابی عمر، بشر بن سری، حماد، ثابت، انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو موسیٰ اشعریؓ ایک دن تلاوت کر رہے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات سننے لگیں، بعد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی گئی ارشاد فرمایا: اگر مجھے پتا چلتا بخدا میں اسے اچھی طرح خوش کر دیتا اور تمہارے شوق میں اضافہ کرتا۔

یہ حدیث ان الفاظ میں صرف ثابت نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے۔

۱۲۳۹۶- محمد بن ابراہیم، اسحاق بن احمد خزاعی، محمد بن ابی عمر، بشر بن سری، حماد، ثابت، انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی اپنے بھائی کو لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا میرا یہ بھائی کام کاج میں میری مدد نہیں کرتا، ارشاد فرمایا: شاید تجھے بھی اسی کی وجہ سے رزق ملتا ہو۔

(۴۲۳) ابو بکر بن عیاشؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک ابو بکر بن عیاش رحمہ اللہ بھی ہیں۔ عبادت و ریاضت کے لئے ہمہ وقت ہشاش بشاش رہتے تھے، قاری اور عبادت گزار تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف قربت الہی کے لئے ترقی کرنا اور وصل کے لئے مغطر رہنے کا نام ہے۔

۱۲۳۹۷- علی بن ہارون بن موسیٰ، بشر بن ولید، ابو بکر بن عیاشؒ نے فرمایا: میں ایک رات آب زم زم کے پاس گیا ڈول بھر کر اوپر کھینچا جب پینا شروع کیا تو پانی کی بجائے دودھ اور شہد تھا۔

۱۲۳۹۸- ابو محمد بن حسن بن عبد الحمید بن اسحاق منوفی، حسن بن حباش، محمد بن یوسف، ہیشم بن خارجہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ خواب میں ابو بکر بن عیاشؒ کو دیکھا کہ ان کے سامنے ایک طباق رکھا ہوا تھا جس میں شکر اور تازہ کھجوریں پڑی ہیں، میں نے کہا اے ابو بکر! کیا آپ ہمیں نہیں بلاتے مجھے تو کھانے کا بہت اشتہاء ہو رہا ہے؟ مجھے کہا اے ہیشم! یہ کھانا اہل جنت کا کھانا ہے اسے اہل دنیا نہیں کھا سکتے، میں نے پوچھا آپ نے کیسے پالیا؟ کہنے لگے تم مجھ سے سوال کرتے ہو حالانکہ مجھے چھیالیس سال گزر چکے ہیں کہ میں ہر رات اس پر ایک قرآن مجید کا ختم کرتا ہوں۔

۱۲۳۹۹- عبد اللہ بن محمد، عمر بن بحر اسدی، ابراہیم بن جنید، بشر بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو بکر بن عیاشؒ دعا کرتے وقت کہہ رہے تھے اے میرے (رکھوالے) دو فرشتو! دونوں اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کرو چونکہ تم دونوں مجھ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہو۔

۱۲۴۰۰- عبد اللہ بن محمد، عبد اللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شیب، سہل بن عاصم، ابو بکر بن عیاشؒ فرماتے ہیں اگر تم میں سے کسی کا ایک درہم گر کر گم ہو جائے وہ پورا دن "انا للہ وانا الیہ راجعون" پڑھتا رہتا ہے کہ میرا درہم گم ہو گیا یہ نہیں کہتا کہ میرا دن ضائع ہوا اور میں اس دن میں کچھ عمل نہ کر سکا۔

۱۲۴۰۱- عبد اللہ بن محمد، اسحاق بن ابراہیم، ابو ہاشم رفاعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو بکر بن عیاشؒ نے فرمایا: مخلوق چار طرح کی ہے معذور، مجبور، مجبور اور مثنور، معذور چوپائے ہیں اور مجبور (خبر دیا ہوا) ابن آدم ہیں اور مجبور ملائکہ ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر ان کو مجبور کر لیا گیا ہے اور مثنور دھتکارا ہوا شیطان ہے۔

۱۲۴۰۲- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، ابو کریب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو بکر بن عیاشؒ نے فرمایا خاموشی کا ادنیٰ نفع سلامتی کے نتیجے میں ملنے والی عاقبت ہر چیز سے کافی ہے باتیں کرنے کا ادنیٰ ضرر شہرت ہے اور شہرت کے نتیجے میں ملنے والی آزمائش کافی ہے۔

۱۲۴۰۳- ابو عبد اللہ، ابو الحسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، ابراہیم بن سعد، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو بکر بن عیاشؒ نے فرمایا: میں نے خواب میں دنیا کو بے شکل بڑھیا کی حالت میں دیکھا۔

۱۲۴۰۴- محمد بن احمد، احمد بن محمد بن عمر، ابو بکر بن عقیل، ایک محدث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو بکر بن عیاشؒ نے فرمایا: میں نے خواب میں کبڑی بد شکل بڑھیا کو دیکھا کہ جوتا لیاں بجاتی ہوئی جا رہی تھی، اس کے پیچھے مخلوق کا ایک سمندر اٹھا ہوا تھا جوتا لیاں بجاتے اور

رقص کرتے اس کے پیچھے چلتے جا رہی تھی، جب میرے قریب ہوئی تو مجھ پر متوجہ ہو کر کہنے لگی کہ اگر میں تجھ پر کامیاب ہو جاتی تیرے ساتھ بھی وہی کچھ کرتی جو کچھ ان لوگوں کے ساتھ کیا ہے۔ پھر ابو بکر رونے لگے فرمایا: میں نے یہ خواب بغداد آنے سے پہلے دیکھا ہے۔

۱۲۳۰۵- محمد بن احمد، احمد، عبد اللہ بن محمد سفیان، محمد بن حسین، رستم بن اسامہ، ابراہیم بن رستم حیاط کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو بکر بن عیاش نے فرمایا ایک نو جوان نے ایک مرتبہ مجھے کہا اور میں اس وقت نو جوان تھا جہاں تک ہو سکے دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کی غلامی سے اپنے آپ کو آزاد کر لو، اس لئے آخرت کا قیدی کبھی بازیاب نہیں ہوگا، ابو بکر کہتے ہیں: اس آدمی کی یہ نصیحت میں کبھی نہیں بھولا۔

۱۲۳۰۶- ابو بکر محمد بن احمد بن محمد، ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن سفیان، محمد بن عبید قریشی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو بکر بن عیاش نے فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ غضوان شباب میں میرے دونوں ہاتھ کاٹ دیئے جائیں یعنی جوانی میں مجھے آزمائشیں پیش آئیں۔

۱۲۳۰۷- ابو احمد بن غطریفی، ابو عباس محمد بن حسن طبری، احمد بن محمد بن مسروق کے سلسلہ سند سے حمانی کا بیان ہے کہ ابو بکر بن عیاش کی وفات کے وقت ان کی بہن رونے لگی، بہن کو رونے سے منع کیا اور ہاتھ سے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کر کے کہا: تیرے بھائی نے گھر کے اس کونے میں اٹھارہ ہزار مرتبہ ختم قرآن کیا ہے۔

مسانید ابو بکر بن عیاش

ابو بکر بن عیاش نے ائمہ مکثرین سے احادیث روایت کی ہیں ان میں عاصم، اعمش اور ابو حصین سرفہرست ہیں۔

۱۲۳۰۸- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبد اللہ حضرمی، ابراہیم بن زیاد علی ابو بکر بن عیاش، عاصم، زر، عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غنی (بے نیازی) کے بارے میں سوال کیا گیا؟ ارشاد فرمایا: جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے ناامیدی غنی ہے۔

عاصم کی یہ حدیث غریب ہے اور میری سمجھ کے مطابق ابو بکر متفرد ہیں۔

۱۲۳۰۹- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبد اللہ حضرمی، احمد بن عبد اللہ وراق، ابو بکر بن عیاش، عاصم، زر، عبد اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہو سکتا ہے کہ عنقریب تم کچھ ایسے لوگوں کا تذکرہ کرو گے جو نمازوں کو وقت سے مؤخر کر کے پڑھیں گے۔ بہر حال تم اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو اور ان کے ساتھ نماز کو نفل سمجھو۔

یعنی گھروں میں پڑھ کر پھر ان کے ساتھ بھی باجماعت پڑھ لو پہلی نماز فرض ہوگی اور ان کے ساتھ نفل ہو جائیگی۔

عاصم کی یہ حدیث غریب ہے اور عاصم سے صرف ابو بکر نے روایت کی ہے۔

۱۲۳۱۰- سلیمان بن احمد، محمد بن عثمان بن سعید کوفی، ابو عمر و ضریر، ابو بکر بن یونس، ابو بکر بن عیاش، عاصم، زر، عبد اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بحری کھاؤ اس لئے کہ بحری کھانے میں بہت برکت ہے۔

۱۲۳۱۱- قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن سعید، احمد بن حسن بن عبد الملک، مسیح بن ملق، ابو بکر بن عیاش، عاصم، زر، عبد اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جن عورتوں کے گھر والے کہیں غائب ہوں، تنہائی کے عالم میں ان کے پاس داخل مت ہو، چونکہ شیطان خون کے چلنے کی طرح رگوں میں سرایت کر جاتا ہے۔

۱- کشف الخفا ۲/۳۲۱۔ ولسان المیزان ۱/۱۳۸۔ سنن النسائی ۲/۴۵، ۴۶۔ سنن ابن ماجہ ۱/۲۵۵۔ ومسند الامام احمد ۱/۳۷۹۔ وصحیح ابن خزيمة ۱/۱۶۳۔ والسنن الکبری للبیہقی ۳/۱۲۸۔ سنن الترمذی ۱/۱۷۲۔ ومسند الامام احمد ۳/۳۰۹۔ ومشکاۃ المصابیح ۱/۳۱۱۔ والاحاف السادة المتقين ۵/۳۰۵۔ وکنز العمال ۲۸/۱۳۰۔ وفتح الباری

۱۲۳۱۲- قاضی ابواحمد، عبدالرحمن بن محمد بن مسلم، حسین بن رزیق کو فی، ابوبکر بن عیاش، عاصم، زر، عبداللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور حضرات حسن و حسینؑ کھیلتے ہوئے آتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ مبارک پر بیٹھ جاتے۔ صحابہ کرام انہیں ہٹانا شروع کر دیتے۔ آپ نماز سے جب فارغ ہوتے ارشاد فرماتے انہیں زہنے دو، میرے ماں باپ ان پر وارے جائیں جو آدمی مجھ سے محبت کرتا ہو وہ ان دونوں سے بھی محبت کرے۔

عاصم کی یہ حدیث غریب ہے اور عاصم سے صرف ابوبکر نے روایت کی ہے۔

۱۲۳۱۳- سلیمان بن احمد، محمد بن عبد اللہ حضرمی، ابو علاء بن عمرو حنفی، ابوبکر بن عیاش، عاصم، زر، عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں سب سے پہلے سعد نے تیر مارا۔

اعمش کی حدیث ابوصالح سے مروی غریب ہے نیز ابوبکر و ابو معاویہ متفرد ہیں۔

۱۲۳۱۴- محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن یونس، ابوبکر بن عیاش، اعمش، ابوصالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو چیزیں کفر ہیں نوحہ اور نسب میں طعنہ زنی۔ اعمش کی یہ حدیث غریب ہے، اعمش سے زبیدی، سفیان ثوری و جریر و ابو معاویہ نے بھی روایت کی ہے۔

۱۲۳۱۵- محمد بن علی بن حبیش، قاسم بن زکریا، ابوبکر بن عیاش، اعمش، ابوصالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے شیاطین اور سرکش جنات کو قید کر لیا جاتا ہے۔ جہنم کے دروازے بند کر لئے جاتے ہیں، جہنم کا کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا، جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، کوئی دروازہ بند نہیں رہتا اور ایک منادی صدا لگاتا ہے اے خیر و بھلائی کے متلاشی آ جاؤ اور اے برائی کے خواہاں برائی سے اب رک جا اور اللہ کے کچھ آزاد کردہ لوگ ہوں گے جنہیں جہنم کی آگ سے آزاد کیا جائے گا اور ایسا ہی رمضان کی ہر رات ہوتا رہتا ہے۔

اعمش کی یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف قطبہ بن عبد العزیز اور ابوبکر نے روایت کی ہے۔

۱۲۳۱۶- ابوبکر طحی و محمد بن عبد اللہ حاسب، محمد بن عبد اللہ حضرمی، مسلم بن سلام، ابوبکر بن عیاش، اعمش، ابوصالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت کرے چونکہ جہلی ان پر حرام کی گئی تھی تاہم انہوں نے جہلی بیچ کر اس کی قیمت کھانا شروع کر دی۔

اعمش سے یہ حدیث صرف ابوبکر نے روایت کی ہے اس لئے یہ حدیث غریب ہے۔

۱۲۳۱۷- احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، محمد بن علی بن حبیش، قاسم بن زکریا، حسین بن علی، اعمش، ابوصالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ رفیق (مہربان دوست) ہے اور رفیق (مہربانی و نرمی) کو پسند فرماتا ہے، رفیق مزاجی پر اللہ تعالیٰ وہ کچھ عطا فرماتے ہیں جو کچھ سخت مزاجی پر عطا نہیں فرماتے۔

۱۔ کشف الخفا ۲/۴۷۷۔

۲۔ سنن الترمذی ۶۸۲۔ والمستدرک ۱/۴۲۱۔ والسنن الکبری للبیہقی ۳/۳۰۳۔ وفتح الباری ۴/۱۱۴۔ والامالی للشجرى ۱/۲۸۸۔

۳۔ صحیح البخاری ۲/۲۰۷۔ وصحیح مسلم، کتاب المساقاة باب ۱۳۔ ومسنن الامام احمد ۱/۲۵۱۔ ۲/۲۴۷۔ ۳/۲۹۳۔ ۴/۳۶۲۔ والسنن الکبری للبیہقی ۶/۱۲۶، ۱۳، ۹/۲۰۶۔

۴۔ صحیح مسلم ۱/۶۱۷۔ وصحیح البخاری ۲/۴۱۱۔ ۳/۱۳۲۔ ۴/۱۶۶۔ ۵/۱۴۰۔ وفتح الباری ۲/۵۲۰۔ ۳/۹۹۹۔

اعمش سے ابو بکر اور ان سے اسماعیل متفرد ہیں۔

۱۲۳۱۸- محمد بن حسن یقطینی، احمد بن محمد بن ابراہیم صوری، عبد اللہ بن نصر اصم، ابو بکر بن عیاش، اعمش، ابو صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باد صبا سے میری نصرت کی گئی جبکہ قوم عاد کو دبور ہوا سے ہلاک کیا گیا۔ اعمش سے ابو بکر متفرد ہیں اور ان سے اصم۔ صابر وائی ہوا اور دبور پچھوائی ہوا کو کہتے ہیں۔

۱۲۳۱۹- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن نصر صابیغ، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن یونس، ابو بکر بن عیاش، اعمش، ابو صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فقراء اغنیاء سے آدھادن قبل جنت میں داخل ہوں گے اور آدھے دن کی مقدار پانچ سو برس کے مساوی ہے۔

اعمش کی یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف ابو بکر نے روایت کی ہے۔

۱۲۳۲۰- محمد بن عقبہ شیبانی، ابراہیم بن محمد بن حسن، یحییٰ بن اشم، ابو بکر بن عیاش، اعمش، ابو صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی میں تین سو ساٹھ ہڈیاں ہوتی ہیں آدمی پر ہر ہڈی (جوڑ) کے بدلے میں صدقہ واجب ہے۔ صحابہ کرام نے کہا: یا رسول اللہ! اس کی طاقت کون رکھتا ہے ارشاد فرمایا: مسافر کو تیری رہنمائی کرنا بھی صدقہ ہے رستے سے تیرا تکلیف دہ چیز کو ہٹانا بھی صدقہ ہے۔ ننگے کو کپڑا پہننا بھی افضل صدقہ ہے۔ صحابہ کرام نے کہا یا رسول اللہ! ان اعمال کی طاقت کون نہیں رکھتا؟ ارشاد فرمایا: اپنے شرف و فساد سے لوگوں کو بچائے رکھنا بھی صدقہ ہے اور یہ صدقہ وہ اپنے اوپر کر رہا ہے۔ اعمش کی یہ حدیث غریب ہے اعمش سے صرف ابو بکر و ابو عوانہ نے روایت کی ہے۔

۱۲۳۲۱- محمد بن عبد اللہ بن یاسین، محمد بن عبد اللہ حضرمی، عبد الحمید بن صالح، ابو بکر بن عیاش، اعمش، ابو صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ہنس دیئے پھر ارشاد فرمایا: میں ان لوگوں پر تعجب کرتا ہوں جنہیں زنجیروں میں جکڑ کر جنت کی طرف لایا جا رہا ہے اور وہ اس کو ناپسند کر رہے ہیں۔

۱۲۳۲۲- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبد اللہ حضرمی، یزید بن مهران، ابو بکر بن عیاش، اعمش، ابو صالح، ابو سعید رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے ارشاد فرمایا تم میرے لئے ایسے ہی ہو جیسے ہارون موسیٰ کے لئے تھے۔ ابو بکر کی یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف یزید نے روایت کی ہے۔

۱۲۳۲۳- ابو بکر طلمی، حصین بن جعفر قات، اسحاق بن محمد غزرمی، ابو بکر بن عیاش، ابو حصین، یحییٰ بن وثاب، مسروق، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے ہر مہینے میں دس دن اعتکاف فرماتے تھے۔ چنانچہ جس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اس سال رمضان میں بیس دن اعتکاف فرمایا۔

ابو حصین کی یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف ابو بکر نے روایت کی ہے۔

۱۲۳۲۴- ابو بکر طلمی، حسین بن جعفر، عبد الحمید بن صالح، ابو بکر بن عیاش، ابو حصین، ابو بردہ، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ایک آدمی اپنی لونڈی کو آزاد کر کے نیا مہر مقرر کر کے اس سے شادی کر لیتا ہے اس کے لئے دواجر ہیں۔

۱- کنز العمال ۱۶۳۲۱..... ۲- المعجم الکبیر للطبرانی ۳۴۰/۸. وتاریخ أصبہان ۳۵۰/۲. والکامل لابن عدی

۸۶۱/۲. وکشف الخفا ۷۱/۲. واتحاف السادة المتقین ۶۲/۹.

۳- مسند الامام احمد ۴۰۸/۳. والسنن الکبری للبیہقی ۱۲۸/۷. وتاریخ أصبہان ۴۷/۲.

اس حدیث میں ابو حصین سے ابو بکر متفرد ہیں۔

۱۲۳۲۵- حبیب بن حسن، احمد بن حسین بن اسحاق صوفی، عبد الرحمن بن صالح، ابو بکر بن عیاش، ابو حصین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو بردہ کہتے ہیں کہ میں زیاد کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور اس کے پاس لوگوں کے کئے ہوئے سر یکے بعد دیگرے لائے جا رہے تھے۔ میں کہتا جا رہا تھا جہنم کی طرف، جہنم کی طرف اتنے میں عبد اللہ بن یزید انصاریؓ بولے اے بھتیجے! کیا تم نہیں جانتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ نے اس امت کا عذاب دنیا میں قتل عذ مقرر کیا ہے“۔

اس حدیث میں ابو حصین سے روایت کرنے میں ابو بکر متفرد ہیں۔

۱۲۳۲۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، اسحاق بن عیسیٰ طباع، ابو بکر بن عیاش، ابو حصین، سالم بن ابوجعد، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مالدار کے لئے صدقہ حلال نہیں اور نہ ہی ٹکڑے طاقتور کے لئے حلال ہے۔

۱۲۳۲۷- ابو حسن بن محمد بن حسن، محمد بن غالب، معلى بن منصور رازی، ابو بکر بن عیاش، ابو حصین، ابوصالح، ابو ہریرہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل مذکور بالا کے حدیث مروی ہے۔

ابو حصین، ابوصالح و سالم کی سند سے صرف ابو بکر نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۲۳۲۸- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، علی بن سعد رازی، عیسیٰ بن عبد السلام طائی، فرات بن محبوب، ابو بکر بن عیاش، ابو حصین، ابوصالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ سند سے مثل مذکور بالا کے حدیث مروی ہے۔

اس حدیث کو بھی ابی حصین، سالم و ابوصالح کی سند سے صرف ابو بکر نے روایت کیا ہے۔

۱۲۳۲۹- سلیمان بن احمد، علی بن سعید رازی، عیسیٰ بن عبد السلام طائی، فرات بن محبوب، ابو بکر بن عیاش، ابو حصین، ابوصالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب ابوطالب نے وفات پائی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میرے چچا! کتنی جلدی آپ کے فقدان کا مجھے احساس ہونے لگا ہے۔

یہ حدیث ابو حصین سے صرف ابو بکر نے روایت کی ہے اور بقول سلیمان ابو بکر متفرد ہیں۔

۱۲۳۳۰- ابو احمد حسن بن عبد اللہ بن سعید ادیب، احمد بن محمد بن سعید، قاسم بن محمد بن جعفر، دھقان، محمد بن حماد زید کوئی، ابو بکر بن عیاش، ابو حصین، ابوصالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک بعض اشعار حکمت سے لبریز ہوتے ہیں۔

۱۲۳۳۱- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، ابو حصین، ابو خالد بن یزید بن مهران، ابو حصین، ابوقاسم بن خیرہ، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی مردہ آدمی کو کوئی شکایت ہوتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ لکھنے والے

۱۔ کنز العمال ۱۰: ۵۲۰۔ والجامع الكبير ۳: ۷۷۔

۲۔ سنن ابی داؤد ۱: ۶۳۳۔ و سنن الترمذی ۶: ۶۵۲۔ و سنن ابن ماجہ ۱: ۸۳۹۔ و المستدرک ۱: ۴۰۷۔ و صحیح ابن خزيمة

۲: ۲۳۸۔ و صحیح ابن حبان ۸: ۸۰۶۔

۳۔ سنن ابی داؤد ۵: ۵۰۱۔ و مسند الامام احمد ۱: ۲۶۹، ۲: ۲۷۳، ۳: ۳۰۳، ۳: ۳۰۹، ۳: ۳۱۳، ۳: ۳۲۷، ۵: ۱۲۵، و سنن الدارمی

۲: ۲۹۷، و صحیح ابن حبان ۲: ۲۰۰۹، ۲: ۲۰۱۷، و المعجم الكبير للطبرانی ۱۰: ۲۰۷، ۱۱: ۸۷، ۱۲: ۲۸۸، ۱۲: ۲۰۰،

۱۹: ۱۷، وفتح الباری ۱۰: ۵۳۷، ۵۳۰۔

فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ (زندگی میں) اس کے افضل اعمال لکھو جو وہ کیا کرتا تھا تا کہ میں اس کو چھوڑ دوں۔
ابو حصین سے یہ حدیث صرف ابو بکر نے روایت کی ہے۔

۱۲۳۳۲- حبیب بن حسن، احمد بن یحییٰ حلوانی، یحییٰ حمائی، ابو بکر بن عیاش، عبد الملک بن عمیر، جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب (موجودہ) کسریٰ کا خاتمہ ہو جائے گا اس کے بعد پھر کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور رجب (موجودہ) قیصر کا خاتمہ ہو جائے گا اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ان دونوں بادشاہوں کے خزانے اللہ کے رستے میں خرچ کیے جاویں گے۔

عبد الملک کی یہ مشہور حدیث ہے نیز یہ حدیث ثوری وزہیر و شیبان اور ابو عوانہ نے بھی روایت کی ہے۔

۱۲۳۳۳- عبد الرحمن بن محمد بن احمد مذکر، حسن بن ہارون سلیمان بن داؤد منقری، ابو بکر بن عیاش، عبد الملک بن عمیر، جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (ایک وقت ایسا آئے گا) کہ ضرور ایک عورت مدینہ سے سفر پر نکلے گی حتیٰ کہ حیرہ میں داخل ہو جائے گی اور اثابے سفر اس کو کسی کا خوف دامن گیر نہیں ہوگا۔
یہ حدیث عبد الملک سے صرف ابو بکر نے روایت کی ہے۔

۱۲۳۳۴- ابو بکر طحی، حسین بن جعفر عنانی، عبد الحمید بن صالح، ابو بکر بن عیاش، عبد الملک بن عمیر، شععی کے سلسلہ سند سے وہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن مجید پر اعراب لگاؤ۔

ہمیں یہ حدیث ابو بکر طحی نے اسی طرح موقوفاً بیان کی ہے جبکہ بعض دوسرے محدثین نے اسے مرفوع بھی بیان کیا ہے۔

۱۲۳۳۵- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبد الحمید بن صالح (دونوں) ابو بکر بن عیاش، عبد العزیز بن رفیع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں چھوٹا لڑکا تھا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حنین کے موقع پر فجر کی اذان دی، جب میں حی علی الصلوٰۃ وحی علی الفلاح پر پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم بھی شامل کر لو۔
میرے علم کے مطابق عبد العزیز سے یہ حدیث صرف ابو بکر نے روایت کی ہے۔

۱۲۳۳۶- ابو بکر طحی، محمد بن عبد اللہ حضرمی، مسلم بن سلام، ابو بکر بن عیاش، عبد العزیز بن رفیع، زید بن وہب، ابو ذر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اس حال میں وفات پائی کہ دنیا میں اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا تھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

عبد العزیز کی یہ حدیث مشہور ہے اور ان سے سعید نے بھی روایت کی ہے جبکہ عطار دی نے اصحاب ابو بکر کے مخالف سند سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ انہوں نے یوں سند بیان کی ہے عبد العزیز، سوید بن غفلہ، حضرت ابو ذر۔

۱۲۳۳۷- ابو بکر طحی، محمد بن عبد اللہ حضرمی، مسلم بن سلام، ابو بکر بن عیاش، عبد العزیز بن رفیع، زید بن وہب، ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلتا جا رہا تھا حتیٰ کہ ہم ”حرہ“ تک پہنچ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: میرے

۱۔ کنز العمال ۶۷۰۴، ۶۷۰۵۔

۲۔ مسند الامام احمد ۱۰۵/۵۔

۳۔ المعجم الكبير للطبرانی ۲۳۷/۲، وسنن الدارقطني ۲۲۷/۲، وکنز العمال ۳۱۹۷۳۔

۴۔ سنن الدارقطني ۲۳۷/۱، والمعجم الكبير للطبرانی ۲۰۹/۷، وکنز العمال ۲۰۹۷۳۔

۵۔ صحيح مسلم، كتاب الايمان ۱۵۱، وفتح الباری ۲۲۸/۱، ۲۶۳/۱۱۔

واپس آنے تک تم یہیں بیٹھو گے، چنانچہ میں ادھر ہی بیٹھ گیا، کچھ دیر کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رک گئے پھر متوجہ ہوئے میں نے انہیں سنا فرما رہے تھے اگر چہ زنا اور چوری کی ہو؟ اگر چہ زنا اور چوری کی ہو؟ اگر چہ زنا اور چوری کی ہو؟ تین مرتبہ یہ کلمات دہرائے میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ کس سے باتیں کر رہے تھے؟ فرمایا کیا تم نے سن لیا؟ میں نے اثبات میں جواب دیا ارشاد فرمایا: وہ جبریل تھے جو مجھے اس حرہ کی ایک جانب میں پیش آگئے تھے اور انہوں نے کہا اپنی امت کو بشارت دیجیے کہ جو اس حالت میں مرا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا، اللہ تعالیٰ اسے عذاب نہیں دیں گے۔ میں نے کہا اے جبریل! چاہے اس نے زنا و چوری کیوں نہ کی ہو؟ (پھر بھی اللہ تعالیٰ اسے عذاب نہیں دیں گے)

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں جیسا دائمی عذاب نہیں دیں گے، صفائی ستھرائی کے لئے بقدر ذنوب بہر حال گنہگار مومنین کو عذاب ہوگا، ہاں کبھی نہ کبھی انہیں عذاب سے چھٹکارا ملے گا، حدیث میں یہی تاویل کرنی پڑتی ہے ورنہ بہت ساری نصوص سے فاجر مومن کو عذاب ملنا ثابت ہے۔

مذکور سیاق میں عبدالعزیز سے صرف ابو بکر نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۲۳۳۸- ابو بکر محض، محمد بن عبد اللہ حضرمی، مسلم بن سلام، ابو بکر بن عیاش، عبدالعزیز بن رفیع، تمیم بن طرفہ، عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک خطیب نے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور کہا: جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی وہ کامیاب ہوا اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: خاموش رہو تو بہت برا خطیب ہے۔

چونکہ خطیب نے جملہ ثانیہ میں کہا: ”ومن یعصہما“ اس نے ایک ہی ضمیر میں اللہ اور اس کے رسول کو جمع کر دیا یہ خطا ہے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تنبیہ کی۔

ثوری اور قیس بن ربیع نے بمثلہ عبدالعزیز سے روایت کی ہے۔

۱۲۳۳۹- ابو بکر بن خلاد، محمد بن غالب بن حرب، یحییٰ بن یوسف رمی، ابو بکر بن عیاش، عبدالعزیز بن رفیع، مجاہد، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکن یربانی اور حجر اسود کا استلام کرتے تھے۔ ان دو کے علاوہ اور کسی رکن کا استلام نہیں کرتے تھے۔

عبدالعزیز کی یہ حدیث غریب ہے، ہمیں صرف ابو بکر کی سند سے پہنچی ہے۔

۱۲۳۴۰- سلیمان بن احمد، عباس اسفاطی، احمد بن یونس، ح، جعفر بن محمد، ابو حصین، یحییٰ حمانی، (دونوں) ابو بکر بن عیاش، عبدالعزیز بن رفیع، عطاء، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میں نے رمی حجار سے پہلے طواف زیارت کر لیا ہے؟ ارشاد فرمایا: کوئی حرج نہیں رمی کر لو، آدمی نے کہا میں نے رمی سے پہلے سر منڈوا لیا ہے۔ فرمایا: کوئی حرج نہیں رمی کر لو، آدمی نے پھر کہا: میں نے رمی سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کر لیا ہے۔ فرمایا رمی کر لو کوئی حرج نہیں۔ بقول سلیمان ابو بکر عن عبدالعزیز متفقہ ہیں۔

۱۲۳۴۱- محمد بن احمد بن حسن، ابو بکر بن عیاش، عبدالعزیز بن رفیع، عمرو بن دینار، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے والے اور پلانے والے دونوں پر لعنت کی ہے۔

یہ حدیث عبد العزیز سے صرف ابو بکر نے روایت کی ہے۔

۱۲۴۴۲- محمد بن عبد اللہ بن سفیان، محمد بن عبد اللہ حضری، طاہر بن ابی احمد، "ح" محمد بن علی بن حبیش، احمد بن حسین بن جعد، ابو طاہر مروی ہاشم بن ولید، (دونوں) ابو بکر بن عیاش، عبد العزیز بن رفیع، ابراہیم، علقمہ، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شاید تم ایسے لوگوں کو پاؤ جو نماز کو وقت سے موخر کر کے پڑھیں گے سو جب تم انہیں پاؤ تم اپنے گھروں میں وقت معروف پر نماز پڑھ لو، پھر تم ان کے پاس آؤ اور ان کے ساتھ مل کر بھی نماز پڑھ لو اور ان کے ساتھ مل کر پڑھی گئی نماز کو نقل سمجھو۔

۱۲۴۴۳- محمد بن احمد بن حسن، حسن بن عمر بن ابواحوص، مسلم بن سلام، ابو بکر بن عیاش، ابواسحاق، ابو بکر موسیٰ، براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر سونے کے لئے تشریف لے جاتے۔ اپنی دائیں ہتھیلی دائیں رخسار کے نیچے رکھ لیتے اور زبان مبارک سے کہتے یا اللہ! تو مجھے اس دن کے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔

۱۲۴۴۴- ابو بکر کحی، محمد بن عبد اللہ حضری، مسلم بن سلام، ابو بکر بن عیاش، ابواسحاق، عاصم، ابو وائل، جریر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے، جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ! ہاتھ مبارک بڑھائیے اور شرطیں طے کیجئے چونکہ آپ میری شرط سے بہ خوبی واقف ہیں، ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، مسلمانوں کے خیر خواہ رہو اور مشرک سے علیحدگی اختیار کرو۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے عاصم سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے ان میں سے حماد بن سلمہ، ابان بن یزید اور زائدہ بھی ہیں۔ ۱۲۴۴۵- محمد بن احمد بن حسین، حسین بن عمر بن ابراہیم، "ح" ابو بکر کحی، محمد بن عبد اللہ حضری، مسلم بن سلام، ابو بکر بن عیاش، عاصم، مصعب بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بدر کے دن میں ایک تلوار لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو تہ تیغ کرنے کے میرے سینے کو ٹھنڈک بخشی ہے۔ مجھے یہ تلوار عطا کیجئے، ارشاد فرمایا: اے سعد! یہ تلوار نہ میری ملکیت میں ہے نہ آپ کی ملکیت میں، میں نے تلوار وہیں رکھ دی اور میں واپس لوٹ آیا، اور کہا: ہو سکتا ہے یہ تلوار اس آدمی کو مل جائے جو میری جیسی آزمائش میں مبتلا نہ ہوا ہو، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قصد میرے پاس آیا اور کہنے لگا کھڑے ہو جاؤ، تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم بلارہے ہیں۔ چنانچہ میں اسی لمحے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گیا مجھے فرمایا: اے سعد! آپ نے مجھ سے یہ تلوار مانگی ہے حالانکہ یہ میری نہیں ہے لیکن (آپ کے جانے کے بعد) اللہ تعالیٰ نے میرے اختیار میں دے دی ہے اب وہ تمہاری ہو گئی، اس دوران آیت کریمہ نازل ہوئی "یسألونک عن الانفال قل الانفال لله والرسول" (انفال ۱) آپ ﷺ سے اموال غنیمت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہہ دیجئے کہ اموال غنیمت اللہ اور رسول کے ہیں۔

ابو بکر نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی قرأت میں یوں آیت پڑھی "یسألونک عن الانفال" قرأت میں "عن الانفال" نہیں ہے۔

۱۲۴۴۶- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، ابو حصین، احمد بن یونس، ابو بکر بن عیاش، عمر بن سعید، عبد الکریم، زیاد بن ابی مریم، عبد اللہ بن معقل، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ندامت تو بہ ہے۔

۱۔ سنن ابی داؤد ۵۰۳۵، سنن الترمذی ۳۳۹۸، سنن ابن ماجہ ۳۸۷۷، مستند الامام احمد ۴۰۰/۱، ۴۱۲، ۴۴۳، ۲۸۱/۴، ۲۹۰، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۳، ۲۸۸/۶، والادب المفرد ۱۲۱۵، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۸۵/۱۰، وصحیح ابن حبان ۲۳۵۰

۱۲۳۳۷- ابو بکر طحی، ابو حازم، محمد بن سری نسی، محمد بن علاء، ابو بکر بن عیاش، ابو حمزہ ثمالی، شعبی، ام ہانی کے رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اے محمد ہانی! کیا تمہارے پاس (کھانے کے لئے) کچھ چیز ہے میں نے جواب دیا: میرے پاس صرف خشک روٹی کے چند ٹکڑے ہیں اور سرکہ بھی ہے ارشاد فرمایا: وہ گھر سالن کے لئے کبھی محتاج نہیں ہوتا جس میں سرکہ موجود ہو۔

ابو حمزہ سے مروی ہے کہ ابو بکر کی یہ حدیث بالا غریب ہے اور ابو حمزہ کا نام ثابت بن ابو حنیفہ ہے۔

۱۲۳۳۸- ابو بکر طحی، حسین بن جعفر قنات، عبد الحمید بن صالح، ابو بکر بن عیاش، ہشام بن عروہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑے میں اشتمال کیے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ اشتمال: چادر کو مخصوص طریقہ سے اوڑھنا کہ ایک کاندھے کے اوپر سے اوڑھی جائے اور پورا بدن مستور ہو جائے۔ یہ حدیث صحیح ثابت ہے اور ہشام سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔

(۲۲۴) ابو حکم سیار

اولیاء تابعین کرام میں سے ایک ابو حکم سیار بھی ہیں، کمال درجے کے عبادت گزار تھے صبر و شکر کو ہمیشہ اپنی گھٹی میں باندھے رکھا، ابو حکم تابعین میں سے ہیں اگرچہ ان کا ذکر طبقہ تابعین سے مؤخر ہو گیا ہے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف ظاہر کو بنا سنوار کر رکھنا اور باطن کو توڑنے کا نام ہے۔

۱۲۳۳۹- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، ابو ہذیل کے سلسلہ سند سے عیشم کا بیان ہے کہ ہم سیار ابو حکم کے پاس گئے اور وہ اس وقت رو رہے تھے۔ ہم نے پوچھا آپ کو کس چیز نے رلایا ہے؟ جواب دیا جس چیز نے مجھ سے قبل عابدین کو رلایا ہے۔

۱۲۳۵۰- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، شریح بن یونس، خلف بن خلیفہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سیار نے فرمایا: دنیا و آخرت دونوں بندے کے دل میں جمع ہو جاتی ہے ان دونوں میں سے جو بھی غالب ہوئی دوسری اس کے تابع ہوتی ہے۔

۱۲۳۵۱- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عمران بن جنید، سلیمان بن داؤد قزاز، علی بن حسن، عبد اللہ بن مبارک کا بیان ہے کہ سیار ابو حکم اور مالک بن دینار دونوں ایک دوسرے کی ملاقات کے خواہشمند تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ سیار بصرہ تشریف لائے ان کے پاس خوبصورت قسم کے کپڑے تھے جنہیں وہ کبھی پہنتے تھے۔ تاہم جس دن وہ بصرہ تشریف لے گئے اس دن وہی عمدہ کپڑے زیب تن کیے اور سر پر عمامہ باندھا، پھر مالک بن دینار کے پاس گئے جبکہ مالک بن دینار اور ان کے مریدوں نے ان کے کپڑے پہن رکھے تھے۔ مالک بن دینار نے مریدین کو درس حدیث دیا اور کچھ وعظ و نصیحت کی، پھر مریدین متفرق ہو گئے اور مجلس میں صرف مالک بن دینار اور سیار باقی رہے مالک بن دینار بولے: اے شیخ! میں آپ کے اس ذیشان لباس کی وجہ سے آپ سے غافل رہا۔ سیار بولے کیا میرے اس لباس نے مجھے آپ کے نزدیک کمتر بنا دیا ہے؟ مالک بن دینار نے اثبات میں جواب دیا، سیار کہنے لگے وہ لباس بہت اچھا ہے جو پہننے والے کو

۱- السنن الکبریٰ للبیہقی ۳۸/۶، سنن الترمذی ۱۸۴۱، و تاریخ بغداد ۳۰۷/۶، والکامل لابن عذی ۲۱۰۶۸/۶، و کنز العمال ۳۱۰۱۰، ۳۱۰۱۳.

۲- فی تہذیب الکمال ۳۱۳/۱۲، و التاريخ الكبير ۲۳۳/۳، والجرح ۳/۱۱۰۳، والکاشف ۲۲۳۹، و تہذیب التہذیب ۲۹۱/۳.

لوگوں کے سامنے کمتر بنا کر کے پیش کرے، چنانچہ مالک بن دینار اپنی جگہ سے اٹھ کر سیار کے روبرو آ بیٹھے اور پوچھا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے بھلا آپ کون ہیں؟ جواب دیا میں سیار ابو حکم ہوں۔

۱۲۳۵۲- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، بحر بن عون، فضیل بن عیاض کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ سیار ابو حکم، مالک بن دینار کے پاس تشریف لے گئے اور سیار نے عمدہ قسم کا لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔ مالک ان سے کہنے لگے: کیا آپ جیسے لوگ اس قسم کا لباس پہن سکتے ہیں؟ سیار نے جواب دیا کیا اس لباس نے مجھے آپ کی نظروں میں کمتر کر دیا ہے یا بالاتر؟ مالک کہنے لگے: بلکہ کمتر کر دیا ہے سیار نے فرمایا: یہ تو واضح ہے۔

۱۲۳۵۳- احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، سیار بن ابو حکم، ابو وائل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا! میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ عز وجل میرے گناہوں میں سے صرف ایک ہی گناہ ماف کرے اور میرے نسب کو شہرت نہ دے۔

مسانید ابو حکم سیار

مصنف ابو نعیم اصفہانی کے شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں: سیار ابو حکم تابعی ہیں اور وہ اصلاً واسطی ہیں اگرچہ طبقہ تابعین میں سے ان کا ذکر مؤخر ہو گیا ہے۔

طارق بن شہابؓ سے احادیث روایت کی ہیں، بعض علماء کا قول ہے کہ طارق بن شہاب صحابہ ہیں سیار کی اکثر روایات شععی، ابو وائل، ابو حزم، یزید فقیر، ثابت بنانی وغیرہم سے مروی ہیں۔

سیار سے سعید، مسعر وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں، سیار کا تذکرہ تبع تابعین کے ذکر سے مقدم ہونے کا حق رکھتا ہے تاہم ان کی چند روایات ذیل میں ہیں۔

۱۲۳۵۴- سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، ابو نعیم، بشیر بن سلیمان، سیار ابو حکم، طارق بن شہاب، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے کوئی محتاجی پیش آگئی اور پھر اس نے اپنی محتاجی کو لوگوں کے سامنے پیش کر دیا اس کا فاقہ کبھی نہیں ختم ہونے پائے گا اور اگر اس نے اپنی محتاجی کو اللہ کے حضور پیش کیا قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے غنی عطا فرمائیں، یا تو آخرت میں اس کا اجر و ثواب عطا فرماویں یا دنیا میں اسے غنی سے نوازیں۔

مذکورہ بالا حدیث غریب ہے اور طارقؓ سے صرف سیار نے روایت کی ہے اور سیار سے صرف بشیر نے۔

۱۲۳۵۵- سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز و عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، مخلد بن یزید، بشیر بن سلمان، سیار ابو حکم، طارق بن شہاب، ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت قریب ہو چکی ہے اور ان سے صرف دوری میں اضافہ کر رہی ہے۔

طارق اور سیار دونوں سے مروی یہ حدیث غریب ہے جبکہ دیگر محدثین نے یہ حدیث مخلد، مسعر، سیار، کی سند سے روایت کی ہے جیسے پوری سند یوں ہے، یوسف بن ابراہیم، عبد اللہ بن محمد بن مسلم، عبد الحمید، بن ہشام حرانی، مخلد بن یزید، مسعر بن کدام، سیار سے مثل مذکور بالا کے مروی ہے۔

۱- سنن الترمذی ۲۳۲۶، والمجمع الكبير للطبرانی ۱۵/۱۰، وكشف الخفا ۲/۳۹۰، واتحاف السادة المتقين ۵/۳۰.

۲- المستدرک ۳/۳۲۳، والمجمع الكبير للطبرانی ۱۵/۱۰.

۱۲۳۵۶- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، شعبہ "ح" ابراہیم بن محمد بن حمزہ، ابراہیم بن ہاشم بغوی، علی بن جعد، شعبہ، سیار، شععی، جابر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کو سفر سے واپس آنے پر اچانک رات کو گھر والوں کے پاس آدھمکنے سے منع فرمایا ہے حتیٰ کہ پراگندہ حال عورت اپنے بالوں میں کنگھی کر لے، جس عورت کا شوہر گھر سے غائب رہا ہے وہ عورت زیر ناف بال صاف کر لیں۔ شععی کی یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۲۳۵۷- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ہشتم، سیار، شععی، جابر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جب ہم سفر سے واپس لوٹے مدینہ میں ہم داخل ہونا ہی چاہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رک جاؤ، تاکہ ہم عشاء کے وقت داخل ہوں تاکہ پراگندہ حال عورت اپنے بالوں میں کنگھی کر لے اور جس عورت کا شوہر گھر سے غائب رہا ہے وہ عورت زیر ناف بال صاف کر لے۔

۱۲۳۵۸- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، زکریا بن یحییٰ، ہشتم، سیار، شععی، جابر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہم ایک غزوہ میں (یا سفر میں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، جب ہم واپس لوٹنے لگے میں نے اپنے ست رفتار اونٹ پر جلدی کرنی چاہی، اچانک کوئی اور میرے پیچھے سے میرے ساتھ لاحق ہوا اس کے پاس چھڑی تھی اس نے میرے اونٹ کو چھڑی مار کر برا بیچختہ کیا جس سے وہ اتنا تیز ہو گیا جیسے تم کسی تیز رفتار اونٹ کو دیکھ لو، میں نے جو پیچھے مڑ کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوں، ارشاد فرمایا: تمہیں کیا جلدی ہے میں نے جواب دیا میں نے نئی نئی شادی کی ہے ارشاد فرمایا: کیا کسی کنواری عورت سے شادی کی ہے یا بیوہ سے؟ میں نے جواب دیا یا رسول اللہ! شیب (بیوہ) سے شادی کی ہے ارشاد فرمایا: کنواری عورت کے ساتھ شادی کیوں نہیں کی جو تم اس کا جی بہلاتے وہ تمہارا جی بہلاتی، جابر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میں نے بیوہ سے اس لئے شادی کی ہے تاکہ جب میں سفر سے آؤں تو وہ عظمندی سے کام لے اور عقلمند تجربہ کار عورت زیادہ اچھی ہے۔ چنانچہ جب ہم مدینہ آئے اور ابھی گھروں داخل ہونا ہی چاہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رک جاؤ حتیٰ کہ ہم عشاء کے وقت داخل ہوں، تاکہ پراگندہ حال بکھرے بالوں والی عورت کنگھی کرنے لے اور جس عورت کا شوہر گھر سے غائب رہا ہو وہ عورت زیر ناف بال صاف کر لے۔

۱۲۳۵۹- ابوالحسن، علی بن ابراہیم بن احمد رازی، اسحاق بن محمد بن کیسان، مہتمر بن صلت، عبد الکریم بن روح، شعبہ، منصور، سیار، ابو داؤد، حدیفہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے کوڑا کرکٹ کے ڈھیر پر آئے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

سیار سے مروی شعبہ کی یہ حدیث غریب ہے اور عبد الکریم متفرد ہیں۔

۱۲۳۶۰- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، شعبہ، سیار و منصور، ابو حزم، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج کیا اور دوران حج بیہودہ گفتگو سے پرہیز کیا اور نہ ہی فسق میں مبتلا ہوا وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو کر لوٹے گا جیسا کہ اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔

۱۲۳۶۱- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہشتم، سیار ابو حازم کی سند سے مثل مذکور بالا کے حدیث مروی ہے۔ ابو حازم سے مروی منصور کی حدیث بالا صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۲۳۶۲- ابراہیم بن محمد حمزہ، ابوبکر آجری، احمد بن یحییٰ حلوانی، علی بن جعد، شعبہ، سیار ابو حکم، ثابت بنانی، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انس رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ بچوں کے پاس سے گزرے۔ انہوں نے بچوں کو سلام کیا پھر حدیث سنائی کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ بچوں کے پاس سے گزرے، انہوں نے بھی بچوں کو سلام کیا اور میں اس وقت بچوں کے ساتھ تھا۔ یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے۔

۱۲۳۶۳- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، شریح بن یونس و زکریا بن یحییٰ بن حمویہ، "ح" ابو بکر طلحی، عبید بن غنام، ابو بکر بن ابی شیبہ، "ح" ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، (تینوں محدثین) یثیم، سیار، یزید فقیر، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ خصوصیتیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں کی گئیں، (وہ یہ ہیں) ایک مہینے کی مسافت کے بقدر رعب سے میری مدد کی گئی (یعنی دشمن نے میں ایک مہینے کی مسافت کے فاصلے پر ہوتا ہوں کہ دشمن مجھ سے مرعوب ہو جاتا ہے) اور پوری زمین کو میرے لئے مسجد اور طہور کا حکم دے دیا گیا (یعنی جہاں چاہوں نماز پڑھوں اور مٹی سے تیمم کر لوں) چنانچہ میری امت کے جس آدمی کو نماز کا وقت ہو جائے وہ جہاں چاہے نماز پڑھ لے اور مال غنیمت کو میرے لئے حلال کر دیا گیا ہے حالانکہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے بھی مال غنیمت حلال نہیں کیا گیا اور مجھے سفارش (شفاعت) عطا کی گئی اور مجھ سے پہلے ہر نبی کو کسی مخصوص قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا جبکہ مجھے عامۃ الناس کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔

۱۲۳۶۴- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یثیم، سیار، جابر، عبیدہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابو ہریرہؓ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے غزوہ ہند کا وعدہ کیا ہے پس اگر میں غزوہ ہند میں شہید ہوا تو بہترین شہید ہوں گا اور اگر زندہ واپس لوٹ آیا تو میں آزاد ابو ہریرہ ہوں گا۔

(۴۲۵) شیبان راعیؓ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک اللہ کی طرف رجوع کرنے والے شیبان راعیؓ ہیں، عبادت حق تعالیٰ میں ہمہ وقت لگن رہتے، اور توکل علی اللہ کو ہر حال میں اپنے دامن میں سموئے رکھا۔

۱۲۳۶۵- عبد اللہ بن محمد، ابو عباس محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، ابراہیم بن یعقوب، احمد بن نصر، محمد بن حمزہ مرتضیٰ کا بیان ہے کہ شیبان راعیؓ جب کبھی جنبی ہو جاتے اور انہیں پانی میسر نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے بارش برسی اور غسل کرتے، نماز جمعہ کے لئے تشریف لے جاتے اور اپنی بکریوں پر دائرہ نما خط کھینچ جاتے۔ جب واپس آتے بکریوں کو اسی حالت میں پاتے جس حالت میں انہیں چھوڑ کر گئے تھے۔

(۴۲۶) صالح بن عبد الجلیلؓ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک صالح بن عبد الجلیلؓ بھی ہیں۔ اطاعت باری تعالیٰ کو بجا لا کر لذت محسوس کرتے تھے، گزارہ کو کافی سمجھتے، قناعت کو کبھی نہیں چھوڑا۔

۱۲۳۶۶- اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف دارانی، احمد بن ابو حواری، ابو سلیمان کے سند سے مروی ہے کہ صالح بن عبد الجلیلؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندے دنیا و آخرت کی زندگی بیکل لذت کو پیتے ہوئے دنیا سے سدھار گئے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: تم نے دنیا میں اپنی خواہشات کو کوتاہ رکھا آج تم اپنی خواہشات کو پورا کرو میری عزت کی قسم بہشتوں کو میں نے تمہاری خاطر پیدا کیا ہے۔

۱۲۳۶۷- محمد بن احمد، حسین بن محمد، ابو زرعة، احمد بن ابو حواری کے سلسلہ سند سے مثل مذکور بالا کے مروی ہے۔

۱۲۳۶۸- اسحاق بن اسحاق، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابو حواری، ابوسلیمان، صالح بن عبد الجلیل نے فرمایا: اہل بصیرت حضرات اہل دنیا کے بادشاہوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں جبکہ اہل دنیا ان کو تعظیم کی نظر سے دیکھتے ہیں اور ان پر رشک بھی کرتے ہیں۔

(۴۲۷) حسین بن یحییٰ حسنی

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک حسین بن یحییٰ حسنی بھی ہیں جو عبادت و ریاضت میں ہمہ وقت کوشاں رہتے تھے۔

۱۲۳۶۹- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری، ابو خالد قصاع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسین بن یحییٰ حسنی سے پوچھا گیا: اللہ تعالیٰ کے اولیاء کی دنیا میں کیا علامت ہے، فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کو دنیا میں اچھے اعمال کی توفیق دیتا ہے جن سے وہ راضی رہتا ہے۔

۱۲۳۷۰- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابو حواری، ابو مسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسین بن یحییٰ حسنی نے فرمان باری تعالیٰ ”فلنحیئنه حیاة طيبة“ (نحل ۹۷) ہم اسے پاکیزہ تر زندگی عطا فرمائیں گے“ کے بارے میں فرمایا: یعنی ہم اسے اطاعت کی توفیق عطا فرمائیں گے جس کی لذت وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا، حسنی فرماتے ہیں: جو چاہتا ہو کہ اس کی آنکھ زیادہ سے زیادہ آنسو بہائے اور اس کا دل رقت آمیز ہو جائے وہ آدھا پیٹ بھر کھائے پیے، ابو مسلم کہتے ہیں یہ بات میں نے ابوسلیمان کوسنائی، وہ مجھے کہنے لگے حدیث میں تو یوں آیا ہے: ایک تہائی کھانا اور ایک تہائی پینا ہے“ ان لوگوں کو دیکھ رہا ہوں کہ انہوں نے سدس (چھٹے حصے) کا اضافہ کر دیا ہے۔

۱۲۳۷۱- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابو حواری، طیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسنی نے فرمایا: جہنم میں کوئی ٹھکانا نہیں ہوگا نہ ہی قید ہوگی نہ بیڑیاں اور نہ زنجیر ہوں گے مگر خوف اتنا ہوگا کہ اس پر جہنمی کا نام لکھا ہوگا، طیب کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات ابوسلیمان کوسنائی تو کہنے لگے اس وقت کیا حال ہوگا جب یہ ساری چیزیں جہنمی میں جمع ہو جائیں گی، بیڑیاں اس کے پاؤں میں ڈالی جائیں گی، جھکڑیاں اس کے ہاتھوں میں اور پھر اسے جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔

۱۲۳۷۲- ابو علی محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبد الجبار بن عاصم، ”ح“ ابوبکر بن محمد بن حسین آجری، احمد بن یحییٰ حلوانی، ”ح“ ابونعیم اصفہانی، مخلد بن جعفر، احمد بن محمد بن یزید برائی (تینوں) حکم بن موسیٰ، عبد الملک بن یحییٰ حسنی، صدقہ دمشقی، هشام کتانی، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بواسطہ جبریل فرمان باری تعالیٰ ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! جس نے میرے ولی کو رسوا کیا اس نے علانیہ میرے ساتھ جنگ کی، جس چیز کو میں نے کرنا ہوتا ہے اس میں مجھے تردد نہیں ہوتا اور نہ ہی مجھے اپنے بندہ مومن کی روح قبض کرنے میں کچھ تردد ہوتا ہے حالانکہ وہ موت کو ناپسند کر رہا ہوتا ہے جبکہ میں اس کی برائی ناپسند کر رہا ہوتا ہوں اور مرنے کے سوا اس کو کوئی چارہ کار ہوتا ہی نہیں، میرے مومنین بندوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو عبادت کے کسی باب کا ارادہ کرتے ہیں۔ وہ اس سے رک جاتے ہیں اور عجب اسے نہیں داخل ہونے دیتا اور اس طرح ان کا عبادت کا پاب فاسد ہو کر رہ جاتا ہے بعض میرے بندے ایسے ہیں جن سے میں محبت کرنے لگ جاتا ہوں اور جس سے میں محبت کرتا ہوں میں اس کے کان، ہاتھ اور آنکھیں بن جاتا ہوں وہ مجھ سے دعا کرتا ہے میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں وہ مجھ سے مانگتا ہے میں اسے عطا کرتا ہوں وہ میرے لئے خیر خواہ ہوتا ہے میں اس کا خیر خواہ بن جاتا ہوں بے شک بعض میرے ایسے بندے ہوتے ہیں جن کے ایمان کی اصلاح صرف مالداروں سے ہوتی ہے۔ اگر میں انہیں فقر و فاقہ میں مبتلا کر دوں تو فقر و فاقہ اس کا ایمان بگاڑ ڈالے اسی طرح بعض میرے ایسے مومن بندے ہوتے ہیں

جن کے ایمان کو صرف ان کا فقر و فاقہ ہی درست رکھ سکتا ہے اور بعض بندے میرے ایسے ہوتے ہیں کہ مالداروں ان کے ایمان کو فاسد کر دے گی اور بعض میرے بندے ایسے ہوتے ہیں جن کے ایمان کی اصلاح صرف صحت سے ہوتی ہے اگر میں انہیں کسی بیماری میں مبتلا کر دوں تو بیماری اس کے ایمان کو فاسد کر دے گی اور بعض میرے بندے ایسے ہوتے ہیں جن کے ایمان کی اصلاح صرف بیماری سے ہوتی ہے اگر میں انہیں صحت عطا کر دوں تو ان کا ایمان فاسد ہو جائے گا میں اپنے علم کے مطابق اپنے بندوں سے حسن تدبیر سے پیش آتا ہوں اور بیشک میں علیم و خبیر ہوں۔

انس رضی اللہ عنہ کی حدیث بالا غریب ہے اور ان سے اس سیاق میں صرف ہشام کتانی نے روایت کی ہے نیز حسن بن یحییٰ حسنی متفرد ہیں۔ ۱۲۴۷۳- سلیمان بن احمد، جعفر بن محمد فریابی، سلیمان بن عبد الرحمن "ح" علی بن ہارون، احمد بن عبد الجبار، ہشیم بن خارجہ (دونوں راوی) حسن بن یحییٰ حسنی، بشر بن حبان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم مسجد تعمیر کر رہے تھے کہ ہمارے پاس واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ انہوں نے ہمیں سلام کیا پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے جس نے مسجد بنائی اور پھر اس میں نماز پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں اس سے افضل گھر بنائیں گے۔ بشر سے روایت کرنے میں حدیث بالا میں حسنی متفرد ہیں۔

(۴۲۸) اور لیس خولانی

اولیاء تابعین کرام میں سے ایک عاقل، ربانی اور لیس بن یحییٰ خولانی بھی ہیں۔ ۱۲۴۷۴- محمد بن علی، احمد بن علی بن ابی صقر، یونس بن عبد الاعلیٰ کا بیان ہے کہ میں نے صوفیاء کرام میں صرف اور لیس خولانی کو عقلمند دیکھا ہے۔ ۱۲۴۷۵- علی بن ہارون، موسیٰ بن ہارون حافظ کا بیان ہے کہ زنجویہ اور لیس بن یحییٰ خولانی کا تذکرہ کر رہے تھے کہ وہ مصر میں ایسے ہیں جیسے ہمارے ہاں بغداد میں بشر بن حارث ہیں موسیٰ کہتے ہیں: میرا گمان نہیں ہے کہ علماء اور لیس خولانی پر مقدم کسی کو سمجھتے ہوں۔

مسانید اور لیس بن یحییٰ خولانی

۱۲۴۷۶- سلیمان بن احمد، احمد بن طاہر بن حرمہ، اور لیس بن یحییٰ، حیوۃ بن شریح، عقیل بن خالد، ابن شہاب، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ زمین کو اپنے ایک ہاتھ میں سمیٹ لیں گے اور آسمانوں کو دائیں ہاتھ میں پھر ارشاد باری تعالیٰ ہوگا: آج میں ہی بادشاہ ہوں۔ ۱۲۴۷۷- سلیمان بن احمد، حرمہ، اور لیس بن یحییٰ، عقیل، ابن شہاب، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صاحب قرآن جب قرآن کی حفاظت کرتا ہے اور رات کو لے کر اسے کھڑا رہتا ہے (یعنی رات کو پڑھتا رہتا ہے نماز میں نوافل میں) اس کی مثال باندھے ہوئے اونٹ جیسی ہے کہ جب اس کا مالک اسے باندھے رکھتا ہے اونٹ کو اپنے پاس روکے رکھتا ہے اور جب اونٹ کو کھول دیتا ہے تو وہ بھاگ نکلتا ہے۔

۱۔ المعجم الكبير للطبرانی ۲۶۳/۸۔ و مجمع الزوائد ۲۴۸/۲۔ و اتحاف السادة المتقين ۱۰۲/۸: ۳۷۷، ۳۴۰/۹۔

۲۔ مسند الامام احمد ۳۹۰/۳۔ و الترغيب والترهيب ۱۹۵/۱۔

۳۔ صحيح البخاری ۱۵۸/۶، ۱۳۵/۸، ۱۴۲/۹، ۱۵۰۔ و صحيح مسلم، كتاب صفات المنافقين ۲۳۔ و فتح الباری ۵۵۱/۸، ۳۹۶/۱۳۔

۴۔ سنن النسائي ۱۵۴/۲۔ و امالي الشجري ۱۰۸/۸۲/۱۔

۱۲۳۷۸- سلیمان بن احمد، حرملہ، ادریس بن یحییٰ، حیوۃ بن شریح، عقیل، ابن شہاب، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بخار دوزخ کی تیز گرمی کا اثر ہے اسے ٹھنڈے پانی سے توڑتے رہو، چنانچہ ابن عمرؓ فرمایا کرتے تھے یا اللہ! عذاب کو ہم سے دور کر دے۔

مذکورہ بالا زہری کی تینوں حدیثیں غریب ہیں، صرف حیوۃ نے روایت کی ہیں۔

۱۲۳۷۹- سلیمان بن احمد، احمد بن طاہر، حرملہ، "ح" محمد بن علی، اسماعیل بن داؤد بن وردان، یوسف بن ابی طییب، (دونوں) ادریس بن یحییٰ خولانی، عبد اللہ بن عیاش، عبد اللہ بن سلیمان، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔

نافع کی حدیث بالا غریب ہے اور ان سے صرف عبد اللہ بن سلیمان نے روایت کی ہے اور عبد اللہ بن سلیمان، طویل کے لقب سے مشہور ہیں نیز ادریس متفرد ہیں۔

۱۲۳۸۰- ابوالاحمد محمد بن احمد غطریفی، یحییٰ بن محمد بن صاعد، ابراہیم بن منقذ، ادریس بن یحییٰ خولانی، فضل بن مختار، ابن ابی ذییب، شعبہ مولیٰ ابن عباس، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدن سے باہر نکلنے والی چیزوں سے وضو واجب ہوتا ہے نہ کہ ان چیزوں سے جو بدن میں داخل ہوں۔

یعنی پیشاب پاخانہ، ریح، خون، پیپ، تے وغیرہ سے وضو واجب ہوتا ہے نہ کہ کھانے پینے سے۔

ابن ابی ذییب کی حدیث بالا غریب ہے ہمیں صرف فضل کی سند سے پہنچی ہے اور فضل سے ادریس روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۱۲۳۸۱- محمد بن ابراہیم، یحییٰ بن محمد بن صاعد، ابراہیم بن منقذ، ادریس بن یحییٰ خولانی، فضل بن مختار، حمید، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی جانب نکلے، اپنے گدھے پر سوار ہوئے جس سے گدھے پر بیٹھنے کا اثر (نشان) پڑ گیا۔

(۴۲۹) مفضل بن فضالہؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک مفضل بن فضالہ بھی ہیں جو حق وعدالت پر قائم رہے۔ عبادت و ریاضت میں ملال کا شکار نہیں ہوئے۔ مستجاب الدعوات تھے۔

۱۲۳۸۲- ابو عمرو بن حمدان، عبد اللہ بن محمد بن سیار فرہاذاہی، ابن رعبہ کا بیان ہے کہ مجھے ایک ثقہ آدمی نے بتایا کہ مفضل بن فضالہؒ نے ان کے لئے قطع اہل کی دعا کی لیکن وہ آدمی صبر کرنے سکے۔ چنانچہ مفضل کو پھر رجوع کی دعا کرنی پڑے۔

۱۲۳۸۳- محمد بن احمد بن حمدان، عبد اللہ بن محمد بن سیار، یا ابن رعبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مفضلؒ ضعف کے باوجود راتوں کو طویل

۱۔ مسند الامام احمد ۱۲/۳۔ وجمع الزوائد ۱۵۰/۳۔ والاحادیث الصحیحة ۱۶۵۴۔ وصحیح ابن حبان ۸۸۰۔

والترغیب والترہیب ۱۳۷/۲۔ واتحاف السادة المتقین ۲۳۰/۳۔

۲۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۱۱۶/۱۔ والمصنف لعبد الرزاق ۱۰۰۔ وجمع الزوائد ۲۴۳/۱۔ والعلل المتناہیة ۳۶۶/۱۔ والاحادیث الضعیفة ۹۵۹۔

۳۔ تہذیب الکمال ۴۱۵/۲۸۔ وطبقات ابن سعد ۵۱۷/۷۔ والتاریخ الکبیر ۱۷۷/۳۔ والجرح ۱۳۶۱/۸۔ والکاشف ۵۷۰/۳۔

مسانید مفضل بن فضالہ

۱۲۳۸۴- مخلص بن جعفر و ابو محمد بن حیان، جعفر بن محمد فریابی، قتیبہ بن سعید، و یزید بن موہب، مفضل بن فضالہ، عقیل، ابن شہاب، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر سورج ڈھلنے سے پہلے ہی (سفر کے لیے) کوچ کر جاتے نماز ظہر کو وقت عصر تک مؤخر کرتے۔ پس پڑاؤ کرتے اور دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھ لیتے، اور اگر سفر پر کوچ کرنے سے پہلے سورج ڈھل چکا ہوتا تو ظہر کی نماز پڑھ لیتے پھر سوار ہو جاتے (اور سفر پر نکل پڑتے)۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے عقیل سے لیث بن سعد اور جابر بن اسماعیل اور یونس بن یزید نے بھی روایت کی ہے۔
۱۲۳۸۵- سلیمان بن احمد، مطلب بن شعیب، عبد اللہ بن صالح، لیث، عقیل، ابن شہاب، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ظہر اور عصر کی نمازوں کو جمع کرنا چاہتے تو ظہر کو مؤخر کرتے حتیٰ کہ عصر کا وقت داخل ہو جاتا پھر دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھ لیتے۔

۱۲۳۸۶- محمد بن علی، علی بن احمد بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی سفر کرنا ہوتا ظہر کی نماز کو عصر کے اول وقت تک مؤخر کرتے۔ پھر دونوں نمازوں کو اکٹھا کر کے پڑھ لیتے، اسی طرح مغرب کو بھی مؤخر کرتے اور شفق غروب ہو جاتا دونوں نمازوں (مغرب و عشاء) کو اکٹھا پڑھ لیتے۔

جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث بالا عزیز ہے، اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں بھی ذکر کی ہے۔ انہوں نے عمرو بن سوادہ ابن وہب کے طریق سے ذکر کی ہے۔

۱۲۳۸۷- سلیمان بن احمد، ہارون بن کامل، عبد اللہ بن صالح، لیث، یونس، ابن شہاب، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جمع بین الظہر والعصر (نماز ظہر اور عصر کو اکٹھا پڑھنے) کا ارادہ کرتے ظہر کو مؤخر کرتے حتیٰ کہ عصر کا وقت داخل ہو جاتا پھر دونوں جمع کر کے پڑھ لیتے۔

یہ حدیث مفضل بن فضالہ نے بھی لیث، جعفر فریابی، قتیبہ و یزید بن موہب، مفضل بن فضالہ، لیث، ہشام بن سعد، ابو زبیر، ابو طفیل، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے موقع پر کوچ کرنے سے پہلے اگر سورج ڈھل چکا ہوتا تو جمع بین الظہر والعصر کر لیتے اور مغرب میں بھی اسی طرح کرتے یعنی اگر کوچ کرنے سے پہلے سورج غروب ہو چکا ہوتا تو مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھ لیتے اور اگر غروب آفتاب سے پہلے کوچ کر جاتے تو مغرب کو مؤخر کرتے حتیٰ کہ عشاء کے وقت اترتے اور دونوں کو جمع کر کے پڑھ لیتے۔

(فائدہ) جمع بین الصلوٰتین کا مسئلہ بھی ان معرکۃ الآراء مسائل میں سے ہے جس میں ائمہ کرام کا شدید اختلاف ہوا ہے۔ فقہاء کرام کے اختلاف سے بچنے کا سلامتی والا طریقہ یہ ہے کہ مسافر ظہر کی نماز کو آخری وقت تک مؤخر کرے اور بالکل آخر وقت میں ظہر پڑھ لے اور جو نبی فارغ ہوگا عصر کا وقت داخل ہو چکا ہوگا لہذا عصر اول وقت میں پڑھ لے، مغرب میں بھی اسی طرح یعنی مغرب کو بالکل آخر وقت میں پڑھ لے اور جو نبی مغرب سے فارغ ہوگا عشاء کا وقت داخل ہو چکا ہوگا، لہذا عشاء کو بالکل اول وقت میں پڑھ لے (انتہی من المترجم)

۱۲۳۸۸- عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، یحییٰ بن عبد اللہ بن یکیر، مفضل بن فضالہ، عیاش بن قتبانی، یکیر بن ارج، نافع، ابن عمر،

حَفْصَةُ زَوْجَةُ مَطْهَرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَسَلَسَلَهُ سَنَدٌ مَرُورِيٌّ هُوَ كَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ ارشاد فرمایا: ہر بالغ پر نماز جمعہ کے لئے جانا واجب ہے اور ہر وہ آدمی جو نماز جمعہ پڑھنے کے لئے آئے اس پر غسل کرنا واجب ہے۔
بکیر کی حدیث بالا غریب ہے اور ان سے صرف مفضل بن عیاش نے روایت کی ہے۔

۱۲۳۸۹- عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، عبد اللہ بن صالح، مفضل بن فضالہ، بن یونس بن یزید، سعد بن ابراہیم، مسور، عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ کاٹنے کے بعد اس پر تاوان نہ ڈالا جائے۔
اس حدیث کو سعد سے صرف یونس نے روایت کیا ہے۔

۱۲۳۹۰- محمد بن زیان، زکریا بن یحییٰ قضاہی، مفضل بن فضالہ، عبد اللہ بن سلیمان طویل، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ قرآن مجید کو ساتھ لے کر دشمن کے علاقے کی طرف سفر کیا جائے چونکہ خوف ہے کہ کہیں دشمن کے ہاتھ نہ لگ جائے۔
یہ حدیث صحیح ثابت ہے اور نافع سے موسیٰ بن عقبہ نے بھی روایت کی ہے نیز حدیث بالا میں مفضل متفرد ہیں۔

۱۲۳۹۱- محمد بن ابراہیم بن علی، محمد بن زیان، زکریا بن یحییٰ، مفضل بن فضالہ، عبد اللہ بن سلیمان، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان آدمی کا حق بنتا ہے کہ اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جس میں وصیت نافذ ہو سکتی ہو اور وہ چیز اس کے پاس یونہی دو راتیں گزار دے الا یہ کہ اس چیز کے متعلق اس کے پاس وصیت لکھی ہوئی ہوئی چاہیے۔

۱۲۳۹۲- سلیمان احمد، مقدم بن داؤد، سعید بن عیسیٰ، یحییٰ بن بکیر، مفضل بن فضالہ، ابو عروہ بصری، زیاد بن ابی عمار، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طلب علم ہر مسلمان پر فرض ہے۔
ابو عروہ بصری وہ معمر بن راشد ہیں بقول عیسیٰ مفضل متفرد ہیں۔

۱۲۳۹۳- سلیمان بن احمد، مقدم بن داؤد، سعید بن عیسیٰ، مفضل بن فضالہ، یونس بن شہاب، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھجوروں کی ٹہنیوں سے بنی ہوئی چٹائی پر نماز پڑھ لیتے تھے اور اسی پر سجدہ بھی کر لیتے۔
زہری کی حدیث بالا غریب ہے مفضل عن یونس متفرد ہیں۔

۱۲۳۹۴- سلیمان بن احمد، مقدم، سعید، مفضل، محمد بن عجلان، ابو زناد، اعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے جو آدمی اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اس کا جائزہ (انعام و اکرام) ایک دن اور ایک رات ہے، مہمان نوازی تین دن تک ہوتی ہے تین دن سے زیادہ (مہمان پر میزبان جو کچھ خرچ کرے گا وہ) صدقہ ہے اور مہمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ میزبان کے پاس ٹھہر جائے اور اسے خرچ میں مبتلا کر دے اور جو آدمی اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلی بات کرے

۱- سنن ابی داؤد ۳۴۲، والسنن الکبری للبیہقی ۳/۴۳۱، وصحیح ابن خزيمة ۱/۱۷۲، وکنز العمال ۷/۲۱۱۰.

۲- والسنن الکبری للبیہقی ۸/۲۷۷، والسنن الدارقطنی ۳/۱۸۲، ۱۸۳، ونصب الراية ۳/۳۷۵، ۳۷۶، وکنز العمال ۵۰/۱۳۳.

۳- سنن ابن ماجہ ۴/۴۴، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۳۰، والصغیر ۱/۱۶، وکشف الخفاء ۲/۵۶، ۵۸۳، واللائلی المصنوعة ۱/۱۰۸، وتنزیہ الشریعة ۱/۲۷۸، ۲۸۹، والعلل المتناہیة ۱/۵۳، ۶۲، ۱۵۵.

ورنہ خاموش رہے۔ بقول سلیمان مفضل عن ابن عجلان متفرد ہیں۔

۱۲۴۹۵- محمد بن مظفر، محمد بن زیان، زکریا بن یحییٰ، مفضل بن فضالہ، ثنی بن صباح، عمرو بن شعیب، شعیب، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ:

ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اس نے انگلی پر سونے کی انگٹھی چڑھا رکھی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا، آدمی اٹھ کر چلا گیا اور سونے کی انگٹھی اتار دی، اور اس کی بجائے لوہے کی انگٹھی پہن لی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا: یہ اہل دوزخ کا لباس ہے وہ آدمی پھر تیسری مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اب کی بار اس نے چاندی کی انگٹھی پہن رکھی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ تذکرہ نہیں کیا اور نہ ہی اس سے اعراض کیا۔

(۲۳۰) عبد اللہ بن وہبؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک عبد اللہ بن وہب بھی ہیں، جنہیں قتل الخوف کا خطاب دیا گیا خوف خدا سے ہمیشہ سرشار رہے، پائے کے محدث تھے اور نسبہ مصری تھے۔

۱۲۴۹۶- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، حاتم بن علیث جوہری، خالد بن خداش کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ عبد اللہ بن وہبؒ کو احوال قیامت پڑھ کر سنائے گئے۔ فوراً غشی کھا کر گر پڑے کوئی بات نہ کر سکے حتیٰ کہ تین دن بعد اللہ کو پیارے ہو گئے یہ مصر میں ۱۹۷ھ کا واقعہ ہے۔

۱۲۴۹۷- ابو عبد اللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید ہمدانی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ عبد اللہ بن وہب صفائی ستھرائی کے لئے حمام میں داخل ہوئے اور وہیں سے کسی قاری کو آیت کریمہ ”واذیتحاجون فی النار“ اور جب دوزخ کی آگ کے بارے میں باہمی حجت بازی کر رہے ہوں گے (غافر: ۳۷) تلاوت کرتے ہوئے سنا، وہیں غشی کھا کر گر پڑے، چنانچہ نورہ وغیرہ ان سے صاف کیا گیا اور وہ کچھ نہیں سمجھ رہے تھے۔

۱۲۴۹۸- ابو محمد بن حیان، ابو خراش کلابی، ابو ربیع رشیدی کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ شدید بارش کے دن ابن وہب کو فسطاط کی مسجد میں داخل ہوتے دیکھا، وہ کسی آدمی کی تلاش میں لگ گئے جو ان کے ساتھ بیٹھتا، چنانچہ مسجد کی پچھلی طرف سے آئے اور وہاں سعید اصرم کو دیکھا، سعید انہیں دیکھ کر فوراً ان کی طرف اٹھے اور دونوں ایک دوسرے سے لپٹ کر رونے لگے، میں نے ابن وہب کو کہتے سنا: اے ابو عثمان! وہ لوگ دنیا سے رخصت ہو گئے جو رنگ لگنے پر ہمارے دلوں کو جلا بخشتے تھے۔

۱۲۴۹۹- ابو محمد بن حیان، ابن ماہان درانی کے سلسلہ سند سے یونس بن عبد الاعلیٰ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ عبد اللہ بن وہبؒ نے ”کتاب الاحوال“ پڑھی جب دوزخ کی آگ کے احوال پڑھنے لگے تو سب سسکیاں بھر کر رونے لگے اور پھر غشی کھا کر گر پڑے، انہیں اٹھا کر گھر تک پہنچایا گیا اور اس کے بعد چند ہی دن تک زندہ رہے پھر اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔

مسانید عبد اللہ بن وہبؒ

عبد اللہ بن وہبؒ نے آئمہ حدیث سفیان ثوری، مالک، شعبہ، عمرو بن حارث، یونس بن یزید، ہشام بن سعد، سلیمان بن

بلال، مخرمہ بن بکیر رحمہم اللہ سے احادیث روایت کی ہیں نیز عبد اللہ بن وہب کی چند تصانیف بھی ہیں۔

۱۲۵۰۰- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ و ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، ابن وہب، عمرو بن حارث، دراج، ابوالہیثم، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: برد بار نہیں مگر ٹھوکر والا اور غلگند نہیں مگر تجربہ کار، عمرو بن حارث کی حدیث بالا غریب ہے ان سے صرف عبد اللہ نے روایت کی ہے۔

۱۲۵۰۱- محمد بن معمر، عبد اللہ بن محمد بن ناجیہ، محمد بن عبد المجید تمیمی، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، دراج، ابوسعید۔ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موسم سرما موسن کی بہار ہے۔ حدیث بالا غریب ہے اور صرف اسی اسناد سے محفوظ ہے نیز عبد اللہ بن عمرو متفرد ہیں۔

۱۲۵۰۲- ابوسعید احمد بن ابیہ، حسین بن ادریس سجری، قتیبہ بن سعید، ابن وہب، عمرو بن الحارث، دراج، ابوالہیثم، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قنوت کا ہر وہ کلمہ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر کیا ہے وہ اطاعت (کے معنی) میں ہے۔

عمرو کی سند سے روایت کرنے میں عبد اللہ حدیث بالا میں متفرد ہیں۔

۱۲۵۰۳- ابوہ عبد اللہ، عبدان بن احمد، احمد بن عبد الرحمن بن وہب، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، یعقوب بن اسحاق، ابواسود غفاری، نعمان غفاری، ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! میں جو کچھ کہہ رہا ہوں اسے سمجھنے کی کوشش کرو، (وہ یہ ہے کہ) بے شک کثیر مال و اسباب والے قیامت کے دن کم مائیگی کی حالت میں ہوں گے مگر وہ آدمی جس نے یوں اور یوں کہا ہو، جو کچھ میں تمہیں کہوں اسے سمجھنے کی کوشش کرو، گھوڑوں کی پیشانیوں میں تا قیامت خیر و بھلائی رکھ دی گئی ہے، بے شک بھلائی گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے۔

یعقوب اور عمرو کی حدیث بالا غریب ہے نیز ابن وہب حسن عمرو متفرد ہیں۔

۱۲۵۰۴- ابوہ عبد اللہ، عبدان بن احمد، ابو طاہر بن سرخ، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکیر بن اسحاق، کریب، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھر میں داخل ہوئے اور گھر میں ابراہیم اور مریم کی تصویروں کو پایا ارشاد فرمایا: کیا گھر والے نہیں سن چکے کہ یقیناً فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی تصویر ہو؟ یہ ابراہیم کی تصویر ہے جائز نہیں کہ یہاں رہے۔

بکیر اور عمرو کی حدیث بالا غریب ہے نیز ابن وہب متفرد ہیں۔

۱۲۵۰۵- عبدان بن احمد، یونس بن عبد الاعلیٰ، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابوسالم حسانی زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے گمشدہ چیز (اونٹ بکری وغیرہ) کو پناہ دی اور لوگوں میں اس کی تشہیر نہ کی وہ گمراہ ہے۔

۱۔ مسند الامام احمد ۴/۵۷۳۔ والسنن الکبری للبیہقی ۲/۲۹۷۔ ومجمع الزوائد ۳/۲۰۰۔ والجلل المتناہیۃ ۱/۳۱۳۔
وکشف الخفا ۲/۶۱۳۰۔ والدر المنثرۃ ۹۷۔ والاحادیث الصحیحة ۱۹۲۲۔ صحیح ابن حبان ۱/۴۲۳۔ والدر المنثور ۱/۱۱۰۔ وکنز العمال ۲۹۵۹۔ وتفسیر الطبری ۲/۳۵۳۔ ۳/۱۸۲۔ وتفسیر ابن کثیر ۱/۲۳۱۔ ۲/۳۳۔
۲/۳۱۷۔ صحیح البخاری ۳/۱۶۹۔ ومسند الامام احمد ۱/۲۷۷۔ صحیح مسلم، کتاب اللقطة ۱۲۔
ومسند الامام احمد ۳/۱۱۷۔ والمستدرک ۲/۶۳۔ والسنن الکبری للبیہقی ۶/۱۹۱۔

حدیث کو ان الفاظ میں صرف ابی سالم سے عمرو بن حارث نے روایت کیا ہے۔

۱۲۵۰۶- ابوہ عبد اللہ، عبدان بن احمد، عمرو بن سوادہ، عبد اللہ بن وہب، یونس بن یزید، زہرہ، عبد اللہ بن عتبہ، وسائب بن یزید، عبد الرحمن بن عبید قاری، عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی غلبہ نیند کی وجہ سے اپنا وظیفہ نہ پڑھ سکا حالانکہ اس کا پڑھنے کا ارادہ تھا (اور وہ سو گیا) اس کی نیند صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر کر دیا ہے اور اس کے وظیفے کا اس کو اجر و ثواب ملے گا۔

میں نہیں جانتا کہ ابن شہاب نے یہ حدیث یونس کے علاوہ کسی اور سے بھی مرفوعاً روایت کی ہے۔

۱۲۵۰۷- ابوہ عبد اللہ، عبدان بن احمد، یونس بن عبد الاعلیٰ، ابن وہب، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک ایک آدمی نے بھلائی کا کبھی کوئی عمل نہیں کیا ہوتا صرف وہ اتنا کرتا ہے کہ لوگوں کو قرضہ دل کھول کر دیتا ہے وصولی کے وقت اپنے قاصد سے کہہ دیتا ہے کہ مقروض آسانی سے جو دے وہ لے لو اور جتنے قرضے میں اسے دشواری پیش آئے اسے نظر انداز کر دو شاید اللہ تعالیٰ (روز قیامت) ہمیں بھی نظر انداز کر دے چنانچہ جب وہ مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

۱۲۵۰۸- ابوہ عبد اللہ، عبدان بن احمد، یونس بن عبد الاعلیٰ، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکیر بن ابی، ضحاک بن عبد اللہ قرشی، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر پر تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعات نماز نفل پڑھیں جب فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا: میں نے ایسی نماز پڑھی جس میں میں نے خوب رغبت کے ساتھ دعائیں کیں اور عدم قبولیت کا ڈر بھی دامن گیر رہا میں نے اپنے رب سے تین چیزوں کا سوال کیا بہر حال دو تو مجھے عطا کر دیں اور تیسری کے بارے میں باز رہنے کی تاکید کی، میں نے اپنے رب سے سوال کیا میری امت قحط سے نہ ہلاک ہونے پائے، سو یہ دعا قبول ہوئی، میں نے سوال کیا کہ میری امت پر دشمن نہ غلبہ پائے (کہ ان کی جڑ ہی کاٹ پھٹے) یہ دعا بھی قبول ہوئی، میں نے سوال کیا کہ میری امت میں آپس کے جھگڑے اور آپس کی لڑائیاں نہ جنم لیں تاہم مجھے اس سے باز رکھا گیا۔

۱۲۵۰۹- ابوہ عبد اللہ، احمد بن حارون بن روح بردی، محمد بن عبد اللہ بن حکم، ابن وہب، عثمان بن حکم جذامی، زہیر بن محمد، سہیل بن ابی صالح، ابوصالح، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ کے ہوتے ہوئے (مدی سے) قسم لے کر فیصلہ کیا ہے۔

زید بن ثابت کی حدیث بالا میں عثمان بن زہیر متفرد ہیں۔

۱۲۵۱۰- ابوہ عبد اللہ، عبد اللہ بن محمد بغوی، احمد بن عیسیٰ مصری، عبد اللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم، عبد اللہ بن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کا بوسہ لیا پھر فرمایا: میں جانتا ہوں تو مطلق ایک پتھر ہے اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا میں بھی تجھے کبھی بوسہ نہیں دیتا۔

زہری کی حدیث بالا متفق علیہ ہے۔

۱۲۵۱۱- ابوہ عبد اللہ، یوسف بن احمد بن عبد اللہ بن عبد المؤمن، احمد بن زائدہ قزاز، ابراہیم بن منذر حزامی، "ح" ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، احمد بن عیسیٰ (دونوں راوی) عبد اللہ بن وہب، مخرمہ بن بکیر، سہیل بن صالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی

۱۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين ۱۴۲۔ و سنن الترمذی ۵۸۱۔ و سنن ابی داؤد ۱۳۱۳۔ و سنن النسائی ۲۵۹/۳۔

۲۶۰۔ و سنن ابن ماجہ ۱۳۳۳۔ و صحیح ابن خزيمة ۱۱۷۱۔

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف سفر کرنے والے تین قسموں پر ہو سکتے ہیں۔ حج کرنے والے عمرہ کرنے والے، اور جہاد کرنے والے۔

حدیث بالا غریب ہے اور مخرمہ متفرد ہیں۔

۱۲۵۱۲- ابوہ عبد اللہ، یوسف بن احمد بن عبد اللہ، ربیع بن سلیمان، عبد اللہ بن وہب، سلیمان بن بلال، موسیٰ بن عبیدہ، یزید رقاشی، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان بندے کے لئے آسمان میں دو دروازے ہوتے ہیں۔ ایک دروازے سے اس کے لئے رزق وغیرہ نازل ہوتا ہے اور دوسرے سے اس کا عمل اوپر جاتا ہے اگر وہ دونوں دروازے اسے گم پائیں اس پر رونا شروع کر دیتے ہیں۔

ابو نعیم اصفہانی کہتے ہیں کہ میں اس حدیث کو نہیں جانتا۔

۱۲۵۱۳- محمد بن حسن بن علی یقطینی، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابراہیم بن خلف، "ح" سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ بن خالد، محمد بن یحییٰ بن اسماعیل صدفی، (دونوں راوی) ابن وہب، معاویہ بن صالح، عبد الوہاب بن بخت، ابو زناد، ابو اعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب کو بھی حرام کیا ہے۔ اور اس کی قیمت کو بھی حرام کیا ہے خنزیر اور اس کی قیمت کو بھی حرام کیا ہے اور مردار اور اس کی قیمت کو بھی حرام کیا ہے۔

سلیمان کے قول کے مطابق ابن وہب بن معاویہ متفرد ہیں۔

۱۲۵۱۴- محمد بن حسن یقطینی، عبد اللہ بن محمد بن مسلم مقدسی، حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، عمرو بن حارث، دراج، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی آدمی کو مسجد کا خوگر دیکھو تو اس کے لئے ایمان کی گواہی دے دو چونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "انما یعمر مساجد اللہ من امن باللہ" (توبہ: ۱۸) اللہ تعالیٰ کی مساجد کو وہی آباد رکھتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہو۔

۱۲۵۱۵- محمد بن حسن، عبد اللہ بن محمد بن مسلم، حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، عمرو بن حارث، دراج، ابو سعید، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا کہ مجھے کوئی ورد تعلیم فرما دیجئے جس سے میں آپ کو یاد کیا کروں اور آپ کو پکارا کروں، ارشاد خداوندی ہوا کہ لا الہ الا اللہ کہا کرو، موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، اے میرے رب! یہ تو ساری دنیا کہتی ہے ارشاد ہوا لا الہ الا اللہ کہا کرو، عرض کیا، میرے رب! میں تو کوئی ایسی مخصوص چیز مانگتا ہوں جو مجھے کو عطا ہو، ارشاد ہوا کہ اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور دوسری طرف لا الہ الا اللہ کو رکھ دیا جائے تو بلا الہ الا اللہ والا پلڑا جھک جائے گا۔

- ۱۔ سنن النسائی کتاب الحج باب ۴. کتاب الجہاد باب ۱۱. والسنن الکبری للبیہقی ۲۶۲/۵. وصحیح ابن خزيمة ۲۵۱۱. والمستدرک ۳۴۱/۱. وکشف الخفا ۳۷۵/۲.
- ۲۔ کنز العمال ۷/۴۲۷.
- ۳۔ سنن ابن ماجہ ۸۰۲، ومسنند الامام احمد ۶۸/۳. والسنن الکبری للبیہقی ۶۶/۳. وصحیح ابن حبان ۳۱۰. وصحیح ابن خزيمة ۱۵۰۲. وکشف الخفا ۹۳/۱، ۲۰/۱، ۳۱۱/۱.
- ۴۔ المستدرک ۵۲۸/۱. وصحیح ابن حبان ۳۳۲۳. وفتح الباری ۲۰۸/۱۱. وامالی الشجرى ۲۵/۱. ومشکاة المصابیح ۲۳۰۹. ومجمع الزوائد ۸۲/۱۰.

عمر کی حدیث بالا غریب ہے ان سے صرف ابن وہب نے روایت کی ہے۔

۱۲۵۱۶- محمد بن حسین، عبد اللہ بن محمد، حرملہ، ابن وہب، عمرو، دراج ابواسح، ابو یثیم، ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی یمن سے ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میں ہجرت کر کے آیا ہوں، ارشاد فرمایا: تو نے شرک سے ہجرت کی ہے (چونکہ فریضہ ہجرت فتح مکہ تک تھا) لیکن اب جہاد کا دروازہ کھلا ہے۔ آپ نے پوچھا: کیا یمن میں تمہارا کوئی رشتہ دار ہے؟ جواب دیا جی ہاں، وہاں میرے والدین ہیں، ارشاد فرمایا: کیا تمہارے والدین نے (جہاد میں شرکت کرنے کی) اجازت دی ہے؟ آدمی نے نفی میں جواب دیا، ارشاد فرمایا: واپس لوٹ جاؤ اگر والدین تمہیں جہاد کی اجازت دیں تو جہاد کرو ورنہ ان کی خدمت میں مشغول رہو۔ حدیث بالا عمرو سے صرف ابن وہب نے روایت کی ہے۔

۱۲۵۱۷- حسن بن محمد کیسان، موسیٰ بن ہارون حافظ، ہارون بن معروف "ح" احمد بن محمد بن مقسم، اسحاق بن ابراہیم کندی، ابو ہمام، ابن وہب، عبد اللہ بن اسود، عامر بن عبد اللہ بن زبیر، عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح کا اعلان (تشہیر کیا کرو)۔

عامر سے صرف عبد اللہ نے روایت کی ہے اور ابن وہب متفرد ہیں۔

۱۲۵۱۸- سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ بن خالد بن حیان رقی، ابن یحییٰ بن اسماعیل، "ح" محمد بن مظفر، علی بن احمد بن سلیمان، احمد بن سعید ہمدانی، (دونوں) عبد اللہ بن وہب، جرید بن حازم، ایوب سختیانی، عبد اللہ بن عون، ہشام بن حسان، ابن سیرین، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر تشریف لائے کہا گیا: یا رسول اللہ! یہاں کچھ پالتو گدھے ہمارے ہاتھ لگے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ انصاریؓ کو آواز لگانے کا حکم دیا، انہوں نے صدا بلند کی: بے شک اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں پالتو گدھوں (کے کھانے) سے باز رہنے کی تاکید کی ہے چونکہ وہ پلیدی کے مانند ہیں۔ ابن عون کی حدیث بالا صرف جریر نے روایت کی ہے اور بقول سلیمان ابن وہب متفرد ہیں۔

۱۲۵۱۹- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن حجاج بن رشید بن عبد الملک بن شعیب بن لیث، عبد اللہ بن وہب، لیث بن سعد، موسیٰ بن علی رباح، رباح، مستور دہری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اور وہ اس وقت قریش کا کچھ تذکرہ کر رہے تھے: قریش میں چار خصلتیں ہیں، قریش فتنہ کے وقت لوگوں کو زیادہ درست سمت میں لے جانے والے ہیں، وہ مصیبت کے بعد معاملے کو جلدی سے سلجھا دیتے ہیں۔ وہ جنگ میں بھاگ جانے کے بعد واپس پلٹ کر زیادہ سے زیادہ حملہ آور ہونے والے ہیں، وہ مسکین اور یتیم کے لئے بہتر سے بہتر بھلائی کا پیغام لانے والے ہیں اور وہ بادشاہوں کے ظلم و ستم کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے والے ہیں، بقول سلیمان بن وہب عن لیث متفرد ہیں۔

۱۲۵۲۰- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن حجاج، ابراہیم بن منذر، ابن وہب، معاویہ بن صالح، عمارہ بن غزیہ، ابو حازم، سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حاجی بھی تلبیہ پڑھتا ہے اس کے دائیں بائیں واقع درخت اور پتھر سب تلبیہ پڑھتے ہیں۔

۱۔ المستدرک ۱۰۳/۲۔ والسنن الکبری للبیہقی ۱۰۳/۲۔ وصحیح ابن حبان ۱۲۲۲۔ ومن سنن سعید بن منصور ۲۳۳۲،
۲۔ سنن الترمذی ۱۰۸۹۔ ومن ابن ماجہ ۱۸۹۵۔ والمستدرک ۱۸۳/۲۔ وصحیح ابن حبان ۱۲۸۵۔ والسنن الکبری للبیہقی
۳۔ ۲۸۸۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۲۔ ۱۳۹۳۔ ۱۳۹۴۔ ۱۳۹۵۔ ۱۳۹۶۔ ۱۳۹۷۔ ۱۳۹۸۔ ۱۳۹۹۔ ۱۴۰۰۔ ۱۴۰۱۔ ۱۴۰۲۔ ۱۴۰۳۔ ۱۴۰۴۔ ۱۴۰۵۔ ۱۴۰۶۔ ۱۴۰۷۔ ۱۴۰۸۔ ۱۴۰۹۔ ۱۴۱۰۔ ۱۴۱۱۔ ۱۴۱۲۔ ۱۴۱۳۔ ۱۴۱۴۔ ۱۴۱۵۔ ۱۴۱۶۔ ۱۴۱۷۔ ۱۴۱۸۔ ۱۴۱۹۔ ۱۴۲۰۔ ۱۴۲۱۔ ۱۴۲۲۔ ۱۴۲۳۔ ۱۴۲۴۔ ۱۴۲۵۔ ۱۴۲۶۔ ۱۴۲۷۔ ۱۴۲۸۔ ۱۴۲۹۔ ۱۴۳۰۔ ۱۴۳۱۔ ۱۴۳۲۔ ۱۴۳۳۔ ۱۴۳۴۔ ۱۴۳۵۔ ۱۴۳۶۔ ۱۴۳۷۔ ۱۴۳۸۔ ۱۴۳۹۔ ۱۴۴۰۔ ۱۴۴۱۔ ۱۴۴۲۔ ۱۴۴۳۔ ۱۴۴۴۔ ۱۴۴۵۔ ۱۴۴۶۔ ۱۴۴۷۔ ۱۴۴۸۔ ۱۴۴۹۔ ۱۴۵۰۔ ۱۴۵۱۔ ۱۴۵۲۔ ۱۴۵۳۔ ۱۴۵۴۔ ۱۴۵۵۔ ۱۴۵۶۔ ۱۴۵۷۔ ۱۴۵۸۔ ۱۴۵۹۔ ۱۴۶۰۔ ۱۴۶۱۔ ۱۴۶۲۔ ۱۴۶۳۔ ۱۴۶۴۔ ۱۴۶۵۔ ۱۴۶۶۔ ۱۴۶۷۔ ۱۴۶۸۔ ۱۴۶۹۔ ۱۴۷۰۔ ۱۴۷۱۔ ۱۴۷۲۔ ۱۴۷۳۔ ۱۴۷۴۔ ۱۴۷۵۔ ۱۴۷۶۔ ۱۴۷۷۔ ۱۴۷۸۔ ۱۴۷۹۔ ۱۴۸۰۔ ۱۴۸۱۔ ۱۴۸۲۔ ۱۴۸۳۔ ۱۴۸۴۔ ۱۴۸۵۔ ۱۴۸۶۔ ۱۴۸۷۔ ۱۴۸۸۔ ۱۴۸۹۔ ۱۴۹۰۔ ۱۴۹۱۔ ۱۴۹۲۔ ۱۴۹۳۔ ۱۴۹۴۔ ۱۴۹۵۔ ۱۴۹۶۔ ۱۴۹۷۔ ۱۴۹۸۔

اس حدیث کو عمارہ سے اسماعیل بن عیاش اور عبیدہ بن حمید نے بھی مثل مذکور بالا کے روایت کیا ہے لیکن ابن وہب عن معاویہ متفرد ہیں۔

۱۲۵۲۱- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حرملہ، ابن وہب، عمرو بن حارث، بکیر، سہل بن ذکوان، ابان، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک! اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین چیزوں کے بجالانے کا حکم دیا ہے اور تین چیزوں سے باز رہنے کی تاکید کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم صرف اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تفرقے میں نہ پڑو اور جن امراء کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے معاملے کا ذمہ دار بنایا ہے ان کی اطاعت کرو اور ان کی بات بانو اور اللہ نے تمہیں قیل وقال (فضول گوئی)، کثرت سے سوال کرنے اور مال ضائع کرنے سے باز رہنے کی تاکید کی ہے۔ سہیل کی حدیث بالا مشہور و ثابت ہے لیکن بکیر سے صرف عمرو نے روایت کی ہے۔

۱۲۵۲۲- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہارون بن سعید، ابن وہب، عبد الرحمن بن زید بن اسلم، ابو حازم، سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ خیر (دین اسلام) خزانوں کا سرچشمہ ہے اور ان خزانوں کی چابیاں ہیں اور اس کی چابیاں رجال اللہ (اللہ کے خالص بندے) ہیں پس اس بندے کے لئے خوشخبری ہے جسے اللہ تعالیٰ نے خیر کے لئے چابی اور شر کے لئے قفل (تالا) بنایا اور ہلاکت ہے اس بندے کے لئے جس کو اللہ تعالیٰ نے شر کے لئے چابی اور خیر کے لئے قفل بنایا۔ سہل کی حدیث بالا غریب ہے اور ان سے صرف ابو حازم نے روایت کی ہے۔ نیز میرے علم کے مطابق عبد الرحمن متفرد ہیں۔

۱۲۵۲۳- عبد الملک بن حسن بن یوسف معدل، عبد اللہ بن صقر، ابراہیم بن منذر حزامی، عبد اللہ بن وہب، جریر بن حازم، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے اونٹوں کے ذمہ دار نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دے رکھا تھا کہ ان میں سے جو اونٹ مر جائے اسے ذبح کرے، پھر اس کی کوچ کو خون میں لتھیر کر اونٹ کے ایک پہلو میں مار دے، پھر اسے وہیں چھوڑ دے اس سے نہ وہ خود کھائے اور نہ ہی اس کے ساتھی۔

۱۲۵۲۴- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابو یعلیٰ، ہارون بن معروف، ابن وہب، جریر بن حازم، قتادہ، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا حالانکہ وہ وضو کر چکا تھا، صرف ایک درہم کے بقدر اس کے پاؤں پر خشک جگہ باقی رہ گئی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر ارشاد فرمایا: واپس جاؤ اور اچھی طرح سے وضو کرو۔

جریر کی حدیث بالا غریب ہے اور ابن وہب بن جریر متفرد ہیں۔

۱۲۵۲۵- عبد اللہ بن حسن، زکریا ساجی، احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، عمار بن غزیہ، یحییٰ، ابوصالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں یہ دعا پڑھتے تھے "اللھم اغفر لی ذنبی کلہ دقہ وجلہ، سرہ وعلانیہ، اولہ وآخرہ" یا اللہ! میرے سارے کے سارے گناہ بخش دے خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے، پوشیدہ ہوں یا علانیہ، اگلے پچھلے سب۔

یہ حدیث لیث نے بھی یحییٰ بن ایوب سے اسی طرح روایت کی ہے۔ نیز عمیرہ بن ابی ناجیہ نے عمارہ کی سند سے بھی بمثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

۱۲۵۲۶- ابو نعیم اصفہانی، عبد الملک بن حسن، جعفر فریابی، قتیبہ و ابراہیم بن منذر، عبد الاعلیٰ بن حماد، ابن وہب، یونس، زہری، بشر، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا گھینہ شیشہ کا بنا ہوا تھا۔

(۲۳۱) یزید بن عبد الملکؑ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک خوف خدا سے سرشار، عبادت و ریاضت میں اپنے آپ کو لاغر کر دینے والے یزید بن عبد الملک بھی ہیں۔

۱۲۵۳۱- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، محمد بن حسین بن قتیبہ، ابو خالد یزید بن خالد، بن یزید بن عبد الملک بن موصی، خالد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یزید بن عبد الملک اپنے بازوؤں کو ننگا کرتے پھر چمڑے کو پکڑ کر کھینچتے اور ہمیں دکھا کر فرماتے: بخدا تجھے پھیلتا رہوں گا اور تجھے اللہ کے لیے توجہ کا مرکز نہیں بناؤں گا۔ چنانچہ ابن قتیبہ نے بھی اپنے بازوؤں کا چمڑہ کھینچ کر دکھایا۔

۱۲۵۳۲- محمد بن علی، محمد بن حسن، ابو خالد بن یزید بن خالد کہتے ہیں میں نے اپنے مشائخ کو کہتے سنا کہ میرے دادا جان یزید بن عبد الملک کے قریب سوار ہونے کے لئے ایک خچر کیا گیا۔ انہوں نے اس سے کچھ بو محسوس کی پوچھا یہ کیسی بو ہے؟ لوگوں نے جواب دیا، شراب کے ساتھ ہم نے اس کی مالش کی ہے۔ چنانچہ چالیس روز تک اس خچر پر سوار نہ ہوئے۔

۱۲۵۳۳- محمد بن ابراہیم، ابو عباس بن قتیبہ، یزید بن خالد کہتے ہیں میں نے اپنے مشائخ کو کہتے سنا ہے: یزید بن عبد الملک ہر دن عشاء کے وقت ابراہیم علیہ السلام کی مسجد میں تشریف لاتے اور اپنے خچر پر بیٹھ کر آتے۔ خچر کو چھوڑ دیتے کہ وہ مسجد کے گرد چکر لگا تارہتا، جب واپس لوٹنا چاہتے خچر سامنے آ کر کھڑا ہو جاتا اور یزید سوار ہو جاتے، میں نے اپنے مشاک کو کہتے سنا کہ یزید بن عبد الملک کے پاس کچھ اونٹ تھے جنہیں وہ مصر جانے کے لئے کرایہ پر دیتے تھے۔ اونٹ جب مصر سے واپس لوٹتے تو غزہ میں چرنے اور پانی وغیرہ لینے کے لئے رکتے، چنانچہ کئی دن تک اونٹ وہیں رکے رہتے اور ان کے پاس نہ آتے، یزید فرماتے ہیں: تمہارے آنے کی خبر تو مجھے کئی دن پہلے ہو چکی تھی تو پھر آپ نے تاخیر کیوں کر دی؟ کرایہ دار کہتا میں نے انہیں کرایہ پر لگا دیا تھا۔ پوچھتے کیا مصر کے کرایہ میں اس کرایہ کو تم نے ختم کر دیا ہے یا یہ کرایہ علیحدہ ہے؟ کرایہ دار کہتا: بخدا! مصر والے کرایہ میں نے ختم کر دیا ہے، چنانچہ یزید رحمہ اللہ اس سے کرایہ لیتے اور گھر کی ایک جانب پھینک دیتے اور لوگ اچک کر لے جاتے۔

رجامہ کہتے ہیں یزیدؑ کو شام کا عہدہ قضاء، زبردستی سوئپ دیا گیا، یزید فیصلے کرنے میں کمال درجے کی مہارت رکھتے تھے۔ امراء اور والیوں کے پاس نہیں آتے تھے اور نہ ہی ان کے آگے سر اٹھاتے تھے ان کی ایک جائداد تھی جسے ریت کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔ رجاء کہتے ہیں جب انہیں لوگ عزل کے بارے میں خوفزدہ کرتے کہتے کیا میرے پاس ریت والی جائداد نہیں ہے میں اس کی طرف رجوع کروں گا۔

۱۲۵۳۴- سلیمان بن احمد، مطلب بن شعیب، عبد اللہ بن صالح، لیث بن سعد، یزید بن عبد اللہ، عمرو بن ابی عمرو، ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابلیس اللہ رب العزت سے کہنے لگا: تیری عزت کی قسم تیرے جلال کی قسم میں ہمیشہ بنی آدم کو گمراہ کرتا رہوں گا جب تک ان میں روئیں موجود ہیں، اللہ تعالیٰ نے اسے جواب دیا: مجھے میری عزت و جلال کی قسم میں بھی مسلسل ان کی مغفرت کرتا رہوں گا جب تک وہ میری مغفرت کے طلب گار رہیں گے۔ ۲۔ میرے علم کے مطابق سند میں مذکور یزید بن عبد اللہ بن ہاد ہیں۔

۱۲۵۳۵- محمد بن عمرو، جعفر بن محمد فریابی، ہشام بن خالد ازرق، خالد بن یزید، یزید، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی

۱۔ تہذیب الکمال ۱۹۶/۳۲۔ و طبقات ابن سعد ۲۳۷/۹۔ والتاریخ الکبیر ۳۲۷/۸۔ والجرح ۹/۱۱۷۱۔
والکاشف ۳/۶۳۴۔ والمیزان ۳/۹۷۳۶۔
۲۔ کنز العمال ۲۱۰۰۔

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معراج والی رات میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا: صدقے کا ثواب (بدلہ) دس گنا زیادہ ہے اور قرضے کا اجر و ثواب (بدلہ) اٹھارہ گنا زیادہ ہے۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا: بھلا قرضہ صدقے سے افضل کیوں ہے؟ انہوں نے جواب دیا چونکہ سائل سوال کرتا ہے حالانکہ اس کے پاس کچھ نہ کچھ ہوتا ہے جبکہ قرض لینے والا صرف اپنی ضرورت و حاجت کی وجہ سے قرض لیتا ہے۔

یہ حدیث یزید بن ابومالک کی سند سے معروف ہے اور ان سے صرف ان کے بیٹے خالد نے روایت کی ہے یزید بن ابومالک کو بھی شام میں عہدہ قضاء سپرد کیا گیا تھا ابومالک کا نام ہابی ہے۔

۱۲۵۳۶- سلیمان بن احمد، ابو زرعة دمشقی، ابوسھر، سعید بن عبدالعزیز کا بیان ہے کہ ہمارے نزدیک یزید بن ابومالک سے بڑھ کر قضاء کا بڑا عالم کوئی نہیں ہے حتیٰ کہ نہ مکحول اور نہ ہی کوئی اور۔

۱۲۵۳۷- سلیمان بن احمد، محمد بن ابو زرعة، ہشام بن خالد ازرق، حسین بن یحییٰ حسنی، سعید بن عبدالعزیز، یزید بن ابی مالک، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو زندہ آدمی بھی مرتا ہے وہ اپنی قبر میں چالیس دن تک ضرور قیام کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معراج والی رات موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے میرا گزر ہوا میں نے انہیں اپنی قبر میں آہ و زاری کے ساتھ کھڑے دیکھا۔

یزید کی حدیث غریب ہے ہم نے صرف حسنی کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۲۵۳۸- محمد بن علی بن حمیش، جعفر بن سلیمان بن عبدالرحمن، خالد بن یزید، یزید، عطاء بن ابی رباح، ابن عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں بیٹھے ہوئے دس آدمیوں میں سے دسواں میں تھا (اور وہ حضرات تھے) ابوبکر، عمر، عثمان، علی، ابن سعود، معاذ بن جبل، حذیفہ، عبدالرحمن بن عوف، ابوسعید، ابن عمر رضی اللہ عنہم، ان میں ایک انصاری نوجوان آیا اور اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور پھر بیٹھ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یا رسول اللہ! مومنین میں افضل ترین کون ہے؟ ارشاد فرمایا: مومنین میں سے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں گے، نوجوان نے پھر پوچھا مومنین میں بڑا دانا کون ہے؟ ارشاد فرمایا: مومنین میں سے جو زیادہ موت کو یاد کرنے والا ہو وہ سب سے زیادہ دانا ہے اور جو موت کے لئے اچھی سے اچھی تیاری کرنے والا ہو۔ تاہم یہ سب کے سب دانا ہیں پھر انصاری نوجوان خاموش ہو گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے اے جماعت مجاہدین! کچھ ایسی خصلتیں ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں کہ کہیں تم ان کو پانہ لو، جس قوم میں بدکاری پھیل جاتی ہے وہ قوم طاعون میں مبتلا ہو جاتی ہے، اور اسے ایسے مصائب سے پالا پڑتا ہے جن کا سامنا ان کے اسلاف کر چکے ہوتے ہیں اور جو قوم ناپ تول میں کرتی ہے ان پر قحط مسلط کر دیا جاتا ہے اور جو قوم اپنے اموال سے عسروں کو دینا بند کر دیتی ہے آسمان سے ان پر بارش کا برسا بند ہو جاتا ہے اور جو قوم اللہ اور اس کے رسول کا عہد توڑتی ہے اس قوم پر اس کے دشمن کو مسلط کر دیا جاتا ہے اور جس قوم کے ارباب حل و عقد کتاب اللہ کے مطابق فیصلے نہیں کرتے ان کی آپس کی لڑائیاں پھوٹ پڑتی ہیں۔

۱۲۵۳۹- سلیمان بن احمد، حسن بن جریر صوری، سلیمان بن عبدالرحمن، خالد بن یزید، یزید، عطاء بن ابی رباح، ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف، عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابن عوف! تم مالدار

۱- الدر المنثور ۱/۵۳۲. والکامل لابن عدی ۳/۸۸۳. والعلل المتناہیة ۲/۱۱۳.

۲- سنن ابن ماجہ ۱۹/۳۰۱. وکشف الخفاء ۲/۲۳۰. والترغیب والترہیب ۱/۵۳۳. وکنز العمال ۱۰/۴۴۰. والاحادیث

المصححة ۱۰۶. والحاف السادة المتفقین ۳/۴۴۰.

ہولہذا تم جنت میں گھسٹ گھسٹ کر داخل ہو گے، پس اللہ تعالیٰ کو قرض دو تا کہ تمہارے قدموں کو آزاد کر دے، عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے پوچھا: میں اللہ تعالیٰ کو کیا چیز قرض میں دوں؟ ارشاد فرمایا وہ یہ کہ تم اپنے مال و دولت سے دستبردار ہو جاؤ، عبدالرحمن نے پوچھا کیا سارے کے سارے مال سے؟ ارشاد فرمایا: ہاں، سارے کے سارے سے، چنانچہ عبدالرحمنؓ اس کا ارادہ کر کے چل دیے بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پیغام بھیجا کہ ابھی میرے پاس جبریل آئے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ابن عوف سے کہہ دیجئے مہمان کی مہمان نوازی کرے، مسکین کو کھانا کھلائے، سائل کو عطا کرے اور اپنے اہل و عیال کی دیکھ بھال کرے، اس لیے کہ جب وہ ایسا کرے گا اس نے اپنے مال و دولت کو پاک کر لیا۔

اوپر جتنی حدیثیں بھی مذکور ہوئی ہیں یہ سب میرے نزدیک یزید بن ابومالک کی مرویات ہیں اور ابومالک کا نام حافی ہے سو جو آدمی یزید بن ابی مالک کو عبد اللہ بن مویہ سمجھتا ہے وہ میرے نزدیک واہم ہے۔

(۴۳۲) علی بن ابی حُرؓ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک تارک دنیا، عابد، زاہد علی بن ابی حُرؓ ہیں۔

۱۲۵۳۰- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن معلی، احمد بن ابو حواری، علی بن ابی حرمہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ یحییٰ بن زکریا علیہما السلام نے پیٹ بھر کر روٹی کھالی اور پھر اپنے وظیفہ کے معمول پر سو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کیا آپ نے کوئی دار میرے دار سے اچھا پایا ہے؟ کیا آپ نے میرے پڑوس کے علاوہ کوئی پڑوس اچھا پایا ہے؟ اے یحییٰ! مجھے میری عزت کی قسم! اگر تم جنت الفردوس کو دیکھ لیتے تو تمہارا جسم پگھل جاتا اور مارے شوق کے تمہاری جان نکل جاتی، اگر تم جہنم کو جھانک کر دیکھ لیتے آنکھوں سے آنسوؤں کی بجائے پیپ بہاتے اور تم ٹاٹ کے بعد لوہے کو پہننا شروع کر دیتے۔

(۴۳۳) عبد العزیز دوریؓ

اولیاء کرام میں سے ایک راتوں کو بیدار رہنے والے تہجد گزار، محبت خدا کے لئے سرگرداں رہنے والے عبادت گزار عبد العزیز بن ابان دوری رحمہ اللہ بھی ہیں۔

۱۲۵۳۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد محمد بن احمد غطریفی، حسن بن سفیان، ابو ثابت مشرف بن ابان، عبد العزیز بن ابان دوری نے فرمایا: ایک رات میں کھڑا نماز پڑھ رہا تھا، اچانک مجھے غیبی آواز سنائی دی کہ کوئی کہہ رہا تھا: اے عبد العزیز! کتنے ہی خوبصورت اور عمدہ کپڑوں والے جہنم کے طبقات میں الٹ پلٹ رہے ہیں۔

(۴۳۴) داؤد بن رشیدؓ

اولیاء کرام میں سے ایک داؤد بن رشیدؓ بھی ہیں جنہیں غیبی راحت و سکون ملتا تھا۔

۱۲۵۳۲- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، محمد بن اسحاق ثقفی، علی بن موفیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ داؤد بن رشیدؓ نے فرمایا: ہمارے ایک

۱۔ المستدرک ۳/۳۱۱، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۱۱، ۲۰/۲۷۲، وطبقات ابن سعد ۲/۹۳، واتحاف

السادة المتقين ۸/۲۱۶، ۱۷/۲۱۶، ۱۸/۹۶، والموضوعات لابن الجوزی ۲/۱۳.

۲۔ تہذیب الکمال ۵۸/۳۸۸، وطبقات ابن سعد ۷/۳۴۹، والتاریخ الکبیر ۳/۸۳۸، ولاجرح ۳/۱۸۸۴.

والکاشف ۱/۲۸۸.

بھائی نے اللہ کے فضل و کرم سے رات کو اللہ تعالیٰ کے حضور قیام کیا۔ چنانچہ یہ رات بہت زیادہ سخت سردی والی تھی اس نے معمولی کپڑے پہن رکھے تھے جب شدید سردی سے بے حال ہوا رونے لگا اتنے میں اس کی آنکھ لگ گئی کہ اچانک غیبی آواز اسے سنائی دی کوئی کہہ رہا تھا ہم نے تمہیں رات کو بیدار رکھا اور لوگوں کو غفلت کی ٹینڈر لادیا پھر بھی تم شکوہ کر کے رو رہے ہو؟۔

(۴۳۵) عبد اللہ بن سعید

اولیاء کرام میں سے ایک عبد اللہ بن سعید بھی ہیں جنہیں ادب سکھانے کے لئے خدائی عتاب سے واسطہ پڑا۔ نیز جنہیں خطاب سے مہذب بنایا گیا۔

۱۲۵۴۳- سلیمان بن احمد، احمد بن معلى، احمد بن ابی حواری، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن سعید کو ان کی ایک پھوپھی کھانا بھیجا کرتی تھی، ایک مرتبہ تین دن تک پھوپھی نے انہیں کھانا نہ بھیجا۔ کہنے لگے اے میرے پروردگار! کیا تو نے میرا رزق اٹھالیا ہے؟ چنانچہ غیبی طور پر مسجد کے ایک کونے سے ستو کا ایک توشہ دان ان کے لئے ڈالا گیا اور غیبی آواز آئی: اے قلیل صبر والے! یہ لو، کہنے لگے اے اللہ! تیری عزت کی قسم! جب اس توشہ نے مجھے رلایا ہے میں بھی اسے نہیں چکھوں گا۔

(۴۳۶) علی بن محمد

اولیاء کرام میں سے ایک متوکل، راضی بالقضاء ضعیف البدن علی بن محمد رحمہ اللہ بھی ہیں۔
۱۲۵۴۴- عثمان بن محمد عثمان، احمد بن عبد اللہ، ابو حسین بن یعقوب، احمد بن علی و صافی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو حسین علی بن محمد نے فرمایا، ایک آدمی تھا جو توکل کر کے بیایانوں میں رہا کرتا تھا، اس کے لئے مقرر تھا کہ ہر تین دنوں کا رزق انہیں مل جاتا تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ چوتھے اور پانچویں دن کا رزق اسے نہ مل سکا جس سے وہ اپنے اندر کچھ ضعف محسوس کرنے لگا، برملا کہنے لگا، اے پروردگار! یا مجھے قوت عطا فرمایا پھر مجھے رزق عطا کر، اچانک پہاڑ کے پیچھے سے غیبی آواز سنائی دی اور ذیل کے شعر کوئی پڑھ رہا تھا:

ويز عم اننا منه قريب.. وانا لا نضيع من اتانا

ويسألنا القوى ضعفاً وعجزاً.. كأننا لا نراه ولا يرانا

حالانکہ وہ یقین کرتا ہے کہ میں اس کے قریب تر ہوں اور جو ہمارے پاس آ جاتا ہے ہم اسے ضائع نہیں ہونے دیتے، قوی آدمی ہم سے ضعف و عجز کے مارے سوال کرتا ہے۔ گویا نہ ہم اسے دیکھ رہے ہیں اور نہ ہی وہ ہمیں دیکھ رہا ہے۔

(۴۳۷) بشر بن حارث

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک دنیا سے کنارہ کش، عنایات خداوندی سے لبریز، حق کے منتخب کئے ہوئے اور سخت مضمر مصائب سے محفوظ بشر بن حارث ابو نصر حافی بھی ہیں، کفایت سے کام لیا اور بارگاہ ایزدی میں کامیاب ہوئے۔
کہا گیا ہے کہ تصوف اکتفاء اور ابتلاء کے وقت تلاش شفاء کا نام ہے۔

۱۲۵۴۵- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد، محمد بن داؤد بنوری، محمد بن صلت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث سے پوچھا گیا کہ دینداری کی طرف ابتداء میں آپ کیسے مائل ہو گئے، چونکہ آپ کا نام لوگوں میں ایسا معروف ہے جیسے کسی نبی کا نام؟ بشر فرمانے لگے یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے بہر حال میں تم سے اتنا ضرور کہوں گا کہ میں ایک عیار قسم کا آدمی تھا اور میرے پاس ڈراؤدھم کاؤ کے

لئے طاقت بھی تھی، چنانچہ ایک مرتبہ میں کہیں جا رہا تھا کہ اچانک رستے میں پڑے ہوئے ایک کاغذ پر میری نظر پڑی میں نے فوراً کاغذ اٹھالیا دیکھتا ہوں کہ اس پر ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ لکھا ہوا ہے میں نے صاف کر کے جیب میں ڈال لیا اس وقت میرے پاس صرف دو درہم تھے۔ میں عطر فروش کے پاس گیا اور دو درہموں سے ”غالیہ“ (ایک عمدہ خوشبو کا نام ہے) خوشبو خریدی اور کاغذ کو معطر کر کے اپنے پاس رکھ لیا۔ رات کو میں سو گیا خواب میں دیکھا کہ ایک کہنے والا کہہ رہا تھا اے بشر بن حارث تو نے ہمارا نام رستے سے اٹھایا اور اسے خوشبو سے معطر کیا، میں بھی دنیا و آخرت میں تیرے نام کو معطر و روشن کروں گا پھر وہ کچھ ہوا جو تم دیکھ رہے ہو۔

۱۲۵۳۶- محمد بن علی، احمد بن محمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن براء، سفیان بن محمد مصیسی کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ خواب میں بشر بن حارث کو دیکھا، میں نے ان سے پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟ جواب دیا اللہ تعالیٰ نے میری بخشش کر دی اور آدمی جنت میرے لئے مباح قرار دے دی، اور اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا: اے بشر اگر تم انکاروں پر بھی سجدے کرو میرے اس احسان کا شکر ادا نہیں کر سکو گے جو میں نے تمہارا مرتبہ اپنی مخلوق کے دلوں میں بٹھا دیا ہے۔

۱۲۵۳۷- حسین بن محمد بن عباس رجاہی فقیہ، بن جعفر فرافسی، ابو بکر بن نصر، عبید وراق کا بیان ہے کہ بشر حانی ”فرماتے تھے حدیث کی زکوٰۃ ادا کیا کرو وہ یوں کہ ہر دو سو احادیث سے پانچ حدیثوں پر عمل کر لیا کرو۔

۱۲۵۳۸- محمد بن عمر بن سلیم، احمد بن حسن بن راشد محمد بن قدامہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن داؤد کے واسطے سے سفیان کا قول پہنچا ہے کہ علم کی غیر علم پر فضیلت یہ ہے کہ علم کے ذریعے تقویٰ اختیار کیا جائے۔

۱۲۵۳۹- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، موسیٰ بن طوی، علی بن حزم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: احمد بن حنبل کو آگ کی بھٹی میں داخل کیا گیا اور وہ سرخ سونا بن کر نکلے، یہ خبر احمد بن حنبل کو جب پہنچی کہنے لگے: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے بشر کو ہمارے ساتھ کیے گئے معاملے سے راضی کیا۔

۱۲۵۵۰- احمد بن جعفر بن سلمہ، احمد بن علی ابن ابیہار، یحییٰ بن عیسیٰ حرلی کا بیان ہے کہ بشر بن حارث فرماتے ہیں، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وہی آدمی کرے جو اذیتوں پر صبر کر سکتا ہو۔

۱۲۵۵۱- احمد بن جعفر بن سلمہ، احمد بن علی ابن ابیہار، یحییٰ بن عثمان الحمربی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث فرماتے تھے ان لوگوں کے لئے زیادہ مناسب ہے جو اس مسکرا (نشاؤر) دنیا پر چکر کاٹتے جا رہے ہیں کہ ان کی گواہی نہ قبول کی جائے۔

۱۲۵۵۲- ابو عبد اللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد، ابراہیم بن یعقوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: اگر دنیا عظمت باری تعالیٰ میں غور و فکر کرے کبھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی مرتکب نہ ہو۔

۱۲۵۵۳- ابو عبد اللہ، احمد، عبد اللہ، ابراہیم بن یعقوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ سے دنیا مانگی فی الواقع اس نے اللہ تعالیٰ سے دنیا میں طویل عرصہ تک ٹھہرنے کا سوال کیا۔

۱۲۵۵۴- ابو عبد اللہ، احمد، عبد اللہ، محمد بن یوسف کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: (ان کو کسی آدمی کے مرنے کی خبر دی گئی تھی) اس نے دنیا کو جمع کیا اور خود آخرت کو بندھا کر دیا، ان سے پھر کہا گیا وہ آدمی تو فلاں فلاں بھائی کے کام کرتا تھا؟ جواب دیا اسے کچھ نفع نہیں پہنچے گا چونکہ وہ دنیا کو جمع کرنے میں لگا رہا۔

۱۲۵۵۵- علی بن حارون، موسیٰ بن ہارون قحطان، حسن بن سعید کہتے ہیں کہ ایک دن ہم بشر بن حارث کے پاس تھے، اتنے میں ایک آدمی خراسان سے آیا اور ان کے سامنے بیٹھ گیا، پھر ان سے کہنے لگا: اے ابو نصر! ہم لوگ خراسان سے آئے ہیں براہ کرم! مجھے پانچ احادیث سناتے ہیں ان کے ذریعے خراسان میں آپ کا تذکرہ کرتا رہوں گا، وہ آدمی مسلسل عاجزی و انکساری سے سماع حدیث کی

درخواست کرتا رہا، بشر کہنے لگے محدثین تو بہت زیادہ ہیں۔ آدمی نے مزید اصرار کیا آدمی نے جب دیکھا کہ کسی طرح بات بن نہیں پارہی، کہنے لگا اے ابونصر! کیا آپ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں روایت نہیں کرتے کہ انہوں نے فرمایا: جس نے علم حاصل کیا پھر اس پر عمل کیا اور پھر دوسروں کو سکھایا آسمانوں میں اسے عظمت کے ساتھ بلایا جاتا ہے؟ بشر نے اسے کہا: تم کھٹے کیسے کہہ دیا؟ مجھے دوبارہ سناؤ، چنانچہ آدمی نے از سر نو حدیث دہرا دی کہ جس نے علم حاصل کیا پھر اس پر عمل کیا اور پھر عمل بھی کیا اور دوسروں تک پہنچا رہے ہیں۔

۱۲۵۵۶- محمد بن عمر بن مسلم، ایوب، سری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: مومن کی عزت لوگوں سے اس کے لئے بے نیاز رہنے میں ہے اور اس کا شرف قیام اللیل میں ہے۔

۱۲۵۵۷- محمد بن عمر بن سلمہ، ابوعباس احمد بن محمد خزاعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: میں نے معافی کو فرماتے ہوئے سنا کہ ثوری نے فرمایا: مخلوق کو راضی رکھنا ایسی مشکل غایت ہے جسے تم کبھی نہیں پاسکتے ہو۔

۱۲۵۵۸- محمد بن عمر، احمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: معافی کے واسطے ثوری کا قول ہے کہ اہل اللہ کو دنیا میں جن مضائب سے پالا پڑا اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ جنت عطا فرمائیں گے۔

۱۲۵۵۹- محمد بن ابراہیم بن محمد فروی، محمد بن عمر بن مسلم، ابراہیم بن عبد اللہ بن ایوب، سرسقطی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام سے میری محبت سے بڑھ کر میرا کوئی ایسا عمل نہیں جس پر مجھے مکمل بھروسہ ہو۔

عبید بن محمد وراق کا بیان ہے کہ بشر بن حارث فرماتے ہیں صحابہ کرام سے میری محبت میرا قبل اعتماد عمل ہے۔

۱۲۵۶۰- ابوہ عبد اللہ، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، حسین بن عبد الرحمن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: دنیا کی رسوائی میں سے ہے کہ آدمی اپنے گھر کو وحشت زدہ بنا کر رکھے۔

۱۲۵۶۱- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن بنت عاصم طبیب کہتے ہیں میری ایک مرتبہ بشر بن حارث سے ملاقات ہو گئی۔ مجھ سے علاج و معالجہ کے بارے میں سوالات کرتے لگے، میں نے انہیں دھوپ سے ذرا ہٹ کر ایک مکان کے سائے میں ہونے کو کہا (یہ مکان ربیعہ یا عمران اشعث یا کسی اور کا تھا بہر حال مالک مکان امراء و سلاطین کا کوئی عہدیدار تھا) کہنے لگے یہ مکان سراپا برائی ہے اور اس کا سایہ ردی ہے۔

۱۲۵۶۲- ابو مظفر منصور بن احمد معدل، عثمان بن احمد سماک، حسن بن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: صدقہ حج و عمرہ اور جہاد سے بھی افضل ہے، پھر کہنے لگے چونکہ حج و عمرہ اور جہاد پر جانے والے کو لوگ دیکھ رہے ہوتے ہیں جبکہ صدقہ کرنے والے کو اللہ کے سوا کوئی نہیں دیکھ رہا ہوتا۔

۱۲۵۶۳- منصور بن احمد، عثمان بن احمد، حسن بن عمرو کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے فرمایا: عقلمند وہ نہیں جو خیر و شر (بھلائی اور برائی) کو پہچانتا ہو عقلمند تو وہ ہے جو جب بھلائی کو دیکھے سرپٹ اس کے پیچھے پڑ جائے اور شر کو دیکھے نہیں کہ فوراً اس سے دور بھاگنا شروع کر دے۔

۱۲۵۶۴- منصور بن احمد، عثمان بن احمد، حسن بن عمرو کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: ایک آدمی مالک بن دینار کو پکارنے لگا اے مرائی (ریاکار) مالک بن دینار کہنے لگے: تم کب سے میرے نام سے واقف ہو گئے؟ تیرے سوا تو میرا نام کوئی جانتا ہی نہیں ہے۔

۱۲۵۶۵- محمد بن عمر بن مسلم، احمد بن محمد خزاعی، بشر بن حارث، معافی، سفیان ثوری نے فرمایا: بخدا! ہم نے ایسے لوگوں کو پایا ہے جو اپنی مروت و وقار کی آج کل کے قاریوں کی بنسبت زیادہ پاسداری کرنے والے تھے۔

۱۲۵۶۶- محمد بن عمرو، احمد بن محمد، بشر بن حارث، معافی، ثوری نے فرمایا: مجھے کسی قاری کے ساتھ سفر کرنے سے زیادہ محبوب ہے کہ میں کسی خبیث شاطر آدمی کے ساتھ سفر کروں۔

۱۲۵۶۷- محمد بن ابراہیم، احمد بن شعیب بن عبد الاکرام انطاکی، محمد بن ابی یعقوب دینوری، عباس بن عبد العظیم، بشر بن حارث کہنے لگے، مجھے عیسیٰ بن یونس نے حدیث سنائی پھر بشر کہنے لگے: استغفر اللہ، مجھے حدیث پہنچی ہے کہ فلاں نے فلاں دنیا کا ایک باب روایت کیا ہے۔

فائدہ یعنی معروف و مشہور طریقہ تحدیث دنیا کمانے کا ایک باب ہے۔

۱۲۵۶۸- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن یحییٰ، سلیمان بن یعقوب کہتے ہیں کہ بشر بن حارث سے کہا: مجھے کچھ وعظ و نصیحت کیجئے، چنانچہ فرمانے لگے دیکھو تمہاری روٹی کہاں سے آتی ہے کہیں وہ تمہیں دوزخ کی آگ کا ایندھن تو نہیں بنا رہی۔

۱۲۵۶۹- عبد اللہ بن محمد، احمد بن محمد بن غزوہ ان ہرائی کہتے ہیں ۲۲۵ھ میں بشر بن حارث نے مجھے کہا: نرمی کا برتاؤ کرو اور خرچے میں میانہ روی اختیار کرو، مجھے زیادہ پسند ہے کہ تمہارے پاس مال ہونے کے باوجود تم بھوکے رات بسر کرو اس سے کہ تم سیر ہو کر رات بسر کرو اور تمہارے پاس کھانے کو کچھ باقی نہ ہو مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم بازار میں آتے جاتے نہیں ہو۔ بازار میں جاؤ اور تجارت کرو، ہرائی کہتے ہیں جب میں واپس لوٹنے کے لئے کھڑا ہوا پھر بات دہرا کر مجھے تاکید کی کہ بازار میں جاؤ اگرچہ تمہیں نفع کم ہی کیوں نہ ہو۔

۱۲۵۷۰- مخلد بن جعفر و ابو محمد بن حیان، احمد بن محمد بن غزوہ ان کہتے ہیں میں اور میرا ایک بھائی سخت سردی کے دن صبح سویرے بشر کے پاس گئے۔ ہم نے انہیں دروازے پر ہی پالیا اور ان کے پاس خلیل خیاط بھی تھے، پھر اٹھ کر ہمارے آگے آگے چلنے لگے ہم نے دیکھا انہوں نے ایک پرانی چادر اوڑھ رکھی تھی اور پاؤں میں معمولی قسم کا موزہ پہن رکھا تھا اور باریک تہہ بند پہن رکھی تھی اور بازار کی طرف جارہے تھے۔ چنانچہ راستے میں جس کے پاس سے گزرتے باواز بلند سلام کرتے جاتے چنانچہ جب بازار میں پہنچے ایک آٹا فروش کے پاس کھڑے ہوئے اور گزشتہ دن میں آٹے کا بھاؤ پوچھا: آٹا فروش نے جواب دیا: اے ابونصر خوش ہو جائیے آٹے کا نرخ کل کم ہو چکا ہے۔ چنانچہ بشر نے الحمد للہ کہا اور حسب ضرورت آٹا لیا۔

ایک مرتبہ لوگوں میں بشر کی وفات کی افواہ پھیل گئی۔ میں بھی شدید بارش اور کچھڑ میں گرنا پڑتا حاضر ہوا آکر دیکھا ان کے دروازے پر تین آدمی کھڑے تھے، ان میں سے ایک بوڑھے میاں کہہ رہے تھے اے ابونصر! ہم آپ کی عیادت کرنے آئے ہیں بشر روتے ہوئے ان سے کہہ رہے تھے مجھے تمہاری عیادت کی کوئی ضرورت نہیں، میرے پاس سے چلے جاؤ تم نے مجھے سخت اذیت پہنچا دی ہے۔ فضیلؒ تو کہا کرتے میری خواہش ہے کہ میں بیمار ہو جاؤں اور میری تیمارداری کرنے کوئی نہ آئے۔

۱۲۵۷۱- احمد بن محمد بن مقسم، محمد بن عمر، قاسم بن مہبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: ایک مرتبہ جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ سے مانگیے وہ آپ کو عیش پسند زندگی عطا فرمائے گا۔

۱۲۵۷۲- عمر بن احمد بن عثمان، محمد بن مخلد، محمد بن یوسف جوہری کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ بشر بن حارث سے نبیذ کے متعلق پوچھا، کہنے لگے مجھے پانی کے متعلق تنگی کا سامنا ہے نبیذ کے بارے میں کیسے کلام کر سکتا ہوں؟

۱۲۵۷۳- ابو بکر محمد بن احمد، عبد الرحمن بن داؤد، فضیل بن عباس، حلی کہتے ہیں ایک مرتبہ بشر بن حارث نے علم اور طلب علم کا تذکرہ کیا۔ فرمانے لگے علم پر جب عمل نہ کیا جائے تو اس کی طلب بھی ترک کر دینی چاہئے۔ علم تو درحقیقت عمل ہی ہے سو جب تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو گے تمہیں علم سے نوازے گا اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرو گے تمہیں علم سے کوسوں دور رکھے گا، علم انبیاء کا ہتھیار ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ علم اپنے اصحاب کو سکھایا۔ انہوں نے علم حاصل کیا اسے یاد کیا اور اس پر عمل پیرا ہوئے۔ پھر صحابہ کرام نے علم بعد میں آنے

والوں تک پہنچایا بعد میں آنیوالوں نے دوسرے لوگوں تک پہنچایا۔ چنانچہ بشر نے تین طبقوں کا ذکر کیا پھر ابو نصر نے فرمایا: ان کے بعد علم ایسے لوگوں تک پہنچ گیا جو علم کو ذریعہ معاش بنا کر کھارہے ہیں۔

۱۲۵۷۴- محمد بن جعفر، جعفر فریابی، محمد بن قدامہ، بشر بن حارث کا بیان ہے کہ جب میں عیسیٰ بن یونس سے جدا ہونے لگا انہوں نے مجھے کہا کیا تم علم حاصل کر کے اب اس برے علاقے کی طرف جانا چاہتے ہو؟

۱۲۵۷۵- محمد بن جعفر، جعفر فریابی، محمد بن قدامہ، بشر بن حارث، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا اللہ مجھے علماء کے دلوں میں لعنتی نہ بنانا، علماء نے پوچھا: ہم آپ کو کیسے لعنت کر سکتے ہیں؟ جواب دیا کہ تم مجھے ناپسند کرنے لگو۔

۱۲۵۷۶- احمد بن محمد بن حسن، ابو مقاتل محمد بن شجاع، قاسم بن مدیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: تم اس طرح علم طلب نہ کرو کہ لوگوں کے سامنے تم اسے ذلیل و رسوا کرتے پھرو، فرمایا: یہ بہت بڑی بیماری ہے، فرمایا: کوئی آدمی اپنے گھر میں پڑھی ہوئی دو رکعت نماز سے بہتر کوئی چیز نہیں چھوڑتا۔

۱۲۵۷۷- محمد بن فتح، احمد بن محمد صیدلانی، ابو جعفر مغازی، بشر بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض نے فرمایا: آدمی کی مروت اس وقت تک مکمل نہیں ہونے پاتی جب تک کہ اس کا دشمن بھی اس سے سلامتی میں نہ رہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ آج تو گہرا دوست بھی سلامتی میں نہیں رہا۔

۱۲۵۷۸- ابو حسن بن مقسم، عثمان بن احمد دقاق، حسن بن عمرو سبعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: صبر خاموشی ہے اور خاموشی صبر ہے۔ باتونی آدمی خاموشی اختیار کر نیوالے سے زیادہ متقی نہیں ہو سکتا، الا یہ کہ کوئی عالم آدمی ہو اور وہ بات کرنے کے موقع پر بات کرے اور خاموشی کے موقع پر خاموش رہتا ہو۔

۱۲۵۷۹- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابو عبد اللہ محمد بن یحییٰ، ابو عبد اللہ احمد بن حسن، سکری بغدادی، علی بن خشرم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے علی بن خشرم کی طرف خط لکھا:

السلام علیکم: میں آپ کی طرف اس ذات کی حمد لکھتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اما بعد! میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ اللہ نے ہمیں جس نعمت سے مشرف کیا ہے وہ تمام فرمانے اور مجھے اور تمہیں احسان پر شکر کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اسلام ہی میں زندہ رکھے اور اسلام ہی پر ہمیں موت دے اور ہمیں کسی قسم کے تلف سے محفوظ فرمائے اور ہر مصیبت کے بدلہ میں بہتر عوض عطا فرمائے، اے علی! میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اس کی کتاب کو تھامے رکھنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اپنے اسلاف کے آثار پر چلنے کی وصیت کرتا ہوں، انہی اسلاف نے ہمارے لئے رستہ آسان تر کر دیا پس انہیں اپنا مصلح نظر بنالو، ان کے حالات کا وقتاً فوقتاً جائزہ لیتے رہو خصوصاً خلوت میں ان کے حالات پر غور و فکر کیا کرو، اسلاف تمہیں عوام الناس سے مستغنی کریں گے۔ گویا ان کے احوال کا بنظر غائر مشاہدہ کرو، پس صحابہ کرام کی مجالست مردوں کی مجالست سے بدرجہا بہتر ہے اور جو تیری انتظار میں لگا ہے وہ کہیں تجھے پھسلانہ دے، خوب سمجھ لو اللہ تعالیٰ تمہیں بھلائی عطا فرمائے اور اہل علم میں کرے، تیری عمر کا اکثر حصہ بیت چکا ہے اور تو بھی

عنقریب اسلاف کے ساتھ ملنے والا ہے تو مطلوب ہے تیرا طالب کبھی تجھ سے عاجز نہیں ہوگا تو اس کے ہاتھوں میں قیدی کی مانند ہے۔ ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کی کبریائی میں شئی حقیر ہے، ساری کی ساری مخلوق اسی کی محتاج ہے لہذا تجھے کثرت محبت اس سے غافل نہ رکھے۔ اس ذات سے ہمیشہ خائف رہ، اور پیش آنے والی چیز پر بھروسہ نہ کر، دعا کو ترک مت کر، فتن اور بلا نے سے بے خوف بھی مت ہو، اگر اللہ تعالیٰ تجھے اچھی صفات کا حامل دیکھ لے ممکن ہے تجھے اپنی مہربانی سے اور فضل و کرم سے ممنون فرمائے اس کی عفو و درگزر کی پکی امید رکھو، اپنے مقدر پر ضعف کے وقت اللہ سے طاقت و قوت کا سوال کرو، جب تم ایسا کر لو گے اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے خشوع و خضوع سے ممنون فرمائے گا۔ اسے اپنے والدین سے بھی زیادہ مہربان پائے گا اس کے قریب تر ہوتے رہو اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے۔ پس اللہ ہی سے اپنے لئے اور تیرے لئے بھلائیوں کا خواستگار ہوں، خوب سمجھ لو اے علی! جو کوئی بھی شہوت اور معرفۃ الناس کی آزمائش میں مبتلا ہو اس کی مصیبت دگنی ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ فرمائے اگرچہ وہ اپنے اولیاء کو آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے، قریب تر امر کی طرف رجوع کرو اسی سے لو لگائے رکھو اور لوگوں کی بدح و مذمت کی طرف مطلق دھیان نہ دو، سوزمانے والے چل بے حتی کہ ان کے کھنڈرات بھی باقی نہیں رہے، اس زمانے میں کتاب اللہ پر عمل وہی کرتا ہے جسے اللہ محفوظ فرمائے، اہل زمانہ میں سے جو کوئی تمہیں چھوڑے اس کی پرواہ مت کرو جان لو! اہل زمانہ سے دوری میں تمہارے لئے زیادہ فائدہ ہے نسبت ان کے قرب کے، اللہ تعالیٰ ہی کو اپنا مانوس بناؤ، وہی تمہیں کافی ہے اہل زمانہ سے ڈرو، وہ زندگی اصل نہیں جس میں انسان اہل زمانہ سے بھلائی کی توقع رکھے، سو اگر تمہارا دل و دماغ اہل زمانہ کی طرف مائل ہو گیا تو تم فتنہ عظیمہ میں مبتلا ہو گئے، عزت میں موت کے لئے بھلائی ہے کوئی آدمی گمان کرتا ہو کہ وہ شر سے بے خوف ہو چکا ہے اس کو نجات نہیں ملی، اگر تم اہل زمانہ کے ساتھ اختلاط کرو گے وہ تمہیں بھی اپنے گناہوں میں برابر کا شریک کر دیں گے اور اگر ان سے پہلو تہی کرو گے بارہا تمہیں شریک کرنے کی کوشش کریں گے لہذا اپنے لئے بھلائی کے متلاشی رہو اور اپنے نفس کے لئے ان کی مجالست کو ناپسند سمجھو، میں یہی سمجھتا ہوں کہ آج کل فضیلت عزت میں ہے چونکہ سلامتی جو عزت میں ہوئی اپنے کانوں کو بہرہ بنا لو اور آنکھوں کو اندھا، ساتھ ساتھ سوء ظن سے بھی ڈرتے رہو، چونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بھی اس سے ڈرایا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”ان بعض الظن اثم“ بے شک بعض گمان گناہ ہیں۔ (حجرات: ۱۲) والسلام۔

۱۲۵۸۰- ابو عبد اللہ، ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، حسین بن عبد الرحمن، بشر بن حارث نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ کسی آدمی نے شہرت کو پسند کیا ہو اور اس کا دین باقی رہا ہو۔ چنانچہ جو بھی شہرت چاہتا ہے اس کا دین ختم ہو جاتا ہے اور لوگوں کے سامنے رسوا ہو جاتا ہے فرمایا: جو شہرت کو چاہتا ہے وہ آخرت کی حلاوت کبھی نہیں پاتا۔

۱۲۵۸۱- ابو عبد اللہ، ابو حسن، ابو بکر احمد بن فتح، بشر بن حارث، یحییٰ قطان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثوریؒ نے فرمایا: سب سے بری رغبت یہ ہے کہ تم عمل آخرت سے دنیا کو طلب کرو، بشر کا بیان ہے کہ خالد طحان کہا کرتے تھے پوشیدہ شرک سے بچتے رہو، میں نے پوچھا: وہ کیسے؟ فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی نماز پڑھے اور رکوع و سجدہ طویل کرنے لگ جائے تاکہ اسے دیکھ کر لوگ پائے کا نمازی کہنے لگیں۔

۱۲۵۸۲- ابو نعیم اصفہانی، حسن بن علان وراق، ابو قاسم بن منیع، محمد بن ہارون، ابو جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے سفیان ثوریؒ کا قول نقل کیا ہے کہ قاری کی مثال کھوٹے درہم کی سی ہے، جب تم اسے آگ پر گرم کرو تو کھوٹ باہر نکل جاتی ہے فرمایا: جب تمہیں کسی قاری سے کام پڑ جائے اسے تھوڑی سی لالچ دے دو، بشر بن حارث نے فرمایا: نفس کو مدح سرائی سے سکون ملتا ہے لیکن قبول مدح گناہوں سے بھی زیادہ مضر ہے۔

۱۲۵۸۳- محمد بن احمد بن ابراہیم، عثمان بن احمد، حسن بن عمران مرزوقی کی سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے ذیل کے اشعار پڑھے:

ذهب الرجال المرتجى لفعالهم .. والمنكرون لكل امر منكر
وبقيت في خلف يزين بعضهم .. يعصا ليدفع معور عن معور

وہ لوگ دنیا سے رخصت ہو گئے جن کے افعال قابل رشک تھے اور منکر لوگ تو ہر کام کے لئے منکر ہی ہوتے ہیں۔
باقی رہنے والوں میں بھی باقی رہ گیا ہوں۔ چنانچہ باقی رہنے والے ایک دوسرے کو مزین کرتے رہتے ہیں تاکہ دہشت گرد دہشت گرد کو بھگائیں۔

۱۲۵۸۴- ابو حسن احمد بن محمد بن مقسم، ابو فضل صیدیؒ، محمد بن قتیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث سے کسی نے پوچھا کیا غیبت کرنے والا عادل ہو سکتا ہے؟ فرمایا: نہیں جب وہ غیبت میں مشہور ہو وہ عادل نہیں بلکہ کتا ہے فرمایا: جب آدمی کا عمل کم ہوتا ہے اس کا دل فتنوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

۱۲۵۸۵- ابو بکر محمد بن فضل بن قدید، احمد بن صلت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث فرماتے ہیں: جو آدمی چاہتا ہو کہ وہ دنیا میں عزیز اور آخرت میں سلیم (سلامتی میں) ہو وہ حد نہ لگائے نہ گواہی دے نہ لوگوں کی امامت کرے اور نہ ہی کسی کا کھانا کھائے۔
۱۲۵۸۶- محمد بن ابراہیم بن علی، احمد بن عبد اللہ بن عبد الصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے مثل مذکور بالا کے قول کیا اس میں اتنا اضافہ ہے ”اور کسی کا ہد یہ بھی قبول نہ کرے“۔

۱۲۵۸۷- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں۔ میں نے بشر بن حارث کو ایک جنازے سے واپس آتے دیکھا اور جنازہ کچھ دیر پہلے ہمارے پاس سے گزرا تھا میں انہیں دیکھنے کھڑا ہو گیا۔ چنانچہ انہوں نے جو کپڑے پہن رکھے تھے ان سے تواضع فیک رہی تھی، میرا گمان ہے وہ کوئی موٹی قسم کے کپڑے تھے، میں نے انہیں دیکھا کہ وہ رعب دار آدمی ہیں سر کے بال لمبے تھے اور ان کے سر اور داڑھی کے بال سفید ہو چکے ہیں، اگرچہ کچھ کچھ بال سیاہ بھی تھے، بالوں کو خضاب وغیرہ نہیں لگایا ہوا تھا اور ان کے کاندھے پر ہلکی سی دھوٹی بھی تھی۔

۱۲۵۸۸- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ اسلمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث کا بیان ہے کہ ابراہیم بن ادھم نے فرمایا: میں نے شام کو اس لئے اختیار کیا ہے تاکہ میں روٹی سے شکم سیر ہو سکوں۔

۱۲۵۸۹- احمد بن جعفر بن سلمہ، احمد بن علی ابابار، یحییٰ بن عثمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ ان کے سرخون آلود ہو جائیں اور کچھ جواب نہ دے پائیں۔

۱۲۵۹۰- محمد بن عمر بن مسلم، احمد بن محمد خزاعی، بشر بن حارث، معانی بن عمران کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے محمد بن نصر حارثی سے پوچھا کہ میں کہاں اللہ کی عبادت کروں؟ جواب دیا: اپنے باطن کی اصلاح کرو اور جہاں چاہو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔

۱۲۵۹۱- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ سلمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے بشر بن حارث کو کوئی خواب بیان کیا اور تعبیر کی درخواست کی، بشر کہنے لگے یہ رات کا ڈھکوسلا ہے۔

۱۲۵۹۲- احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی بن ابیہار، ایوب حربی، بشر بن حارث کہتے ہیں ایک آدمی نے عبد اللہ بن مبارک سے پوچھا میری والدہ پہلے مجھے شادی کا اصرار کرتی رہی جب میں نے شادی کر لی اب کہتی ہے کہ بیوی کو طلاق دیدو، بتائیے کہ میں کیا کروں؟ ابن مبارک کہنے لگے: اگر تم نے اپنی والدہ پر ہر طرح کا احسان کر دیا ہے اور صرف یہ احسان باقی رہتا ہے تو بیوی کو طلاق دیدو اور اگر تو نے بیوی کو طلاق دیدی پھر اس سے جھگڑے کرنے لگا اور اس کی نافرمانی کا مرتکب ہوا تو بیوی کو تھوڑا بہت مار لو اور طلاق نہ دو۔

۱۲۵۹۳- محمد بن ابراہیم، عبد اللہ بن محمد بن علی قاضی مدینہ، محمد بن کھم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ اصحاب حدیث نے بشر بن حارث سے حدیثیں سنانے کے درخواست کی، بشر نے ذیل کے اشعار پڑھے:

صار اهل الحديث فيهم حديثا.. ان شين الحديث اهل الحديث

اصحاب حدیث ان میں صرف کم ہی ہو کر رہ گئے ہیں، اصحاب حدیث اصل میں حدیث کا عیب ہے۔

محمد بن کھم کہتے ہیں بشر نے مجھے ذیل کے اشعار بھی سنائے۔

وليس من يروق لي دينه.. يغرنى يا صاح تبريقه

من حقق الايمان في قلبه.. يوشك ان يظهر تحقيقه

اے صاحب! مجھے اس آدمی کا دین اچھا نہیں لگتا جس کی قوت گویائی مجھے دھوکہ دے دے، اور جو آج ایمان کو اپنے دل میں جاگزیں کر لیتا ہے قریب ہے کہ اس کی تحقیق نمایاں ہو کر ظاہر ہو جائے۔

۱۲۵۹۴- ابو جعفر محمد بن احمد بن مقسم، عیسیٰ بن عبد اللہ بن احمد ساجی، عبد اللہ بن احمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے ایک مرتبہ ذیل کے اشعار پڑھے:

اقسم بالله لربضخ النوى.. وشرب ماء القلب المالحه

میں اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں گٹھلی کے معمولی عطیہ کے لیے اور دل کے نمکین پانی پینے کے لیے

اعزل للانسان من حرصه.. ومن سوال الاوجه الكالحه

میں انسان کو اس کی حرص سے عزیز سمجھتا ہوں اور قبیح چہروں کے سوال کرنے سے

فاستغن بالياس تكن ذاغنى.. مغبطاً بالصفقة الرابعة

ناامید ہو کر بے نیاز ہو جاؤ، اس طرح تم بے نیاز ہو جاؤ گے نفع بخش سودے پر رشک کرتے ہوئے۔

الياس عز والتقوى سودد.. ورغبة النفس لها فاضحه

لوگوں سے ناامید رہنا عزت ہے، تقویٰ سرداری ہے اور مانگنے کی حرص رکھنا نفس کو ذلیل کرنے کے مترادف ہے

من كانت الدنيا به برة.. فانها يوماً له ذابحة

جس آدمی پر دنیا مہربان ہو وہی دنیا کل کے دن اسے ذبح بھی کر دے گی۔

۱۲۵۹۵- احمد بن محمد بن مقسم، محمد بن شجاع، قاسم بن منہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: لوگوں کی ملامت کے خوف سے تم کوئی چیز عطا نہ کرو۔

۱۲۵۹۶- محمد بن علی بن حمیش، ہشام بن خلف، یحییٰ بن عثمان حربی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: اے ابو زکریا: جو

آدی بیٹھا ہوا اور جام گھمائے جا رہے ہوں اس کی شہادت قبول نہ کرو۔

۱۲۵۹۷- احمد بن جعفر بن سلم، یعقوب بن ابراہیم بن حسان، ابورئح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: اپنی نیکیوں کو بھی اسی طرح چھپاؤ جس طرح تم اپنی برائیوں کو چھپاتے ہو۔

۱۲۵۹۸- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، احمد بن فتح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: جو حصول حکمت کا ارادہ رکھتا ہو وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرے۔

۱۲۵۹۹- احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، محمد بن یوسف جوہری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے اپنی بیوی کے جنازے کے موقع پر فرمایا: بندہ جب اطاعت خداوندی میں کوتاہی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر جھڑکنے والے اور اس کی تنبیہ و تادیب کرنے والے کو اٹھا لیتے ہیں۔

۱۲۶۰۰- ابراہیم بن عبد اللہ، ابو عباس سراج، حسین بن محمد بغدادی، محمد بغدادی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں بشر بن حارث کی زیارت کے لئے چلا گیا۔ میں کچھ دیر ان کے پاس بیٹھ گیا اس دوران انہوں نے صرف ایک بات کہی فرمایا: شہرت کا دلدادہ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا۔

۱۲۶۰۱- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، عبید بن محمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا ایک مرتبہ دو حکیموں کی آپس میں ملاقات ہو گئی۔ ایک حکیم دوسرے سے کہنے لگا جن امور سے باز رہنے کی اللہ تعالیٰ نے تمہیں تاکید کی ہے اللہ تعالیٰ تمہیں ان کا مرتکب نہ پائے اور جن امور کے بجالانے کا حکم دیا ہے ان کے بجالانے میں تمہیں غیر حاضر نہ پائے۔

۱۲۶۰۲- ابو حسن بن مقسم، ابو فضل سری، سعید بن عثمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: عمل اس لئے نہ کر کہ لوگوں میں تیرا تذکرہ کیا جاوے۔

۱۲۵۱۹- ابراہیم بن عبد اللہ، ابو عباس ثقفی، احمد بن فتح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: جب تمہیں باتیں کرنا اچھا لگے تو خاموش رہو اور جب تم خاموشی اختیار کر کے عجب میں مبتلا ہو جاؤ تو باتیں کر لو۔

۱۲۶۰۳- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو عباس سلمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: جب تم مہنگائی کا سن کر پریشان ہو جاؤ تو موت کو یاد کر لو چونکہ موت تمہاری پریشانی کو ختم کر دے گی، فرمایا: جب تم موت کو یاد کرو گے تمہاری خواہشات رفو ہو جائیں گی اور موت کی یاد سے جماع کی خواہش بھی ختم ہو جائیگی، سلمیٰ کہتے ہیں میں نے بشر بن حارث کے پاؤں کے تلوے دیکھے چنانچہ ننگے پاؤں چلنے کی وجہ سے تلوے سیاہ ہو چکے تھے۔

۱۲۶۰۴- ابو حامد احمد بن محمد بن حسن، محمد بن فخلد، احمد بن فتح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: تم لذتیں لینے کے لئے علوم کا سماع اور املاء کرتے ہو جبکہ علم سے محض عمل کی نیت ہوتی ہے پس علوم سنو اور سیکھو پھر عمل کرو اور دنیا سے دور بھاگ جاؤ، کیا سفیان ثوری کی طرف نہیں دیکھتے ہو کہ انہوں نے کیسے علم حاصل کیا پھر عمل پیرا ہوئے پھر دوسروں کو سکھایا اور خود دنیا سے بھاگتے رہے؟ طلب علم کا مقصد ہی دنیا سے دور بھاگنا ہے نہ کہ حب دنیا۔

۱۲۶۰۵- عمر بن احمد بن عثمان، موسیٰ بن عبید اللہ، قاسم بن معہ حربی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: اگر تم (علم پر) عمل نہ کر سکو تو کم از کم اللہ کی نافرمانی تو نہ کرو۔

۱۲۶۰۶- محمد بن احمد بغدادی، محمد بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا جو آدمی صدق دل سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاملہ کرتا ہے وہ لوگوں سے وحشت محسوس کرتا ہے۔

۱۲۶۰۷- احمد بن جعفر بن سلم، یعقوب بن ابراہیم بن حسان، ابورقیع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: اپنی نیکیوں کو ایسے ہی چھپاؤ جس طرح تم اپنی برائیوں کو چھپاتے ہو۔

۱۲۶۰۸- عمر بن احمد بن جبیر صولی، ابو احمد بن کثیر، ابراہیم حربی کہتے ہیں مجھے میرے والد بشر بن حارث کے پاس لے گئے۔ ان کے پاس جا کر میرے والد نے ان سے کہا: اے ابونصر! میرا یہ بیٹا کتابت حدیث اور علم میں شہرت کا مقام رکھتا ہے (اسے کچھ نصیحت کیجئے) بشر مجھے مخاطب کر کے کہنے لگے پیارے بیٹے! علم کے لئے زیادہ مناسب بات یہ ہے کہ اس پر عمل کیا جائے اگر تم پورے علم پر عمل نہیں کر سکتے ہو تو کم از کم دو سو حدیثوں میں سے پانچ پر ضرور عمل کرو جس طرح کہ دراہم کی زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے۔

میرے والد صاحب نے ان سے میرے لئے دعا کرنے کی درخواست کی فرمایا: آپ کی دعا اپنے بیٹے کے لئے زیادہ پہنچی ہوئی ہے چونکہ باب کی دعا بیٹے کے لئے ایسی ہی ہے جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اپنی امت کے لئے، ابراہیم کہتے ہیں میں نے ان کی باتوں کو بہت اچھا سمجھا، چنانچہ ایک مرتبہ میں نماز جمعہ کے لئے جا رہا تھا، اچانک میں نے بالوں کے بنے ہوئے ایک خیمے میں بشر کو نماز پڑھتے دیکھا میں ان کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور نماز کی نیت کر لی تاکہ اذان جمعہ ہو جائے کچھ دیر کے بعد ایک آدمی کھڑا ہوا جو دیکھنے میں پراگندہ حال معلوم ہو رہا تھا۔ کہنے لگا اے لوگو! میرے سچا ہونے سے ڈرو، بے چینی کے ہوتے ہوئے اختیار باقی نہیں رہتا، کچھ نہ ہونے کے وقت خاموشی اختیار کرنے کی گنجائش باقی نہیں رہتی، کچھ ہوتے ہوئے سوال کرنا بے وقوفی ہے اور پاس کچھ ہوتے ہوئے فاقہ بے معنی ہے میں نے بشر کو دیکھا کہ وہ اس آدمی کو ایک دائق دے رہے تھے۔ اتنے میں کھڑا ہو کر اس آدمی کے پاس گیا اور میں نے اسے ایک درہم دیا اور ساتھ کہا یہ ایک دائق کا ٹکڑا مجھے دیدو، آدمی بولا، میں ایسا نہیں کرتا ہوں میں نے اسے دو درہموں کی پیشکش کر دی مگر پھر بھی وہ نہ مانا حتیٰ کہ میں نے دس درہموں کی بھی پیشکش کی، آدمی کہنے لگا اے آدمی! بھلا آخر اس دائق میں کیا خوبی ہے جو تم اس کی خاطر دس درہم لوٹانے کو تل گئے؟ میں نے کہا: جس آدمی نے تمہیں دائق دیا ہے وہ نیک صالح آدمی ہے وہ آدمی بولا، مجھے اس کی زیادہ رغبت ہے میں نعمت کے بدلے میں نعمت مول نہیں لوں گا، اس کو کھا کر مجھے دستی خوشی حاصل ہوگی اور دیرینہ میری خواہش پوری ہوگی میں نے کہا دیکھو بھلائی کون زیادہ حاصل کرنے والا ہے؟ میں نے دوبارہ کہا اے شیخ! میرے لئے دعا کرو، کہنے لگا اللہ تعالیٰ تمہارے دل کو زندہ رکھے اور جب تک تمہارا جسم نہ مرے تب تک تم نہ مرنے پاؤ اور اللہ تعالیٰ تمہارا نفس ان لوگوں میں سے کرے جنہوں نے ہر چیز کے بدلے اپنے نفس کو خرید اور کسی چیز کے بدلے میں اسے بیچا نہیں۔

۱۲۶۰۹- حسن بن علان وراق، عبد اللہ بن محمد مسمی، محمد بن حارون ابو جعفر کہتے ہیں ایک مرتبہ بشر بن حارث کے ساتھ میری ملاقات ہو گئی۔ انہوں نے فرمایا: اگر ہو سکے تو تم ایسی جگہ میں رہو جہاں لوگ تجھے چور گمان کریں تو ایسا ضرور کرو، اس صفت میں اضافہ ضرور کرو اس میں کمی نہ کرو۔

۱۲۶۱۰- ابراہیم بن عبد اللہ، ابو عباس ثقفی، محمد بن ثنی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: نہیں ہے کوئی آدمی جو دنیا سے محبت کرتا ہو مگر وہ موت سے نفرت کرتا ہوگا اور نہیں ہے کوئی آدمی جو دنیا سے کنارہ کشی کرتا ہو مگر وہ ضرور موت سے محبت کرتا ہوگا، حتیٰ کہ وہ اپنے مالک سے جا ملتا ہے۔

۱۲۶۱۱- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن ثنی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: عجب ہے کہ تم اپنے عمل کو زیادہ سمجھو اور غیروں کے عمل کو کم۔

۱۲۶۱۲- احمد بن محمد بن مسلم، ابو بکر باقلانی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ بشر بن حارث نے فرمایا: قبرستان میں مدفون مردوں کی ہنسبت قبرستان سے باہر مردے کثرت میں ہیں۔

۱۲۶۱۳- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسن بن عبد الملک، محمد بن شعیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: کسی کے لئے مناسب نہیں کہ حدیث ایسی جگہ بیان کرے جہاں اسے کوئی دنیاوی حاجت پیش آئے اور حدیث گوئی سے دنیاوی ضرورت کو قریب کرنا مقصود ہو اور علم کی بھی کوئی بات دنیاوی ضرورت کی جگہ میں نہیں کرنی چاہیے۔ میں ایسے مشائخ کو دیکھ چکا ہوں جنہوں نے دنیا داری کے لئے علم طلب کیا بالآخر انہیں رسوائی کا منہ دیکھنا پڑا، جبکہ بہت سارے دوسرے مشائخ کو دیکھا ہے کہ انہوں نے خالصہ اللہ علم حاصل کیا، پھر اس پر عمل بھی کیا اور علم نے انہیں نفع بھی بخشا اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی سے ہمکنار کرے، جب تم کسی سے ایک بات سنو اور پھر دوسرے آدمی سے اس کے خلاف بات سنو خبردار دوسرے آدمی سے جھگڑانہ کھڑا کرو چونکہ تمہیں اس سے نفع نہیں حاصل ہوگا، علم حاصل کر کے اس پر عمل کرو میں نے بہت سارے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جنہوں نے تھوڑا سا علم حاصل کیا پھر اس پر عمل کیا اللہ تعالیٰ نے انہیں نفع پہنچایا جبکہ بہت سارے دوسرے لوگوں کو بھی دیکھا ہے جنہوں نے علم کثیر حاصل کیا لیکن اس پر عمل نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے انہیں کچھ نفع نہ پہنچایا، خوب سمجھ لو طلب معاش طلب حدیث کے لئے رکاوٹ ہوتی ہے میں نے حفص بن غیاث کو کہتے سنا ہے کہ ہم سفیان کی مجلس میں دنیا سے بے نیاز ہو کر بیٹھتے تھے اور ان کی مجلس میں فقراء امراء ہوتے تھے۔

۱۲۶۱۴- محمد بن نفع، احمد بن محمد صید لانی، ابو جعفر مغازی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: ایسے مسائل کے بارے میں سوال نہ کرو جن کے ذریعہ تم لوگوں کے عیب طلب کرنے لگ جاؤ جو مسئلہ بھی پوچھو اس پر عمل کرو بالفرض اگر تم اس کی طاقت نہ رکھتے ہو تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو۔

۱۲۶۱۵- احمد بن محمد بن مقسم، محمد بن اسحاق، امام سلامہ، اسحاق کہتے ہیں میں نے بشر بن حارث سے کہا مجھے پسند ہے کہ میں ابراہیم بن ادہم کے طریقے پر چلوں، بشر نے فرمایا: تم اس کی قوت نہیں رکھتے ہو میں نے پوچھا وہ کیسے؟ جواب دیا: اس لئے کہ ابراہیم عمل کرتے تھے اور باتیں نہیں کرتے تھے تم باتیں زیادہ کرتے ہو اور عمل نہیں کرتے ہو۔

۱۲۶۱۶- محمد بن نفع، احمد بن محمد صید لانی، عبد اللہ بن عبد الوہاب عسقلانی، ابراہیم بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: جو معرفت باللہ سے محروم رہا وہ اطاعت کی عطاوت نہیں پاسکتا، جو آدمی اعمال کے ثواب کو نہیں جانتا اس پر تمام احوال قلیل و بھاری ہو جاتے ہیں جو دنیا میں ہیضہ کنارہ کشتی اختیار کرتا ہے اس کی مؤونت (مشقت) ہلکی ہو جاتی ہے جسے رضا عطا کی گئی وہ اعلیٰ درجات پہنچ گیا جو مؤمن غمزدہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا اس کے شامل حال ہوتی ہے۔

۱۲۶۱۷- محمد بن احمد بن حسن، حارون بن یوسف بن زیاد، محمد بن محمد بن ابی ورد، حسن انماطی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: جس کی طرف نظر کرنا مکروہ ہو اس کی طرف نظر کرنا باطنی بخار ہے۔

۱۲۶۱۸- محمد بن احمد بن حسن، حارون بن یوسف، محمد بن محمد بن ابی ورد، حسن انماطی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: بخیلوں کا باقی زندہ رہنا مومنین کے دلوں پر کڑی چوٹ ہے۔

۱۲۶۱۹- منصور بن محمد بن معتدل، عثمان بن احمد، حسن بن عمر مرزونی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: بے وقوف کی طرف نظر کرنا آنکھوں کی بیماری ہے اور بخیل کی طرف نظر کرنے سے دل سخت ہو جاتے ہیں اور جو آدمی غم و حزن نہیں برداشت کر سکتا وہ اپنی محبوب شے کے حصول سے قاصر رہتا ہے۔

۱۲۶۲۰- نصر بن ابی صوی طوی، محمد بن عمرو، قاسم بن عبدہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: صاحب دنیا جفا کر کے اپنے آپ کو محفوظ نہیں رکھ سکتا، فرمایا: اگر تم عمل نہ کر سکو اللہ کی نافرمانی تو نہ کرو، فرمایا: دو خصلتیں دلوں کو سخت بناتی ہیں، کثرت کلام اور کثرت طعام۔

۱۲۶۲۱- محمد بن حمید، احمد بن قاسم بن ہاشم سمسار، محمد بن ثنی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: بخیل قاری سے مجھے نئی مالدار زیادہ پسند ہے فرمایا: پس ہر آدمی کو کسی نہ کسی آزمائش میں مبتلا ہی پاتا ہوں سو اللہ تعالیٰ نے جس کو رزق میں فروانی دی ہو وہ دیکھ رہا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر کیسے ادا کرے اور اللہ تعالیٰ جس کو رزق کی تنگی میں مبتلا کرتا ہے وہ دیکھ رہا ہوتا ہے کہ صبر کیسے کرے۔

۱۲۶۲۲- محمد بن فتح، عبد اللہ بن ابی داؤد، علی بن خشرم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے ایک مرتبہ ذیل کا شعر پڑھا:

خلت الدیار فسدت غیر مسود . . ومن الشقاء تفردی بالسود

علاقے خالی ہو گئے اور کوئی سردار باقی نہ رہا بد بختی کا مورد تنہا میں ہی ٹھہرا کہ مجھے سردار بننا پڑا۔

۱۲۶۲۳- ابو احمد محمد بن یوسف جرجانی، ابو عباس بن عبد اللہ بغدادی، جعفر بردانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے اے میرے رب! اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی پکار کا جواب دیا موسیٰ نے عرض کیا: میں بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلا، ارشاد ہوا میں اس وقت کھاناؤں گا جب چاہوں گا۔

بشرؑ نے فرمایا: عوج بن عنق سمند میں چلا جاتا وہاں جا کر اپنی ٹانگوں کو سمندر میں ڈال دیتا، سان کی لکڑی لیتا چنانچہ عوج ہی پہلا آدمی ہے جس نے دنیا میں ساج کی لکڑی متعارف کرائی، چنانچہ عوج ایلہ آ جاتا اور سمندر کی مچھلیوں میں سے ایک مچھلی پکڑتا اور سورج کی تپش پر بھون لیتا ادھر تا جروں نے اس کے لئے دو کڑ (ایک بڑا پیانہ جس سے غلہ وغیرہ ٹاپا جاتا ہے) آنا تیار رکھا ہوتا۔ دو جماعتیں اس آٹے سے روٹیاں پکاتیں۔ چنانچہ عوج وہ سب کی سب روٹیاں کھا جاتا اور تا جروں کو ساج کی لکڑی کا ایک بٹل دے دیتا، سو اللہ تعالیٰ روزانہ اس کا فرود کر غلہ کھلاتا تھا، اے مخاطب اتو تو مسلمان ہے اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کرتا ہے تجھے اللہ تعالیٰ کیسے ضائع کرے گا جبکہ تیری خوراک ایک یا دو روٹیاں ہوتی ہیں پھر تو اس ایک روٹی کی وجہ سے اپنے رب تعالیٰ سے تعلق منقطع کر دیتا ہے۔

بشرؑ کہتے ہیں ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام اللہ تبارک و تعالیٰ سے کہنے لگے یا رب! مجھے اپنا کوئی ولی دکھا دے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ اے موسیٰ! فلاں فلاں کھنڈرات کو جا کر دیکھ لو، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام بعض کھنڈرات تلاش کئے ایک کھنڈر میں انہوں نے ایک آدمی کی ہڈیاں دیکھیں جسے درندوں نے کھا لیا تھا فرمایا: یہ کیا ماجرا ہے تو نے اپنے ولی پر درندوں کو کیسے مسلط کر دیا؟ ارشاد ہوا چونکہ میرا ولی میرے انتہائی قریب تھا اور میرے ہاں اس کا ایک مرتبہ و مقام تھا اگر تم اسے دیکھ لیتے مارے شوق کے تمہاری جاں نکل جاتی میں اپنے کسی ولی کے لئے دنیا کو پسند نہیں کرتا ہوں۔

۱۲۶۲۴- ابو حسن بن مقسم، ابو طیب صفار، محمد بن یوسف جوہری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث کہتے ہیں: فضیل بن عیاض نے اپنے بیٹے سے فرمایا: شاید تم دیکھو کہ معمولی سی بھوک بھی اللہ تعالیٰ کے لئے زیادہ سے زیادہ باعث اطاعت ہو۔

۱۲۶۲۵- محمد بن علی بن حمیش، عبد اللہ بن اسحاق مدائنی، محمد بن حرب، عبید بن محمد، عمار کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ خضر علیہ السلام کو دیکھا، پھر میں نے ان سے بشر بن حارث کے بارے میں سوال کیا؟ خضر علیہ السلام کہنے لگے جس دن وہ دنیا سے رخصت ہوئے سطح زمین پر ان سے زیادہ متقی کوئی نہیں رہا۔

۱۲۶۲۶- ابو حامد احمد بن محمد بن حسین، ابو عبد اللہ طلیسی، محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم، محمد بن علی صوری، ابو نعیم کہتے ہیں ایک مرتبہ بشر بن حارث میرے پاس تشریف لائے۔ کہنے لگے مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سناؤ جس کا متن ”بے شک اللہ تعالیٰ ہر بات کرنے والے کی زبان کے پاس موجود ہوتے ہیں“ ہے میں نے کہا مجھے حدیث اس سند سے پہنچی ہے عمر بن ذر، ذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ ہر بات کرنے والے کی زبان کے پاس موجود ہوتے ہیں“ میں نے کہا کیا کوئی آدمی باقی رہا ہے جو آپ کی بات کو جانتا ہو؟ کہنے لگے آپ ہی کافی ہیں اتنا کہہ کر واپس لوٹ گئے۔

۱۲۶۲- احمد بن اسحاق، اسحاق بن ابراہیم، عبد اللہ بن احمد بن سوادہ، احمد بن حجاج، ابو جعفر بزاز کہتے ہیں بشر بن حارث نے فرمایا: جو آدمی دنیا کی طلب میں لگا ہو اس سے کہہ دو کہ وہ ذلت و رسوائی کے لئے تیار رہے۔

۱۲۶۳- ابو عبد اللہ محمد بن حنیف شیرازی صوفی، ابو عبد اللہ بن فضل، قاضی ابو عبد اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ بغداد میں ایک تاجر رہتا تھا جو اکثر صوفیاء کرام کو برا بھلا کہتا رہتا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد میں نے اسے صوفیاء کرام کے قدموں کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا حتیٰ کہ اس نے اپنی دولت صوفیاء کرام پر خرچ کرنی شروع کر دی، ایک دن میں نے اس سے پوچھا یہ کیا ماجرا ہے تم صوفیاء سے بغض نہیں رکھتے تھے؟ کہنے لگا بات دراصل ایسی نہیں جیسی تم نے سمجھ رکھی ہے میں نے اس سے پوچھا بھلا وہ کیسے؟ کہنے لگا ایک مرتبہ میں نے جمعہ کی نماز پڑھی میں تو جلدی سے مسجد سے نکل گیا لیکن بشر بن حارث کو بھی مسجد سے جلدی جلدی نکلتے دیکھا میں نے اپنے دل ہی دل میں کہا میں آج اس آدمی کو دیکھتا ہوں جو کہ زہد میں بے مثال شہرت رکھتا ہے۔ یہ مسجد میں ٹکٹے نہیں پاتا چنانچہ میں نے اپنی ضرورت کو ترک کیا اور دیکھنے لگا کہ بشر آج کہاں جاتے ہیں؟ میں ان کے پیچھے پیچھے چل دیا چنانچہ بشر پہلے نان بائی کے پاس گئے اس سے ایک درہم کے بدلے ایک روٹی خریدی، میں نے دل ہی دل میں کہا: اس آدمی کو دیکھ زہد بنا پھرتا ہے حال یہ ہے کہ روٹی خرید رہا ہے، پھر بشر کباب فروش کے پاس گئے اور اس سے کباب خریدا مجھے دیکھ کر اور بھی زیادہ غصہ آیا، پھر بشر حلوائی کے پاس گئے اور اس سے ایک درہم کا فالودہ خریدا، میں نے پھر دل ہی دل میں کہا: بخدا! یہ آدمی جب کھانے بیٹھے گا میں ضرور اس پر ٹوک لگاؤں گا، چنانچہ بشر بیابان کی طرف چل پڑے، میں نے سوچا شاید کسی سرسبز و شاداب جگہ کی تلاش میں ہوں اور جہاں پانی بھی موجود ہو چنانچہ بشر عصر تک برابر چلتے رہے، میں بھی ان کے پیچھے پیچھے چلتا رہا بالآخر وہ ایک بستی میں داخل ہوئے بستی کی ایک مسجد میں ایک مریض تھا بشر اس کے پاس جا بیٹھا، انہوں نے مریض کو ایک ایک لقمہ کر کے خریدا ہوا کھانا کھلایا، میں موقع پا کر تھوڑی دیر بستی کو دیکھنے نکل گیا لیکن چند ثانیے کے بعد واپس پلٹا مسجد میں بشر کو نہ پا کر مریض سے پوچھا: بشر کہاں گئے؟ مریض نے جواب دیا: وہ بغداد چلے گئے ہیں میں نے اس سے دوبارہ پوچھا یہاں سے بغداد تک کتنا فاصلہ ہے؟ مریض بولا، چالیس فرسخ، میں نے سن کر ان اللہ وانا الیہ راجعون پڑھا، میں اب کیا کروں میرے پاس کرایہ نہیں جو میں بغداد تک سفر کروں اور مجھے چلنے پر قدرت نہیں جو میں پیدل چل کر وہاں تک پہنچوں؟ مریض کہنے لگا ان کے واپس آنے تک یہیں ٹھہر جاؤ۔ چنانچہ میں آئندہ جمعہ تک یہیں ٹھہر گیا، چنانچہ آئندہ جمعہ کو بشر اسی وقت موعود پر تشریف لائے اور ان کے پاس مریض کے کھانے کے لئے کچھ اشیاء بھی تھیں، مریض ان سے کہنے لگے: اے ابو جعفر! یہ آدمی گزشتہ جمعہ آپ کے ساتھ بغداد سے آیا اور آج تک یہیں ٹھہر گیا اور یہ آپ کی صحبت اختیار کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ بشر نے مجھے غصے سے دیکھا اور فرمایا: تم میرے ساتھ کیوں آئے تھے؟ میں نے جواب دیا مجھ سے خطا ہوگئی، کہنے لگے کھڑے ہو جاؤ اور میرے ساتھ چلو، ہم مغرب کے قریب قریب چلے جب بغداد کے قریب پہنچے، کہنے لگے تیرا ٹھکانا کہاں ہے؟ میں نے کہا فلاں جگہ میں، فرمایا چلتے بنو اور دوبارہ نہیں لوٹنا، تاجر نے کہا میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کی اور اولیاء کرام کی صحبت اختیار کر لی۔ پس آج تم مجھے اس حالت پر دیکھ رہے ہو۔

محمد بن یسہم کہتے ہیں میں بچپن میں بشر کی ہمشیرہ کے پاس آیا کرتا تھا ایک دن انہوں نے مجھے کاتے ہوئے سوت کا ایک گولہ دیا اور کہا اسے بیچ کر روٹی اور ایک مچھلی خرید لاؤ۔ چنانچہ میں روٹی اور مچھلی خریدا لایا، اتنے میں بشر بن حارث گھر میں داخل ہوئے، روٹی اور مچھلی اندر رکھی ہوئی تھی بشر نے پوچھا: یہ کیسا کھانا ہے؟ بہن کہنے لگیں میں نے خواب میں اپنی اور آپ کی والدہ کو دیکھا وہ کہہ رہی تھی کاتے ہوئے سوت کے بدلہ میں روٹی اور مچھلی خرید لاؤ چونکہ تمہارا بھائی بشر روٹی اور مچھلی کا دیرینہ خواہشمند ہے ہمشیرہ نے جب ماں کا ذکر کیا بشر رو پڑے اور فرمایا: اللہ ہماری ماں پر رحم فرمائے جب زندہ تھی اس وقت بھی ہمارے لئے غمزدہ رہتی تھی اور جب دنیا سے رخصت ہوگئی تب بھی ہمارے لئے غمزدہ ہے، بشر نے فرمایا میں بچپن میں سال سے برابر مچھلی کا خواہشمند ہوں لیکن میں نے اسے خالصۃً لہ چھوڑ دیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے بشر بن حارث کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا دیکھا، میں نے ان سے پوچھا آپ کا چہرے کا رنگ کیوں بدلا ہوا ہے؟ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں مجھے ضرور بتائیے، کہنے لگے میں چالیس سال سے بیابانوں کی خاک پھاٹک رہا ہوں جس کی وجہ سے میرے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا ہے۔ محمد بن حنیف کا بیان ہے کہ تم خاک کی اس مقدار کو زیادہ نہ سمجھو۔ چنانچہ ان کی بہن سوت کا تا کرتی تھیں۔ بہن نے احمد بن حنبل سے مسئلہ دریافت کرنا چاہا کہنے لگیں ہم لوگ رات کے وقت سوت کاتتے ہیں اور اسی سے اپنی گزر بسر کا انتظام چلاتے ہیں بسا اوقات ہمارے قریب سے بنو طاہر کے مشعلی مشعلیں لیے گزرتے ہیں (بنو طاہر وہ بغداد کے والی ہیں) ہم مکانوں کی چھتوں پر ہوتی ہیں اور ان مشعلوں کی روشنی میں ایک دو ٹیس کات لیتی ہیں۔ کیا آپ اس کاتے ہوئے سوت کو ہمارے لیے حلال قرار دیتے ہیں یا حرام؟ احمد بن حنبل نے پوچھا تم کون ہو؟ کہا میں بشر کی ہمشیرہ ہوں، امام احمد نے فرمایا: آہ، اے آل بشر میں تمہیں تنگدست نہیں بنا سکتا میں مسلسل تمہاری طرف سے خالص تقویٰ سنتا چلا آ رہا ہوں۔

۱۲۶۲۹- احمد بن حنبل بن مقسم، عثمان بن احمد و قاق، حسن بن عمرو سبیمی کے سلسلہ۔ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: تم اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتے جب تک تم سے تمہارا دشمن بے خوف نہ ہو، تم بہتر کیسے ہو سکتے ہو حالانکہ تمہارا دوست بھی تم نے بے خوف نہیں فرمایا: مجھ میں ایک بیماری ہے جب تک میں اپنے نفس کا علاج نہ کر لوں غیر کے لئے میں فارغ نہیں ہو سکتا ہوں جب میں اپنے نفس کا علاج کر لوں گا تب میں اوروں کے لئے فارغ ہو جاؤں گا۔ پھر فرمایا: تم بیماریاں ہو میں کچھ لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ دلوں میں خوف خدا نہیں رکھتے اور آخرت کے معاملہ میں لاپرواہی کرتے ہیں۔

۱۲۶۳۰- ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابراہیم، عثمان بن احمد، حسن بن عمرو سبیمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا آدمی اس وقت تک عبادت کی طاقت (شیرینی) نہیں پاتا جب تک خواہشات نفس کے آگے لوہے کی بنی ہوئی دیوار نہ کھڑی کر دے فرمایا: دعا گناہوں کا کفارہ ہے۔

۱۲۶۳۱- محمد بن حسن بن موسیٰ، محمد بن حسن بن حساب، احمد بن محمد بن صالح، محمد بن عبدون، حسن موسوی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ بشر بن حارث نے مجھے دیکھا میں اس وقت سردی سے کانپ رہا تھا انہوں نے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے:

قطع اللیلالی مع الایام فی حلق.. والنوم تحت رواق الهم والقلق
سخت دنوں کی راتیں کاٹنا بیچارگی میں اور غمی کے عالم اور اضطراب میں نیند کرنا زیادہ لائق ہے۔

اخری واعذرنی من ان یقال غدا.. انی التمسیت الغنی من کف مضطلق
میرے سامنے اتمام حجت کی جائے اور کل کے دن کہا جائے کہ میں نے تنگدست ہاتھ سے مالدار کی چابی

قالوا رضیت ہذا القنوع غنی.. لیس الغنی کثرة الاموال والورق
لوگوں نے کہا: تم اس سے راضی رہو میں نے کہا قناعت مالدار کی ہے چونکہ مال و دولت کی فراوانی غنی نہیں ہے۔

رضیت باللہ فی عسری و فی یسری.. فلست اسلک الا واضح الطرق
میں تنگدستی اور مالدار کی دونوں حالتوں میں اللہ سے راضی ہوں چونکہ میں صرف صاف اور واضح رستہ پر چلتا ہوں۔

۱۲۶۳۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن مقسم، بن خالد، محمد بن ثنی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث کہتے ہیں کہ میمون بن مہران نے فرمایا: آدمی اپنے بھائی کی اصلاح اس وقت تک نہیں کر سکتا جب تک اس کے رویہ اس کی ناپسندیدہ حرکات کا تذکرہ نہ کر دے۔

۱۲۶۳۳- ابن مقسم، ابن خالد، حسین بن عبد الرحمن انصاری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر نے فرمایا: ابن آدم درندہ ہے چھ تک درندہ

گوشت کھاتا ہے اور تجھے گوشت کو حرکت دینا ہی کافی ہے۔

۱۲۶۳۴- ابو حسن بن مقسم، قاضی عمر بن حسن، عبد اللہ بن محمد بن عبید، حسین بن عبد الرحمن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ کوئی ایسا آدمی ہو جو شہرت کا دلدادہ ہو اور اسے ذلت و رسوائی کی دہلیز پر جھکنا نہ پڑا ہو۔ یوسف باقلانی کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے بشر بن حارث سے سماع حدیث کی درخواست کی۔ انہوں نے آگے سے انکار کر دیا آدمی کہنے لگا آپ اللہ کو کیا جواب دیں گے؟ فرمایا: میں اللہ کو جواب دوں گا کہ یا اللہ! میرا نفس حدیث گوئی کا خواہشمند ہوتا تھا اور میں اپنے نفس کی خلاف ورزی کرنا چاہتا تھا۔

۱۲۶۳۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو حسن، ابو مقاتل، قاسم بن مذہب، بشر بن حارث نے فرمایا: کوئی آدمی اپنے گھر میں اپنے پیچھے پڑھی ہوئی دو رکعتوں سے بہتر کسی چیز کو نہیں چھوڑتا۔

۱۲۶۳۶- ابو حسن بن مقسم، ابن مخلد، حسین بن عبد الرحمن، انصاری، بشر بن حارث کا بیان ہے کہ سفیان ثوری نے ایک آدمی کی عبادت کی فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں دوزخ کی آگ سے عافیت بخشے۔

۱۲۶۳۷- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، بیان بن حکم، محمد بن حاتم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر نے اوزاعی کا قول نقل کیا ہے، فرماتے تھے لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جس میں مانوس کرنے والا بھائی یا حلال کا درہم یا سنت کے مطابق عمل بہت کم پایا جائے گا۔

۱۲۶۳۸- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، بیان بن حکم، محمد بن حاتم، بشر بن حارث، عبد اللہ بن ادریس، حسین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبد اللہ مزی نے فرمایا: کوئی بندہ اس وقت تک متقی نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ غصے سے پرہیز نہ کرے۔

۱۲۶۳۹- ابو احمد محمد بن احمد غطریفی، عبد الرحمن بن محمد بن مغیرہ، محمد بن مغیرہ، بشر بن حارث، یحییٰ بن یمان، سفیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حبیب بن ابو جمرہ نے فرمایا: جب کوئی بندہ مؤمن قرآن مجید ختم کرتا ہے فرشتہ اسے دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیتا ہے

مسانید بشر بن حارث

بشر بن حارث نے اعلام حدیث اور پائے کے رواۃ حدیث سے احادیث روایت کی ہیں، حالانکہ وہ روایت حدیث کو ناپسند سمجھتے تھے اور حتی المقدور اس سے بچتے تھے۔

۱۲۶۴۰- ابو احمد محمد بن احمد غطریفی، ابو اسحاق بن بریہ ہاشمی، محمد بن ابی ورد، بشر بن حارث کہتے ہیں۔ میں ایک مرتبہ عیسیٰ کے پاس پیدل چل کر گیا۔ انہوں نے میرا اچھا خاصا اکرام کیا پھر مجھے کہنے لگے: آپ یہاں کیوں تشریف لائے ہیں؟ میں نے کہا میں آپ سے ملاقات کرنے اور آپ کو دیکھنے آیا ہوں۔ کہنے لگے اے بھائی! میں کون ہوں اور میرے پاس ہے کیا جو آپ تشریف لائے؟ فرمایا کیا آپ کسی چیز کے بارے میں سوال کرنے تشریف لائے ہیں؟ میں نے اثبات میں جواب دیا اور کہا: عبد اللہ بن عراق بن مالک، عراق کی سند سے مروی حدیث کے بارے میں پوچھنے آیا ہوں، عیسیٰ کہنے لگے، جی ہاں۔

۱۲۶۴۱- عبد اللہ بن عراق بن مالک، عراق بن مالک، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان پر اس کے غلام اور اس کے گھوڑے کا صدقہ واجب نہیں ہے۔

یہ حدیث حماد بن زید نے یثیم، عراق کی سند سے بھی روایت کی ہے۔

۱۲۶۳۲- محمد بن علی بن حبیب، اسماعیل بن اسحاق سراج، اسحاق حنظلی، عیسیٰ بن یونس، ابن عراق بن مالک، عراق بن مالک، ابو ہریرہؓ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت مذکور بالا مروی ہے۔

۱۲۶۳۳- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، حماد بن زید و حبیب بن خالد، یثیم، ابن عراق بن مالک، عراق بن مالک، مالک، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کے گھوڑے اور اس کے غلام میں صدقہ نہیں ہے۔

۱۲۶۳۴- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، محمد بن ثنی، بشر بن حارث، عیسیٰ بن یونس، ہشام بن عروہ، عبد اللہ بن عروہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری مثال ایسی ہے جیسے ابو زرعہ کی ام زرعہ کے لئے، پھر ام زرعہ والی حدیث بیان کی، فرمایا ایک مرتبہ گیارہ عورتیں جمع ہوئیں۔ الحدیث۔

۱۲۶۳۵- حبیب بن حسن، فضل بن احمد اسماعیل، محمد بن ثنی کہتے ہیں میں نے بشر سے کہا اے ابو نصر! مجھے ذرا حدیث ام زرعہ سنائے، بشر نے فرمایا مجھے عیسیٰ بن یونس نے حدیث سنائی۔ الحدیث۔

۱۲۶۳۶- احمد بن ابراہیم بن جعفر عطار، محمد بن ہارون بن عیسیٰ ہاشمی، ابو حفص، (بشر بن حارث کے بھانجے) کہتے ہیں میں ایک مرتبہ اپنے ماموں بشر بن حارث کے پاس تھا انہوں نے کاغذوں کا ایک بستہ نکالا اس سے ایک کاغذ نکال کر پڑھنے لگے فرمایا: عیسیٰ بن یونس، اشعث بن عبد الملک، محمد بن سیرین، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنی بیوی کی چار گھاٹیوں کے درمیان بیٹھ جائے اور کوشش کرے اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔

۱۲۶۳۷- ابو احمد غطریفی، ابو اسحاق بن برید ہاشمی، محمد بن ابی ورد، بشر بن حارث کہتے ہیں کہ میں عیسیٰ بن یونس کے پاس پیدل سفر کر کے گیا، انہوں نے میرا اچھا خاصا اکرام کیا، پھر کہنے لگے کیا آپ کسی چیز کے متعلق سوال کرنا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں، حسن بصری کی حدیث جو کہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔ فرمایا: جی ہاں۔

۱۲۶۳۸- عمرو بن عبید، حسن، عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں یا رسول اللہ! کیا عورتوں پر بھی قتال فرض ہے؟ فرمایا: جی ہاں، عورتوں پر ایسا جہاد فرض ہے جس میں قتال نہ ہو، یعنی حج و عمرہ۔

۱۲۶۳۹- ابو حسین عبید اللہ بن احمد بن یعقوب مقری، ابو طیب محمد بن قاسم بن جعفر کوکبی، اسحاق بن بشر مقدسی، بشر بن حارث، عبد الرحمن بن زید بن اسلم، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابو سعید رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں سے روزہ دار کا روزہ نہیں ٹوٹتا، پچھنے، احتلام اور قے۔

عبد الرحمن بن زید مفرد ہیں۔

۱۲۶۵۰- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، قتیبہ بن سعید، عبد الرحمن بن زید بن اسلم، زید بن اسلم کے سلسلہ سند سے حدیث مذکور بالا مروی ہے۔

۱- صحیح البخاری ۳۵۷/۷، صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة باب ۱۴، وفتح الباری ۲۵۶/۹، ۲۵۷/۷۔

۲- سنن ابی داؤد ۱۱۱۲، والسنن الکبری للبیہقی ۱۶۳/۱، وسنن النسائی ۱۱۱/۱، وفتح الباری ۳۹۵/۱۔

۳- السنن الکبری للبیہقی ۳۵۰/۳، و تاریخ بغداد ۲۲/۳۔

۴- سنن الترمذی ۱۹، والسنن الکبری للبیہقی ۲۲۰/۳، ۲۶۳، و نصب الرایۃ ۴۴۶/۲، و مشکاة المصابیح ۲۰۱۵۔

و مجمع الزوائد ۱۷۰/۳۔

۱۲۶۵۱- محمد بن عمر بن مسلم، محمد بن منصور بن محمد بن فتح، معانی بن عمران، ثوری، اعمش، ابراہیم بن یحییٰ اپنے والد سے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم ہانڈی پکاؤ سالن کی مقدار بڑھا دو اور اپنے پڑوسیوں کو بھی دیدو۔

۱۲۶۵۲- ابو احمد محمد بن احمد، ابو اسحاق بن برید ہاشمی، محمد بن محمد بن ابو ورد عابد، بشر بن حارث، معانی بن عمران، اسرائیل، مسلم، عوی، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کچا تھوم (لہسن) کھا سکتے ہو اگر میرے پاس فرشتہ نہ آتا ہوتا تو میں بھی کھاتا۔

۱۲۶۵۳- فاروق خطابی، ابو مسلم کشی، عبد اللہ بن رجا، اسرائیل، مسلم، عور، عوفی، علی رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوم کھانے کا حکم دیا ہے اور فرمایا: اگر میرے پاس فرشتہ نہ آتا ہوتا تو میں بھی کھاتا۔

۱۲۶۵۴- سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، ابو فتح نصر بن منصور، بشر بن حارث، زید بن ابی زرقاء، ولید بن مسلم، سعید بن عبد العزیز، یونس بن میسرہ، عبد الرحمن بن ابی عمرہ مزنی رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذیہؓ کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: یا اللہ! اسے ہادی و ہدایت یافتہ بنادے اور اس کے ذریعے سے اوروں کو بھی ہدایت دے۔

۱۲۶۵۵- سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، علی بن سہل، ابو ولید بن مسلم، سعید بن عبد العزیز، یونس بن میسرہ، حلیس، عبد الرحمن بن ابی عمیرہ مزنی رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرماتے سناب..... الحدیث بمثل مذکور بالا۔

۱۲۶۵۶- سلیمان بن احمد، عباس بن فضل حلی، بشر بن حارث صانی، یحییٰ بن یمان، سفیان ثوری، موسیٰ بن عقبہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر بیٹھ کر نماز پڑھ لیتے۔ سواری کا رخ خواہ کسی طرف بھی ہو، (بھلے بیت اللہ کی طرف نہ ہو) رکوع و سجدہ اشارے سے کرتے تھے۔ سجدہ کو بنسبت رکوع کے تھوڑا زیادہ جھک کر کرتے تھے۔ وہیب و عبد العزیز بن مختار نے بھی حدیث بالا موسیٰ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۲۶۵۷- ابو علی عیسیٰ بن محمد بن احمد جرہی طور مادی، احمد بن علی ابن ابار، "ح" ابو فتح نصر بن منصور، بشر بن حارث، علی بن مسھر، مختار بن خلغل، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مجھے مصطلق کے وفد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور پوچھا اگر آپ آئندہ سال بقید حیات نہ ہوں ہم کس کو زکوٰۃ و صدقات دیں؟ میں نے آپ سے پوچھا ارشاد فرمایا: ابو بکر کو دیدو چنانچہ میں نے انہیں جا کر بتا دیا۔ وفد نے مجھے پھر بھیجا کہ اگر ہم ابو بکر کو نہ پائیں پھر کسے دیں؟ ارشاد فرمایا: پھر عمر کو دیدو، وفد نے مجھے پھر واپس بھیجا کہ جا کر ان سے پوچھا اگر ہم عمر کو نہ پائیں پھر ہم صدقات کس کو دیں؟ میں نے پوچھا ارشاد فرمایا: عثمان کو دیدو، اس دن ہلاکت ہے تمہارے لئے جس دن عثمان کو قتل کیا جائے گا۔

۱۲۶۵۸- ابو حسن احمد بن محمد بن اسحاق ایلی، بکر بن احمد بن مقلیل، علی بن جعفر بن ابی عثمان طیالسی، نصر بن منصور مرزوی، بشر بن حارث، عیسیٰ بن محمد جرہی، حسن بن علی عمری، "ح" مقلد بن جعفر، ابو عباس براتی، نعیم بن یثیم، بشر بن حارث، عبد اللہ بن داؤد خری، سوید مولیٰ عمرو

۱۔ صحیح مسلم ۱۴۲، ۱۴۳، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۱۸۸/۳، وصحیح ابن حبان ۲۰۴۲، وسنن الدارمی ۱۰۸/۲۔

۲۔ مسند الامام احمد ۳/۳۷۷، ومشکاۃ المصابیح ۱۹۳۷۔

۳۔ العلل المتناہیۃ ۲/۱۷۰، وکنز العمال ۳۸۳۰۶۔

بن حریث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں افضل ترین ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔

۱۲۶۵۹- محمد بن حمید، محمد بن ہارون بن بریہ، محمد بن یوسف عطشی، ابراہیم بن ہاشم، بشر بن حارث، عبد اللہ بن داؤد خریلی، منخل بن حکیم، ابن عون، ابن سیرین، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔

۱۲۶۶۰- حبیب بن حسن، احمد بن محمد بن مسروق طوسی، محمد بن ثنی، بشر بن حارث، حجاج بن منہال، ابو نجیفہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علی بن ابی طالبؑ نے کوفہ میں منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: اے لوگو سنو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں افضل ترین ابو بکر ہیں، پھر عمر ہیں اگر میں چاہوں تو تمہیں تیسرے کے بارے میں بھی بتا دوں، پھر حضرت علیؑ منبر سے نیچے اترے اور کہہ رہے تھے عثمان، عثمان، عثمان، رضی اللہ عنہم اجمعین۔

حماد بن زید بن عاصم سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۲۶۶۱- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، بیان بن حکم، محمد بن حاتم، بشر بن حارث، خالد واسطی، محمد بن عمرو، یحییٰ بن عبد الرحمن، ابو واقد لیثی نے فرمایا: ہم نے لگاتار اعمال کیے ہیں لیکن طلب آخرت میں سب سے زیادہ پہنچا ہوا عمل دنیا میں زہد اختیار کرنے کے علاوہ کسی کو نہیں پایا۔

۱۲۶۶۲- ابو عبد اللہ، زکریا بن یحییٰ ساجی، ہدیہ، حماد بن سلمہ، محمد بن عمرو، یحییٰ، ابو واقد کی سند سے مثل مذکور بالا مروی ہے۔

۱۲۶۶۳- ابو بکر محمد بن فضل بن قدید، احمد بن صلت، بشر بن حارث، معانی بن عمران، سفیان ثوری، منصور، ابراہیم نے فرمایا: تم قراء کے ساتھ مجلس کرو، اور دین میں تفقہ پیدا کرو، اور ایسی جماعتوں سے ڈرو جو تمہارے پاس طلب حدیث کے لئے آئیں۔ اگر وہ طلب صادق بھی لے کر آئیں تب بھی وہ تمہیں نوافل سے غافل کر دیں گی اور اگر وہ جماعتیں طلب صادق سے تمہارے پاس حاضر نہیں ہوئیں تیرے دل کو غافل کر دیں گی تو پھر تم تصنع کرنے لگ جاؤ گے اور انہیں اپنی خواہش کی خاطر دوبارہ پھر بلاؤ گے، انجام کار یہ ہوگا کہ وہ جماعتیں تمہیں چھوڑ دیں گی اس طرح تمہارے فرائض بھی جاتے رہیں گے۔

(۴۳۸) معروف کرخی

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک خوف خدا سے سرشار، غمگین رہنے والے، محبت خداوندی میں اپنے آپ کو فنا کر دینے والے ابو محفوظ معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ہیں۔ کہا گیا ہے کہ تصوف باطنی اکدار و اقدار سے بچنے کا نام ہے۔

۱۲۶۶۴- حبیب بن حسن، فضل بن احمد بن عباس، عیسیٰ بن جعفر وراق، خلف بن ولید، محمد بن مسلمہ یامی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخی نے ایک آدمی کو فرمایا: اللہ پر بھروسہ کرو حتیٰ کہ اللہ ہی تمہارا معلم و انیس ہو اور وہی تمہارے شکوہ و شکایت کا مرجع ہو، موت کی یاد تمہاری ہمنشین ہو، خوب سمجھ لو جو مصیبت تمہارے اوپر نازل ہو اس سے چھٹکارا اس کو چھپا رکھنے میں ہے، چونکہ لوگ نہ تمہیں کچھ نفع پہنچا سکتے ہیں نہ ضرر اور نہ ہی وہ تمہیں بچا سکتے ہیں اور نہ وہ تمہیں عطا کر سکتے ہیں۔

۱۲۶۶۵- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابو عباس سراج، عبد اللہ بن محمد، محمد بن حسین، ابو بکر خیاط کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ خواب میں

دیکھا کہ گویا میں قبرستان میں داخل ہوا ہوں، اور قبرستانی اپنی اپنی قبروں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے سامنے ریحان کا خوشبودار پودا ہے اچانک میری نظر معروف کرخی پر جا پڑی وہ تمام قبرستانوں کے درمیان کھڑے ہیں اور ادھر ادھر آ جا رہے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا اے ابو محفوظ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کیا آپ دنیا سے رخصت نہیں ہو چکے تھے؟ کہنے لگے جی ہاں، پھر یہ شعر پڑھا:

موت التقی حیا لانفاد لها.. قد مات قوم وهم فی الناس احياء

موتی پر ہیز گار آدمی کی موت دراصل حیات جاودانی، اور بہت سارے لوگ مر کے بھی زندہ ہوتے ہیں۔

۱۲۶۶۶- ابراہیم بن عبد اللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق ثقفی، ابوبکر بن ابی طالب کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ معروف کرخی کی مسجد میں داخل ہوا۔ کرخی اس وقت اپنے گھر میں تھے تھوڑی دیر بعد ہمارے پاس تشریف لائے ہم پوری ایک جماعت کی شکل میں تھے۔ انہوں نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ، اللہ تعالیٰ تمہیں سلامتی عطا فرمائے اور دنیا میں غموں اور حزنوں سے محفوظ فرمائے، پھر انہوں نے مسجد میں اذان دی، چنانچہ جب اذان دینے لگے ان پر شدید کپکپی طاری ہو گئی، اور جب اشہد ان الالہ الا اللہ کہا ان کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ مجھے تو خوف لاحق ہو گیا کہ شاید اذان بھی مکمل نہ کر پائیں حتیٰ کہ مارے خوف خدا کے ان کی کمر جھک گئی قریب تھا کہ گر پڑتے۔

۱۲۶۶۷- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی طالب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف دعا کیا کرتے تھے ”اہل خیر میں سے جو بھلائی کو پہنچے اس کی مدد فرما اور ہماری اصلاح فرما۔“

۱۲۶۶۸- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، علی بن موفق، ابراہیم بن جنید کا بیان ہے کہ معروف کی اکثر دعایوں ہوتی تھی ”یا اللہ! ہمیں لوگوں کے درمیان دھوکہ کھا جانے والا نہ بنا اور نہ ہی ہمارے گناہوں پر پردہ کر کے ہمیں دھوکہ میں رکھنا، ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جو تیری ملاقات پر ایمان رکھتے ہوں اور تیرے فیصلے پر راضی رہتے ہوں اور تیری عطا پر قناعت کرتے ہوں اور جس طرح تجھ سے ڈرنے کا حق ہے اس طرح ڈرتے ہوں۔“

۱۲۶۶۹- احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ بن مندہ، احمد بن مہدی، احمد بن ابراہیم دورقی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نماز کا وقت ہو گیا۔ معروف کرخی ابو توبہ سے کہنے لگے: آپ ہمیں آج نماز پڑھائیں، ابو توبہ کہنے لگے: اگر میں نے آپ لوگوں کو یہ نماز پڑھا دی تو دوسری نماز نہیں پڑھاؤں گا ہم طول اہل سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں چونکہ وہ نیک عمل کے مانع ہے۔

۱۲۶۷۰- محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، ابوقاسم مولیٰ بن ہاشم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخی نے فرمایا: دنیا ابلتی ہوئی ہنڈیا ہے اور پاخانہ ہے جسے پھینک دیا جاتا ہے۔

۱۲۶۷۱- یوسف بن موسیٰ مرزوی، ابن خبیب، ابراہیم بکاء کہتے ہیں کہ معروف کرخی نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتے ہیں اس پر عمل کا دروازہ کھول دیتے ہیں اور لڑائی جھگڑے کا دروازہ بند کر دیتے ہیں اور جب کسی بندے کے ساتھ برائی کرنا چاہتے ہیں اس پر عمل کا دروازہ بند کر دیتے ہیں اور جھگڑے کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔

۱۲۶۷۲- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن اسباط، اسماعیل بن ابی حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخی کے بھتیجے یعقوب کا بیان ہے کہ میرے چچا نے فرمایا: بندے کا لایعنی کلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسوائی ہے۔

۱۲۶۷۳- احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ بن مندہ، حسین بن منصور کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حجام معروف کرخی کی مونچھیں کاٹنے لگا اور معروف کرخی تسبیح و تہلیل میں مشغول تھے جس کی وجہ سے ان کے ہونٹ ہل رہے تھے اور مونچھیں کاٹنے میں دشواری پیش آرہی تھی حجام کہنے لگا: آپ کے تسبیح کرنے کی وجہ سے مونچھوں کا کاٹنا دشوار ہے معروف نے فرمایا: تم اپنے کام میں مصروف رہو اور میں اپنا کام نہ کروں؟

۱۲۶۷۴- محمد بن علی بن جمیش، محمد بن خلف بن مرزبان، خلف بن مرزبان کہتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ معروف کرخی کے پاس بیٹھے گفتگو کر رہے تھے۔ اچانک ایک آدمی آدھرا اور اس کے ساتھ ایک اونٹ بھی تھا۔ وہ آدمی معروف سے کہنے لگا اے ابو محفوظ! یہ میرا اونٹ ہے اور میرے پاس اہل و عیال کی پوری ایک جماعت ہے میں اس پر محنت مزدوری کرتا ہوں۔

۱۲۶۷۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو حسن بن مقسم، ابو مقاتل محمد بن شجاع، ابو بکر زجاج کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ معروف کرخی سے ان کی مرض وفات میں کسی نے کچھ وصیت کرنے کو کہا فرمانے لگے: جب میں مر جاؤں میری یہ قمیص بھی صدقہ کر دینا چونکہ میں چاہتا ہوں کہ دنیا سے اس طرح ننگا لوٹ جاؤں جس طرح میں دنیا میں ننگا آیا تھا۔

۱۲۶۷۶- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق ثقفی، ابو سلیمان رومی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ خلیل حیا کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میرا بیٹا محمد کہیں لاپتا ہو گیا جس پر اس کی ماں شدید جزع و فزع کرنے لگی، مجھ سے رہا نہ گیا چنانچہ میں معروف کرخی کے پاس آیا اور میں نے ان سے عرض کیا: اے ابو محفوظ! کچھ دنوں سے میرا بیٹا لاپتا ہو چکا ہے اس کی ماں شدید جزع و فزع کا شکار ہو گئی ہے براہ کرم! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے تاکہ وہ واپس لوٹ آئے، چنانچہ معروف کرخی فرمانے لگے: یا اللہ! بے شک آسمان بھی تیرا ہے اور زمین بھی تیری ہے اور ان دنوں کے درمیان کا خلا بھی تیرا ہے۔ پس اس لاپتا لڑکے کو واپس کر دے! خلیل کہتے ہیں میں اسی وقت باب شام پر آیا اچانک دیکھتا ہوں کہ وہیں میرا بیٹا کھڑا ہے اور شدید ہانپ رہا ہے میں نے کہا: کیا تو محمد ہے؟ کہنے لگا: ابا جان! ابھی ابھی انبار سے آیا ہوں۔

۱۲۶۷۷- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عمرو بن مكرم، (ثقفی ہیں) ابو محمد ضریر کہتے ہیں کہ مردویہ نے مجھے پیغام بھیج کر بلایا۔ میں ان کے پاس آیا مردویہ کہنے لگے میرا بیٹا کئی دنوں سے لاپتا ہو گیا ہے۔ عورتیں اس وقت سے رو رہی ہیں اور انہوں نے رو رو کر اپنا برا حال بنا دیا ہے۔ لہذا صبح کو ہمارے ساتھ چلے تاکہ ہم معروف کرخی کے پاس جائیں چنانچہ صبح کو ہم دونوں معروف کرخی کے پاس گئے۔ معروف کرخی کہنے لگے اے ابو بکر! آپ کیوں یہاں تشریف لائے؟ جواب دیا میرا بیٹا کئی دنوں سے لاپتا ہے اور عورتوں نے رو رو کر برا حال بنا دیا ہے معروف کرخی کہنے لگے: اے ہر چیز کے جاننے والے، اے وہ ذات! جس پر کوئی ذات مخفی نہیں، اے وہ ذات! جس کا علم ہر چیز پر محیط ہے اس لڑکے کا حال ہمارے لئے واضح کر دیجیے (تین مرتبہ کہا) پھر ہم ان کے یہاں سے واپس لوٹ آئے۔ چنانچہ فجر کے وقت مردویہ کا قاصد میرے پاس آیا اور کہنے لگا مردویہ آپ کو بلارہے ہیں، میں نے پوچھا کیا خبر ہے جواب دیا لڑکا واپس آ گیا ہے۔ چنانچہ میں مردویہ کے پاس آیا کیا دیکھتا ہوں کہ لڑکا مردویہ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا مردویہ کہنے لگے عجیب بات سنو! لڑکا کہتا ہے کہ میں کوفہ میں ایک طرف جا رہا تھا۔ اچانک دو آدمی آئے انہوں نے مجھے ہاتھ سے پکڑ کر کوفہ سے باہر نکال دیا اور انہوں نے مجھے کہا گھر کی طرف چلتے ہو، چنانچہ تب سے نہ میں بیٹھا اور نہ ہی کچھ پیا حالانکہ میں نوکنوؤں کے پاس سے گزرا ہوں میں نے چلتے وقت ان دو آدمیوں کو دیکھا کہ وہ ایک ہی جگہ پر نکلے کھڑے ہیں حرکت تک نہیں کرنے پائے حتیٰ کہ میں آپ کے پاس آ گیا مجھے کچھ کھانا کھلاؤ جب سے چلا ہوں رستے میں کچھ نہیں کھایا۔

۱۲۶۷۸- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق سراج، قاسم بن روح، معروف کرخی کے بھائی عیسیٰ کہتے ہیں میں نے اپنے بھائی معروف کرخی سے درخواست کی، اگر آپ تھوڑی دیر کے لئے آئے کے پاس بیٹھ جائیں تاکہ میں اپنے ایک ضروری کام سے فارغ ہواؤں، معروف نے فرمایا: ٹھیک ہے لیکن اس شرط پر کہ میں کسی سائل کو خالی واپس نہیں لوٹاؤں گا۔ میں نے اجازت دے دی، میں سمجھا وہ مٹھی بھر دیں گے یا اس سے کم دبیش، چنانچہ میں اپنے کام سے واپس لوٹا کیا دیکھتا ہوں کہ بہت زیادہ آنا صدقہ کر چکے ہیں تقریباً ایک صاع سے زیادہ دے چکے تھے، غصے سے میرے رخسار سرخ لال ہو گئے، معروف مجھے دیکھ کر کہنے لگے میں آئندہ اس جگہ واپس نہیں لوٹوں گا، میں

نے آگے بڑھ کر درہموں والے گلے کو دیکھا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ خالی پڑا ہے۔

۱۲۶۷۹- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد، قاسم بن روح، ابو جاج مقری کا بیان ہے کہ میرے گھر ایک بیٹا پیدا ہوا میرے پاس کچھ نہیں تھا میرے بھائی کہنے لگے اللہ سے دعا کرو، چنانچہ میرے بھائی دعا کرنے لگے اور میں آمین کہنے لگا جب دعا کرتے کرتے کافی دیر ہو گئی، میں چپکے سے اٹھا اور کھسک کر چل دیا، اچانک ایک سوار مجھے پیچھے سے آواز دینے لگا، میں نے جو پیچھے مڑ کر دیکھا کیا دیکھتا ہوں کہ اس سوار کے پاس ایک تھیلی ہے اور مجھے کہہ رہا ہے: ابو محفوظ! تمہیں نے کہا تھا کہ اپنی ضرورت میں اس رقم کو خرچ کرو میں نے تھیلی لے کر اس میں دیکھا کہ لگ بھگ سو دینار اس میں پڑے ہوئے ہیں۔

۱۲۶۸۰- عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن ابراہیم سلمان، مسیح بن حاتم، عبد الجبار بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ معروف کرخی کو ان کے ایک بھائی نے ولیمہ کی دعوت دی۔ دعوت میں ایک سیاح پہلے ہی پہنچ گیا چنانچہ جب سیاح نے طرح طرح کے کھانے دسترخوان پر سجے ہوئے دیکھے تو ان پر تعجب کرنے لگا اور کہا: اے ابو محفوظ آپ نہیں دیکھتے کہ یہاں کیا گیا ہے؟ فرمایا میں نے اس کو یہ کچھ خریدنے کا حکم نہیں دیا ہے۔ سیاح نے جب حلوہ دیکھا پھر کہنے لگا اے ابو محفوظ کیا آپ نہیں دیکھتے یہاں کیا کیا ہے؟ فرمایا میں نے صاحب ولیمہ کو حلوہ بنانے کا حکم نہیں دیا تھا۔ چنانچہ سیاح نے جب حلوے کی مختلف اقسام و انواع دیکھیں پھر بول اٹھا: کیا آپ نہیں دیکھتے یہاں کیا کیا ہے؟ فرمایا: تم نے بہت باتیں کر لیں میں مدبر غلام ہوں میرا آقا مجھے جو کھلائے گا میں کھا تا رہوں گا اور مجھے جہاں ٹھہرائے گا وہیں ٹھہروں گا۔ ایک مرتبہ معروف کے بھانجے نے کہا: اے ماموں! آپ کو جو بھی دعوت دیتا ہے آپ فوراً قبول کر لیتے ہیں فرمایا: ایک مہمان کا کیا ہے جہاں اسے ٹھہرایا جائے وہیں ٹھہر جاتا ہے۔

۱۲۶۸۱- عثمان بن محمد، محاطی، محمد بن منصور طوسی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ معروف کرخی نے مجھے دیکھا میرے پاس ایک کپڑا تھا کہنے لگا اے محمد! تم اس کپڑے کو کیا کرو گے؟ میں نے کہا میں اس کی قمیص بناؤں گا فرمایا: اس کی چھوٹی سی قمیص بناؤ اور اسے پہن کر تین کام کرو سنت پر عمل کرو، اسے کپڑے کو صاف ستھرا رکھو اور اسے اس وقت اتارو جب پھٹ جائے۔

۱۲۶۸۲- ابو نعیم اصفہانی، جعفر بن محمد بن نصیر، عثمان بن محمد عثمان، احمد بن مسروق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخی کے بھتیجے یعقوب کا بیان ہے کہ میرے چچا جان نے مجھے کہہ رکھا تھا کہ جب تمہیں اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت پیش آجائے تو اللہ تعالیٰ سے میرے وسیلے سے مانگو۔

۱۲۶۸۳- احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ بن مندہ، احمد بن مہدی، احمد دورقی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ معروف کرخی دجلہ کے کنارے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ تیمم کرنے لگے، ان سے کسی نے کہا کہ پانی تو قریب ہی ہے وضو کر لیجئے فرمایا: شاید میں پانی کے پاس پہنچنے تک زندہ ہی نہ رہوں۔

۱۲۶۸۴- عمر بن احمد بن عثمان واعظ، عبد اللہ بن محمد، محمد بن منصور طوسی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخی نے فرمایا: یا اللہ میں طول اہل (لمبی چوڑی امیدوں) سے تیری پناہ مانگتا ہوں اس لئے کہ طول اہل اچھے اعمال کے مانع ہے۔

۱۲۶۸۵- عمر بن احمد، حسن بن صدقہ، احمد بن زیاد، اسود بن سالم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف نے بکر بن حبش کا قول نقل کیا ہے کہ بچو اور خریدو اگر چہ اصل پونجی ہی کے بدلے میں کیوں نہ ہو اس لیے کہ اصل پونجی میں اس طرح ترقی ہوتی ہے جس طرح کہ کھیتی میں۔

۱۲۶۸۶- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، سلمہ بن غفار، معروف کرخی کے پاس بادشاہوں کا تذکرہ کیا گیا فرمایا: یا اللہ! مجھے ان لوگوں کا چہرہ نہ دکھا جس کی طرف نظر کرنا تجھے پسند نہیں۔

۱۲۶۸۷- عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، موسیٰ بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں معروف کرخی کی

خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت ان کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا اور وہ کسی کی غیبت کیے جا رہا تھا فرمایا: اس وقت کو یاد کرو جب گرم روٹی تمہاری آنکھوں پر رکھی جائیگی۔

۱۲۶۸۸- عبد اللہ، احمد کا سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخی نے فرمایا: میرے پسندیدہ بندے وہ مساکین لوگ ہیں جو میری بات سنتے ہیں، میرا حکم مانتے ہیں، ان کی کرامت یہ ہے کہ میں انہیں دنیا نہیں عطا کرتا ہوں تاکہ وہ میری اطاعت سے نہ پھر جائیں۔

۱۲۶۸۹- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، عبید بن محمد وراق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابو محفوظ ایک رستے پر چلے جس میں ایک لکڑی رکھی ہوئی تھی ابو محفوظ نے اس لکڑی پر چلنا شروع کر دیا ان سے لکڑی پر چلنے کی وجہ دریافت کی گئی، فرمایا: میں اس پر اس لیے چلتا ہوں تاکہ اس کا مالک باہر نہ نکلے پائے۔

عبید کہتے ہیں ایک مرتبہ شام سے ایک آدمی معروف کرخی کے پاس آیا، اس نے سلام کیا پھر کہنے لگا میں نے خواب دیکھا، خواب میں مجھے حکم ہوا کہ معروف کرخی کے پاس جاؤ، اور انہیں سلام کرو چونکہ وہ اہل دنیا میں بھی معروف ہیں اور اہل آسمان میں بھی معروف ہے۔

۱۲۶۹۰- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، عبید بن محمد وراق کہتے ہیں بسا اوقات ہم معروف کے پاس مجلس میں بیٹھے ہوتے اور وہ گہری فکر مندی میں مستغرق ہوتے۔ اچانک ان پر گھبراہٹ طاری ہو جاتی اور کہنے لگتے اعوذ باللہ، چنانچہ ہم ان کے پاس بیٹھے ہوتے فکر مندی کے علاوہ ان کی مجلس میں اور کچھ نہ ہوتا میں نے انہیں کبھی نقل پڑھتے نہیں دیکھا صرف جمعہ کے دن دو ہلکی سی رکعتیں پڑھ لیتے۔ عبید کہتے ہیں ایک مرتبہ معروف کرخی کا ایک پانی پلانے والے کے پاس سے گزر رہا تھا اللہ تعالیٰ پانی پینے والے پر رحم فرمائے۔ چنانچہ معروف آگے بڑھے اور پانی پی لیا، ان سے کسی نے پوچھا آپ تو روزے میں تھے پھر پانی کیوں پی لیا؟ فرمایا: جی ہاں مجھے روزہ تھا لیکن ہو سکتا ہے اس آدمی کی دعا قبول ہو جائے اور ہمارا بیڑہ پار ہو جائے۔

۱۲۶۹۱- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو محفوظ معروف کرخی نے فرمایا: میں نے بکر بن حبیش کو فرماتے سنا وہ کہہ رہے تھے وہ آدمی کیسے پرہیزگار بن سکتا ہے جسے یہ بھی پتا نہیں کہ کس کس چیز سے پرہیز کرنا ہے؟ معروف نے فرمایا: جب تم اچھی طرح سے تقویٰ نہیں اختیار کرو گے تو سود کھاؤ گے جب تم اچھی طرح سے تقویٰ نہیں اختیار کرو گے راستے میں جب تمہیں کوئی عورت ملے تو اپنی آنکھوں کو نیچا نہیں کرو گے اور جب تم اچھی طرح سے تقویٰ نہیں اختیار کرو گے تو تم اپنے کاندھے پر تلوار رکھ لو گے حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد بن مسلمہ کو فرمایا تھا: جب میری امت میں اختلاف دیکھو اپنی تلوار لو اور کسی کو مار ڈالو، پھر معروف نے دروازے کی دہلیز کی طرف دیکھا اور فرمایا: ہمارے لئے زیادہ مناسب ہے کہ ہم تقویٰ اختیار کریں پھر فرمایا: میں سخاوت سے تمہاری صحبت میں یہاں تک رہا ہمارے لئے زیادہ مناسب یہ تھا کہ ہم تقویٰ اختیار کریں کیا حدیث میں نہیں آیا ”مبتوع کے لئے ایک فتنہ ہے اور تابع کے لئے سراسر ذلت و رسوائی“۔

۱۲۶۹۲- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ معروف کرخی زہیر کے ساتھیوں کے پاس سے گزرے اور وہ لوگ کہیں لڑائی کرنے جا رہے تھے۔ ان کے ساتھ ایک نوجوان لڑکا بھی تھا فرمایا: اے اللہ! ان کی حفاظت فرما! کسی نے اعتراض کیا کہ آپ تو ان لوگوں کو دعا دے رہے ہیں؟ فرمایا: تمہارا ناس ہو اگر اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت فرمائی وہ آگے نہیں جائیں گے واپس لوٹ آئیں گے۔

۱۲۶۹۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد، احمد، ابو احمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخی نے ایک مرتبہ فرمایا: مجھے کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ میں کسی عورت کے پاس سے گزرا ہوں یا کسی عورت کے پاس سے۔

۱۲۶۹۴- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عبد الرحمن، دوست کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ لوگ معروف کرخی

کے پاس تشریف لائے اور ان کو معروف کے پاس بیٹھے بیٹھے طویل وقت گزر گیا۔ معروف نے فرمایا اے لوگو! فرشتہ ہمیشہ ہمارے پاس رہتا ہے وہ ناغہ نہیں کرتا۔

۱۲۶۹۵- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، یحییٰ بن ابی طالب، اسماعیل بن شداد مقلی کہتے ہیں ایک مرتبہ ابن عیینہ نے ہم سے پوچھا تم لوگ کہاں سے آئے ہو؟ ہم نے جواب دیا بغداد سے، پوچھا اس حبر (بڑا عالم) نے کیا کہا ہے؟ ہم نے پوچھا کون؟ فرمایا: معروف کرخی، پھر کہنے لگے جب تک وہ تمہارے درمیان موجود ہیں اتنی وقت تک تم برابر بھلائی پر رہو گے۔

۱۲۶۹۶- مہلنی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انصاری کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے معروف کرخی کو خواب میں دیکھا گویا کہ وہ عرش کے نیچے ہیں اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھ رہے ہیں، یہ کون ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں یا اللہ! آپ خوب جانتے ہیں تاہم یہ معروف کرخی ہیں، ان کو آپ کی محبت کا نشہ سا ہو گیا تھا انہیں نشے سے افادہ تب ہو جب ان کی آپ سے ملاقات ہو گئی۔

۱۲۶۹۷- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، علی بن رستم، ابراہیم بن معمر، ثابت بن یثیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخی نے فرمایا: جس نے ہر دن دس دس مرتبہ یوں کہا: یا اللہ! امت محمد (ﷺ) کی اصلاح فرما، یا اللہ! امت محمد کی مشکلات کو حل فرما، یا اللہ! امت محمد پر رحم فرما، اسے ابدال کی فہرست میں لکھ دیا جائے گا۔

۱۲۶۹۸- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر جمال، احمد بن خالد، عبد اللہ بن محمد انصاری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخی نے فرمایا: ایک آدمی نے گھر سے نکلتے وقت یوں کہا: یا اللہ! میں تیری حمد کرتا ہوں مخلوق سے تیری معافی کے بقدر، چنانچہ وہ آدمی ایک سال بعد گھر واپس لوٹا اس نے پھر یہی کلمہ دہرایا اس نے عیسیٰ آواز سنی کہ گزشتہ سال جب تو نے یہ کلمہ کہا تھا اس وقت سے ہم نہیں شمار کر سکے۔

۱۲۶۹۹- عبد اللہ بن محمد، احمد بن جعفر، احمد بن خالد، عبد اللہ بن محمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخی نے فرمایا: جو آدمی بستر پر لیٹے وقت یہ کلمات پڑھ لے اللہ تعالیٰ جبریل کو حکم دیتے ہیں کہ میرے بندے کی حاجت پوری کر دے، کلمات یہ ہیں:

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا هو استغفر اللہ ، اللہم انی اسألك من فضلك ورحمتک ، فانہما بیدک لا یملكہما احد سواک .

اللہ تعالیٰ پاک ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں، یا اللہ میں تجھ سے تیرے فضل اور تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں بے شک فضل اور رحمت دونوں تیرے ہی قبضہ میں ہیں۔

ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد کے مخطوطہ میں پڑھا ہے کہ ایک مرتبہ معروف کرخی سے حقیقت وفاء کے بارے میں سوال کیا گیا، فرمایا: باطن کو غفلت کے پردوں سے دور رکھنا اور فضول آفات سے اپنے مقصد کو خالی کر لینا حقیقت وفاء ہے۔ ایک مرتبہ معروف کرخی نے فرمایا: بدون عمل کے جنت کو طلب کرنا کبیرہ گناہ ہے اور بلا سبب شفاعت کا انتظار ایک طرح کا دھوکہ ہے اور رحمت الہی کی امید بدون اطاعت کے لگائے رکھنا نری حماقت اور جہالت ہے۔

ایک مرتبہ معروف کرخی سے کسی نے پوچھا دنیا کس چیز کے ذریعے دل سے نکل جاتی ہے؟ فرمایا: محبت کو خالص اللہ کے لیے کر لینے سے اور حسن معاملہ سے دنیا دل سے نکل جاتی ہے اور خلوص محبت کی تین علامتیں ہیں وقابلا خوف کے ہو، عطاء بلا سوال کے ہو اور مدح بلا جود و سخاء کے ہو اور اولیاء کی بھی تین علامتیں ہیں۔ ان کا مقصد ان کا غم ان کی فکر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہوتا ہے، وہ اپنے آپ کو دنیا سے الگ کر کے اللہ میں مصروف و مشغول رکھتے ہیں اور وہ دنیا و مافیہا سے بھاگ کر صرف اللہ ہی کی طرف جاتے ہیں ایک مرتبہ معروف نے فرمایا: اے مسکین! تم خوف خدا سے کتنے روتے ہو اور کتنے غمگین ہوتے ہو؟ اخلاص اپناؤ تمہارے ساتھ بھی اخلاص والا معاملہ کیا

جائے گا، فرمایا: سخاوت ایسا ہے ایک آدمی نے کہا: میں اپنی معروفات کا شکر نہیں ادا کرتا ہوں فرمایا: تیری معروفات قربت ایزدی سے ماوراء ہیں اسلئے ان پر تیری طرف سے شکر بھی مرتب ہونے نہیں پارہا۔

مسانید معروف کرخی

معروف کرخی سرِ ابا علم تھے لیکن روایت سے احتراز ہی کیا، جیسا کہ بارہا گزر چکا ہے کہ یہ حضرات اولیاء کرام لوگوں سے اس طرح دور بھاگتے تھے جس طرح شیر سے دور بھاگا جاتا ہے اور روایت کا تعلق ہی آمد و رفت سے ہے، تاہم انکی سند سے مروی ایک دو حدیثیں جو ہم تک پہنچی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

۱۲۷۰۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن نصر بن منصور مقری، احمد بن حسین بن علی مقری، دبیس، نصر بن داؤد خلجی، خلف مقری کا بیان ہے کہ میں اکثر معروف کرخی کو دعا کرتے سنتا وہ یوں فرماتے ہیں: اللہم ان قلوبنا وجوارحنا بیدک لم تملکنا منها شینا فاذا فعلت ذالک بهما فکن انت ولیھما "یا اللہ! بے شک ہمارے قلوب اور ہمارے سارے جسمانی اعضاء تیرے قبضہ قدرت میں ہیں تو نے ہمیں ان میں سے کسی کا ادنیٰ مالک بھی نہیں بنایا، سو جب تجھے ایسا ہی کرنا منظور تھا تو ان کا ولی و مدگار بن جا، میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نے اس دعا کے متعلق کوئی حدیث سن رکھی ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور سند بیان کرنے لگے جو یہ ہے، بکر بن خیس سفیان ثوری، اس طرح پوری سند بیان کر دی۔

حدیث:

ابو نعیم اصفہانی، بخلد بن جعفر، محمد بن سری قنطری، محمد بن میمون خفاف، ابو علی مفلوج، معروف کرخی، بکر بن خیس، ضرار بن عمرو، انس بن مالک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھے ایک ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے، ارشاد فرمایا: غصہ مت کرو، آدمی کہنے لگا یا رسول اللہ! اگر میں اس کی طاقت نہ رکھ سکوں تو؟ ارشاد فرمایا: ہر دن بعد نماز عصر ستر مرتبہ استغفار کرو، اللہ تعالیٰ تمہارے ستر سال کے گناہوں کو بخش دیں گے۔ وہ آدمی کہنے لگا اگر مجھے موت آجائے اور مجھ پر ستر سال کے گناہوں کی نوبت ہی نہ آئے تو پھر؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تیری والدہ کی مغفرت کر دیں گے، وہ آدمی پھر کہنے لگا اگر میری والدہ مر جائے اور اس پر بھی ستر سال کے گناہوں کی نوبت نہ آنے پائے تو؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تیرے قریبی رشتہ دار کی مغفرت فرما دیں گے۔

۱۲۷۰۱- ابو احمد محمد بن احمد غطریفی، محمد بن حارون بن حمید، معروف، "ح" ابوہ عبد اللہ، ابو حسین بن ابان، عبد اللہ بن محمد بن سفیان، معروف ابو محفوظ، عبد اللہ بن موسیٰ، عبد الاعلیٰ بن اعین، یحییٰ بن ابی کثیر، عروہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شرک میری امت میں انتہائی تاریک رات میں کسی چٹان پر چوٹی کے ریگنے سے بھی زیادہ مخفی ہے (یعنی میری امت میں شرک اس طرح پوشیدگی سے اندر ہی اندر سرایت کرے گا کہ اس کا پتا تک بھی نہیں چلتا جس طرح کہ تاریک رات میں کوئی چوٹی چٹان پر ریگ رہی ہو اس کے ریگنے کا پتا تک نہیں چلتا) اور شرک کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ کسی حد تک ظلم کو اپنے اندر جگہ دیا عدل و انصاف کے معمولی سے حصہ کو بھی ہاتھ سے جانے دو اور حب فی اللہ و بغض فی اللہ عین دین ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحبکم اللہ (آل عمران: ۳۱) آپ کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو (اس کے صلے میں) اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔

عبد اللہ بن محمد بن سفیان نے اپنی سند میں معروف کرخی کی بجائے ان کی کنیت ابو محفوظ ذکر کی ہے۔

(۴۳۹) وکیع بن جراحؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک وکیع بن جراح رحمہ اللہ بھی ہیں، وکیع امت مسلمہ کے بہت بڑے خیر خواہ تھے اور پائے کے محدث و فصیح اللسان تھے۔

۱۲۷۰۲- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، جریر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ عبد اللہ بن مبارک میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے ان سے پوچھا: اے ابو عبد الرحمن! آپ کوفہ میں اپنا قائم مقام کس کو چھوڑ آئے ہیں؟ چنانچہ ابن مبارک تھوڑی دیر خاموش رہے پھر بولے پائے کے مقرر وکیع بن جراح کو۔

۱۲۷۰۳- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، عباس بن محمد، احمد بن حنبل، ایک مرتبہ درس حدیث میں وکیع بن جراحؒ کی سند سے ایک حدیث بیان کرنے لگے جب وکیع کا ذکر آیا کہنے لگے اگر تم وکیع کو دیکھ لیتے ان جیسا کوئی آدمی تمہاری آنکھ کبھی نہ دیکھ پاتی۔

۱۲۷۰۴- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، عباس، یحییٰ بن معین کہتے ہیں میں نے وکیع بن جراح کو فرماتے سنا وہ کہہ رہے تھے، ایک مرتبہ میں ابو بکر بن عیاش کے پاس گیا اور میرے ساتھ احمد بن حنبل بھی تھے، میں نے کچھ منتخب احادیث ان پر پیش کیں، چنانچہ جب انہوں نے ہمیں بیان کر دیں ادھر سے ہم اٹھ کھڑے ہوئے ابو بکر ایک آدمی کو مخاطب کر کے بولے: کیا تم جانتے ہو کہ ان احادیث کا انتخاب کس نے کیا ہے؟ ان احادیث کا انتخاب ایک کامل آدمی نے کیا ہے۔

۱۲۷۰۵- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، اسماعیل بن ابی حارث، اخسی، یحییٰ بن یمان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ سفیان ثوریؒ نے وکیع بن جراح کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا: بے شک یہ رقتا ش نہیں مرے گا حتیٰ کہ اس کی ایک شان ظاہر نہ ہو جائے۔ چنانچہ سفیان ثوریؒ دنیا سے رخصت ہوئے ان کی مسند پر وکیع بن جراحؒ جلوہ افروز ہوئے۔

۱۲۷۰۶- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم، محمد، سائب سلم بن جنادہ کہتے ہیں میں نے سات سال وکیع بن جراح کے ساتھ مجالست کی ہے۔ اتنے طویل عرصہ میں بخدا میں نے انہیں تھوکتے دیکھا اور نہ ہی انہیں خصیتیں کومس کرتے دیکھا ہے اور جب بھی مجلس میں تشریف فرما ہوتے میں نے انہیں کبھی دائیں بائیں حرکت کرتے نہیں دیکھا، قبلہ رو ہو کر بیٹھتے تھے اور نہ ہی میں نے انہیں اللہ کی قسم اٹھاتے دیکھا ہے۔

۱۲۷۰۷- ابراہیم، محمد، حسین بن ابوزید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں وکیع بن جراح کا مکہ مکرمہ تک دوران سفر مصاحب ہو گیا۔ چنانچہ میں نے انہیں فیک لگائے نہیں دیکھا اور نہ ہی انہیں کجاوے میں سونا دیکھا ہے۔

۱۲۷۰۸- ابراہیم، محمد، محمد بن ابی صباح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وکیع بن جراح جب درس حدیث کے لئے تشریف فرما ہوتے تو احتباء کر کے بیٹھتے۔ چنانچہ جب احتباء کر لیتے تب محدثین ان سے سوالات کرتے اور جب جبہ کھول دیتے تو پھر محدثین ان سے سوالات نہ کرتے، درس حدیث دیتے وقت قبلہ رو ہو کر بیٹھتے تھے۔

۱۲۷۰۹- ابراہیم، محمد ابو قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قعنبی کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم حماد بن زید کے پاس تھے، اس وقت ان کے پاس وکیع بن جراح بھی موجود تھے جب اٹھنے لگے طلباء حدیث کہنے لگے یہ تو سفیان کی بروایت ہے فرمایا: یہ اگر حدیث بیان کرے تو سفیان

۱- تہذیب الکمال ۳۰/۳۶۲، وطبقات ابن سعد ۶/۳۹۴، والتاریخ الکبیر ۸/۲۶۱۸، والجرح ۹/۱۶۸، وسیر النبلاء ۹/۱۴۰، والکاشف ۳/۶۱۵۹، والمیزان ۴/۹۳۵۶، وتہذیب التہذیب ۱۱/۱۲۳۔

سے رائج ہے۔

۱۲۷۱۰- ابراہیم، محمد، عبد اللہ بن عمر بن ابان کہتے ہیں میں نے وکیع کو بار بار فرماتے سنا کہ بقولہ ہے جس نے اسلاف کو گالیاں دیں یا ان پر تہمت لگائی اس نے کھلی ریاکاری کا ارتکاب کیا۔

۱۲۷۱۱- ابو محمد بن عبد اللہ بن محمد جعفر، ابو حریش کلابی، یونس بن عبد الاعلیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ کسی آدمی نے وکیع سے کہا آپ روزے پر پیشگی کرتے ہیں فرمایا اسلام پر کار بند رہنے سے مجھے فرحت جو حاصل ہے۔

۱۲۷۱۲- عبد اللہ بن محمد، ابو یحییٰ رازی، محمد بن علی بن حسن، ابراہیم بن شماس کہتے ہیں وکیع بن جراح نے فرمایا: جس نے وقت سے پہلے ہی نماز کی تیاری نہ کی اس نے نماز کی عزت و توقیر نہ کی۔ وکیع فرمایا کرتے تھے جس نے تکبیر اولیٰ کا اہتمام نہ کیا وہ نماز سے اپنے ہاتھ دھو لے۔

۱۲۷۱۳- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسن بن عبد الملک، زیاد بن ایوب، احمد بن ابو حواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مروان کہتے ہیں میرے سامنے جس کی بھی تعریف کی گئی میں نے اسے بیان کردہ تعریف سے کمتر پایا لیکن وکیع کی جو میرے سامنے تعریف کی گئی میں نے انہیں اس تعریف سے بالاتر پایا۔

۱۲۷۱۴- ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن محمد بن عبد الکریم، فضل بن محمد بیہقی، محمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی وکیع کے پاس آیا اور ان سے معاش یا تقویٰ کے بارے میں مناظرہ کرنے لگا۔ وکیع نے اس سے پوچھا تم کہاں سے کھاتے ہو؟ جواب دیا میراث سے جس کا میں اپنے والد سے وارث بنا ہوں، وکیع نے پوچھا تیرے والد کو کہاں سے ملی؟ جواب دیا انہوں نے اپنے والد سے پائی ہے، پوچھا تیرے دادا نے کہاں سے پائی؟ جواب دیا پتا نہیں، وکیع فرمانے لگے اگر کسی آدمی نے نذر مان رکھی ہو کہ وہ صرف اور صرف حلال کھائے گا حلال پہنے گا اور حلال چلے گا ہم اس سے کہیں گے اپنے کپڑے اتارو اور اپنے آپ کو دریا فرات میں پھینک دو اس میں وسعت پاؤ گے فرمایا: بالفرض اگر کوئی آدمی ترک دنیا میں حضرت سلمان، ابو ذر اور ابو درداء رضی اللہ عنہم جیسی کیفیت اپنا لے ہم اسے زائد نہیں کہیں گے چونکہ زائد تب ہی ہو سکتا ہے جب حلال محض کو ترک کر دے اور آج کل ہم حلال محض کو جانتے تک نہیں پس دنیا ہمارے نزدیک حلال ہے یا حرام ہے یا شہوات ہیں، جلالت پر حساب دینا ہے حرام پر عذاب کا سزاوار ہونا ہے اور شہوات پر عتاب کی وعید ہے پس دنیا کو مردار کی جگہ اتارو اور اس سے بقدر گزارہ لیتے رہو۔ اگر حلال طریقے سے ہو تم اس میں زہد و تقویٰ پر رہو گے اور اگر حرام ہے تو تم اس سے بقدر گزارہ لے سکتے ہو چونکہ مردار سے بقدر گزارہ لینے کی اجازت ہے اور اگر شہوات ہیں تو اس پر عتاب سیر ہے۔

۱۲۷۱۵- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وکیع نے فرمایا: عقلمند وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے معاملہ کو عقلمندی سے سمجھے اور عقلمند نہیں جو اپنی دنیا کو سنوارنے کے چکر میں عقلمندی سے کام لیتا ہو۔

۱۲۷۱۶- محمد بن ابراہیم، عبد اللہ بن جابر طرسوسی، عبد اللہ بن ضبق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وکیع نے فرمایا اس پونجی میں صرف سچے آدمی کو ترقی مل سکتی ہے۔

۱۲۷۱۷- محمد بن علی بن حمیش، یثیم بن خلف، محمد بن نعیم بلخی، یلیح بن وکیع کہتے ہیں میرے والد نے وفات کے وقت اپنا ہاتھ نکال کر مجھے دکھایا۔ کہنے لگے اے پیارے بیٹے! تم میرے ہاتھ کو دیکھ رہے ہو میں نے اس ہاتھ کے ساتھ کبھی کسی چیز کو نہیں مارا، یلیح کہتے ہیں مجھے یحییٰ بن یمان نے حدیث سنائی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ خواب میں دیکھا میں نے پوچھا یا رسول اللہ! ابدال کون لوگ ہوتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: جو اپنے ہاتھوں سے کسی چیز کو نہ ماریں وہ ابدال ہیں اور وکیع بن جراح ان میں سے ہیں۔

۱۲۷۱۸- محمد بن علی بن حمیش، یثیم بن خلف، محمد بن نعیم، یحییٰ بن معین کہتے ہیں میں نے وکیع کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھا جو خالصۃً للہ

احادیث بیان کرتا ہوا اور میں نے وکیع سے بڑا حافظ بھی کسی کو نہیں دیکھا، وکیع کی اپنے زمانے میں ایسی مثال ہے جیسے اوزاعی اپنے زمانے میں تھے۔

۱۲۷۱۹- محمد بن علی بن حبیش، یثیم بن خلف، ابن نعیم، یلیح بن وکیع، جریر رازی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن مبارک ایک مرتبہ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ میں نے ان سے پوچھا آپ نے پیچھے عراق میں اپنا قائم مقام کس کو چھوڑا ہے؟ فرمایا: میں اپنے پیچھے عراق میں وکیع کو چھوڑ کر آیا ہوں میں نے پوچھا ان کے بعد پھر کسے آپ چھوڑ کر آئے ہیں فرمایا: وکیع کو۔

مسند وکیع بن جراح

وکیع نے ائمہ حدیث اور اعلام سے احادیث روایت کی ہیں، تاہم ان کی سند سے مروی چند احادیث درج ذیل ہیں۔

۱۲۷۲۰- ابو بکر طحی، عبید بن غنام، ابو بکر بن ابی شیبہ، "ح" ابو علی، محمد بن احمد حسن و احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، "ح" ابراہیم بن عبد اللہ بن اسحاق، احمد بن محمد بن حسین ماسرجسی، اسحاق بن زاحویہ، (تینوں رواۃ) وکیع بن جراح، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، اسلم، حضرت عمر بن خطاب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انہوں نے (عمر بن خطاب) ایک گھوڑا اللہ تعالیٰ کے رستے میں سواری کے لئے دے دیا۔ چنانچہ اس گھوڑے کو بازار میں بکتا ہوا پایا، انہوں نے ارادہ کیا کہ اسے واپس خرید لیں لیکن (وہنی خلجان کی وجہ سے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس لینے سے منع کر دیا۔

۱۲۷۲۱- ابو بکر عبد اللہ بن یحییٰ طحی، عبید بن غنام، ابو بکر بن ابی شیبہ، "ح" محمد بن احمد، و احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وکیع، ہشام بن عروہ، عروہ، عاصم، ابن عمر، عمر رضی اللہ عنہما کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رات ادھر سے آنے لگے اور دن ختم ہو جائے اور سورج بھی غروب ہو جائے تب روزہ دار افطار کر سکتا ہے۔

ہشام کی مذکورہ بالا حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۲۷۲۲- ابو بکر طحی، عبید ابو بکر، "ح"، ابو بکر طحی، ابو حصین وداعی، یحییٰ حمائی، "ح" محمد بن احمد، و احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، "ح" ابو احمد محمد بن احمد غطریفی، عبد اللہ بن احمد بن شیردیب، اسحاق بن ابراہیم، (سب رواۃ) وکیع، سفیان، عبد اللہ بن محمد بن عقیل، محمد بن حنفیہ، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پاکی نماز کی گنجی ہے اور نماز کی تحریم تکبیر ہے اور نماز تحلیل سلام ہے۔

حدیث بالا مشہور ہے اور صرف عبد اللہ بن محمد بن عقیل کی سند سے ان الفاظ میں معروف ہے۔

۱۲۷۲۳- ابو بکر طحی، عبید بن غنام، ابو بکر بن ابی شیبہ، "ح" محمد بن احمد و احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وکیع، اسامیل بن ابی خالد، زبیر بن عدی، مصعب بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں نماز پڑھتا تو دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ دیتا تھا۔ ایک مرتبہ ایسا کرتے ہوئے مجھے میرے والد سعد بن مالک نے دیکھ لیا انہوں نے مجھے ایسا کرنے سے منع فرمایا: اور کہنے لگے ہم بھی ایسا ہی کرتے تھے ہمیں بھی ایسا کرنے سے روک دیا گیا۔ (سعد کی حدیث بالا صحیح ثابت ہے)

۱۲۷۲۴- ابو بکر طحی، عبید بن غنام، ابو بکر، "ح" محمد بن احمد و احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، "ح" ابو بکر طحی، ابو حصین وداعی، یحییٰ حمائی، (تینوں رواۃ) وکیع، ابراہیم بن میمون مہملی آل سمرہ، اسحاق بن سعد بن سمرہ، سعد بن سمرہ، ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ

عنه کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ آخری بات جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی وہ یہ تھی کہ ”حجاز کے یہودیوں اور اہل نجران کو جزیرہ عرب سے نکال دو“۔

۱۲۷۲۵- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، محمد بن سعید اصفہانی، وکیع، داؤد داودی، اپنے والد سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مقام محمود شفاعت ہے۔

۱۲۷۲۶- عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، محمد بن سعید ”ح“ احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، (دونوں) وکیع، اسماعیل بن ابی خالد، ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اور نبی ہوتا تو ان کے صاحبزادے فوت نہ ہوتے۔

۱۲۷۲۷- ابو علی محمد بن احمد بن حسن، حسین بن عمر بن ابراہیم ثقفی، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، اسماعیل، قیس، مغیرہ بن شعبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حدیبیہ کے موقع پر عروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہو کر کچھ باتیں کر رہا تھا۔ مغیرہ بن شعبہ اسے دیکھ کر کہنے لگے اپنا ہاتھ سنبھال لے ورنہ اسے تو صحیح سالم واپس نہیں لے کر جائے گا۔ مغیرہ نے تلوار لٹکار کھی تھی عروہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یہ کون ہے؟ فرمایا: یہ تیرا بھانجا ہے۔

اسماعیل کی حدیث بالا غریب ہے ہمیں صرف وکیع کی سند سے پہنچی ہے۔

۱۲۷۲۸- مخلد بن جعفر، جعفر فریانی، ابوبکر، وکیع، اسماعیل، قیس، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ غالب رہے گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا امر آجائے اور وہ اسی طرح غالب ہوں گے۔

۱۲۷۲۹- جعفر بن محمد بن عمرو، ابو حصین وداعی، یحییٰ حمائی، وکیع، عصام بن قدامہ، مالک بن نمیر خزاعی، نمیر خزاعی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا دایاں ہاتھ رکھے ہوئے دیکھا اور وہ شہادت کی انگلی سے اشارہ کر رہے تھے۔

مالک کی حدیث بالا غریب ہے ان سے صرف عصام نے روایت کی ہے۔

۱۲۷۳۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو جعفر محمد بن محمد، محمد بن عبد اللہ حضرمی، محمد بن علاء، وکیع، سعد بن سعید مہلمی، سعید بن عمیر انصاری، عمیر انصاری بدڑی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا جو بندہ بھی مجھ پر سچے دل سے ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر بھی دس مرتبہ درود بھیجتے (رحمت نازل کرتے) ہیں اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور دس برائیاں مٹا دیتے ہیں۔

میں نہیں جانتا ہوں کہ ان الفاظ میں سعید سے سعد کے علاوہ کسی اور نے بھی روایت کی ہو۔

۱۲۷۳۱- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ان کے چچا ”ح“ محمد بن محمد، محمد بن عبد اللہ حضرمی، ہارون بن اسحاق (دونوں) وکیع، صلت بن مہرام حارث بن وہب، صناعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ امت ہمیشہ اپنے دین کی قوت پر برقرار رہے گی جب تک کہ وہ اپنے جنازوں کو ان کے اہل کے سپرد نہ کر دیں۔

صلت بن مہرام حارث متفرد ہیں ثوری نے بھی صلت سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۲۷۳۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو جعفر محمد بن محمد، محمد بن عبد اللہ حضرمی، سفیان بن وکیع، طارق، عمرو بن مالک رواہی، مالک رواہی کے سلسلہ

۱- السنن الکبریٰ للبیہقی ۲۰۸/۹ و مجمع الزوائد ۳۲۵/۵

۲- مسند الامام احمد ۴۷۸/۲، والدر المنثور ۱۹۷/۳، والکنی للذولابی ۱۶۴/۲

۳- صحیح البخاری ۱۲۵/۹، وصحیح مسلم، کتاب الامارۃ باب ۵۳

سند سے مروی ہے کہ انہوں نے اور بنو کلاب کے کچھ لوگوں نے بنو اسد کے کچھ لوگوں پر غارتگری ڈالی۔ ان کا قتل عام کیا اور ان کی عورتوں کو بھی ہراساں کیا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب خبر ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر لعنت کی (اصل نسخہ میں عبارت اس طرح ناقص ہے) جب مالک کو خبر پہنچی تو انہوں نے اپنا ہاتھ گلے میں ڈالا اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، کہنے لگے یا رسول اللہ! مجھ سے راضی ہو جائے اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہوگا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ اقدس ان سے دوسری طرف پھیر لیا، مالک دوسری طرف سے مڑ کر آئے اور کہنے لگے مجھ سے راضی ہو جائے اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہوگا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر چہرہ مبارک دوسری طرف پھیر لیا، مالک نے پھر تیسری مرتبہ سامنے سے ہو کر آئے اور کہنے لگے: مجھ سے راضی ہو جائے اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہوگا بخدا! رب تعالیٰ راضی ہے آپ راضی ہو جائیں، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: جو کچھ تم نے کیا ہے کیا اس سے توبہ کر لی ہے اور اس سے استغفار کر لیا ہے؟ مالک نے اثبات میں جواب دیا ارشاد فرمایا: یا اللہ! اس پر رجوع فرمائیے اور اس سے راضی ہو جائیے۔

حدیث بالا میں جراح، وکیع اور سفیان تینوں متفرد ہیں اور طارق بن علقمہ بن مردی ہیں۔

۱۲۷۳۳- محمد بن محمد، محمد بن عبد اللہ حضرمی، سفیان بن وکیع، وکیع، عبد اللہ بن ابی حمید، ابو یحییٰ، ابو غزہ حدلی (وہ صحابی بھی ہیں) کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی (خاص) جگہ میں کسی بندے کی روح قبض کرنا چاہتے ہیں اس جگہ میں اس بندے کے لیے کوئی ضروری کام کھڑا کر دیتے ہیں۔

۱۲۷۳۴- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ و ابو بکر بن شیبہ، وکیع، وائس بن ابی اسحاق، مجاہد، ابو ہریرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپاک دوائی (کے استعمال) سے منع فرمایا ہے۔ مجھے علم نہیں کہ مجاہد سے یونس کے علاوہ کسی اور نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۲۷۳۵- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابو بکر، وکیع، اسود بن شیبان، ابو نوفل بن ابی عقرب، ابو عقرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے کے متعلق سوال کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینے میں ایک روزہ رکھو، میں نے کہا یا رسول اللہ! میں اس سے زیادہ کثرت رکھتا ہوں فرمایا: مہینے میں دو روزے رکھو یعنی کیا زیادہ کیجیے فرمایا: چلو مہینے میں تین روزے رکھ لو۔

۱۲۷۳۶- جعفر بن محمد، محمد بن حسین، یحییٰ حماتی، "ح" محمد بن محمد، محمد بن عبد اللہ حضرمی، ابو بکر (دونوں راوی) وکیع، اسماعیل بن ابراہیم بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ، ابراہیم بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ، عبد اللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کے موقع پر عبد اللہ بن ابی ربیعہ سے تمس یا چالیس ہزار درہم قرض لیے تھے جب مدینہ تشریف لائے تو انہیں ادا کر دیا۔

۱۲۷۳۷- ابی اسحاق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، ابو علی احمد بن جعفر بن یثیم ثعلبی، ابوامی سلمان بن خالد ثعلبی، وکیع، اعمش، ابو وائل، عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جنت میں داخل نہیں ہو گے حتیٰ کہ تم ایمان نہ لے آؤ اور تم ایمان نہیں لاؤ گے حتیٰ کہ آپس میں محبت نہ کرنے لگ جاؤ۔ کیا میں تمہیں ایک ایسا کام نہ بتاؤں جب تم اسے کر لو گے آپس میں محبت بھی کرنے لگو اپنے اندر سلام کو پھیلاؤ، بے شک عشاء اور فجر کی دو نمازیں منافقین پر بہت گراں ہوتی ہیں اگر انہیں معلوم ہو جاتا کہ ان میں کتنا اجر و ثواب ہے بخدا! ان کو ادا کرنے ضرور آتے، اگرچہ گھنٹوں کے بل چل کر انہیں کیوں نہ آتا پڑتا، بہترین صدقہ وہ ہے کہ جو ظہر غنی (دے دینے میں یہ طریقہ ہو کہ اپنے پاس بھی کچھ باقی رہے اور جو دیا اس سے مستغنی بھی ہو) سے ہو اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ

سے بہتر ہے اور اپنے عیال سے ابتداء کرو یعنی اپنی ماں، باپ، بہن بھائی اور ان سے جو رشتے نیچے آتے ہیں۔
اعمش کی حدیث بالا غریب ہے ہم نے صرف وکیع کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۲۷۳۸- ابو عباس احمد بن عیسیٰ ربیع، محمد بن ہارون حضرمی، حضرمی، حسین بن علی بن اسود، فلیح، سفیان ثوری، اعمش، ابو وائل، عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے مہابا باہر نکلنے والی عورتیں منافقات ہیں۔
اعمش وکیع کی حدیث بالا غریب ہے اور وکیع متفرد ہیں۔

۱۲۷۳۹- عمر بن دینار، عبد اللہ بن یزید، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں شرماتے تم عورتوں کے پچھلے حصے میں صحبت مت کرو۔
طاؤس و عمرو کی حدیث بالا غریب ہے ہم نے صرف زمرہ کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۲۷۴۰- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، ابو کریب، وکیع، سفیان، خالد حذاء، عبد اللہ بن حارث، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین شریف کے تسمے دوہرے تھے۔
حدیث بالا میں وکیع سفیان سے روایت متفرد ہیں۔

۱۲۷۴۱- احمد بن محمد بن یوسف، عبد اللہ بن ناجیہ "ح" محمد بن حمید، محمد بن لیث جوہری، (دونوں) سفیان بن وکیع، وکیع، اسامہ بن زید، صفوان بن سلیم، عطای بن یسار، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے رستے میں جہاد کرنے والے کی مثال دن کو روزہ اور رات کو قیام کرنے والی کی سی ہے۔
صفوان کی حدیث بالا غریب ہے چونکہ اس میں وکیع متفرد ہیں۔

۱۲۷۴۲- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حمیش، اسماعیل بن اسحاق سراج، "ح" ابو نعیم اصفہانی، حسن بن علان، احمد بن حسین بن اسحاق صولی، (دونوں) سفیان بن وکیع، وکیع، اسامہ بن زید، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، ابو ہریرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبریل میرے پاس ہنڈیا لے کر آئے جسے الکفیت کہا جاتا ہے میں نے اس سے ایک نوالہ کھایا (جس سے) مجھے چالیس چھروں کے برابر جماع کی قوت عطا کی گئی۔
صفوان کی حدیث بالا غریب ہے اور وکیع متفرد ہیں۔

۱۲۷۴۳- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، وکیع، عروہ بن ثابت، ثمامہ، انس بن مالک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانی پیتے وقت برتن سے (منہ مبارک الگ ہٹا کر) تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔
عروہ عن ثمامہ متفرد ہیں۔

۱۲۷۴۴- ابو بکر بن مالک عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وکیع، ابن ابی لیلیٰ، عطیہ، ابو سعید رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی

۱- سنن ابی داؤد، کتاب الأدب ۱۴۳، و سنن الترمذی ۲۶۸۸، و سنن ابن ماجہ ۳۶۹۲، و المسند للامام احمد ۳۹۱/۲، ۳۷۷، ۵۱۲، و السنن الکبری للبیہقی ۲۳۲/۱۰، و المعجم الکبیر للطبرانی ۲۲۶/۱۰، و الأدب المفرد ۹۸۰، و الترغیب و الترہیب ۳۲۳/۳، و أمالی الشجرى ۱۳۵/۲.

۲- مسند الامام احمد ۴۱۴/۲، و السنن الکبری للبیہقی ۳۱۶/۷، و المصنف لابن ابی شیبہ ۲۷۱/۵، و الاحادیث الصحیحہ ۶۳۲/۲، و الکنی للدولابی ۱۳/۲.

۳- مسند الامام احمد ۸۶/۱، ۲۱۳، ۲۱۳/۵، و سنن الدارمی ۲۶۰/۱، و السنن الکبری للبیہقی ۱۹۷/۷، ۱۹۸، و اتحاف السادة المتقین ۳۷۵/۵.

ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ ”یوم یاتی بعض آیات ربک“ جس دن آپ کے رب کی کچھ نشانیاں ظاہر ہو جائیں گی“ الانعام: ۱۵۸ کی تفسیر کے بارے میں فرمایا: جس دن سورج مغرب کی سمت سے طلوع ہوگا۔ میں نہیں جانتا کہ عطیہ سے ابن ابی لیلیٰ کے سوا کسی اور نے بھی حدیث بالا روایت کی ہے۔

۱۲۷۲۵- سلیمان بن احمد، عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، خالد حذاء، عمار بن ابی عمار، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث کیا گیا، تیرہ سال تک مکہ مکرمہ میں رونق افروز رہے اور دس سال مدینہ منورہ میں قیام رہا اور پینسٹھ سال تک عمر میں وفات پا گئے۔ وکیع عن ثوری مفرد ہیں۔

۱۲۷۲۶- ابوبکر عبد اللہ ابومحمد بن حیان، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن عبید، یحییٰ بن اسماعیل واسطی، وکیع، سفیان ثوری، عبد اللہ بن محمد بن عقیل، طفیل بن ابی بن کعب، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے خوف ہوتا ہے وہ چل پڑتا ہے اور جو چل پڑتا ہے وہ منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔ خبردار اللہ تعالیٰ کا سامان (انعام و سودا) بہت مہنگا ہے خبردار اللہ تعالیٰ کا سامان جنت کو لینے والی آگئی اور اس کے پیچھے پیچھے چلنے والی بھی آگئی، موت اپنے لوازمات سمیت آگئی ہے جا۔ وکیع حدیث بالا میں ثوری سے روایت کرنے میں مفرد ہیں۔

۱۲۷۲۷- ابوبکر احمد بن سندی، بیان بن احمد بن غلو یہ قطان، عبد اللہ بن عمر، وکیع، ربیع، بن صبیح، یزید رقاشی، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جب بارش ہوتی) ابتدائے بارش میں اپنے کو بھگوتے تہبند کے علاوہ سارے کپڑے اتار دیتے تھے۔

یہ حدیث ان الفاظ میں غریب ہے اور انس سے روایت میں رقاشی مفرد ہیں۔
۱۲۷۲۸- عبد اللہ بن ابراہیم بن ایوب، حسین بن کمیت، محمد بن یزید ابو شعیب واسطی، وکیع، فضل بن دھم، ابونضرہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ ورنہ انساہوں سے باتیں نہ کر لیں اور جب تک آدمی سے اس کے کوڑے کا کنارہ اور جوتے کا تسمہ نہ بات کرے وہ خبر دے گا کہ اس کے اہل نے اس کے بعد کیا کچھ کیا۔

۱۲۷۲۹- محمد بن علی بن حبیش، احمد بن قاسم بن مسامد، احمد بن عمر، وکیع، داؤد بن ابی عبد اللہ، ابوجدعان، حضرت ام سلمہؓ کی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ایک لونڈی کو بلایا، اس نے آنے میں تاخیر کر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے قیامت میں ملامت کا خوف نہ ہوتا میں یہ سواک تجھے چھو دیتا۔

داؤد شقیق بن ابوعبد اللہ کے بھائی ہیں اور ابجدعان وہ عبد الرحمن بن محمد بن زید بن جدعان ہیں داؤدان سے روایت میں مفرد ہیں۔
۱۲۷۵۰- علی بن ہارون، موسیٰ بن ہارون، مجاہد بن موسیٰ، وکیع، حبیب، ثابت، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے اور ہم (اس وقت) بچے تھے فرمایا: اے بچو! السلام علیکم۔

۱- سنن الترمذی ۲۱۸۱، ۲۱۷۰، والمستدرک ۳۶۷/۳، ۳۷۵، ۳۹۵، ودلائل النبوة ۱۳۲، والإحادیث الصحیحة ۱۲۲، والمطالب العالیة ۱۸۳۳، وکنز العمال ۳۹۸۲، ص: ۴۲۳، ۲- سنن الترمذی ۲۱۸۱، ۲۱۷۰، والمستدرک ۳۶۷/۳، ۳۷۵، ۳۹۵، ودلائل النبوة ۱۳۲، والإحادیث الصحیحة ۱۲۲، والمطالب العالیة ۱۸۳۳، وکنز العمال ۳۹۸۲، ص: ۳۳۸، ۱- فتح الباری ۳۳۸، وعمل اليوم والليلة لابن السنی ۲۲۳، واتحاف السادة المتقین ۲۷۷/۲.

حبیب وہ ابن حجر متفرد ہیں۔

۱۲۷۵۱- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، ابو حصین، ملیح بن وکیع، وکیع، اعمش، شقیق، عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے بے شک ایک آدمی سچ بولتا ہے اور سچ بولنے کی فکر میں لگا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق (کے لقب سے) لکھ دیا جاتا ہے، جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی دوزخ کی طرف لے جاتی ہے بے شک کوئی ایک آدمی جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کی فکر میں لگا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اسے کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔

اعمش کی حدیث بالا عزیز اور مرفوع ہے۔

۱۲۷۵۲- ابو بکر کجی، حسین بن جعفر قات، اسماعیل بن محمد کجی، وکیع، مطیع بن عبد اللہ، کردوس کجی، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے پیٹ بھر کر کبھی کھانا نہیں کھایا حتیٰ کہ وہ اپنے رستے پر چل پڑے (یعنی وصال ہو گیا) کردوس کی حدیث بالا غریب ہے اور ان سے روایت میں مطیع متفرد ہیں۔

۱۲۷۵۳- ابو بکر کجی، حسین بن جعفر، اسماعیل بن محمد، وکیع، ہشام بن عروہ، عروہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر کھجور کی چھال سے بھرا ہوا تھا۔

۱۲۷۵۴- احمد بن محمد بن یوسف، احمد بن ابی عون، عمرو ناقد، وکیع، عبد اللہ بن ابی ہند، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: متقد رین (تکلف سے گندگی محسوس کر کے ناک چڑھالینے والے) ہلاک ہو گئے یعنی جس سالن میں کبھی پڑ جائے اسے گند محسوس کر کے گرا دیا جائے۔

مطلب یہ ہے کہ سالن میں کبھی پڑ جائے اسے گرا نہیں دینا چاہئے۔

۱۲۷۵۵- ابو محمد طلحہ، ابو عبد اللہ الرحمن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ دار والے دن (جس دن عثمان گوگھر ہی میں شہید کیا گیا) عثمان رضی اللہ عنہ لوگوں کو دیکھ کر کہنے لگے: کیا تم نہیں جانتے ہو کہ قتل صرف چار ہی صورتوں میں واجب ہے اس آدمی کو قتل کرنا واجب ہے جو اسلام لانے کے بعد کافر ہو جائے یا جو آدمی محض ہونے کے بعد زنا کا ارتکاب کر بیٹھے یا وہ آدمی جو کسی کو قتل کر دے بغیر کسی وجہ کے یا وہ آدمی جو لوط علیہ السلام کی قوم جیسا عمل کرے۔

وکیع متفرد ہیں اور محمد بن قیس وہ اسدی کوئی ہیں اس کی احادیث کو جمع کیا جاسکتا ہے اور ابو عبد الرحمن وہ سلمی ہیں۔

۱۲۷۵۶- ابو محمد حسن بن ابراہیم بن عبد الصمد جعفی خزازی، محمد بن عبد اللہ حضرمی، ابو بکر بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی رشید، وکیع، مصعب بن محمد، یعلیٰ بن ابی یحییٰ، حضرت فاطمہ بنت حسین، حسین رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسائل کے لیے حق ہے اگرچہ وہ گھوڑے پر ہی کیوں نہ سوار ہو کر آئے۔

سفیان ثوری نے مصعب سے حدیث بالا روایت کی ہے۔

۱۲۷۵۷- ابو محمد بن حیان، نوح بن منصور، سلم بن جنادہ، وکیع، شعبہ، محمد بن حجاج، ابو حازم، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی

۱۔ صحیح البخاری ۳۰/۸، صحیح مسلم، کتاب البر والصلة ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، وفتح الباری ۱۰/۵۰۷۔

۲۔ مجمع الزوائد ۱۰۶/۱، والتاریخ الکبیر ۲۹۲/۱۔

۳۔ سنن أبی داؤد ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ومسند الامام أحمد ۲۰۱/۱، والسنن الکبری للبیہقی ۲۳/۷، والمعجم الکبیر

للطبرانی ۱۳۱/۳، وکشف الخفا ۱۶۱/۲، والموضوعات لابن الجوزی ۲۳۶/۲۔

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کو بھی اس کا علم نجات نہیں دے سکتا صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کو بھی؟ فرمایا: مجھے بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔ شعبہ کی حدیث بالا غریب ہے اور وکیع متفرد ہیں۔

۱۲۷۵۸- ابو بکر بن خلاد، احمد بن علی بن ضرار، ملیح بن وکیع، وکیع، شعبہ، محارب بن خثار، جابر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے۔ مجھے آپ نے نماز پڑھنے کا حکم دیا، چنانچہ میں نے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے یا اونٹ ذبح کیا۔

حدیث بالا میں وکیع ”گائے یا اونٹ ذبح کرنے“ کے ذکر میں متفرد ہیں۔

(۴۴۰) عبد الرحمن بن محمد و یحییٰ بن سعید قطان

اولیاء تبع تابعین میں سے عبد الرحمن بن محمد یحییٰ بن سعید قطان بھی ہیں۔ دونوں حضرات ائمہ حدیث اور حفاظ حدیث ہیں، حقائق دین سے پوری طرح واقف تھے۔ احادیث کے زبردست ناقد تھے اہل بدعت سے انہیں سخت بغض و عداوت تھی، اللہ والوں کی محبت سے سرشار رہتے تھے۔ محمد بن یوسف جنہیں زاہد بن کادولہا کہا گیا ہے ان سے بھائی چارہ کر رکھا تھا۔

۱۲۷۵۹- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، ابو قدامہ عبید اللہ بن سعید یثربی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یحییٰ بن سعید قطان فرماتے ہیں جن احادیث کو میں سفیان، اعمش کی سند سے روایت کرتا ہوں وہ مجھے ان مرویات سے زیادہ محبوب ہیں جنہیں میں براہ راست اعمش سے روایت کرتا ہوں۔

۱۲۷۶۰- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، احمد بن سعید دارمی، ابو ولید ہشام بن عبد الملک کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ یحییٰ بن سعید قطان سے پوچھا: کیا آپ نے حدیث کے اعتبار سے شعبہ جیسا کسی کو دیکھا ہے؟ کہنے لگے: نہیں، میں نے پوچھا: آپ کتنا عرصہ ان کی محبت میں رہے ہیں؟ جواب دیا بیس سال۔

۱۲۷۶۱- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، علی بن عبد اللہ مدنی، یحییٰ بن سعید نے فرمایا: ما ینبغی فی الحدیث غیر خصلۃ، ینبغی لصاحب الحدیث ان یکون بیتاً (بیناً) لاحد ویكون يفهم ما يقال له وينصر الرجال ثم يتعاهد ذاك حدیث کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی کو بیان کرے اور جو کچھ اسے کہا جا رہا ہو وہ سمجھے اور اس معاملے میں آدمیوں کی مدد کرے، پھر اس پر وہ قائم بھی رہے۔

۱۲۷۶۲- محمد بن احمد، محمد بن عثمان، علی بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یحییٰ بن سعید نے فرمایا: ایک مرتبہ ہشام بن عروہ نے عبد الرحمن بن قاسم کے واسطے سے حدیث بیان کی، کہنے لگے مرد قلندر مرد قلندر سے روایت کرتا ہے۔

۱۲۷۶۳- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، عبید اللہ بن سعید نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ لوگوں پر الفاظ کا تتبع نہ تنگ پڑ جائے چونکہ قرآن مجید کی حرمت بہت بڑی ہے اور اس کی گنجائش ہے کہ لوگوں کو پڑھ کر سنایا جائے جبکہ معنی ایک ہی ہوں۔

۱۲۷۶۴- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، عبید اللہ بن سعید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یحییٰ بن سعید نے فرمایا: جن جن ائمہ کو میں نے پایا ہے وہ فرمایا کرتے تھے کہ ایمان قول اور عمل ہے نیز ایمان میں کمی بیشی ہوتی ہے۔

۱۲۷۶۵- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، علی بن عبد اللہ، یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں تقدیر، علم اور کتاب ہمارے نزدیک ایک

۱۔ تہذیب الکمال (۳۲۹/۳۱) وطبقات ابن سعد ۲/۲۹۳۔ والتاریخ الکبیر ۸/۲۹۸۳۔ والجرح ۹/۲۲۲۔
والکاشف ۳/۲۲۷۹۔ وتہذیب التہذیب ۱/۲۱۶۷۔

ہی ہے۔ ایک مرتبہ ان کے بیٹے محمد نے پوچھا اے ابا جان! کیا معاصی بھی تقدیر میں لکھے ہوتے ہیں؟ فرمایا: معاصی بھی تقدیر میں لکھے ہوتے ہیں۔

۱۲۷۶۶- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عیسیٰ بن سلکن، شاذی بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یحییٰ بن سعید قطان نے فرمایا: جس نے یہ دعویٰ کیا کہ قل هو اللہ احد، مخلوق ہے وہ زندیق ہے بخدا وہ ایسا ہی ہے۔

۱۲۷۶۷- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان، علی بن عبد اللہ، سلیمان ایک مرتبہ یحییٰ بن سعید کے پاس بیٹھے کہنے لگے میں ان سے بڑھ کر خوف خدا سے سرشار کسی آدمی کے پاس نہیں بیٹھا۔

۱۲۷۶۸- محمد بن احمد بن عثمان، علی بن عبد اللہ کہتے ہیں یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں۔ موسیٰ صغیر مقام ابراہیم کے پیچھے سرسجدے میں رکھ کر وفات پا گئے۔ میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نے اسے دیکھا ہے؟ جواب دیا میں مکہ میں تھا لوگ کہہ رہے تھے کہ اس کی موت سجدے میں ہوئی ہے۔

۱۲۷۶۹- اسحاق بن احمد ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابو حواری، احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ عراق میں تین آدمی معتبر ہیں۔ یحییٰ بن سعید، عبد الرحمن بن مہدی اور کعب بن جراح رحمہم اللہ تعالیٰ۔

۱۲۷۷۰- محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن بن علی بن حسن، عمرو بن علی کا بیان ہے کہ یحییٰ بن سعید جب خاموش ہو کر پھر بولتے ان کا تکیہ کلام ”نحییٰ ونمیت والینا المصیر“ ہوتا تھا میں نے انہیں مرض وفات میں کہا: ”ان شاء اللہ اللہ تعالیٰ آپ کو عافیت دیں گے، فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بیماری کو میرے لئے پسند کیا ہے میں بھی اسے اللہ کی خاطر پسند کرتا ہوں۔

۱۲۷۷۱- احمد بن اسحاق، عبد الرحمن بن محمد بن مسلم، عبد الرحمن بن عمر، علی بن عبد اللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم یحییٰ بن سعید کے پاس تھے جب وہ مسجد سے نکلے، ہم بھی ان کے ساتھ نکل پڑے جب وہ اپنے گھر کے دروازے پر پہنچ کر کھڑے ہوئے ہم بھی ان کے ساتھ کھڑے ہو گئے اتنے میں روٹی ہم تک پہنچ گئے جب یحییٰ نے انہیں دیکھا کہنے لگے داخل ہو جاؤ۔ چنانچہ ہم اندر داخل ہو گئے روٹی سے کہنے لگے مجھے کوئی سورت سناؤ، روٹی تم الدخان پڑھنے لگے، جب انہوں نے قرأت شروع کی میں نے یحییٰ بن سعید قطان کی طرف دیکھا تو ان کا چہرہ متغیر ہو رہا تھا حتیٰ کہ جب آیت کریمہ ”ان یوم الفصل میقاتہم اجمعین“ بے شک فیصلہ کا دن ان کا وقت مقررہ ہے، پر پہنچے تو یحییٰ غشی کھا کر گر پڑے سینہ اوپر اٹھا لیا اور کمان کی طرح ٹیڑھے ہو گئے دروازہ قریب ہی تھا تڑپتے تڑپتے دروازے تک پہنچ گئے اور جسم سے خون بہنے لگا۔ پھر کافی دیر کے بعد انہیں افاقہ ہوا پھر ہم ان کے پاس گئے اور وہ اپنے بستر پر سوئے ہوئے تھے اور کہہ رہے تھے ”ان یوم الفصل میقاتہم اجمعین“ علی کہتے ہیں یہی زخم ان کے لئے جان لیوا ثابت ہوا رحمہ اللہ تعالیٰ۔

مسانید یحییٰ بن سعید قطان

یحییٰ بن سعید نے چوٹی کے ائمہ، اپنے اپنے علاقوں کے آفتابوں اور تابعین کی ایک بڑی جماعت سے احادیث روایت کی ہیں تاہم چند مرویات درج ذیل ہیں۔

۱۲۷۷۲- ابو بکر بن خلاد، یحییٰ بن اسماعیل، مسدد بن علی بن عبد اللہ مدینی، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ بن عمر، سعید بن ابی سعید، ابوسعید، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور اس نے نماز پڑھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں موجود تھے وہ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سلام کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: واپس جاؤ اور نماز پڑھو بے شک تم نے نماز نہیں پڑھی، چنانچہ آدمی واپس لوٹ گیا اور اس نے ایسے ہی نماز پڑھی جیسے پہلے پڑھی تھی، پھر آیا اور سلام کیا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واپس لوٹ جاؤ اور نماز پڑھو بے شک تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ چنانچہ وہ آدمی پھر لوٹ گیا اور اس نے ایسے ہی نماز پڑھی جیسے پہلے پڑھی تھی وہ پھر آیا اور سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وعلیک السلام، واپس لوٹ جاؤ اور نماز پڑھو بے شک تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ چنانچہ اس آدمی نے ایسا ہی کیا اور اس نے ایسا تین مرتبہ کیا پھر وہ کہنے لگا بخدا! مجھے اس سے اچھی نماز نہیں آتی مجھے سکھلا دیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ تو تکبیر کہو پھر آسانی سے جتنا قرآن پڑھ سکو پڑھو، پھر اطمینان سے رکوع کرو اور پھر اعتدال سے رکوع سے اوپر کھڑے ہو جاؤ، پھر اطمینان سے سجدہ کرو پھر ایسے ہی اپنی ساری کی ساری نماز میں کرو۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے دو اور دی اور ابو اسامہ نے بھی روایت کی ہے۔

۱۲۷۷۳- ابو بکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، سعید بن ابی سعید، ابوسعید، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت سے چار وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے اس کے مال، حسن، جمال اور دین کی وجہ سے۔ دین والی میں اپنی کامیابی سمجھو تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔ یحییٰ بن سعید کی حدیث بالا صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۲۷۷۴- ابو بکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحاق، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ بن عمر، سعید بن ابی سعید، ابوسعید، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ عزت و شرافت والا کون ہے؟ ارشاد فرمایا: لوگوں میں جو سب سے زیادہ تقویٰ اللہ کے لیے اختیار کرنے والا ہو وہ سب سے زیادہ عزت والا ہے۔ صحابہ کرام نے کہا: ہم اس کے بارے میں آپ سے سوال نہیں کر رہے ہیں ارشاد فرمایا: یوسف بن نبی اللہ بن نبی اللہ ابن خلیل اللہ سب سے زیادہ عزت و شرافت والے ہیں صحابہ کرام نے کہا: ہم اس کے بارے میں بھی آپ سے سوال نہیں کر رہے ہیں فرمایا: کیا تم معادن عرب (عرب کے خاندانوں اور قبیلوں) کے بارے میں سوال کر رہے ہو؟ پس جو جاہلیت میں سب سے زیادہ عزت و شرافت والا تھا وہ اسلام میں بھی عزت و شرافت والا ہے اس وقت کہ جب وہ دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرے۔

۱۲۷۷۵- ابو علی محمد بن احمد بن حسن، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، عثمان بن غیاث، عبد اللہ بن بریدہ، یحییٰ بن عمرو خمید بن عبد الرحمن جمیری، دونوں کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ملے ان سے تقدیر اور قدریہ کے بارے میں تذکرہ کیا گیا فرمایا: جب تم ان کے پاس واپس لوٹ کر جاؤ تو ان سے کہو کہ ابن عمر تم سے بری الذمہ ہے اور تم اس سے بری الذمہ ہو (انہوں نے تین مرتبہ یہی کلمات دہرائے) پھر فرمایا مجھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ (صحابہ کرام کے ساتھ) وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک خوبصورت آدمی خوبصورت بالوں والا چلتا ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا وہ سفید کپڑوں میں ملبوس تھا لوگ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے اسے کوئی نہیں جانتا تھا اور نہ ہی ظاہری حالت سے مسافر معلوم ہوتا تھا۔ پھر کہنے لگا یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے پاس آسکتا ہوں؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں، چنانچہ وہ آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگیا اور اپنے گھٹنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کے ساتھ ملا کر رکھ دے اور اپنے دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ لئے کہنے لگا اسلام کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو زکوٰۃ دے رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو، اس آدمی نے پوچھا ایمان کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: کہ تم اللہ پر اس کے ملائکہ پر، جنت و دوزخ پر، بعثت بعد الموت اور ساری کی ساری

۱۔ صحیح البخاری ۹/۹، وصحیح مسلم، کتاب الرضاع ۵۳، وفتح الباری ۱۳۲/۹۔

۲۔ صحیح البخاری ۴/۱۷۰، ۲۱۷، وصحیح مسلم، کتاب الفضائل ۴۴، ۴۸، والبر والصلة ۴۹۔

تقدیر پر ایمان رکھو۔ اس نے پوچھا احسان کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو کہ گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے ہو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے اس آدمی نے پوچھا قیامت کب قائم ہوگی؟ ارشاد فرمایا: جس سے سوال پوچھا گیا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ قیامت کے متعلق نہیں جانتا ہے اس نے پوچھا قیامت کی علامتیں کیا کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: جب ننگے پاؤں ننگے بدن تنگ دست بکریاں چرانے والے بڑی بڑی عمارتوں میں باہمی فخر کر کے رہنے لگ جائیں اور لونڈیاں اپنے مالکوں کو جنم دیں، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر وہ آدمی چلا گیا، اس کو تلاش کرنے کے لیے آواز بلند کی۔ چنانچہ صحابہ کرام نے اسے بہت تلاش کیا مگر انہیں کہیں نہ ملا۔ پھر عمرؓ دو یا تین دن ٹھہرے رہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن خطاب! کیا آپ جانتے ہیں یہ سائل کون تھا؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں ارشاد فرمایا: وہ جبریلؑ تمہیں تمہارا دین سکھانے کے لئے تشریف لائے تھے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ جھینہ کے ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یا رسول اللہ! ہمارا عمل کس کھاتے میں ہے؟ اس چیز کے متعلق جو گزر چکی یا آئندہ جو آئے گی؟ ارشاد فرمایا: اس پیز میں ہے جو گزر چکی ہے (یعنی سب کچھ لکھ دیا جا چکا ہے) ایک اور آدمی نے سوال کیا یا رسول اللہ! ہمارا عمل کس کھاتے میں ہے؟ ارشاد فرمایا: اہل جنت کے لئے جنت والے اعمال آسان کر دیئے جاتے ہیں اور اہل نار کے لئے دوزخ والے اعمال آسان کر دیئے جاتے ہیں، یحییٰ بن سعید احمد بن حنبل نے کہا: حدیث اس طرح ہے جس طرح تم نے پڑھ کر سنائی۔

یہ حدیث ثابت ہے امام مسلم نے بھی روایت کی ہے اور انہوں نے محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید کی سند سے روایت کی ہے لیکن عزیز کی سند سے حدیث بالا عزیز ہے۔

۱۲۷۷۶- محمد بن احمد بن حسن، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، سفیان و شعبہ، علقمہ بن مرثد، سعد بن عبیدہ، ابو عبد الرحمن، عثمان رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے۔

۱۲۷۷۷- محمد بن احمد، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، شعبہ، منصور، ربیع، علی رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (میری طرف سے کوئی بات منسوب کر کے) مجھ پر جھوٹ مت بولو پس جس نے مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں جائے گا۔ یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۲۷۷۸- محمد بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، محمد بن منکدر، معلیٰ بن عبد الرحمن تیمی، عبد الرحمن تیمی کہتے ہیں۔ ہم ایک مرتبہ طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے اور ہم حالت احرام میں تھے انہیں ایک شکار ہدیہ کیا گیا لیکن طلحہ سورہے تھے۔ چنانچہ ہم میں سے بعض نے کھایا اور بعض نے کھانے سے احتراز کیا بعد میں جب طلحہ بیدار ہوئے انہوں نے کھانے والوں کی موافقت کی اور فرمایا: ہم نے (ہدیہ کا شکار) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر کھایا ہے۔ یہ حدیث صحیح ثابت ہے امام مسلم نے ابو حنیفہ، یحییٰ بن سعید کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۲۷۷۹- محمد بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، اسماعیل بن ابی خالد، قیس، سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں عربوں میں سب سے پہلا آدمی ہوں کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے رستے میں تیر مارا بخدا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسی حالت میں بھی جہاد کیا ہے کہ ہمارے پاس کھانے کو درختوں کے پتوں کے سوا کچھ نہیں ہوتا تھا، حتیٰ کہ ہم میں سے جب کوئی پاخانہ کرتا تو اس کا پاخانہ بکری کی میٹھیوں کی طرح ہوتا تھا اور اس میں خلط والی بات بالکل نہیں ہوتی تھی پھر بنو اسد مجھے اسلام پر عار

دلار ہے ہیں تب تو میں رسوا ہو جاتا اور میرا عمل بھی بگڑا جاتا۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۲۷۸۰- محمد بن احمد، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر، سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایک بالشت کے برابر بھی ظلم کر کے (کبھی دوسرے کی) زمین چھینی قیامت کے دن اس کے گلے میں ڈال کر سات زمینوں تک دھنسا یا جائے گا۔ یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۲۷۸۱- محمد بن احمد، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، ابراہیم بن میمون، سعید بن ضمرہ بن جندب، ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آخری بات ارشاد فرمائی وہ یہ ہے کہ اہل حجاز کے یہودیوں اور اہل نجران کو جزیرہ عرب سے نکال دو اور خوب سمجھ لو لوگوں میں بدترین وہ ہیں جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا ہے۔ ابراہیم بن سعد مفرد ہیں۔

۱۲۷۸۲- حبیب بن حسن، قاضی یوسف بن یعقوب، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، عبد العزیز بن ابی داؤد، اہل طائف کا ایک آدمی غیلان بن ثرجیل، عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیہاتی لوگ تمہاری نماز کے نام کے متعلق تمہارے اوپر ہرگز غالب نہ ہوں گے چونکہ کتائب اللہ میں اس نماز کا نام عشاء ہے اور عرب اسے عتمہ کا نام دیتے ہیں ان کے صوت کے قریب ہونے کی وجہ سے۔

عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث غریب ہے اور ہم نے صرف اسی اسناد سے روایت کی ہے۔

۱۲۷۸۳- حبیب، یوسف، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، حسین معلم، عمرو بن شعیب، سلیمان، مولیٰ میمونہ کہتے ہیں میں ایک مرتبہ ابن عمرؓ کے پاس آیا اور کہا کیا آپ نماز نہیں پڑھتے؟ جواب دیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک دن میں ایک ہی نماز کو دو مرتبہ نہ پڑھو۔

۱۲۷۸۴- حبیب، یوسف، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، عبد الرحمن بن عمار، قاسم، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جماعت کی نماز تنہا نماز پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ ثواب رکھتی ہے۔ قاسم کی حدیث بالا غریب ہے اور میرے علم کے مطابق صرف عبد الرحمن بن عمار نے روایت کی ہے۔

۱۲۷۸۵- حبیب بن حسن، یوسف، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، محمد بن عمرو، ابوسلمہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔ محمد بن عمرو سے بہت سارے لوگوں نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۲۷۸۶- ابو احمد محمد بن احمد، ابو خلیفہ، مسدد، "ح" حبیب بن حسن، قاضی یوسف، محمد بن ابی بکر، (دونوں) یحییٰ بن سعید، ابویونس، عمرو بن دینار، کریب، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا انہیں رات کے آخری حصہ میں نماز پڑھتے ہوئے پایا، میں آکر ان کے پیچھے کھڑا ہو گیا انہوں نے مجھے ہاتھ سے پکڑا اور اپنے برابر لاکھڑا کر دیا، پھر میں نے سلام پھیرا اور یہ

۱۔ مسند الامام احمد ۲/۱۰، ۱۹، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۳۷۲، وصحیح ابن خزيمة ۳/۳۱، ومجمع الزوائد ۱/۳۱۴۔

۲۔ صحیح البخاری ۲/۵۰، ۳/۳۰، ۹/۱۰۶، وصحیح مسلم کتاب الطہارة باب ۱۵، وفتح الباری ۲/۳۷۳، ۳/۱۵۹۔

۱۳/۲۲۴۔

نماز ختم کر دی آپ نے ارشاد فرمایا: تجھے کیا ہوا؟ میں تمہیں اپنے برابر کرنا چاہتا ہوں اور تم ہو کہ بیٹھ رہے ہو؟ میں نے کہا یہ کسی کو زیب نہیں دیتا کہ آپ کے برابر میں کھڑا ہو، حالانکہ آپ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں علم و فقہ میں ترقی عطا فرمائے۔

حدیث میں مذکور یونس وہ حاتم بن ابی صفیرہ قشیری ہیں۔

۱۲۷۸- ابو احمد، ابو خلیفہ، مسدد، یحییٰ، ابو عامر، ضراز، ابو یزید مدنی، عکرمیہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو فرمایا جو ان کے پیچھے صبح سے پہلے نماز پڑھ رہا تھا کیا تم صبح کی چار رکعتیں پڑھ رہے ہو؟ حدیث میں مذکور ابو عامر کا نام صالح بن رستم ہے۔

۱۲۷۸- ابو علی محمد بن احمد، حسن بن عبد اللہ بن احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، جندب بن شہاب، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ تبوک میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: لوگوں میں اس آدمی کی مانند کوئی نہیں جو اپنے گھوڑے کو پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے راستے میں چلا جاتا ہے اور لوگوں کی برائیوں سے کنارہ کش ہو جاتا ہے اور ایک دوسرے آدمی کی مانند بھی کوئی نہیں جو اپنے مال کے ساتھ مہمان کی خدمت خاطر کرتا ہے اور اس کا حق اسے دیتا ہے۔

۱۲۷۹- محمد بن احمد، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، اوزاعی، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پینے کے بعد کلی کی اور پھر ارشاد فرمایا: بے شک دودھ میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

۱۲۷۹- محمد بن عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، عبید بن اخنس، ابن ابی ملیکہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گویا کہ میں ایک متکبر مانگیں کھول کھول کر چلنے والے کا لے سیاہ آدمی کو دیکھ رہا ہوں جو کہ بیت اللہ کی ایک ایک اینٹ توڑ ڈالے گا۔

۱۲۷۹- محمد بن احمد بن حسن حرانی، علی بن عبد اللہ مدینی، یحییٰ بن سعید، عبد الحمید بن جعفر، یزید بن ابی حبیب، سوید بن قیس، معاویہ بن خدیج، ابو ذر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر عربی گھوڑے کو ہر فجر کے وقت دودھ عاؤں کی اجازت دی جاتی ہے کہ یا اللہ! بے شک تو نے مجھے اس آدمی کے سپرد کر دیا ہے جس کے سپرد تو نے مجھے کر دیا ہے۔ مجھے اس کے مال اور اہل سب سے زیادہ اس کے لیے محبوب بنادے اور جو اس کے مال و اہل سے محبت کرے ان سے بھی مجھے اس کے لیے زیادہ محبوب بنادے۔

۱۲۷۹- محمد بن احمد، ابو شعیب، علی بن عبد اللہ، یحییٰ بن سعید، اعمش، زید بن وہب، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک تم میں سے ہر ایک کی خلق کو اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع کیا جاتا ہے۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

۱۲۷۹- محمد بن احمد، ابو شعیب، علی بن عبد اللہ، یحییٰ بن سعید، اشعث بن عبد الملک، حسن بن عبد الرحمن، سمرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند

۱- مسند الامام احمد ۱/۳۱۱

۲- مسند الامام احمد ۱/۲۲۸ و کنز العمال ۳۶۷۳

۳- سنن النسائی ۲/۲۲۳ و السنن الكبرى للبيهقي ۶/۳۳۰ و المستدرک ۲/۹۲ و الترغيب والترهيب ۲/۳۶۲

مروزی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم امارت کا سوال نہ کرو چونکہ اگر تمہیں امارت بن مانگے مل گئی اس پر تمہاری مدد کی جائے۔ اور جب تم نے کسی کام کی قسم اٹھا رکھی ہو اور تم اس کے خلاف میں بہتری سمجھو تو (قسم توڑ ڈالو اور) وہ بجالاؤ جو بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دے دو۔

۱۲۷۹۴- ابوعلی، ابو شعیب، علی بن عبد اللہ، یحییٰ، شعبہ، قتادہ، جابر بن زید، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت، حائضہ اور کتا نماز کو توڑ دیتے ہیں۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ میں اس حدیث کو موقوف سمجھتا ہوں۔

۱۲۷۹۵- حبیب بن حسن بن داؤد، یوسف بن داؤد، یوسف بن یعقوب قاضی، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، طلحہ بن یحییٰ، عبد اللہ بن فروح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک عورت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہنے لگی: میرے میاں میرا بوسہ لے لیتے ہیں حالانکہ ہم دونوں بحالت روزہ ہوتے ہیں، ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی میرا بوسہ لے لیتے تھے حالانکہ میں بھی روزہ میں ہوتی تھی اور وہ بھی۔

۱۲۷۹۶- حبیب، یوسف، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، یزید بن ابی عبید، سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو اسلم کے ایک آدمی کو حکم دیا کہ لوگوں میں اعلان کرو کہ آج یوم عاشوراء ہے سو جس نے کھانا کھالیا ہے وہ بقیہ دن کھانے پینے سے پرہیز کرے اور جس نے کچھ نہیں کھایا وہ روزہ رکھ لے۔

۱۲۷۹۷- حبیب، یوسف، مسدد، یحییٰ بن سعید، مجالد، ابووداک، ابوسعید رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دو دن کے روزے مت رکھو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن کے۔

۱۲۷۹۸- حبیب بن حسن، یوسف، مسدد، یحییٰ بن سعید، قطرب، یحییٰ بن سالم، موسیٰ بن طلحہ، ابوذر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخوں کے روزے رکھنے کا حکم دیا ہے۔

۱۲۷۹۹- ابو عباس احمد بن محمد بن یوسف، قاضی یوسف، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، ابن عجلان، سعید بن ابی سعید، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین آدمیوں کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کا حق ہے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والا اور جو پاکدامنی کے ارادے سے نکاح کرنا چاہتا ہو اور وہ مکاتب جو (بدل کتابت کی) ادائیگی کا ارادہ رکھتا ہو۔

۱۲۸۰۰- احمد بن محمد بن یوسف، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، وائل بن داؤد، محمد بن سعد، سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چار چیزیں خوش بختی سے ہیں اور چار چیزیں بد بختی سے، بری بیوی، برا پڑوسی، گھر کی تنگی اور بری سواری بد بختی میں سے ہیں، اور خوش بختی میں سے نیک بیوی، نیک پڑوسی، اچھی سواری اور گھر کی وسعت ہیں۔

۱۲۸۰۱- ابو عباس احمد بن محمد بن یوسف، یوسف بن یعقوب قاضی، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، ہشام بن حسان، عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت احرام حضرت میمونہ کے ساتھ شادی کی۔

۱۲۸۰۲- احمد بن محمد، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، عوف، خلیس، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے کھانا خراب نہ ہوتا اور اگر حوا نہ ہوتی کوئی عورت اپنے خاوند پر مہربان نہ ہوتی۔

۱- فتح الباری ۱/۱۱۶، ۱۳/۶۴.

۲- مسند الامام احمد ۲/۴۹۹، و مشکاة المصابیح ۷۷۸.

۳- صحیح البخاری ۱/۱۱۱، ۳/۱۶۱، ۱۸۷، و صحیح مسلم، کتاب الرضاع باب ۱۹.

۱۲۸۰۳- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن خلاد، یحییٰ، عوف، خلاص، محمد، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں میں سے ایک نو جوان آدمی تھا جو عمدہ جوڑا پہن کر فخر میں متکبرانہ چال میں چلتا تھا اسے زمین نکل گئی سو وہ تاقیامت زمین میں دھنستا ہی چلا جاتا ہے۔

۱۲۸۰۴- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابو بکر بن خلاد، یحییٰ بن سعید، ربیع بن مسلم، محمد بن زیاد، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔

۱۲۸۰۵- ابو عمرو، حسن، محمد بن خلاد، یحییٰ بن سعید، عمران بن مسلم قصیر، حسن، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین چیزوں کی وصیت کی تھی سو نے سے پہلے وتر پڑھ لینے کی، جمعہ کے دن غسل کرنے کی اور ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھنے کی۔

۱۲۸۰۶- ابو عمرو، حسن، محمد بن خلاد، یحییٰ، زکریا بن ابی زائدہ، عامر، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رھن رکھے ہوئے جانور کا دودھ اس پر کیے گئے خرچے کے بدلے میں پیا جاسکتا ہے اور مرھون جانور پر کئے ہوئے خرچے کے بدلے میں سوار بھی ہوا جاسکتا ہے۔

۱۲۸۰۷- ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، عبید اللہ بن عمر، یحییٰ بن سعید، محمد بن عجلان، ابی، ابو صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی آواز دھیمی کر لیتے تھے اور منہ مبارک پر ہاتھ یا اپنا کپڑا رکھ لیتے تھے۔

۱۲۸۰۸- احمد بن عبید اللہ بن محمود، محمد بن ابراہیم بن زیاد، سہل بن زبجلہ، یحییٰ بن سعید قطان، ابن ابی لیلیٰ اپنے بھائی اور اپنے والد ابو لیلیٰ کے سلسلہ سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے وہ "الحمد لله" کہے اور اس کے جواب میں "یسر حمک الله" کہا جائے اور چھینک والا پھر کہے "یہدیکم الله ویصلح بالکم"۔

۱۲۸۰۹- ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن سوار خطیب قسری، محمد بن جعفر بن ربیع، حفص بن عمر رمالی، یحییٰ بن سعید، نوفل بن مسعود کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم انس بن مالک کے پاس گئے۔ ہم نے کہا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی کوئی حدیث سنائیے کہنے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے تین چیزیں جس میں ہوں گی اسے جہنم کی آگ پر حرام کر دیا گیا ہے اور جہنم کی آگ کو اس پر حرام کر دیا گیا ہے۔ اللہ پر ایمان، اللہ تعالیٰ کی محبت اور اسے کفر میں دوبارہ لوٹنے سے بدرجہا محبوب ہو کہ اسے آگ میں ڈال دیا جائے اور آگ اسے جلا دے۔

۱۲۸۱۰- حبیب بن حسن، عبد اللہ بن محمد بن فضل حربی، عمرو بن علی، یحییٰ بن سعید، مغیرہ بن ابی قرہ سدوسی، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی کہنے لگا یا رسول اللہ! کیا میں اپنی اونٹنی کو باندھ لوں اور توکل کروں یا اسے آزاد چھوڑ دوں اور توکل کر لوں؟ ارشاد فرمایا: اونٹنی کو باندھ کر رکھو اور توکل کرو۔

۱۲۸۱۱- ابو احمد محمد بن احمد، حسن بن سفیان، مقدمی، محمد بن خلاد، یحییٰ بن سعید، حسین بن ذکوان، ابن بربیدہ، عمران بن حصین کی روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے

۱۔ الترغیب والترہیب ۵۶۸/۳۔ ۲۔ مسند الامام احمد ۲/۲۷۲۔

۳۔ مجمع الزوائد ۵۵۱/۱۔ ۴۔ کنز العمال ۴۳۳۳۔ ۵۔ صحیح ابن حبان ۲۵۴۹، وفتح الباری ۱۰/۲۱۲۔

۶۔ کشف الخفا ۱/۱۶۱۔

کھڑے ہو کر نماز پڑھی وہ افضل ہے اور جس نے بیٹھ کر نماز پڑھی اسے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے نصف اجر کے برابر ثواب ملے گا اور جس نے لیٹ کر نماز پڑھی اسے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے نصف اجر کے برابر ثواب ملے گا۔

۱۲۸۱۲- محمد بن احمد، ابواحمد، ابوخلیفہ، مسدد، یحییٰ بن سعید، یزید بن ابی عبیدہ، سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو اسلم کے ایک آدمی کو حکم دیا کہ اپنی قوم میں اعلان کرو کہ جس نے کھانا کھا لیا ہے وہ بقیہ دن کھانے سے رکا رہے اور جس نے کچھ نہ کھایا ہو وہ بھی نہ کھائے (اور روزہ رکھے) چونکہ آج یوم عاشوراء ہے۔

۱۲۸۱۳- ابواحمد، ابوخلیفہ، مسدد، یحییٰ بن سعید، یزید بن ابی عبیدہ، سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنو اسلم کی ایک جماعت کے پاس سے گزرے اور وہ لوگ تیر مارنے میں باہمی مقابلہ کر رہے تھے ارشاد فرمایا: اے بنو اسماعیل! تیر مارو چونکہ تمہارا باپ بھی تیر مارا کرتا تھا اور ایک فریق کے بارے میں فرمایا: میں فلاں قبیلے کے ساتھ ہوں، چنانچہ لوگوں نے تیر مارنے سے اپنے ہاتھ روک لئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا تم کیوں رک گئے؟ لوگ کہنے لگے: ہم کیسے تیر ماریں جبکہ آپ فلاں قبیلے کے ساتھ ہیں، ارشاد فرمایا: تم سب تیر مارو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

۱۲۸۱۴- ابواحمد، ابوخلیفہ، مسدد، یحییٰ بن سعید، شعبہ، ابوضرہ، زہد م بن مضرب، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو میرے زمانے کے ہیں، پھر وہ جوان کے بعد آئیں گے، عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے نہیں پتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا یا تین مرتبہ، پھر ارشاد فرمایا: (پھر) ایسے لوگ آئیں گے جو متین تو مانیں گے مگر پوری نہیں کریں گے، خیانت کریں گے اور ان پر اعتماد نہیں کیا جائیگا وہ خود گواہی دیں گے جبکہ ان سے گواہی کا مطالبہ نہیں کیا جائیگا اور ان میں موٹا پھیل جائیگا۔

۱۲۸۱۵- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سعید، حجاج بن صواف، یحییٰ بن ابی کثیر، عبد اللہ بن ابی قتادہ، وابو سلمہ، ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نماز کھڑی کر دی جائے (یا اقامت کہی جاوے) تم کھڑے مت ہوؤ حتیٰ کہ مجھے نہ دیکھ لو۔

۱۲۸۱۶- ابراہیم بن محمد بن اسحاق، ابو قتادہ، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ بن افضل، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر بیٹھ کر (نفل) نماز پڑھ لیتے تھے۔

۱۲۸۱۷- سلیمان بن احمد، علی معمری، خلف بن سالم، یحییٰ بن سعید، شعبہ، مبشر بن ابی ملیح، ابو ملیح، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی ایسا نہیں کہ اس پر سو آدمی نماز (جنازہ) پڑھ لیں مگر اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

ختم شد

حصہ ہشتم حلیۃ الاولیاء

دارالاشاعت کی مطبوعہ کتب ایک فہرست

- خواتین کے مسائل اور ان کا حل ۲ جلد — جمع و ترتیب مفتی ثناء اللہ محمود فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی
فتاویٰ رشیدیہ مقبول — حضرت مفتی رشید احمد کنکوی
کتاب الکفالة والنفقات — مولانا عمران الحق کلیاوی
تسہیل الضروری لمسائل القدوری — مولانا محمد عاصق الہی البرنی
بہشتی زیور مدلل مکمل — حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رح
فتاویٰ رقیبہ اردو ۱۰ حصے — مولانا مفتی عبدالحسین لاچپوری
فتاویٰ رحیمیہ انگریزی ۳ حصے —
فتاویٰ عالمگیری اردو ۱۰ جلد مع پیش لفظ مولانا محمد تقی عثمانی — اورنگ زیب عالمگیر
فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ۱۲ حصے ۱۰ جلد — مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب
فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ۲ جلد کا حل — مولانا مفتی محمد شفیع رح
اسلام کا نظام اراضی —
مسائل معارف القرآن (تفہیم القرآن میں ذکر قرآنی احکام) —
انسانی اعضا کی پیوندکاری —
پراویڈنٹ فنڈ —
خواتین کے لیے شرعی احکام — اہلیہ طہریت احمد تھانوی رح
بیمہ زندگی — مولانا مفتی محمد شفیع رح
رفعتی سفر سفر کے آداب احکام —
اسلامی قانون نکاح، طلاق، وراثت — فضیل الرحمنی فہد لعل عثمانی
علم الفقہ — مولانا عبد الشکر صاحب لکھنوی رح
نماز کے آداب احکام — انشاء اللہ تنحان مرحوم
قانون وراثت — مولانا مفتی رشید احمد صاحب
دارہی کی شرعی حیثیت — حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب
الصنع النوری شرح قدوری اعلیٰ — مولانا محمد حنیف گنگوہی
دین کی باتیں یعنی مسائل بہشتی زیور — مولانا محمد اشرف علی تھانوی رح
ہماری عائلی مسائل — مولانا محمد تقی عثمانی صاحب
تاریخ فقہ اسلامی — شیخ محمد خضریٰ
معدن الحقائق شرح کنز الدقائق — مولانا محمد حنیف گنگوہی
احکام اسلام عقل کی نظر میں — مولانا محمد اشرف علی تھانوی رح
حیلہ ناجزہ یعنی عورتوں کا حق تنسیخ نکاح —

دارالاشاعت اردو بازار ۵۵۵ لکھنؤ
مستند اسلامی و علمی کتب کا مرکز

عربی زبان میں مشہور کلاسیکل کتاب ”حلیۃ الاولیاء“ جس میں صحابہ کرام، اصحاب صفہ، اہل بیت، تابعین، تبع تابعین، ائمہ کرام اور چوتھی صدی ہجری تک کے تقریباً ۸۰۰ مشہور اور غیر مشہور بزرگ ہستیوں کا ذکر خیر ہے۔

قدیم بزرگوں کے حالات پر جتنی بھی کتابیں لکھی گئی ہیں ان کا سب سے بڑا اور بنیادی ماخذ ”حلیۃ الاولیاء“ ہے۔ یہ بزرگوں کے احوال، کرامات، نادر اقوال اور ان سے مروی احادیث کا بے مثال خزانہ ہے۔ اولیٰ قرن، مالک بن دینار، جنید بغدادی، سری سقطی، عبداللہ بن مبارک، بایزید بسطامی، بشر حافی، ذوالنون مصری جیسے سینکڑوں باخدا اولیاء کے آخرت کی یاد دلانے والے عبرت انگیز واقعات نیز ان بزرگوں سے مروی احادیث رسول ﷺ کا خزانہ اور ان کے پُر اثر وعظ و نصائح اور نادر اقوال کا بے مثال مجموعہ ہے۔ اولیاء اللہ کی مستند سوانح حیات کا انسائیکلو پیڈیا جو اولیاء اللہ کے واقعات پر مشتمل بے شمار کتابوں سے بے نیاز کرتا ہے۔ ایک ہزار سال سے عربی زبان میں بار بار چھپنے والی کتاب، جس سے اردو زبان اب تک محرومی کا شکار تھی۔

بڑی محنت اور عرق ریزی کے بعد اب پہلی بار ”دارالاشاعت کراچی“ سے سلیس اردو زبان میں ترجمہ ہو کر یہ کتاب منظر عام پر آئی ہے۔ جس میں مذکور تمام احادیث کی تخریج اور ان کے حوالہ جات نقل کر کے کتاب کو مزید مستند کر دیا گیا ہے۔ عمدہ کاغذ و طباعت، حسین پائیدار جلد سے اس کی شان میں اضافہ ہو گیا۔

علماء، اساتذہ و طلباء جو اپنی زبان میں اس کا مطالعہ کرنا چاہتے تھے اس ایڈیشن کی دستیابی نے الحمد للہ ان کی بڑی ضرورت کو پورا کیا ہے۔

www.darulishaat.com.pk

E-mail : sales@darulishaat.com.pk
lshaat@cyber.net.pk
lshaat@pk.netsolr.com



DIU-01618